لا اله الا الله محمد رسول الله

طالبین راہ حق کو مژدہ ہو کہ آئینہ جمال احمدیہ و مصدق رسالت محمدیہ رسالہ

# بشارات محمدیہ

یعنی

[illegible]

معروف بہ

## بشارت نامہ

حسب فرمائش جناب مصنف مولانا مولوی رحم الٰہی صاحب منگلوری عم فیضہ

مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں طبع ہوا

# دعوت عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ اما بعد [illegible] کی خدمت میں [illegible]

گذارش ہے کہ [illegible] اور [illegible] ہم [illegible] ضرورت [illegible]

کو مطالب [illegible] کیا [illegible] القلیل [illegible] اور [illegible]

[illegible] حق [illegible] حضرت محمد [illegible] صلی اللہ

علیہ وسلم کی جانب [illegible] جیسا [illegible] کی [illegible]

[illegible] اور حق [illegible] جائیں [illegible] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے اور رسالت [illegible] آپ [illegible]

[illegible] اقوال سے [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] خاص [illegible]

آپکی رسالت کا اثبات کر کر آپ [illegible] محمد [illegible]

میں ہی اس طریقہ اثبات رسالت کا جا بجا ذکر ہو آپ [illegible]

(منہ از خود واسطے) بلکہ اس رسالہ حجت اللہ کی [illegible] جاتا ہے

امید ہے کہ آپ صاحب [illegible] الٰہی و انبیاء علیہم السلام [illegible]

ہیں کہ اس رسالہ کو دیکھیں اور [illegible] جائیں [illegible]

نگیں ہوں اور [illegible] محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

زندگی ابدی حاصل کریں وما علینا الا البلاغ ربنا [illegible]

روزگار ہی [illegible] گر [illegible] غلام [illegible]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد اللہ العلی العظیم الاعظم الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولا شریک فی ملکہ ولم یکن لہ کفوا احدا و اصلی و اسلم علی رسولہ وحبیبہ الذی بشر بہ فی التوریۃ والانجیل وعرفہ اہل العلم بمعرفۃ الابناء بلا ریب وتاویل اعنی شفیعنا ونبینا وسیدنا عبد اللہ احمد ن المجتبی محمد ن المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم الی یوم الدین وعلی آلہ واصحابہ الذین اختارہم اللہ لصحبۃ نبیہ الجلیل وبشرہم الضمانی کتب اصفیاء اللہ الجلیل اور بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو کہ اس خاکسار ذرہ بےمقدار ناصر الدین محمد رحم الٰہی بن سید نثار علی بن سید بہادر علی بن سید غالب علی بن سید عباس خان عفی اللہ عنہ وعنہم اجمعین ساکن قصبہ منگلور ضلع سہارنپور نے ایک وقت میں اپنے استاد سلمہ اللہ سے سنا تھا کہ عالم رؤیا میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا ہے کہ میری بشارت کہ علم کہ لاتے ہیں جو آیت میں ہے مگر یہ ظالم مانتے نہیں پس ایک بار در زمینی اس خواب کا تذکرہ حامی دین نبوی اخوی سید حافظ قاضی محمد عنایت علی صاحب سے کیا آپ نے فرمایا ضرور ان کے ارشاد کا مصداق انجیل میں ہو گا اور رادہ بالاعشر کرنا چاہئے

موافق ارشاد جناب موصوف کی اس قصد سے مینی مطالعہ بیبل کا شروع کیا اور بعہد
و احسانہ الاتم بشارت ممدوحہ کا مع اور بشارات ہنوی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
کی نشان پاکر یہ رسالہ مسمی بہ براہین رحیمیہ فی اثبات الرسالۃ المحمدیۃ الملقب بنجم الہدی
معروف بہ بشارات محمدی تالیف کیا اور مضمون آیت کریمہ الذین آتیناہم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون
ابناءہم کو بحسن اوسکی فضل اور تائید سے ثابت کر کے دکہلا دیا مقدمہ ..... مین
تین فصل ہین **فصل اول** اس بیان مین کہ واسطی ثبوت نبوت نبی اللہ اور
رسول اللہ کی سرے سے بشارت کی ضرورت نہین ہے اسلیئے معجزات اور اخلاق جو خارج
قوت عامہ بشری سے اونکی ذات بابرکات مین پائی جاتی ہین وہی ثبوت نبوت اور رسالت
کی لئے کافی اور وافی ہین اور اگر بالفرض ضرور ہی ہو تو فرمائی کہ حضرت نوح اور حضرت
ابراہیم علیہما السلام کی بشارت کونسی ہے حالانکہ باتفاق نبی ہین اور موسی
علیہ السلام کی بہی بشارت نہین ملتی توریت سے پہلی کوئی کتاب ہے یا بیبل مین نہین ہے
پہر بشارت کہان ہوتی اور نیز درصورت ضرورت محذور دور یا التسلسل لازم آئیگا
اور چونکہ محذور دور اوس عبارت مین جو پیدایش کی پندرہوین اور پچاسوین باب
مین ہے اور اسکو شاید کوئی بشارت موسوی کہی لازم آتا ہے پس وہ اس محذور کی
وجہ سے بشارت موسوی نہین ہوسکتی اور وہ عبارت یہ ہے باب ۱۵ ورس ۱۲
جب آفتاب غروب ہونی لگی تو ابرام پر بڑی نیند غالب آئی اور دیکہہ ایک ہولناک
تاریکی اوس پر آئی ۱۳ اور اوس نی ابرام سی کہا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک
مین جو اونکا نہین پردیسی ہونگی اور وہان کی لوگون کی غلام بنین گی اور وی چار سو
برس تک اونہین دکہہ دینگی ۱۴ لیکن مین اوس قوم کو بہی جس کی وی غلام
ہونگی عدالت کرونگا اور وی بعد اوسکی بڑی دولت لیکی نکلینگے ایضا باب ۵۰ ورس
۲۴ اور یوسف نی اپنی بہائیون سی کہا مین مرتا ہون اور خدا تمکو یقینا یاد کریگا اور تمکو

اوس ... جسکی بابت اوسی ابراہام اور اسحاق اور یعقوب ... [illegible]
... ۱۲۵ اور ... بنی اسرائیل تو قسم لیکی کہا خدا یقیناً ... [illegible]
... [illegible] یہاں سی لیجائیو اور علاوہ دوسرا اس عبارت ... [illegible]
... [illegible] اگر تخصیص نجات کی وجہ سی بشارت کہئی اور ... [illegible]
اور ... [illegible] کہ چار سو برس تک ... [illegible]
... ہی کہ ... چار سو تیس برس لکہا ہی کتاب ... [illegible] اور ... ۴
اور بنی اسرائیل جو مصر کی باشندی تھی اون کی بود و باش چار سو تیس برس تک
تھی ... اور چار سو تیس برس کی اخر مین یہہ ہوا کہ ٹہیک اوسی دن خداوند کی ساری
فوجین زمین مصر سی نکل گئین پس یہہ پیشین گوئی بہی صحیح ٹہہری اور ... [illegible]
اور مفسرین ... کی نزدیک مدت اقامت بنی اسرائیل کی مصر مین ... سو برس
ہین واللہ اعلم اور اگر کہو کہ گو نبی کی لئی بشارت کا ہونا ضروری نہین مگر شفیع کی
لئی ضروری ہی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نزدیک شفیع ہین
پس جواب اسکا یہہ ہی کہ وہ حال سی خالی نہین ہی کہ ضرورت بشارت نبی شفیع
کی یا نفس شفاعت کی لئی ہی اور یا واسطی عقیدہ شفاعت اوس شفیع کی شق
اول ظاہر البطلان ہی اسواسطی کہ شفیع ہونا کسی کا اوسکی کمال ذاتی پر موقوف ہوگا
نہ بشارت نبی متقدم پر اور اسکو اس سی کیا علاقہ اور شق ثانی پر بہی ضرورت
نہین ہی کہ اس صورت مین قول اوسی شفیع نبی کا عقیدہ شفاعت اوس شفیع کی
لئی کافی اور وافی ہوگا ہان اگر دعوی شفاعت کا کسی ایسی ذات پاک کی لئی
کیا جائی کہ قول اوسکا بوجہ کسی دعوی علی قوم کی بموجب فرمان الہی معتمد نہ ہی
البتہ اون ضرورت دوسری نبی کی قول سی اوس دعوی کا ثابت کرنا پڑیگا والعاقل
یکفیہ الاشارہ اور مثال اسکی ہماری مذہب کی موافق یہہ ہی کہ اطفال مومنین

اپنی ماں باپ کی شناخت کرائین کی لیکن یہہ عقیدہ اونکی قول سی نہین ہی بلکہ یہہ ہمارا
سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دوسری فصل اس بیان
مین کہ مسیح علیہ السلام خاتم النبیین نہین ہین بلکہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خاتم النبیین ہین اور اس دعوی کی چند شاہد ہین شاہد اول آپکی نزدیک خواہ
مسیح علیہ السلام کا رتبہ موسی علیہ السلام سی بڑہ کر ہی اور وہ رسول ہین اور نیز عہد
جدید مین بعد مسیح علیہ السلام کی انبیاء حق کا ذکر ہی اگر نبوت ختم ہو چکی تہی تو وہ رسول
اور یہہ نبی کیسی ہوئی اور وہ کون ہین جن مین اون انبیا کا ذکر ہی یہہ ہین کتاب اعمال
باب ۱۱ ورس ۲۷ اون دنون کئی ایک نبی یروشلم سی انطاکیہ مین آئی اور اون مین سی
ایک نی روح کی ہدایت سی ظاہر کیا کہ تمام مملکت مین کال پڑیگا جو قلودیوس قیصر کی وقت
مین واقع ہوا شاہد دوم انجیل یوحنا کی پہلی باب مین ہی ورس ۱۹ اور یوحنا یعنی
حضرت یحیی کی گواہی یہہ تہی کہ جب یہودیون نی یروشلم سی کاہنون اور لاویون کو بھیجا
کہ اوس سی پوچھین کہ تو کون ہی اور اوسنی اقرار کیا اور نہ انکار کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین
مسیح نہین ہون تب اونہون نی اوس سی پوچھا کیا تو الیاس ہی اوسنی کہا کہ مین نہین
ہون آیا تو وہ نبی ہی اوسنی جواب دیا نہین ۲۱ تب اونہون نی اوس سی کہا کہ تو
کون ہی تا کہ ہم اون کو جنہون نی ہمین بھیجا ہی کوئی جواب دین تو اپنی حق مین کیا
کہتا ہی ۲۳ اوس نی کہا مین جیسا یسعیاہ نبی نی کہا بیابان مین ایک پکارنی والی
کی آواز ہون کہ تم خداوند کی راہ کو درست کرو ۲۴ اگر یہہ فریسیون کی طرف سی
بھیجی گئی تہی ۲۵ اور اونہون نی اوس سی سوال کیا اور کہا کہ اگر تو نہ مسیح ہی نہ الیاس
نہ وہ نبی پس کیون بپتسمہ دیتا ہی ۲۶ یوحنا نی جواب مین کہا مین پانی سی بپتسمہ دیتا
ہون پر تمہاری درمیان ایک کھڑا ہی جسی تم نہین جانتی یہہ وہ ہی جو میری پیچھی آنی
والا تھا اور مجھسی مقدم تھا جسکی جوتی کا تسمہ مین کھولنی کی لائق نہین ہون اور ایسی

مباحثہ مین باب ... متی انجیل کی ساتوین ورس ۱۲ اور لوگون مین اوسکی بابت مشہور تہی
کہہ اوسکو بعضی کہتی تہی وہ نبی آنیوالا ہی اور کتنی کہتی تہی کہ نہین بلکہ وہ لوگون کو
گمراہ کرتا ہی اور ورس ۴۰ تب اون لوگون مین سی بہتیرون نی سن کر کہا کہ فی الحقیقت
یہہ وہ نبی ہی ۴۱ اورون نی کہا مسیح ہی پر بعضون نی کہا کہ مسیح جلیل سی آتا ہی
کیا کتاب مین یہہ نہین کہ مسیح داود کی نسل سی اور بیت لحم کی بستی سی جہان
داود تہا آتا ہی اور اظہار اس شاہد کا یہہ ہی کہ اگر مسیح علیہ السلام پر نبوت ختم ہو چکی تہی
تو یہہ وہ نبی ہی یا نہین یہی سوال ... کیا گیا اور جواب دیا گیا کہ نہین وہ
نہین ہو سکتا پس اس سی معلوم ہوا کہ بعثت ایسی رسول عظیم کی باقی تہی کہ وہ اون مین ایسی
مشہور تہی کہ بجائی نام کی اشارہ ہی کافی تہا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہین اور آپ ہی کی واسطی موافقت محاورہ مذکور کی آنحضرت بولتی ہین پس قبل
بعثت آپکی نبوت کیسی ختم ہو جاتی البتہ آپکی بعثت کی بعد قصر نبوت طیار و مکمل
ہو گیا اور نبوت ختم ہو گئی تنبیہہ ترجمہ ہندی مطبوعہ ۱۸۶۰ء مین ان دونون
جگہون لفظ اشارہ وہ پر اظہار ہوئی باب استثنا کی بشارت مثلیہ کی طرف اشارہ کیا
ہی اور یہہ ترجمہ بڑی کوشش سی بہت سی امریکہ کی پادریون کی چہپایا ہی پس
اونکی اشارہ سی معلوم ہوا کہ وہ بشارت اون کی نزدیک بہی عیسی علیہ السلام کی
نہین ہی بلکہ ایک اور نبی کی ہی شاہد سیوم صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کی اکتالیسوین
باب کی ۲۷ ورس مین ہی اور مین نی یروسلم کو ایک بشارت دینی والا بخشا اور اس
ورس مین بشارت عظیمہ ہی اور یہہ ورس ثابت کرتا ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام
کا وصف مبشر ... یاتی من بعدی اسمہ احمد ہی اور یہہ وصف منافی خاتمیت کو ہی
... دونون منافی ایک کی ذات مین کیسی جمع ہو گئی سوال انجیل متی کی ساتوین
باب مین ۱۵ ورس مین ہی تم جہوٹی نبیون سی خبردار رہو جو تمہاری پاس بہیڑون کی بہیس

[illegible] میں آپ نے [illegible] [illegible] تمام [illegible] کی پہلوں [illegible] کیا کا [illegible] نسی آئی دریاؤ شکست [illegible]
سے [illegible] اس طرح [illegible] [illegible] پہلی [illegible] اور [illegible] [illegible] آتا اور ان رسول
[illegible] حضرت مسیح علیہ السلام [illegible] [illegible] ان [illegible] ختم نبوت نہین بلکہ بعثت رسول
صادق کی خبر نکلتی ہی اس لئے [illegible] بیان [illegible] اور [illegible] ہی کہ جب بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے
[illegible] ہو [illegible] بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے [illegible] رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہوی
اور جہوٹے رسول مثل مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے [illegible] اپنی پہلوں اور [illegible] سے جاتی
رہی اور موافق وعدہ الہی کے قتل ہوی اور دار البوار [illegible] ومن اصدق من اللہ قیلا تیسری
فصل بیان [illegible] تحریف [illegible] [illegible] پہلی برہان مباحثہ مذہبی اکبر آباد میں
[illegible] تحریف [illegible] علی رؤس الاشہاد ہوگیا اور پادری فنڈر صاحب اور [illegible]
نے اقرار وقوع تحریف کا کتب انبیاء سابقین میں کر لیا اور وہ مناظرہ زبانوں مختلفہ میں
چھپ کر [illegible] میں مشتہر ہوا اور کسی پادری نے تسلیم پادری فنڈر صاحب سے انحراف نکیا بلکہ
[illegible] اوسکو مان لیا وہو المطلوب دوسری برہان مولوی آل حسن صاحب
[illegible] ثبوت تحریف ایک اقرار خود مدعا علیہ یعنی علمای اہل کتاب پیش کیا ہے اور [illegible]
[illegible] علمای اہل کتاب کا نقل کیا ہے اور اوس میں اقرار وقوع تحریف وہو المقصود ومن [illegible]
[illegible] الاستفسار تیسری برہان سلاطین کے پہلی کتاب کے تیرہوین باب میں ایک قصہ مرد خدا اور [illegible] کا
منقول ہے اور تصدیق اس قصہ کے وقوع قصدی تبلیغ رسالت میں ثابت ہوتا ہے اور بعد تسلیم جواز کذب فی التبلیغ
اگر تحریف [illegible] [illegible] ان سے بہی احتمال تحریف کا [illegible] ہوگا اور وہ قصہ یہ ہے کتاب سلاطین
باب ۱۳ [illegible] [illegible] سے ایک مرد خدا یہودہ سے بیت ایل میں آیا اور [illegible] [illegible] کی [illegible] پاس کہڑا ہو
[illegible] ۲ اور [illegible] سے مذبح کی مخالفت میں چلایا اور کہا کہ ای مذبح خداوند یوں فرماتا ہی
[illegible] داود کے گہرانے سے ایک لڑکا یوسیاہ نامی پیدا ہوگا سو وہ او نچے مکانوں کے کاہنوں کو جو تجہپر بخور جلاتے
ہیں تجہپر ذبح کریگا اور آدمیوں کی ہڈیاں تجہپر جلائی جاوینگی ۳ اور اوس نے اوسی دن ایک نشان بتلایا

اور کہا وہ علامت جو خداوند نے بتائی یہ ہے کہ دیکھ یہ مذبح پھٹ جائیگا اور راکھ جو اوس پر ہے گر جائیگی ۴ اور ایسا ہوا
کہ جب یربعام بادشاہ نے اوس مرد خدا کا کلام جو بیت ایل میں مذبح کی مخالفت میں پکارا تھا سنا تو اوس نے مذبح پر سے اپنا ہاتھ
لمبا کیا اور کہا کہ اوسے پکڑ لو سو اوسکا وہ ہاتھ جو اوسنے اوس پر بڑھایا تھا خشک ہو گیا ایسا کہ وہ اوسے پھر اپنی پاس کھینچ نہ سکا
۵ اور مذبح بھی پھٹ گیا اور راکھ مذبح پر سے گر گئی اوس نشانی کے مطابق جو اوس مرد خدا نے خداوند کے حکم سے
ظاہر کی تھی ۶ تب بادشاہ نے اوس مرد خدا سے مخاطب ہو کے کہا کہ اب خداوند اپنے خدا کو منا اور اوس سے میرے لئے
منت کر تا کہ میرا ہاتھ میرے لئے پھر بحال کیا جاوے تب اوس مرد خدا نے خداوند سے دعا مانگی اور بادشاہ کا
ہاتھ اوسکے لئے درست کیا گیا اور جیسا آگے تھا ویسا ہی ہو گیا ۷ اور بادشاہ نے اوس مرد خدا کو فرمایا کہ میرے
ساتھ گھر میں چل اور اپنی تئیں سنبھال کہ میں تجھے انعام دونگا ۸ پر اوس مرد خدا نے بادشاہ کو جواب دیا کہ اگر تو اپنا
آدھا گھر مجھے دیوے تو بھی میں تیرے ساتھ اندر نہ جاؤنگا اور نہ میں اس جگہ روٹی کھاؤنگا اور نہ پانی پیونگا ۹
کیونکہ خداوند کے کلام کے وسیلے مجھے تاکید کی اور کہا کہ نہ روٹی کھائیو اور نہ پانی پیجیو اور جس راہ سے تو جاتا ہے اوس راہ
نہ پھریو ۱۰ چنانچہ وہ دوسری راہ سے روانہ ہوا اور جس راہ ہو کے بیت ایل میں آیا تھا اوس راہ سے نہ پھرا ۱۱ اوس وقت بیت ایل میں
ایک بوڑھا نبی رہتا تھا سو اوسکے بیٹوں نے آ اون سب کاموں کو جو مرد خدا نے اوس دن بیت ایل میں کئے اوسے خبر دی اور اون
باتوں کو جو اوسنے بادشاہ سے کہی تھیں وے بھی اپنے باپ کے آگے بیان کیا ۱۲ اور اونکے باپ نے اونسے کہا وہ کس راہ سے گیا اور
اوسکے بیٹوں نے دیکھا تھا کہ وہ مرد خدا جو یہوداہ سے آیا تھا کس راہ سے پھر گیا ۱۳ پھر اوسنے اپنے بیٹوں سے کہا میرے لئے گدھے
پر زین باندھو سو اونہوں نے اوسکے لئے گدھے پر زین باندھا تب وہ اوس پر چڑھا ۱۴ اور اوس مرد خدا کے پیچھے چلا تو اوسے ایک بلوط کے
درخت تلے بیٹھا پایا تب اوسنے اوسے کہا تو وہی مرد خدا ہے جو یہوداہ سے آیا تھا وہ بولا ہاں ۱۵ تب اوسنے اوسے کہا میرے گھر
چل اور روٹی کھا ۱۶ وہ بولا کہ میں تیرے ساتھ پھر نہیں سکتا ہوں اور نہ میں تیرے گھر کے اندر جا سکتا ہوں اور نہ
میں تیرے ساتھ اوس جگہہ روٹی کھاؤنگا نہ پانی پیونگا ۱۷ کیونکہ خداوند کا مجھکو یوں حکم ہوا کہ تو روٹی وہاں نہ کھانا
نہ پانی پینا اور جس راہ سے تو جاتا ہے اوس راہ سے ہو کے نہ پھرنا ۱۸ تب اوسنے اوسے کہا کہ جیسا تو نبی ہے میں بھی ایک نبی ہوں
اور خداوند کے فرمان سے ایک فرشتے نے مجھے کہا کہ اوسے اپنے ساتھ اپنے گھر میں پھیر لا تا کہ وہ روٹی کھاوے اور پانی
پیوے پر اوسنے اوس سے جھوٹ کہا ۱۹ سو وہ اوسکے ساتھ پھر گیا اور اوسکے گھر میں روٹی کھائی اور پانی پیا ۲۰ اور جس وقت

اوس روٹی اور دستر خوان پر بیٹھے تھے اوسوقت لیسایاہ اللہ کا کلام اوس نبی پر جو اوسکو پھیر لایا تھا نازل ہوا ۲۱ م
تب اوسنے اوس مرد خدا کو جو یہودا سے آیا تھا پکار کے کہا خداوند یون فرماتا ہے اسلئے کہ تونے خداوند کے کلام سے
نافرمانی کی اور اوس حکم کو جو خداوند تیرے خدا نے تجھے کہا تھا عمل نہ کیا ۲۲ بلکہ تو پھر آیا اور تونے اوس جگہ جسکی بابت خداوند نے
تجھے فرمایا تھا کہ روٹی نہ کھانا پانی نہ پینا روٹی کھائی اور پانی پیا سو تیری لاش تیرے باپ دادونکی قبر تک نہ پہنچیگی
۲۳ اور ایسا ہوا کہ جب وہ روٹی کھا چکا اور پانی پی چکا تو اوسنے اپنے گدہے پر اوس نبی کیلیے جسے وہ پھیر لایا تھا زین باندھا
اور جب وہ روانہ ہوا تو راہ مین اوسے ایک شیر ملا اور اوسے مار ڈالا اور یہی اس قصہ سے معلوم ہو گیا کہ جو نبی خداوند کریم پر جھوٹ بولکر
سچے نبی کو شیر سے پھڑوا ڈالے اوسکا نام قرآن شریف مین کیسا ملا اوسی وقت وہ جو آئی ہے کبرت کلمة تخرج من افواههم ان یقولون الا
کذبا اور باب ۲۲ مین سلاطین کی پہلی کتاب مین قصہ جھوٹے نبیونکا سو چار سو نبیونکا مذکور ہے اور اوسکا عدد تاویل انبیا کہ ان مین جھوٹے
نبیونکو ساتھ ... ہین مگر اول اسباب مین کسی ایسا لفظ انکی نسبت اختیار کو نہین کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ انبیا آگے تھے کہ وہ جابر
لوگ ہین اور جھوٹ بولنا کچھ دلیل جھوٹے نبی ہونیکی نہین دوم یہ کہ استثنا کی اٹھارہوین باب مین جو مرقوم ہے لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے
کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے اوسے حکم نہین دیا اور معبودونکے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے اور خیال انبیا کہی کا تو پھر نہین جس سے
نبی تیرہوین باب سلاطین کی کتاب سے گذرا کہ اون مین سے بہی نبی جو جھوٹ بولا اور قتل نہوا بلکہ اوسکی قبر وہین جگہ پائی تو اسکا حال
جھوٹے نبیونکا ہوگا اور جب جھوٹے نبیونکا یہ حال ہو تو یہ بھی جانا رسول نبی اگر جھوٹے نبی ہوتے تو قتل ہوتے لیکن مقتول نہین پس معلوم ہوا کہ انبیا
الہی سچے تھے اور پہر جو بولا مطلوب ہو اسلئے یعنی سترہوین باب مین بات دینی کا بہی ذکر ہے اور اونکو بہی نبی برحق کہا ہے
حالانکہ اول یہ تہا اونہون نے بہی جو جھوٹ بولا گو وہ درست صحیح یا صحیح بیان کیا حاصل یہ کہ انکی جبلت کی موافق بہی خطا ہے جو بولا کرتے ہین
پس اب حاجت تحریف ما بعد نہین جو تہی برہان موافق اقرار مسیحیان آنحضرت کے دنی اوس کتابین الہامی ثابت نہین مقدم
اور مسیحیون نے تحریف بائبل الہامی تہین لیکن انہیں نکال کر الا یا جیلی بنا کر مشہور کر دین اور بعد اس اقرار کی اور اقرار کرانی کی
حاجت بحث تحریف مین نہیت ہی تہی پانچوین ہان فقط عہد جدید مین علما مسیحی دیر لاکہہ چالیس ہزار یا تیس ہزار سے
اختلاف عبارت کا اقرار کرتے ہین اور تعین تمیز نہین ہو سکتی کہ اصلی عبارت کونسی ہے اور اسیکا نام ہم لوگ تحریف
رکہتے ہین چھٹی یہ برہان چہبیسوین باب مین یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب مین باب ۲۱ ورس ... نے اپنی جوبہ ...
یحیی ... بنی اسرائیل کو تعذیب کیا تا ان لوگون کا عہد ابدی کو توڑا اس سبب لعنت نے زمین کو نگل لیا اور اسکے باشندے مجرم
اسیلیے زمین کے لوگ ... ہوگئے اور تہوڑے رہ گئے یہ یہود کو خطاب ہے اور بحث شریعت کی خرابی کا ذکر ہے اور قانونون اور احکام بدل ڈالے

پس یہ بیان تفسیر پانچ کتابین جو عہد قدیم مین موسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کی ہین
اور شاید انہی کتاب کی مصنف بھی موسیٰ علیہ السلام کو ہی بتلانے مین اور اب
دعویٰ اس امر کے ہین کہ تمام بائبل مین ایک حرف کو زیادہ کسی نے نہین کیا جیسے مصنف نے لکھا تھا
ویسا ہی ہے اور حالانکہ اونہین کتابون کی پانچوین کتاب یعنی استثنا باب ۳۴ مین یہ عبارت
ہی ورس ۵ سو خداوند کا بندہ موسیٰ خداوند کے حکم کے موافق مواب کی سرزمین مین مر گیا ۶
اور اوسنے اوسی مواب کی ایک وادی مین بیت فغور کے مقابل گاڑا پر آج تک کوئی اوسکی
قبر کو نہین جانتا ۷ اور موسیٰ اپنے مرنیکے وقت ایکسو بیس ۱۲۰ برس کا تھا کہ نہ اوسکی آنکھین دھندلائین
اور نہ اوسکی تازگی جاتی رہی ۸ سو بنی اسرائیل موسیٰ کیلئے مواب کے میدانون مین تیس ۳۰ دن
تک رویا کئے اور اون کے رونے پیٹنے کے دن موسیٰ کیلئے آخر ہوئے ورس ۱۰ اب تک
بنی اسرائیل مین موسیٰ کے مانند کوئی نبی نہین اوٹھا جس سے خداوند رو برو آشنائی کرتا
اور یہہ عبارت یقیناً الحاقی ہے تحریف کوئی کیون ہو اور عہد قدیم مین بڑے سرکار اجن
پر مدار احکام بھی پانچ کتابین ہین حالانکہ یہہ بھی محرف نکلین اور بعد اونکے یشوع علیہ السلام
کی کتاب ہے اور اونکی کتاب کے بھی چوبیسوین ۲۴ باب مین اونکے انتقال کا حال لکھا ہے
باب ۲۴ ورس ۲۹ اور ایسا ہوا کہ بعد ان باتون کے نون کا بیٹا یشوع خداوند کا بندہ جو
ایکسو دس ۱۱۰ برس کا تھا رحلت کر گیا اور اونہون نے اوسی کی میراث کی سرحد مین تمنت سرح
مین جو کوہ جعس کی اوتر طرف ہے اوسی دفن کیا الی آخر الباب اور بعد یشوع کے کتاب
قاضیون کی کتاب ہے اور اوس مین ما بعد یشوع کا حال مذکور ہے اور بعد اوسکے روت
کا قصہ ہے اور ان دونون کتابون کو حضرت سموئیل علیہ السلام کی طرف بے دلیل نسبت
کرتے ہین اور درحقیقت اس قصہ روت کا بائبل مین داخل کرنا بہت بڑی دلیل تحریف
کی ہے اور بعد اوسکی حضرت سموئیل علیہ السلام کی دو کتابین ہین اور پہلی کتاب کی پچیسوین
باب کا شروع یہہ ہے اور سموئیل مر گیا اور ساری اسرائیل جمع ہوئے اور اوسپر روئے

اور رامہ میں اوسکی کہہ کر کہ اوسے گا مرا تو انکا بھی حال مثل اون کتابون کی جو موسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین ہوا اور بعد اونکی سلاطین کی دو کتابین اور دو تواریخ ہین اونمین سلاطین بنی اسرائیل کا غالباً احوال مذکور ہے اور اونمین سے بہت سے بیتا ثابت ہے اور اونہین کتابون مین حضرت داود علیہ السلام کی طرف نسبت زنا بحلیلہ جارہ مذکور ہے اور اونہین مین ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے بیبیون کی خاطر بتخانے بنوائے اور اونہین مین وہ قصہ جو اوپر مذکور ہوا یعنے جہوٹہ بولنا بوڑہے نبی کا مذکور ہے پس یہہ قصے غلط ہین تو مدعا عدم اعتماد اور بعضی وقوع تحریف ثابت ہے اور یا صحیح ہین تو تمام انبیا بنی اسرائیل کے قول و فعل کا اعتبار جاتا ہے مگر بموجب مثل مشہور اذا ابتلیت بلیتین فاختار اہونہما آپ شق اول کو اختیار فرماوین گے خیر ہمارا مطلب تب بھی ہاتہہ سے نہین جاتا ان کتابون کے بعد عزرا علیہ السلام کی کتاب ہے اور اوسمین فقط بنی اسرائیل کے بابل سے آنکا بیان ہے اور اسمین بھی وہ فقرہ یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب کا نقل ہوچکا تو یہہ کتاب بھی اوسی تحریف کی مثبت ہے اوسکے بعد نحمیاہ کی کتاب ہے اور اوسمین بھی باقی اوسیکا بیان ہے اور اوس تحریف کا مثبت ہے اور بعد ازان ایک قصہ بیج نکلنے یہود کا قتل ایک بادشاہ سے مذکور ہے اور اوسکے بعد ایوب علیہ السلام کی کتاب ہے جسکو موسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین اور یہہ تحقیق نہین ہوا کہ ایوب اسم فرضی ہے یا کوئی شخص بھی تہا اور بعد اوسکے زبور داود علیہ السلام ہے ہم زبور کو فقط داود علیہ السلام کی ہی جانتے تہے یہہ اوروں کو بھی اوسمین شریک بتلاتے ہین اور اونکو زانی و فاسق و فاجر بتلاتے ہین مصرع چہ کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی؛ اور بعد اوسکے امثال اور واعظ کی کتاب اور غزل الغزلات یہہ تین کتابین ہین اور اونکی نسبت سلیمان علیہ السلام کو بتلاتے ہین اور معاذ اللہ بتخانہ بنانا اور فاسق اور اوسکا ایمان خدا کی طرف دل کا مائل نہ تہا اونکی نسبت تحریر فرماتے ہین بعد ازان یسعیاہ علیہ السلام کی

کتاب ہی اور اوس سے وہ ورس مثبت تحریف جیسی بیان مین نقل ہو چکا اور
بعد ازان یرمیاہ علیہ السلام کی کتاب اور نوحہ ہی اور بعد ازان حزقیل علیہ السلام
اور دانیل علیہ السلام کی دو کتابین ہین اور ان سب کتابون مین اکثر ذکر خرابی
بخت نصر کا ہی اور وہ خود سناتی تحریف ہی تہی چنانچہ جیسی برہان سے ثبوت اس امر
کا ظاہر ہے انکے نبیا اور انبیا کی جہوٹے جہوٹے صحیفے مین اور رسالہ عدم عصمت
تبلیغی کی تمام انبیا علیہم السلام متہم ہین اب تمام عہد عتیق تو غیر معتمد ظاہر ہوا عہد جدید
کا حال سنیے انجیل متی باب ۱۷ مین حواریون کی نسبت حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد
یہہ مذکور ہے ورس ۱۹ تب شاگردون نے الگ یسوع پاس آکے کہا ہم کیون اوسکو نہ
نکال سکے ۲۰ یسوع نے اونہین کہا اپنی بے ایمانی کی سبب کیونکہ مین تمہین سچ سچ
کہتا ہون کہ اگر تمہین رائی کے دانے کے برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اوس پہاڑ سے کہتے
کہ یہان سے وہان چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہوتی اور جسوقت
حواریون کا یہہ حال تہا تو تابعیون کا کیا کچہ نہوگا اور ایسے شخصون کی تحریر کا کیا اعتماد
اور پہر پولس ملاعن مسیح ہی اور یہوداہ اسکریوطی جسنے درہم لیکر اپنے الٰہ کو سولی دلانے
والا ہے اور پطرس بہی لاعن مسیح ہی حاصل کلام یہہ ہے کہ اس تقریر سے بہی بیبل غیر
معتمد ہو گیا وہو المطلوب سوال جسوقت بائبل ہی معتمد نہین پہر بشارت کا کیا اعتبار
جواب اس بیبل مین تین قسم کے مضمون ہین ایک وہ کہ جو قطعاً محال ہین مثل خدائی
ونسبت حضرت مسیح علیہ السلام وجواز کذب فی التبلیغ ونسبت تصویر بتخانہ بالسلیمان
علیہ السلام وغیرہ یقیناً دروغ اور یکتبون الکتب بایدیہم مین سے ہین اور تردید
انکی اللہ عز وجل نے کلام اللہ شریف مین فرمائی مثلاً تکذیب قصہ صلیب مسیح علیہ السلام
مین فرمایا ما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم وہکذا دوسرے وہ ہین کہ جنکی تصدیق
شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی مثل تصدیق رسالت انبیا موسی عیسی و

وجہ تو انبیاء علیہم السلام یا وہ پیشین گوئیان نہین کہ جنکا ظہور ہزارون برس سے نہایت
ہوا مثل بشارات احمدی صلی اللہ علیہ وسلم وہ یقیناً کلام الہی و انبیاء الہی ہین گو وہ
الفاظ نہ ہے ہون اور گو کہین تحریف بھی ہوگئی ہو اور گو اور کسی کتاب الہی سے
نقل ہو کر اسمین داخل بھی ہوئی ہون مگر وہ کلام نبوت ہو اور وہ معتمد ہے و ہو مضامین
خبر ہی وہ امور ہین کہ جن پر وہ تعریف صادق آتی ہے نہ یہ یعنی نہ پیشین گوئی کسی
امر کی ہو تا کہ اوسکا صدق و کذب اب معلوم ہو اور نہ ایسے امور ہین کہ جنکی تصدیق نا تکذیب
اس شریعت مین ہوئی ہو وہ مسکوت عنہ ہین ایسے امور کی نسبت کلام اللہ شریف
مین یہ ارشاد ہے (سورۂ بقر) قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ
إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ
مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ
اور بخاری شریف کی کتاب التفسیر کے باب قول اللہ تعالیٰ قولوا آمنا باللہ
وما انزل الینا مین نسبت ایسے امور کے یہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
مروی ہے عن ابی ہریرۃ قال کان اہل الکتب یقرءون التوریۃ بالعبرانیۃ ویفسرونہا
بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تصدقوا
اہل الکتب ولا تکذبوہم وقولوا آمنا باللہ وما انزل الآیۃ
اور تخصیص ارشاد سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسے مضامین کتب سابقہ
کی بسبب تکذیب وحی الہی کے امور قسم اول کو اور تصدیق قسم ثانی کو ظاہر ہے
باب اول اس بیان مین کہ سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ
ہین رسالت عامہ اور خاتم النبیین ہین اور اہل کتاب آپ کو مثل اپنے بیٹون کے
پہچانتے ہین اور اسباب مین کہ جنہ قبلیدین ہین یعنی فصل اس بیان مین کہ اسمٰعیل علیہ السلام
کی اولاد مین ایک رسول کا پیدا ہونا بسند دلائل ثابت ہے اور وہ محمد رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم مین دلیل اول بشارت اجدیہ کتاب پیدایش باب ۱۷ ورس ۲۰ اور
اسماعیل کے حق مین بھی مین نے تیری سنی دیکھ مین اوسے برکت دونگا اور اوسے بہت بڑہاؤنگا
اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہون گے اور مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا انتہی اس بشارت
سے کئی وجہ سے اپنا مدعا ثابت کرتا ہون پہلی وجہ اسماعیل علیہ السلام کے حق مین ابراہیم
علیہ السلام نے دعا کی اور گواہ اوسکا یہہ جملہ اور اسماعیل کے حق مین بہی مین نے تیری سنی ہے
اور قبولیت دعا کی یہہ سند دی گئی اور ابراہیم علیہ السلام نے یہہ دعا اوسوقت کی
تہی کہ اونکو اسحاق علیہ السلام کی بشارت ان الفاظ سے ملی تہی کتاب پیدایش باب
۱۷ ورس ۱۵ اور خدا نے ابراہام سے کہا تیری جورو سری جو ہے تو اوسکو سری مت کہا کر
بلکہ وہ سرہ ہی یعنی بیگم ہے ۱۶ اور مین اوسے برکت دونگا اور اوس سے بہی تجہی ایک
بیٹا بخشونگا یقینا مین اوسے برکت دونگا اور وہ قومون کی ماں ہوگی اور ملکون کے
بادشاہ اوس سے پیدا ہونگے ۱۷ تب ابراہام منہ کے بل گرا اور ہنس کے دل مین کہا کیا
سو برس کے مرد کا بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سرہ جو نوی برس کی ہے جنے گی ۱۸ اور ابراہام
نے خدا سے کہا کاش کہ اسماعیل تیرے حضور جیتا رہے ۱۹ تب خدا نے کہا
بیشک تیری جورو سرہ تیرے لئے بیٹا جنے گی تو اوسکا نام اضحاق رکہنا اور مین اوس سے
اور بعد اوسکے اوسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا ۲۰ اور اسماعیل
کے حق مین بہی تیری سنی الخ اور اس برکت مذکورہ ورس ۲۰ سے باتفاق بعثت انبیا و رسل
مراد ہے کذا فی ما نحن فیہ اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے باتفاق محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے پہلے ایسا نبی جسکی یہہ بشارت ہوسکتی کوئی مبعوث نہین ہوا اور نہ آپکی بعد ہوا
پس ہر چہ ہست وہ بعثت عام خاص بہ بعثت سید الرسل ہوگی وہو المطلوب۔ دوسری وجہ اس بشارت
مین اسماعیل علیہ السلام کے حق مین فرمایا کہ مین اوسے بڑی قوم بناؤنگا اور پیشین گوئی
خرابی بابل مین جو بحیثیت ابدی ہو فرمایا کتاب یرمیاہ باب ۵۰ ورس ۱۴ جسطرح

خدا نے سدوم اور عمورہ اور اوسکی نواحی کے شہرون کو اولٹ دیا خداوند کہتا ہے
اسی طرح کوئی آدمی وہان نہ بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا۔ اہم دیکھ ایک قوم اتر سے
ایک بڑے گروہ اوتر سے آویگی اور بہتیرے بادشاہ زمین کی سرحدون سے برپا کئے جاوینگے
اور بڑی قوم اور بڑے گروہ سے مراد ہم ہی ہین اور حضرت داؤد علیہ السلام نے ان خراب
کرنے والون بابل کو مبارک فرمایا زبور ۱۳۷ ورس ۸۔ اے بابل کی بیٹی جو غارتگر ہے
مبارک وہ جو تجھے اوس سلوک کا جو تو نے ہم سے کیا انتقام لیوے ۹ مبارک وہ جو تیری
لڑکون کو پکڑ کے پتھرون پر پٹک دیوے اور خرابی بابل بحیثیت ابدی بحیثیت بت شکنی
کہ جسکو جملہ پتھرون پر پٹکنا دیوے بحیثیت مثل جال بہی تھا جسکو جملہ جو تیرے لڑکونکو بیان
کرے پہر زمانہ خلافت نبوت یعنی خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین ہوئی پس
حضرت عمر خلیفہ برحق و مبارک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول حق و سید المطلوب ہے
تیسری وجہ اس بشارت مین آپکا نام پاک محمد کا بیان کیا ہے مگر بہ پردہ اسیکے شعر
خوشتر آن باشد کہ سر دلبران * گفتہ آید در حدیث دیگران * بماد ماد اور لغوی جدول
مین نام پاک آپکا محمدؐ اصل کتاب مین مذکور ہے اور ہندی مین بماد ماد کا (ترجمہ بہت
بڑہا دونگا) ہے اور ترجمہ لغوی جدول کا بڑی قوم بنا دونگا ہے اور جدول عبرانی مین جیم کی جگہ
ہے اور اوسکے تین عدد لئے جاتے ہین اظہار الحق مین ہے امام قرطبی نے اپنی کتاب
کی دوسری قسم کے پہلی قسم سے ذکر کیا ہے بعض طباع نے جو زبان عبرانی سے
واقف تھے اور یہود کی کتابین پڑہی تہین نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دو جگہہ
عبارت مذکورہ سے بطرز ابجد و استعمال یہود نکالا ہے اول جدا جدا سے یہہ کلمہ
ترجمہ بماد ماد کا ہے اور اوس کلمہ کے عدد ۹۲ ہین اسلئے کہ احاد مین با اور دو الف
اور دو دال ہین اور حاصل جمع انکا بارہ ۱۲ ہے اور عشرات مین دو میم اور انکا حاصل
جمع اسی ہے اور دونون کا حاصل جمع بانوے ۹۲ ہین اور ایسے آپ کے نام پاک محمدؐ

مین احاد کے عدد بارہ اور عشرات کے اسی اور مجموع اونکا دہی بانوین نام
یہان احاد مین ذکر خلیفہ اثنا عشر کردیا جیسا آگے الفاظ مین ذکر فرمایا گیا ہے اور حضرت
کے اسم مبارک مین وہی رعایت رہی اور دونون جگہہ خلافت خلفا اربعہ کے طرف
بہی اشارہ بحرف دال فرمادیا دوم شعب کبیر ترجمہ لغوی عدول کلمہ عبرانی کا ہے اور
غین کے تین عدد سمجھیگا کہ اس بولی مین جیم نہین ہے جیم کی جگہہ غین ہی مستعمل ہے
اور اس مین احاد کی بائیس عدد اور عشرات کے ستر اور مجموع انکا دہی بانوے عبد اللہ
عالم یہود سے جو زمانہ سلطان مرحوم بایزید مین مشرف باسلام ہوا ایک رسالہ
مسمی بالرسالۃ الہادیہ تصنیف کیا ہے اور اوسمین اوسنے بیان کیا ہے بیشک
اکثر دلیلین علمای یہود کی جمل کبیر کے حروف سے ہیتن اور وہ حروف ابجد ہین
پس تحقیق علمای یہود جسوقت ہین کہ سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا جمع
ہوے اور اونہون نے لفظ بزات کو حساب کرکے کہا یہہ عمارت چار سو دس برس
رہیگی اوسکے بعد خراب ہو جائیگی اور اوسینے ذکر کیا ہے کہ یہود نے اس دلیل ابجد پر
اسطرح اعتراض کیا ہے کہ بامادماد مین نفس کلمہ کی نہین ہے بلکہ حرف صلہ ہے پس
اگر نکالا جاے اس سے اسم محمد حاجت ہوگی ساتھہ ایک اور با کی واین ذلک جواب
اس شبہہ کا اوسنے یہہ دیا ہے کہ قاعدہ عام اونکے یہان جاری ہے کہ وقت جمع ہوتے
دو با کی جسمین ایک جزو کلمہ ہو اور ایک زائد صلہ کی لئی ہو بازائد کو حذف کر دیتے ہین اور
با کو نفس کلمہ کو باقی رکہتے ہین اور یہہ قاعدہ انکے یہان اتنا مشہور ہے کہ حاجت مثال دینیکی نہین
پس یہان بہی حقیقت مین دو با تہین ایک حرف صلہ اور دوسری جزو کلمہ یا حرف صلہ
کو حذف کر دیا اور جزو کلمہ کو باقی رکہا پس اب حاجت اور با کی نہین رہی یہان تک
عبد السلام کا کلام تہا پہر امام نے فرمایا اقول تحقیق تصریح کی علمای نے اس امر کے
ناموں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ماذ ماد ہے اور شفا قاضی عیاض رحمہ اللہ مین

یہ تفسیر صحیح موجود ہے اسی مین کہتا ہون تحقیق کلام الشد شریف مین دعای ابراہیم علیہ السلام مین ہی بطریق ابجد نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے ربنا وابعث فیہم رسولا منہم یتلوا علیہم آیاتک ویعلمہم الکتاب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم کو علیہم اور انکو نام پاک محمد کے عدد برابر ہین احاد مین ۲ اور ۸ کو دہائی بارہ عدد ہین اور عشرات مین دو یا اور ایک کاف اور ایک میم کی وہی اسی حاصل جمع وہی بانوے سوال کلام مجید مین اعداد ابجد کہان سے لیے گئے ہین کہ تو نے بیان کیے جواب مجہ سے پہلے ہی ایک عالم سلطنت روم نے فتح مصر مین جو سلاطین روم اس سلطنت عثمانیہ مین ہوئی عدد ایک کلمہ کی ایک بشارت فتح مصر دی تہی اور وہ مطابق واقع کے نکلی اور معترض خاموش ہوئی اور اس جگہہ مین تو خاص شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہ نے منیۃ ترجمہ ایت کریمہ ربنا انک تعلم ما نخفی وما نعلن مین لکہا ہے ظاہر مین دعا کی سب اولاد کیواسطے اور دل مین دعا منظور تہی پیغمبر آخر الزمان کو لیس مرادر شاہ صاحب کی فقد فرق اخفا دی اور اخفا پردہ لفظی رکہا۔ پانچوین وجہ (جملہ اونہین سے بارہ سردار پیدا ہونگے ہے بیس واضح ہو کہ اس توریت کی کتاب پیدایش کے سترہوین باب مین مصداق اسکا فرزندان اسمعیل علیہ السلام کو قرار دیا ہے اور اسی لئے اوسی باب کے درس ۵ مین یہ عبارت بڑہائی ہے اور یہ انہی ابتو کی بارہ رئیس ہین اور حاشیہ اس فقرہ مین اشارہ طرف اسی بشارت کے کیا ہی لیکن یہ مصداق ایسا ہے کہ ہرگز قلب سلیم مصداق الا من اتی اللہ بقلب سلیم تصدیق اسکی نہین کرسکتا اسلئے کہ ریاست اور امارت کو حکومت اور نبوت لازم ہے اور دونون مفقود پس اب محمل صحیح قابل تسلیم قلب سلیم مین گذارش کرتا ہون اور وہ یہ ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہے لا یزال ہذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنی جبکہ اسلام کے بارہ خلیفہون قریشیون تک کبہی لگی اور قریش کی اسمعیلی ہونے مین کیا کلام ہے

اور خلافت بھی گویا جزو نبوت ہی کرتا ہون ہی ہین کبھی کسیطرح اور کبھی کسی روش سے
اوسکی طرف اشارہ فرماتے ہین اور کامون خلفار کو اپنی ذات کیطرف نسبت کرتے
ہین اور اپنے کامون کو اونکے سپرد فرماتی ہین پس تو بہ تمہید مقدمہ ہذا میرے
نزدیک ان بارہ سرداروں مذکورہ ورس مذکور سے یہی بارہ خلیفہ مراد ہین اور ایسا
معنے اس کلام کے یہہ ہوئے کہ اول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیل علیہ السلام
کے آل شریف سے مبعوث ہون گے اور بعد اونکے بارہ خلیفہ بخلافت نبوت اور
خلافت ملکی کا کیا ذکر ہے اور یہہ خلفار بارستہ تحقیقا تا قیام قیامت پورے ہوجائیگی
اور اگر باعتبار قوت اسلام و قرب زمانہ نبوت لیجئے تو پوری ہو چکے والحمد للہ فائدہ
خلاصہ صولۃ الضیغم مین ان بارہ سرداران سے ایمہ اثنا عشر رضوان اللہ علیہم اجمعین مراد
لئے ہین مگر میرے نزدیک اسوجہ سے کہ اگرچہ سب ایمہ اثنا عشر قطب باطن ہین لیکن
خلیفہ ظاہر سب نہین ہین اور یہان لفظ سردار واقع ہے جو بمعنی سید ہے اور سرداری کو
حکومت لازم ہے ایمہ اثنا عشر مراد نہین ہین ورنہ فرزندان اسماعیل ع ہی کیون نہ مراد ہون ہان
اگر بطور عموم مجاز لیا جاوے تو تینون قسم کے سردارونکو شامل ہو مگر بعید ہے دوسری دلیل بشارت
تورِیت سِفر تکوین یعنی پیدایش باب ۲۱ ورس ۹ - اور سِرہ نے دیکھا کہ ہاجرہ مصری
کا بیٹا جو وہ ابراہام سے جنی تھی ٹھٹھے مارتا ہے ۱۰ تب اوسنے ابراہام سے کہا کہ اس
لونڈی اور اسکی بیٹی کو نکالدے کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق کے
ساتھ وارث نہوگا ۱۱ - پر اپنے بیٹے کے خاطر یہہ بات ابراہام کی نظر مین نہایت
بری معلوم ہوئی ۱۲ پر خدا نے ابراہام سے کہا کہ وہ بات اس لڑکے کی اور تیری
لونڈی کی بابت تیری نظر مین بری نہ معلوم ہو سر ایک بات جو سرہ نے
تجھکو کہی اوسکی آواز پر کان رکھ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی ۱۳ - اور اس
لونڈی کی بیٹی سے بھی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلئے کہ وہ بھی تیری نسل ہے

۱۴ ۔ تب ابرہام نے صبح سویرے اوٹھکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ کو
اوسکے کاندہے پہ دہرکر دی اور اس لڑکے کو بھی اور اوسے رخصت کیا اور وہ روانہ ہوئی اور
بیرسبع کے بیابان میں بھٹکتے پہرتے تہی ۱۵ ۔ اور جب مشک کا پانی چکہ گیا تب اوس نے
اوس لڑکے کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈال دیا ۱۶ ۔ اور آپ اوسکے سامنے ایک تیر کی ٹپہ
پر دور جا بیٹہی کیونکہ اوس نے کہا کہ مین لڑکے کا مرنا نہ دیکہون سو وہ سامنے بیٹہی اور
چلا چلا کے روئی ۱۷ ۔ تب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے
ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا کہ اے ہاجرہ تجہہ کو کیا ہوا مت ڈر کہ اوس لڑکے کی آواز
جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ۱۸ ۔ اوٹہہ اور لڑکے کو اوٹہا اور اپنے ہاتہہ سے سنبہال
کہ مین اسکو ایک بڑی قوم بناونگا واضح ہو کہ پہلی بشارت بنسبت اسماعیل علیہ السلام کے بواسطہ
دعای ابراہیمی کے ان الفاظ سے ہے کہ مین اسے بڑی قوم بناونگا اور بشارت ہذا بہی بنسبت
اسماعیل علیہ السلام کی ہے مگر بلا واسطہ اور کلمہ بڑی قوم یہان بہی موجود ہے اور تقریر اسکی
علی ما تقدم امۃ محمدیہ ہے وہو المطلوب تنبیہ مصداق لحمتا کواب اوستادہا پانسے شروع ہو گیا
کہ باب ۲۱ کی یہ تیرہوین آیت ہے اور مین اس لونڈی کی بیٹے سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا
اسلیے کہ وہ بہی تیری نسل ہے اور قوم اور بڑی قوم امت محمدیہ کے سوا اور کون ہے
اور اسی امت کا ساتہہ برکت اسحاقی کے مقابلہ صحیح ہو سکتا ہے نکتہ بعد گذرنے
تیرہوین ۱۳ سن نبوت کے ہجرت ہوئی ہے اور اوسیوقت سے لفظ قومیت اہل اسلام
پر صادق آیا پس اسلیے تیرہوین ورس مین اس مضمون کو ادا کیا اور سن اٹہارہ ۱۸ نبوت مین
اہل اسلام ایک بڑی سی قوم بن گئی پس اس واسطے اس مضمون کو اٹہارہوین ۱۸ ورس مین ادا
فرمایا واللہ اعلم اور انشاء اللہ دلائل کثیرہ آیندہ اس نکتہ کا یقین حاصل کرا دینگی تنبیہ
آخر اس بشارت مین تحریف بہی ہوئی ہے اور وہ بیان عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام
کا ہے مین تحقیق کہ آپ زمانہ شام سے کعبہ شریف کو روانہ ہوئے اور دلیل اس دعوی کے خود اقرار

مدعا علیہ ہے اور صورت اوسکی یہہ ہے کہ اول پیدایش کے سترہوین باب مین ہے
تب ابراہام نے اپنے بیٹے اسماعیل اور اپنے سب خانہ زادون اور اپنے سب زر خریدون
یعنے ابراہام کے گہر کے لوگون مین جتنے مرد تہے سبکو لیا اور اوسی روز اونکا ختنہ کیا جسطرح
خدا نے اوسکو فرمایا تہا ۲۴ اجسوقت ابراہام کا ختنہ ہوا وہ ننانوے ۹۹ برس کا تہا ۲۵ ا
اور جب اوسکے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا وہ تیرہ ۱۳ برس کا تہا ۲۶ ا سو اوسی روز ابراہام اور
اوسکے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا ۲۷ ا اور اوسکے گہر کے مرد کیا گہر کے پیدا کیا پردیسیون سے
خریدے سب کا اوسکے ساتہہ ختنہ کیا ان درسون سے معلوم ہوا کہ جسوقت حضرت
ابراہیم کی ننانوے ۹۹ برس کی عمر تہی حضرت اسماعیل تیرہ ۱۳ برس کے تہے اور اب آگے
سنیے باب ۲۱ ورس ۵ ا اور جب اوسکا بیٹا اضحاق ع اوس سے پیدا ہوا تو ابراہام سو ۱۰۰
برس کا تہا تو اب حضرت اسماعیل کی چودہ ۱۴ برس کی عمر ہوئی اور رخصت حضرت اسماعیل
و حضرت ہاجرہ علیہما السلام کی بعد پیدایش اسحاق علیہ السلام کی بسبب ٹہٹہا مارنے
اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی ہے پس لابد عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وقت رخصت
کے چودہ ۱۴ برس سے زیادہ ہوا اور اس بشارت قو سیہ سیزدہم مین ہے ورس ۱۵ اور
جب مشک کا پانی چک گیا تب اوسنے اوس لڑکے کو ایک جہاڑی کے نیچے ڈالدیا
الخ ورس ۱۸ اوٹہہ اور لڑکے کو اوٹہا الخ ان درسون سے معلوم ہوتا ہے کہ
اسماعیل علیہ السلام وقت پہونچنے مکہ معظمہ کی عمر شیرخوارگی مین تہی پس صحت ان
دونون عبارت کی بجز تسلیم وحدت عدد چودہ ۱۴ اور دو ۲ کی نہین بنتی ہان لو کیا حرج ہے
آخر مسئلہ تثلیث مین تین اور دو اور ایک مین باوجود مباینت حقیقی کی بہی وحدت
حقیقی کی قائل ہو گئی ہے تتمہ آخر اسی ورس ۱۸ اسکے بعد ہی ورس ۱۹ پہر خدا نے اوسکی
آنکہین کہولین اور اوسنے پانی کا ایک کنوان دیکہا اور جا کر اوس مشک کو
پانی سے بہر لیا اور لڑکے کو پلایا اور یہہ ورس ظہور آب زمزم کی بطور ارہاص ہونے

اسماعیل کی خبر دی ہے تنبیہ آخر اس درس کے بعد ہی درس ۲۰ خدا اوس لڑکے کے ساتھ
تھا اور وہ بڑھا اور بیابان مین رہا کیا اور تیر انداز ہو گیا اور یہہ درس اسماعیل علیہ السلام کی
نبوت کو اور مضمون تدامت سنت تیر اندازی کو مثبت ہے تنبیہ آخر اس درس کے بعد ہی
اور وہ فاران کے بیابان مین رہا یہہ جملہ بیان کرتا ہے کہ مکہ معظمہ کے نامون سے
فاران بھی ہے اس جملہ کے بعد ہی اور اوسکی مان ملک مصر سے ایک عورت اوسکے بیاہنے کو لی
ظاہرا یہان تحریف ہوا اسلیے کہ حدیث صحیح بخاری شریف مین قبیلہ جرہم کو آپ کی سسرال
بیان کیا ہے اور وہ عرب کے رہنے والے تھے نہ مصر کے فائدہ اس بشارت مین آیا ہے کہ تیری نسل اسحاق سے
کہلاویگی اور خطاب حضرت ابرہیم علیہ السلام کو ہے اور یہہ فقرہ ظاہر جو ہے کہ ابرہیم علیہ السلام کی آل اسماعیل سے
دل اکبر ابراہیم علیہ السلام خارج ہو اسلیے اس فقرہ کے معنی بیان کرنی ضرور ہوئی پس ظاہر ہے
کہ اسماعیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام سے پیدا ہوے اسلیے کہ سولہوین باب مین پیدایش
کی ہے اور سری ابرام کی جورو کوئی لڑکا نہ جنی اور اوسکی ایک مصری لونڈی تھی جسکا نام ہاجرہ
تھا ۲ - اور سری نے ابرام سے کہا کہ دیکھہ خداوند نے مجھے جننے سے باز رکھا آپ میری لونڈی
کے پاس جایئے شاید کہ اوس سے میرا گھر آباد ہووے اور ابرام نے سری کی بات سنی ۳ سو
ابرام کی جورو سری نے بعد اوسکے ابرام کنعان کی زمین مین دس برس رہا تھا
اپنی مصری لونڈی ہاجرہ کو لیکے اپنی شوہر ابرام کو دی کہ اوسکی جورو ہووے ۴ - اور وہ ہاجرہ کے
پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اوس نے معلوم کیا کہ مین حاملہ ہون تو اپنی
بی بی کو حقیر جانا ۵ تب سری نے ابرام سے کہا کہ ناانصافی جو مجھہ پر ہوئی تیرے ذمہ
ہے مین نے اپنی لونڈی تجھے دی اور اب جو اوس نے اپ آپ کو حاملہ دیکھا تو مین اوسکی
نظرون مین حقیر ہو گئی میرا اور تیرا انصاف خداوند کرے ۶ ابرام نے سری سے
کہا کہ تیری لونڈی تیرے ہاتھ مین ہے جو تیری نگاہ مین اچھا ہو سو اوسکے ساتھہ کر
تب سری نے اوسپر سختی کی اور وہ اوسکے سامنے سے بھاگ گئی ۷ - اور خداوند کے

اوسے بیابان مین پانی کے ایک چشمے کے پاس پایا یعنی اوس چشمے کے پاس
جو سور کی راہ پر ہے ۸ اور اوس نے کہا ای سری کی لونڈی ہاجرہ تو کہان سے
آئی اور تو کدہر جاتی ہے اور وہ بولی مین اپنی بی بی سری کے سامنے سے بہاگی ہون
۹ اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس پہر جا اور اوسکی
تابع رہ ۱۰ پہر خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا مین تیری اولاد کو بہت بڑہاؤنگا
کہ وہ کثرت سے گنتی نہ جائے الخ اور پہر خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا تو حاملہ
ہے اور ایک بیٹا جنے گی اوسکا نام اسمٰعیل رکہنا کہ خداوند نے تیرا دکہ سن لیا وہ وحشی آدمی
ہوگا اوسکا ہاتہ سب کا اور سب کے ہاتہ اوسکے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب
بہائیون کے سامنے بود و باش کریگا پس نفی آل اسمٰعیل ع کی آل ابراہیم سے ممکن نہین
البتہ نفی فضل و فخر کرین تو ممکن بالذات مگر بوجہ بشارات ممتنع بالغیر بشارت ایجدیہ کہ گذر گئی
اور اس باب مین بشارت رسالت مستقلہ اس جملہ کہ ساتہہ اوسکا ہاتہ سب سے اور سبکے ہاتہ
اوسکے برخلاف ہونگے اور یہ جملہ جیسے رسالۃ اسمٰعیل علیہ السلام پر دلالت کرتا ہے
ویسا ہی آپکی آل کے نسبت بہی یہ خبر دیتا ہے کہ قیامت تک شریعت اونکی علیحدہ ہوگی
اور کوئی رسول بنی اسحاق اونکی طرف مبعوث نہوگا بلکہ رسالۃ رسل بنی اسرائیل کی بنی اسرائیل
کے ساتہہ ہی خاص ہوگی اور ایسے ہی ظہور اوسکا ہوا اور اس بشارت مین تحریف معنوی
کرکے لکہے یہ معنی کہتے کہ اون کی اولاد رہزن ہوگی انصاف کی گردن مارنی ہے اول
وجہ اوسکی یہہ ہے کہ اس بشارت مین اولاً و بالذات بیان حال مبشر بہ یعنی اسمٰعیل
علیہ السلام کا ہے پس اگر اوسکے یہ معنی ہون تو یہہ وصف رہزنی اونکے اوپر اولاً
و بالذات صادق آنا چاہیے اور یہہ صدق محال ہے کہ پیدائش کے اکیسوین باب
مین نسبت آپکے یہ مذکور ہے ورس ۱۷ اب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سنی
اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا کہ ای ہاجرہ

تجکو کیا ہوا مت ڈر کہ اوس لڑکے کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی ورس ۲۰ اور
خدا اوس لڑکے کے ساتھہ تہا اور وہ بڑا اور بیابان مین رہا کیا اور تیر انداز ہوگیا پہلی ورس مین
بیان ارہاص رسالۃ اسماعیلیہ ہے اور اس ورس مین آپ کے رسالہ کا بیان ہے اگر
رسول ہادی کو رہزن کہو گے تو مرسل خود سمجھہ لے گا اور نیز اظہر من الشمس وابین من الامس
ہے کہ یہہ بشارت بیان بزرگی و کرامت حال ہاجرہ علیہا السلام کا ہے نہ بیان نقص و عیب فائدہ
جاننا اسوجہ سے کہ حق پوشش اہل کتاب بخاف خدا کو بہکاتے ہین اور بشارات اسحاقیہ کو ظاہر
کرکے نبوت انبیاء اسرائیلیہ پر استدلال کرتے ہین اور بشارات اسماعیلیہ کو در پردہ
تحریف چہپاتے ہین اور بشارات مطلقہ کو جنمین آل اسماعیل علیہ السلام بطریق اولے داخل
ہین گو اور بیٹون ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اس سبب سے کہ آپ نے اونکو اپنی زندگی
مین خارج کردیا اور نیز کوئی بشارت بہی انکے حق مین نہین خارج ہون بشارات
اسحاقیہ تبادلی مین یہہ مناسب معلوم ہوا کہ بشارات مطلقہ علیحدہ اور بشارات اسحاقیہ
علیحدہ اور بشارات اسماعیلیہ علیحدہ کرکے افضلیت و مساوات وکمی بشارات اسماعیلیہ
اور اسحاقیہ مین گفتگو کیجاوے تاکہ ناظر کو حق پوشی حق پوشون کے معلوم ہو

بیان بشارات مطلقہ کتاب پیدایش باب ۱۵ ورس ۱۸ اوسی دن خداوند
نے ابرہام سے عہد کرکے کہا کہ مین تیری اولاد کو یہہ ملک دونگا مصر کی ندی سے
لیکر بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہے ایضاً باب ۱۷ ورس ۲ اب مین اپنے
اور تیرے درمیان عہد کرتا ہون کہ مین تجہے نہایت بڑہاونگا ۳ تب ابرہام مونہہ
کے بل گرا اور خدا اوس سے ہمکلام ہوکر بولا ۴ کہ دیکہہ مین جو ہون میرا عہد تیرے ساتہہ
ہے اور تو بہت قومون کا باپ ہوگا ۵ اور تیرا نام پہر ابرام نہ کہلا ئیگا بلکہ تیرا نام
ابرہام ہوگا کیونکہ مین نے تجہے بہت قومون کا باپ ٹہرایا ہے ۶ اور مین تجہے بہت برومند
کرتا ہون اور قومین تجہہ سے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجہہ سے نکلینگے ۷ اور پشت در پشت

کے لیے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے کرتا ہون کہ تیرا اور تیرے بعد تیری نسل
کا خدا ہونگا ۸ اور مین تجکو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جس مین
تو پردیسی ہے دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لئے مالک ہو اور مین اونکا خدا ہونگا ۹ پھر
خدا نے ابراہام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھین
۱۰ اور میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان
ہے جسے تم یاد رکھو سو یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جاوے
۱۱ اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اوس عہد کا نشان ہوگا جو میرے
اور تمہارے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت لڑکے کا جب وہ اٹھ روز کا ہوگا
ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی سے خریدا ہوا جو تیری نسل سے نہین ۱۳
لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیری زرخرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہاری
جسمون مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہین ہوا وہی
شخص اپنے لوگون مین سے کٹ جائے کہ اوس نے میرا عہد توڑا ایضاً باب ۱۸ ورس
۱۷ اور خداوند نے کہا یہہ جو مین کرتا ہون کیا ابراہام سے چھپا رکھون ۱۸ ابراہام تو
یقیناً ایک بڑی اور بزرگ قوم ہوگا اور زمین کی سب قومین اوس سے برکت
پاوینگے ایضاً باب ۲۲ ورس ۱۵ تب خداوند کا فرشتہ نے دوبارہ آسمان
پر سے ابراہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور
اپنا بیٹا ہان اپنا اکلوتا بیٹا بھی دریغ نرکھا مین نے اپنی قسم کہائی کہ ۱۷ مین برکت
دیتے ہی تجہے برکت دونگا اور بڑہاتے ہی تیری نسل کو آسمان کے ستارون اور
دریا کے کنارے کی ریت کی مانند بڑہاونگا اور تیری نسل اپنے دشمنون کے دروازہ پر قابض
ہوگی ۱۸ اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومین برکت پاوین گی کیونکہ تو نے میری
بات مانی پس یہہ چارون بشارتین ابراہیم علی نبینا و علیہ السلام کے عموماً آپکی شریعت کی

نسبت وارد ہوتی ہین اور کسی نبی کے اولاد کی انہین تخصیص نہین ہے اور جب پیغمبر
اسکے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے زندگی مین اور جگہ مون کی اولاد کو علیحدہ کر دیا
تہا وہ بلا اتفاق خارج ہوئے فقط حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ علیہا السلام کی
اولاد باقی رہی اور انہین کے ساتھ یہہ وعدہ پوری ہوئے رسالۃ اور نبوت اور
سلطنت اور کثرت انہین مین ہوئی اور زمین کنعان بہی انہین کے قبضہ مین رہی
پہلے اسحاق علیہ السلام کی اولاد کی امت کے قبضہ مین رہی اور اب اسماعیل علیہ السلام
کی اولاد کی امت کے قبضہ مین ہے اور سبب بجالانے اس امت کے شرط ختنہ و توحید
کے یعنی اقرار رسالت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ زمین جس مین شہر شہد بہتا ہے
انشاء اللہ انہین کے قبضہ مین قیام قیامت تک رہیگی اور اللہ جلشانہ کے
نزدیک اسی طرف کی زمین کی کچہ قدر و منزلت ہے اور سلطنت اسی طرف کی
زمین کے قابل فخر و ناز عند الناس ہے بیان بشارات اسحاق فیہ کتاب پیدائش
باب ۱۵ جب آفتاب غروب ہونے لگا تو ابرام پر بڑی نیند غالب ہوئی اور
دیکہہ ایک بڑی ہولناک تاریکی اوسپر آئی ۱۲ اور اوس نے ابرام سے کہا کہ
یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک مین جو اونکا نہین پردیسی ہونگے اور وہان کے
لوگون کے غلام بنینگے اور وے چار سو برس تک اونہین دکہہ دینگے ۱۴
لیکن مین اس قوم کو بہی جسکے وے غلام ہونگے عدالت کرونگا اور وے
بعد اوسکے بڑی دولت لیکے نکلینگے ایضاً باب ۱۷ اور ۱۵ اور خدا
نے ابراہام سے کہا تیری جورو سری جو ہے تو اوسکو سری مت کہا کر بلکہ
اوسکا نام سرہ ہے یعنی ملکہ ۱۶ اور مین اوسے برکت دونگا اور اوس سے
تجہے ایک بیٹا بخشونگا یقیناً مین اوسے برکت دونگا اور وہ قومون کی مان
ہوگی اور ملکون کے بادشاہ اوس سے پیدا ہونگے ۱۷ تب ابراہام مونہ

منہہ کے بل گرا اور ہنس کے دل میں کہا کہ کیا سو برس کے مرد کو بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سارہ جو نوے
برس کی ہے جنے گی ۱۸ - اور ابراہام نے خدا سے کہا کاش کہ اسمٰعیل تیرے حضور جیتا رہے
۱۹ تب خدا نے کہا کہ بیشک تیری جورو سارہ تیرے لیے ایک بیٹا جنے گی تو اوسکا نام
اضحاق رکھنا اور مین اوس سے اور بعد اوسکے اوسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ
عہد ہے قائم کرونگا ۲۰ - اور اسماعیل کے حق مین مین نے تیری سنی دیکھ مین اوسے برکت
دونگا اور اوسے برومند کرونگا اور اوسے بہت بڑھاونگا اور اوس سے بارہ سردار
پیدا ہونگے اور مین اوسے بڑی قوم بناونگا ۲۱ - لیکن مین اضحاق سے جسکو دوسرے
سال اس وقت معین پر سارہ جنے گی اپنا عہد قائم کرونگا - پہلی بشارت مین ذکر خدمت
کرنے بنی اسرائیل کا مصریون کی ہے اور اسکو ساتھہ غلامی سخت کے تعبیر کیا ہے اور یہہ خدمت
بنی اسرائیل کے ساتھہ بیٹے اضحاق کے ہے خصوصیت رکھتی ہے اور ورس اخیر مین بنی
اسرائیل کے مصر سے نکلنے کا ذکر ہے اور نبوت اور رسالت وغیرہ کا مطلقاً ذکر نہین اور دوسری
بشارت مین گو سیاق عبارت اسحاق علیہ السلام کے واسطے ہے مگر کئی درسون مین ذکر
اسماعیل علیہ السلام و آل اسماعیل علیہ السلام بھی ہوا چنانچہ بشارت آیندہ مین اوسکی تصریح
مذکور ہوئی اور اس بشارت اسحاقی مین کہین نبوت اور رسالت کا ذکر نہین اور اگر لفظ
برکت سے استدلال ہوگا تو وہ دونون جگہہ موجود ہے اور واسطے اوس شخص کے
کہ اس حکم کو بجا نہ لاوے قوم سے کٹ جانے کا وعید مذکور ہے حالانکہ اس جگہہ معنی
ابدیت تمہارے نزدیک اپنے موقع پر نہین فکذا الحکم فیہ اور باوجود ان سب امور
کے انہین دو بشارت سے استدلال نبوت انبیاء بنی اسرائیلیہ پر کرتے ہین -
بیان بشارات اسماعیلیہ کتاب پیدائش باب ۱۶ ورس ۱۰ پھر خداوند
کے فرشتون نے اوس سے کہا کہ مین تیری اولاد کو بہت بڑھاونگا کہ وہ کثرت سے
گنی نہ جاوے گی ۱۱ - اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی

اوسکا نام اسماعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا ۱۲ اور وہ وحشی آدمی ہوگا
اوسکا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اوسکے برخلاف ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیوں
کے سامنے بود و باش کریگا ایضاً باب ۲۱ ورس ۱۲ خدا نے ابرہام کو کہا کہ وہ بات
اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظروں میں بری نہ معلوم ہو ہر ایک بات کی
حق میں جو سارہ تجھے کہے اوسکی آواز پر کان رکھ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائی گی ۱۲
اور اس لونڈی کی بیٹے سے بھی میں ایک قوم پیدا کرونگا اسلیے کہ وہ بھی تیری نسل
ہے ایضاً ورس ۱۷ تب خدا نے اوس لڑکے کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے
آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا اے ہاجرہ تجھے کیا ہوا مت ڈر کہ
اوس لڑکے کی آواز جہاں وہ پڑا ہے خدا نے سنی ۱۸ اوٹھ اور لڑکے کو اوٹھا
اور اوسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کہ میں اوسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا ۱۹ پھر خدا نے
اوسکی آنکھیں کھولیں اور اوسنے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جاکر اوس مشک کو پانی
سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا ۲۰ اور خدا اوس لڑکے کے ساتھ تھا وہ بڑھا اور بیابان
میں رہا کیا اور تیر انداز ہو گیا ۲۱ اور وہ فاران کے بیابان میں رہا اور اوسکی
ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اوسکے بیاہنے کو لی ایضاً باب ۱۷ ورس ۲۰ اور
اسماعیل کے حق میں میں نے تیری سنی دیکھ میں اوسے برکت دونگا اور اوسے برومند کرونگا
اور اوسے بہت بڑھاؤنگا اور اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور میں اوسے بڑی قوم بناؤنگا ایضاً باب ۱۷ ورس ۲۳
تب ابرہام نے اپنے بیٹے اسماعیل اور سب خانہ زادوں اور اپنے سب زرخریدوں
کو لیکے ابرہام کی گھر کے لوگوں میں جتنے مرد تھے سب کو لیا اور اوسی روز اونکا
ختنہ کیا جس طرح خدا نے اوسکو فرمایا تھا جس وقت ابرہام کا ختنہ ہوا وہ ننانوے ۹۹ برس
کا تھا اور جب اوسکے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا تب وہ تیرہ برس کا تھا پس بشارات
مطلقہ سے قطع نظر کرکے بشارات اسحاقی و اسماعیلی کو میزان عدل میں رکھ کر

نظر ڈالی اور دیکھیے کہ کس کا پلہ بھاری ہے بشارت اسحاقی مین ہے کہ مین اوسے
برکت دونگا اور بشارت اسماعیلی مین ہے دیکھ مین اوسے برکت دونگا
اور بہرہ مند کرونگا الخ اس بیان برکت مین بشارت اسحاقی مین عموم برکت
کو اپنے عموم پر چھوڑا اور بشارت اسماعیلی مین اوس برکت کو بذات پاک محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلیفون اثنا عشر کے ساتھ مخصوص
کیا کما بینا ہ اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ اولاد اسحاق علیہ السلام مین انبیا بکثرت
پیدا ہونے والے تھے پس کس کس کا نام لیتے اور یہان فقط پیدایش آنحضرت رسول
عظیم باعث ایجاد کل سید رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدر تھی اور آپ کے خلیفہ اثنا عشر
بھی بہرہ ور نور نبوت سے مثل ستارون کے ہین اس سبب سے اونکا اور آپ کے
خلیفون کا ذکر فرمایا اور جو بشارت اسحاقی مین ہے کہ مین اپنا عہد اوس سے اور
اوسکی نسل سے جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کرونگا معنے اسکے یہ نہین ہو سکتی
کہ اسحاق ع کے آل مین ہمیشہ نبوت رہی اسلیے کہ اوسکی یہ وجہ ہے کہ اسماعیل
حق مین تیری مین نے سنا دیکھ مین اوسے برکت دونگا الخ اور اس بشارت مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک محمد بھی مذکور کر دیا انتہی البشارات یہ ہونا
ختم نبوت کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیلی قیداری پر ثابت ہے پھر حضرت
اسحاق کی اولاد مین کسطرح نبوت ہمیشہ رہ سکے پس یا تو لفظ ہمیشہ اپنے معنی
مشہورہ پر نہین ہے بلکہ بمعنے مدت کثیر ہی اور یا لفظ عہد سے نبوت مراد نہین
ہے بلکہ بمعنے عہد ایمان نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی جسکا ذکر
صحف انبیا علیہ السلام مین بہت جگہ ہے اور یعقوب علیہ السلام اور داود علیہ السلام
نے اپنی وفات کے وقت اوسکی ساتھ بنی اسرائیل کو جمع کر کے وصیت فرمائی اور
سیدنا مسیح علیہ السلام نے وقت رفع اوسکی ساتھ تاکید کی اور قرآن شریف مین

نبی یحییٰ ایلیا کی نسبت فرمایا ہے مگر وہ امر باعتبار رسالت ہو بلکہ باعتبار بقاء ذات رسول اور عیسیٰ
علیہ السلام جو ہنوز بذات تا قرب قیامت زندہ رہین گے گو اوس وقت مین یعنے وقت خروج
دجال رسول ہو کر نہین آوینگے بلکہ ایک امتی سرور رسل محمد رسول اللہ علیہ وسلم
کے ہون گے اور اس تقریر پر کوئی خدشہ نہین وارد ہوتا ہے نہ بشارات احمدی کی منافی
ہوتی ہین نہ مخالف عقیدہ اہل اسلام کے بشارات ہین یہہ دو امر تہے جنکا مین نے بیان کیا تا
اسماعیلیہ مین اوسکی نبی تہین اوسمین ایک بڑی قوم بناونگا یہہ تو بمقابلہ عہد مذکور
تہا اور اوسکے سوا اوس لڑکی کی آزادی جہان وہ پڑا ہے خدا نے سنی یہہ بیان
کیا اوس رسالت اسماعیلی کو جو خدا اوس لڑکی کے ساتھ تہا یہہ بیان رسالت اسماعیلی ہی تنبیہہ
حضرت اسماعیل علیہ السلام سبط اکبر ابراہیم علیہ السلام کو جیسا کہ قصہ ختنہ مین اور خاندان
سے خود ذکر فرمایا ہے یہی قاعدہ اس توریت مین ہر جگہ مرعی ہے پس تخصیص فقرہ
تیری نسل اسحاق سے کہلاوے گی نہ از روئے نسب ٹہیک نہ باعتبار حسب درست مگر ہان یہہ معنی
ہو سکتے ہین اور یہہ ٹہیک ہے کہ مین تیری نسل اسحاق سے کہلائیگی یعنے سلسلہ وار برابر
نبوت حقیقی ہے یعنے نبوت آل اسحاق مین ہوگی لیکن زمانہ اخیر مین خاتم النبیین اور خاتم
الائمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسکے امت کو کرونگا اور یہہ مضمون اوس
درس کا ہے جو اس فقرہ کے بعد ہے لیکن مین اوس لونڈی کی بیٹی سے بھی ایک قوم پیدا کرونگا
اور اس معنی پر نہ کوئی اعتراض وارد اور نہ کوئی خرابی فخر اسحاقی مین آوے انصاف وہی
ہے کہ اعطاے مستحق ذی حق حقہ پر عمل ہو سوال حضرت اسماعیل سبط اکبر تہے بموافق توریت
الکبر کا خاصہ نبوت اولی خاندان اسماعیلی مین ہونا چاہئیے تہا خاندان اسحاقی مین کیون
ہوا جواب مقتضای اکبریت یہہ ہے کہ حکم انکا مانا جاوے یعنے وہ حاکم ہون اور برادر
محکوم ہون پس اس صورت مین ضرور ہوا کہ شریعت حضرت اسماعیل علیہ السلام کی خاندان
تک کوئی محکوم بالزمانہ ہی شریعت خاندان اسحاقی سے ہووے اور سبطین کا لحاظ بہ قدر

یعنی سبط اصغر میں بھی نبوت ہونی چاہئے پس ان دونوں لحاظ سے سبط اصغر کو مقدم
کیا یعنی انکی اولاد کو اولاً کارخانہ نبوت عطا کیا اور سبط اکبر کو مختص فرمایا آل کے حکم نسخ احکام شریعت
خاندان سبط اصغر دیا وہو عین الصواب سوال ہزار سبط اکبر کی مقتضی اس امر کی تھی کہ انکی اولاد
میں پیغمبر بکثرت ہوں پس ایک ذات پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر بس ہوا جواب سید المرسلین
خاتم النبیین اور ناسخ تمام ادیان ایک ہی رسول ہو سکتا ہے اور چونکہ انبیا کی حفاظت میں یہ
بھی کمی تھی خداوند کریم نے حفاظت قرآن شریف اور دین احمدی کا اپنے ذمہ لی اور اجماع امت
بھی قائم مقام ایک نبی کے ہے اور نہیں مریگا قیامت تک اللہ کی فضل سے زندہ ہے سوال
غلام امامت نماز کی یعنی عہدہ امام نہیں ہے اور نیز غلام کسی شی کا مالک نہیں ہوتا خلیفہ جانشین
ہو سکتا نکاح وغیرہ تصرفات حریت بذات خود نہیں کر سکتا اور حکم اولاد کا مثل اوسکی اصل
کا ہوتا ہے پس اب ثابت ہے کہ حضرت ہاجرہ لونڈی حضرت سارہ کی تھیں اور اونکا حضرت سارہ
کی لونڈی ہونا عند الفریقین مسلم الثبوت ہے اور حکم فرع کا مثل اصل کے ہوتا ہے یعنی اگر اصل غلام ہے تو
غلام اور اگر آزاد ہے تو آزاد اور یہاں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی اصل غلام نکلی تو فرع میں
بھی یہ غلامی سرایت کر گئی اور تمام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو غلام اور باندی سارہ اور اونکی
اولاد کا کر دی گئی نبوت تو نبوت لائق امامت نماز و خلافت وغیرہ نہ ٹھہر سکی اور تمام فخر اکبریت
کو کھو دیگی **جواب اول** یہ اعتراض جب وارد ہوتا ہے کہ ہاجرہ کا باندی اصطلاحی ہونا ہمارے نزدیک
مسلم ہو جاتا لیکن ہم کہتے ہیں کہ ہاجرہ تو ایک اسیر کی بیٹی ہیں اور اس ظالم نے انکو بھی مثل سارہ کے چھپا لیا تھا مگر عصمت
الٰہی سے اوس شیطان لعین سے محفوظ رہیں اور وہ ان پر قابو نہ پا سکتا تھا اور وقت رخصت کر دیا
ان کو بھی آپکے ساتھ کر دیا کہ اوس ظالم کے نزدیک مثل انکی سارہ معلوم ہوتی تھیں اور تاریخ سمرقندی میں
مذکور ہے کہ حضرت اسحاق علی نبینا علیہ السلام نے ایک مرتبہ حضرت اسماعیل کو کوئی کلمہ حقارت کا کہا تھا
تھا اسوقت وحی الٰہی سے یہ کل قصہ ان پر منکشف ہوا اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ ہاجرہ وارد ہوا
اور اس لفظ مبارک سے عبدیت اصطلاحی لازم نہیں آتی ہے تو جہاں لفظ غلامی صراحۃً کہہ رہی

دونوں کیا ہوگا جواب اسکا ہم لکہتے ہیں کہ کتاب پیدائش کی ہے ورس ۳ سولہویں باب کی جو یہ ہے سو بعد اسکے کہ ابراہیم کنعان کی زمین میں دس برس تہا اپنی مصری لونڈی اوسکی بیوی شوہر ابراہیم کو دی کہ اوسکی جورو ہو اس ورس سے ثابت ہوا کہ سارہ علیہا السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ کو دی اسلئے ملکیت سارہ علیہا السلام سے وہ نکل گئی اور اگر یہ ہوتا تو ابراہیم کو ہمبستری ممکن نہ تھی بغیر نکاح کے یا بغیر نکاح ہی لے آئی لونڈی کی صحبت جائز نہیں ہے بلکہ حرام ہے اور نیز نکاح بھی لونڈی سے بغیر اوسکے جائز نہیں البتہ اگر یہ کہو کہ حضرت سارہ نے پہلی ہبہ کردیا اور پہر حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ کو آزاد کیا اور پہر نکاح کیا تو ہو سکتا ہے اور ترجمہ فارسی میں ہے ورس ۳ و سارہ زن ابراہیم ہاجر مصری کنیز خود را بعد از آنکہ ابراہیم دہ سال در زمین کنعان بسر برده بود گرفتہ او را با ابراہیم در نکاح در آورد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بعد حمل ہاجرہ علیہا السلام کی حضرت سارہ سے یہ کہنا کہ ہاجرہ تیری لونڈی ہے جو چاہے اوس سے کر وہ باعتبار اصل کی ہے اور نیز بموجب ہل جزاء الاحسان الا الاحسان کی اسلئے کہ یہ قول اپنے حقیقی معنی پر محمول نہیں ہو سکتا کہ بعد آزادی پہر غلامی کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی پس یہ اعتراض کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد سارہ علیہا السلام کے غلام ہوں اصل سے اوٹھ گیا اور اونکی آزادی بہی متحقق ہو گئی اور آزاد کی اولاد میں امامت اور خلافت جائز ہے پس کذا الرسالۃ والنبوۃ اور بعد جواز رسالت حضرت ہاجرہ ع کی اولاد کی بشارات سے ایک رسول عظیم کا اونکی اولاد میں پیدا ہونا بعد اسماعیل ع کے واجب ہو گیا اور دلیل جواز رسالت آل امۃ یہ ہے کہ یعقوب ع کی بلہہ اور زلفہ سے جائز ہیں اور یہ دونوں باندیاں ہیں اور اون چاروں کی اولاد منجملہ اسباط اثنی عشر ہے اور شامل عدد اونکی بکرم حضرت گنی جاتی ہے اور اونسے نسبت نبی کو کوئی معیوب نہیں جانتا تہا فافہم یعنی ہاں اور قصہ حضرت یوسف ع کا مشہور و معروف ہے اور فضیلت باطنی میں تو حضرت ہاجرہ شاید حضرت سارہ سے بہی آگے قدم رکہتی ہیں اور کتاب پیدائش سے بظاہر سوال کہ ہاجرہ علیہا السلام پہ جو یہ حضرت ابراہیم ع کی ملک ہو کر اور پہر آزاد ہو کر سارہ علیہا السلام کے ساتھ وہ مساوات بہی نہ رکہیں مگر اخران پر لفظ غلامی کے تو عائد ہو گیا جواب لفظ غلامی ان پر کیا لطور تحقیق کوئی تمام اولاد بنی اسرائیل یہ

انا عمر نبی تحقیق اگر رسالت اسماعیل علیہ السلام کی بہی بشارات سے ثابت ہے ۲ امنہ سلمہ

الیاسے کتاب پیدایش باب ۱۵ ورس ۱۲ ۔ جب آفتاب غروب ہونے لگا
تو ابراہم پر بڑی نیند غالب ہوئی اور دیکھو ایک بڑی ہولناک تاریکی اوس پر آئی ۱۳
اور اوسنے ابراہم سے کہا یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک میں جو اونکا نہیں پردیسی
ہونگے ۔ ۔ ۔ وہاں کے لوگوں کے غلام بنینگے اور وے چارسو برس تک
اونہیں دکھ دینگے یہ ذکر خدمت فرعون والی کا ہے جو بنی اسرائیل نے مصر میں رہکر
کی اور لفظ غلامی یہان موجود ہے اور اب بوجہ غضب پر غضب معاملہ برعکس ہوا
اور بشارات میں اسکا بھی ذکر ہے تیسری دلیل بشارات مثلیہ کتاب استثنا
باب ۱۸ ورس ۱۵ خداوند تیرا خدا تیرے لیے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی
بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اوسکی طرف کان دھریو ۱۶ اوس
سب کے مانند جو تونے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا
نہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنوں اور یہ ایسی شدت کی آگ میں پھر دیکھوں
تاکہ میں مر نہ جاؤں ۱۷ خداوند نے مجھے کہا اونہوں نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا ۱۸
میں اونکے لیے اونکے بھائیوں میں سے تجھسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام
اوسکے منہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اوسے فرماؤنگا وہ سب اونسے کہیگا
۱۹ ۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو نہیں وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا
تو میں اوسکا حساب اوس سے لونگا ۲۰ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ
کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا اور معبودونکے نام سے
کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ۲۱ ۔ اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں
کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں ۲۲ تو جان رکھہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے
کچھ کہے اور وہ جو اوسنے کہا ہے واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند کی نہیں
ہے بلکہ اوس نبی نے گستاخی سے کہی تو اوس سے مت ڈر انتہی ۔ اس بشارت سے

اپنا مدعا ثابت کرنے کے لیے چند شاہد پیش کرتا ہون شاہد اول قول پطرس
مسیح علیہ السلام کے حواری کا ہے اور اونکا قول تمام نصرانیون کے لئے کافی ہے
کتاب اعمال باب ۳ ورس ۱۷ اب اے بہائیو مین جانتا ہون کہ تمنے یہہ نادانی سے
کہا جیسا تمہارے سردارون نے بہی ۱۸ پر جن باتون کی خدا نے اپنی سب نبیون کی
زبانی آگے سے خبر دی تہی کہ مسیح دکہہ اوٹہاویگا سو پوری کین ۱۹ پس توبہ کرو
اور متوجہ ہو کہ تمہاری گناہ مٹائے جاوین تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش
ایام آوین ۲۰ اور یسوع مسیح کو پہر بہیجے جسکی منادی تم لوگون کے درمیان آگے سے
ہوئی ۲۱ ضرور ہے کہ آسمان اوسے لئے رہے اوس وقت تک کہ سب چیزین جنکا ذکر
خدا نے اپنے پاک نبیون کی زبانی شروع کیا اپنی حالت پر آوین ۲۲ کیونکہ موسی
نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہاری بہائیون میں سے
تمہارے لئے ایک نبی میری مانند اوٹہا دیگا جو کچھ وہ تمہین کہے اوس کی سب سنو
اور ایسا ہوگا کہ جو اوس نبی کی نہ سنے گا وہ قوم سے کٹ جائیگا ۲۴ بلکہ سب نبیون
نے سموئیل سے لیکہ پچہلون تک اندنون کی خبر دی ہے ۲۵ تم نبیون کی اولاد ہو
اور اوس عہد کے ہو جو خدا نے باپ دادون سے باندہا جب ابراہام سے کہا تیری
اولاد سے دنیا کی ساری گہرانی برکت پاوینگی ۲۶ تمہارے پاس خدا نے اپنے بیٹے
یسوع کو اوٹہا کی بہیجا کہ تم مین سے ہر ایک کو اسکی بدیون سے پہیر کی برکت دی
اس شاہد نے چند امر بیان کیے پہلی یہہ کہ مسیح علیہ السلام کی بشارات مین تکلیف
اوٹہانی مسیح علیہ السلام کا بہی بیان کیا ہے اور دکہہ اوٹہانا اونکا اور مشے سے ہے اور صلیب
اور مشی دوسری یہہ کہ تازگی بخش ایام آنے والے ہین اولہ وہ دن ہین کہ مسیح علیہ السلام
پہر نازل ہون اور پہر جبر بہ احاطہ کرنے جمیع نوع انسان کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کی سے کما ورد فی الحدیث تیسری یہہ کہ آپ آسمان پر ہین اور آسمان جو محض نہین ہے

چوتھی یہہ کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ اعتدال ہوگا اور پہلی شریعتون
مین جو دوامین تلخ بسبب تغیر مزاج کے ملائی گئی تہین یعنے احکام سخت متعسر
تھے وہ موقوف ہوجاوینگی پانچوین یہہ کہ اس اعتدال سے اعتدال شریعت
مراد ہے اور نبی مطہر اور معصوم ہوتی ہین چہوتہے یہہ کہ موسی علیہ السلام نے ایک بشارت
بنی اسرائیل یہودی کو دی تہی کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بہائیون مین سے ایک نبی میری مانند اوٹہا دیگا
ساتوین یہہ کہ سوای موسی علیہ السلام کے سموئیل سے پچہلی نبیون تک سبہون نے زمانہ اوس
نبی کی خبر دی ہے آٹہوین یہہ کہ وہ عہد جو خدا نے ابرہام سے کیا تہا کہ تجہسے دنیا کی ساری
گہرانی برکت پاوینگی وہ اس نبی کے وقت مین پورا ہوگا نوین یہہ کہ وہ نبی اتبک
نہین ہوا دسوین یہہ کہ حضرت عیسی علیہ السلام پہلی ان نبی سے واسطے تصفیہ
باطن بنی اسرائیل کی آئے تہے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین کہین بی دینی
سے ہلاک نہو جاوین اور بشریت بہی ایک جز واسی تعلیم کا ہے گیارہوین یہہ کہ بشارت
موسوی مین جملہ تمہارے بہائیون مین سے ہے اور جملہ تیرے درمیان نہین ہے اگر ہو تو تحریف
الحاقی ہے پس ان امور سے مدعا میرا بخوشی زائد ثابت ہوگیا والحمد للہ اور یہہ شاید یہی ایک
بشارت ہے اور نام اسکا بشارت پطرس ہے ہواسوال نبی عیص اور نبی انبیا اخیر ابرہیم
علیہ السلام سے بنی اسرائیل کے بہائی مثل بنی اسماعیل کے ہین اور اس شاہد سے پیدا ہونا
اوس نبی کا کسی ایک کی اولاد سے بلاتخصیص بنی اسماعیل کی ثابت ہوا اور مدعا ثبوت بعثت اوس
نبی کا بہ تخصیص بنی اسماعیل کی ہے جواب تخصیص اور آیات سے ہوگئی ہے بنو عیص اس
عموم سے بوجہ مبغوضیت اور تنافی بغض وتحبب خارج ہوئی اور سند مبغوضیت کی تمہارے
رسول پولس کا قول ہے رومیون کا نوان خط درس ۱۳ جیسا لکہا ہے کہ مین نے یعقوب
سے محبت رکہی اور عیص سے عداوت اور نیز بوجہ بیچ ڈالنے اپنے حصہ نبوت کو جو
بوجہ بڑائی آپ کو حاصل تہا یعقوب ع کے ہاتہ اور مستحق تیغ دشمنی کا یہہ سی کتاب

پیدایش باب ۲۵ درس ۲۹۔ اور یعقوب نے لپسی پکائی اور عیسو جنگل سے آیا اور
وہ ماندہ گیا تہا ۳۰۔ اور عیسو نے یعقوب سے کہا اس لال لال مین سے مجہی بہی کچھہ
کہانے کو دے اسلئے اوسکا نام ادوم ہوا ۔ ۳۱ تب یعقوب نے کہا آج ہی تو اپنے
پہلوٹہی ہونیکا حق میرے ہاتہہ بیچ ۳۲ عیسو نے کہا دیکہہ مین تو مرنے جاتا ہون
پہلوٹہا ہونا میرے کس کام آویگا ۳۳ تب یعقوب نے کہا آج ہی مجہہ پاس قسم
کہا اوس نے اوس پاس قسم کہائی اور اوس نے اپنی پہلوٹہی ہونیکا حق یعقوب کے
ہاتہہ بیچا ۳۴ یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی اوسنے کہایا اور پیا اور
اوٹہہ کر چلا گیا سو عیسو نے اپنی پہلوٹہی ہونیکا حق ناچیز جانا اور نیز بسبب دغا کے لینے
یعقوب علیہ السلام کے حق باقی عیص علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام سے اور سند
اس امر کی یہہ ہے کتاب پیدایش باب ۲۷ درس ۱ اور یون ہوا کہ جب اضحاق بوڑہا ہوا
اور اوسکی آنکہین دہندہلا گئین ایسا کہ وہ دیکہہ نسکتا تہا تو اوسنے بڑے بیٹے عیسو
کو بلایا اور کہا اے میرے بیٹے وہ بولا دیکہہ مین حاضر ہون ۲ تب اوسنے کہا اب دیکہہ
مین بوڑہا ہوا اور مین اپنے مرنے کا دن نہین جانتا ۳ سو اب مین تجہہ سے منت
کرتا ہون کہ اپنے ہتہیار اپنا ترکش اور اپنی کمان لے جنگل کو جا اور میرے لئے شکار
کر ۴۔ اور میرے لئے لذیذ کہانا جیسا کہ مین چاہتا ہون تیار کر اور میرے آگے
لا کہ مین کہاؤن تا کہ مین جی سے اپنے مرنے کے آگے تجہے برکت بخشون ۵
اور جب اضحاق اپنے بیٹے عیسو سے باتین کرتا تہا تب ربقہ نے سنا اور عیسو جنگل
کو گیا کہ شکار مارے اور لے آوے ۶ تب ربقہ نے اپنے بیٹے یعقوب سے ہمکلام ہوکر
کہا کہ دیکہہ مین نے تیرے باپ کی بات سنی کہ تیرے بہائی عیسو سے ہمکلام
ہوکر کہا کہ ۷ میرے لئے شکار لا اور میرے واسطے لذیذ خورش تیار کرتا کہ مین
کہاؤن اور اپنے مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجہے برکت بخشون ۸ سو اب

اب میرے بیٹے اوس حکم کے مطابق جو مین تجھے دیتی ہون میری بات کو مان ۹ اب گلی
مین جا کے وہان سے بکری کی دو اچھی اچھی بکریان میرے پاس لا اور مین تیرے باپ
کے لئے اوسے لذیذ کہانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے پکا دونگی ۱۰ اور تو اوسے
اپنے باپ کے پاس لائیو تا کہ وہ کہاوے اور اپنے مرنے سے پیشتر تجھے برکت بخشے
۱۱ تب یعقوب نے اپنی ماں رفقہ سے کہا کہ دیکھ میرے بھائی عیسو کے بدن پر بال
ہین اور میرا بدن صاف ہے ۱۲ شاید میرا باپ مجھے چھووے اور مین اوس پاس
دغاباز سا ٹھہرون اور برکت نہین بلکہ لعنت اپنے اوپر لون ۱۳ اوسکی ماں نے
اوس سے کہا کہ تیری لعنت مجھ پر ہووے اے میرے بیٹے تو صرف میری بات مان
اور جا کے میرے لئے اونہین لا ۱۴ تب وہ گیا اور اونہین اپنی ماں پاس لے آیا
اور اوسکی ماں نے لذیذ کہانا جیسا کہ اوسکا باپ چاہتا تہا پکایا ۱۵ اور رفقہ نے اپنے
بڑے بیٹے عیسو کی نفیس پوشاکین جو گہر مین اوس پاس تہین لین اور چھوٹے بیٹے یعقوب کو
پہنائین ۱۶ اور بکری کے بچون کی کہال اوسکے ہاتہون اور اوسکی گردن پر جہان بال
نہ تہے لپیٹی ۱۷ اور اوس لذیذ کہانے اور روٹی کو جو اوس نے طیار کی تہی اپنے بیٹے یعقوب
کے ہاتہ دی ۱۸ تب اوسنے اپنے باپ پاس آکے کہا اے باپ میرے وہ بولا دیکہ
مین ہون تو کون ہے میرے بیٹے ۱۹ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ مین عیسو ہون
تیرا پلوٹا جیسا تو نے مجھے کہا مین نے ویسا کیا اوٹہ بیٹہ اور میری شکار مین سے
کچہ کہائیے تا کہ تو جی سے مجھے برکت بخشے ۲۰ تب اضحاق نے اپنے بیٹے سے کہا کہ یہ کیونکر
ہوا کہ تو نے ایسا جلد پایا ہے اے میرے بیٹے وہ بولا اسلئے کہ خداوند تیرا خدا میرے
آگے لایا ۲۱ تب اضحاق نے یعقوب کو کہا کہ اے میرے بیٹے نزدیک آ مین تجھے چہوؤن
کہ وہ میرا بیٹا عیسو ہی کہ نہین ۲۲ اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے پاس گیا اور
اوس نے اوسے چہو کے کہا آواز تو یعقوب کی ہے پر ہاتہ عیسو کے ہین ۲۳ سو اوسنے

اور اوس نے اوسے نہیں پہچانا اسلئے کہ اوسکے ہاتھوں پر اوسکے بھائی عیسو کی طرح
بال تھے سو اوسنے اوسے برکت دی ۲۴ اور کہا تو میرا وہی بیٹا عیسو ہے وہ بولا کہ مین وہی
ہون ۲۵ تب اوسنے کہا کہ تو میرے پاس لا کہ مین اپنے بیٹے کے شکار سے کچھ کہاؤن تاکہ جی سے
تجھے برکت دون سو وہ اوس پاس لایا اور اوس نے کہایا اور وہ اوسکے لئے مے بھی لایا اور
اوسنے پی ۲۶ پھر اوسکے باپ اضحاق نے اوسے کہا کہ اے میرے بیٹے اب نزدیک آ
اور مجھے چوم ۲۷ - اور وہ نزدیک گیا اور اوسے چوما تب اوسنے اوسکے لباس کی باس
پائی اور اوسے برکت دی اور کہا کہ دیکھ میرے بیٹے کی بو اوس کھیت کی بو کی مانند ہے جسے
خداوند نے برکت بخشی ہے ۲۸ خدا آسمان کی اوس اور زمین کی چکنائی اور اناج اور
مے کی زیادتی تجھے بخشے ۲۹ قومین تیری خدمت کرین گروہین تیرے آگے جھکین تو اپنے بھائیون
کا خداوند ہو اور تیری مان کے بیٹے تیرے آگے خم ہووین ہر ایک جو تجھپر لعنت کرے ملعون ہووے
مگر وہ جو تیرے لئے برکت چاہے مبارک ہووے ۳۰ - اور یون ہوا کہ جون اضحاق یعقوب
کو برکت دے چکا اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے حضور سے آگے چلا ہی نہین اوسکا بھائی
عیسو اپنے شکار سے پھرا ۳۱ - اوسنے بھی لذیذ کہانا پکایا تہا اور اوسے اپنے باپ
پاس لایا اور اپنے باپ سے کہا کہ میرے باپ اٹھئے اور اپنے بیٹے کا شکار کہائیے
تاکہ آپ جی سے مجھے برکت دیوین ۳۲ - اوسکے باپ اضحاق نے اوس سے پوچھا
کہ تو کون ہے وہ بولا مین عیسو تیرا پہلوٹھا بیٹا ہون ۳۳ تب اضحاق بشدت کانپا اور وہ
بولا وہ کون تہا اور کہان ہے جو شکار کرکے میرے پاس لایا اور مین نے سب
مین سے تیرے آنے سے آگے کہایا اور اوسے برکت دی ہان وہ مبارک
ہوگا ۳۴ - عیسو اپنے باپ کی باتین سنتے ہوئے شدت سے چلا چلا اور
پھوٹ پھوٹ کر رویا اور اپنے باپ سے کہا مجھے بھی برکت دیجئے ۳۵ وہ بولا کہ تیرا بھائی
دغا سے آیا اور تیری برکت لے گیا ۳۶ تب اوسنے کہا کیا اوسکا نام یعقوب ٹھیک نہین کہ اوسنے دوبارہ

لے گیا دو بارا اوسنے میرے پہلوٹہے ہونیکا حق لے لیا اور دیکھو اب اوسنے میری برکت لے لی
پہر اوسنے کہا کیا تو نے میرے لئے کوئی برکت نہین رکھ چھوڑی ۳۷ ۔ اضحاق نے
عیسو کو جواب دیا اور کہا کہ دیکھہ مینے اوسے تیرا خداوند کیا اور اوسکے سب بہائیون کو اوسکی
چاکری مین دیا اور اناج اور مے اوسے بخشی اب میرے بیٹے تیرے لئے مین کیا کرون ۳۸
تب عیسو نے باپ سے کہا کیا آپ پاس ایک ہی برکت تہی ای میرے باپ مجہے بہی برکت
دیجئے ای میرے باپ اور عیسو چلا چلا کر رویا ۳۹ تب اوسکے باپ اضحاق نے جواب دیا
اور اوس سے کہا کہ دیکھہ زمین کی چکنائی سے اور اوپر کے آسمان کی اوس سے
تیرا قیام ہوگا ۴۰ ۔ اور تو اپنی تلوار سے زندگانی بسر کریگا اور اپنے بہائی کی خدمت
کریگا اور یون ہوگا کہ جب تو تردد مین پڑیگا تو اوسکا جوا اپنی گردن پر سے
توڑ کر پہینک دیگا ۴۱ ۔ اور عیسو نے یعقوب سے اوس برکت کی سبب جو اوسکے
باپ نے اوسے بخشی کینہ رکھا اور عیسو نے اپنے دلمین کہا کہ میرے باپ کی غم کی دن نزدیک
ہین تب مین اپنے بہائی یعقوب کو مار ڈالونگا ۴۲ ۔ اور ربقہ کو اوسکی بڑے بیٹے عیسو کی
یہہ باتین کہی گئین تب اوسنے اپنے چہوٹے بیٹے یعقوب کو بلا بہیجا اور اوس سے کہا کہ دیکھہ تیرا بہائی عیسو
تیرے لئے اپنی تسلی کرتا ہے کہ تجہے مار ڈالے ۴۳ سو اسلئے ای میرے بیٹے تو میری بات مان اوٹہہ
حاران مین میرے بہائی لابن کے پاس بہاگ جا ۴۴ ۔ اور تہوڑے دنون اوسکے ساتہہ رہ جبتک کہ تیرے
بہائی کی جہنجلاہٹ جاتی نرہے ۴۵ اور تیرے بہائی کا غصہ تجہہ سے پہر جاے اور جو تونے اوس سے
کیا ہے سو بہول جاوے تب مین تجہے وہان سے بلا بہیجونگی مین کیون ایک ہی دن تم دونون کو کہوؤن
پس بسبب اس تزید وغضب کی حضرت تخصیص اس عموم سے خارج ہوئی اور اور اولاد ابراہیم
علیہ السلام کی بوجہ اخراج ابراہیم علیہ السلام کی خارج ہی ہین پس بسبب ان دلائل کے اس
لفظ عام سے وہی خاص بنی اسماعیل سے مراد ہونگے وہو المطلوب دوسرا
بشارہ انجیل یوحنا پہلا باب ورس ۱۹ ۔ اور یوحنا کی گواہی یہہ ہے کہ جب یہودیون نے

یہ وسلم بہی کاہنون اور لادیون کو بہیجا کہ اوس سے پوچہین تو کون ہے اور اوسنے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون ۲۱ تب اونہون نے اوس سے پوچہا کہ تو الیاس ہے اوس نے کہا مین نہین ہون پس آیا تو وہی نبی ہے اوسنے جواب دیا نہین الخ یہہ حضرت یحیی مین اور یہودیون ذالیسی تین سوال کئے سوال اول دعوی مسیحیت سی تہا دوسرا سوال دعوی الیاسیت سی اوران دونون سے حضرت یحیی نے انکار کیا تیسرے ایک نبی سے ساتہہ لفظونکی سوال کیا اور یہہ لفظ مخبر ہے کہ وہ نبی اہل کتاب مین مشہور تہے اور اوسے ترجمہ سندیہ مطبوعہ امریکہ مین اس لفظونپر اسی بشارت مثلیہ کی طرف اشارہ کیا ہے پس حضرت یحیی اور علمای یہود اور پادریان امریکہ کے نزدیک مبشر بہ بشارت مثلیہ ایک رسول غیر مسیح ہے اور وہ سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کون ہے اور تیسرا سوال یہود کا باوجودیکہ بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی اسماعیل اور بنی قیدار اور مکہ معظمہ مین اور مشہور تہے اونکے زعم باطل کے موافق تہا کہ وہ نبی ہم مین پیدا ہونگے اور آیات اللہ کی مخالفت سے اونکو کیا غرض ہمین حضرت علیہ السلام کی بہی بشارتین کتاب الہی مین موجود تہین مگر ایمان نہ لائے اور آیات اللہ کی مخالفت نہ ڈرے یا امتحاناً سوال کیا کہ اگر یہہ دعوی کرین گے کہ مین وہ نبی ہون تو اون بشارات سے جنمین مقام پیدایش اور زمان پیدایش اور قومیت اوس رسول کی بیان ہے انکی تکذیب کرینگے تیسرا اشارہ اس بشارت مین ایک کلمہ میری مانند ہے اور یہہ کلمہ اس امر کو بیان کیا ہے کہ یہہ رسول موسی علیہ السلام کی مثل ہونگے پس اظہار اس مناسبت کا یہہ ہے کہ موسی علیہ السلام کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام تک بنی اسرائیل مین بہی انبیا ہی گذرے اور بنی اسماعیل مین سوای ذات مطہر کوئی ایسا نبی اول وآخر سوای نہین اور یہہ انبیا موسی علیہ السلام کے مثل ہو ہی نہین سکتے کہ تابع کو متبوع سے کیا نسبت اور نہ کوئی اسکا مدعی ہو ذات پاک سیدنا عیسی علیہ السلام سو کارخانہ عیسوی اول سے آخر تک کا یہانہ موسوی

برخلاف ہی تثلیت کا کیا ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئے آپ کے نزدیک مصلوب ہوئے آپ کے رسول پولس کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنے لئے بعد رحمت ثابت ہے اور نیز آپکے نزدیک تین روز تک دوزخ میں رہے اور وہاں اپنے لوگوں کے واسطے تکالیف اٹھائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سزا و جزا کے لئے نہیں آئے تھے آپکی شریعت عیسوی میں سوائے ایک دو حکم کے تمہارے رسول پولس نے کوئی حکم باقی نہیں چھوڑا حکم ختنہ کو جو کی نسبت قیامت تک ہدایت لگی ہوئی ہے اور یہہ بھی کتاب الٰہی میں مذکور ہے کہ جو اس حکم کو بجا نہ لاوے گا وہ اپنی قوم سے کٹ جائیگا تمہارے رسول پولس نے ایک لخت موقوف کر دیا آپ نے نکاح نہیں کیا آپکو اپنی امت نے اپنا خدا کہا آپ سے کوئی معجزہ جس سے دریا کا پانی پھٹ جاوے یا کم ہو جاوے یا سوکھ جانے نہیں ہوا مثل معجزہ آب کے کسی شئی سے پانی جاری نہیں کیا آپ ان امور مستقلہ نہیں کی آپکی امت میں کوئی فرعون نہ تہا آپکی جاذرمین میں کوئی خلیفہ نہیں ہوا انتقال سے پہلے آپ کو کوئی زمین نہیں دکھلائی گئی آپکی وفات نہیں ہوئی آپکی قبر کا نشان ظاہر نہیں ہوئے آپ برابر سایہ میں گو رہتا تہا آپ کے یہاں حصار اعجاز نہ تہا آپکے یہاں دشمن سے قتل بدوں کے بعد انتقام لینے کی صورت نظر نہیں آتی اور بارگاہ موسوی میں تمام کارخانہ اسکے خلاف ہی اسلئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ماں باپ سے پیدا ہوئے نہ مصلوب ہوئے اور نہ ملعون بعد رحمت دوزخ میں داخل نہیں ہوئے صاحب سزا و جزا تہے ہزاروں حکم شریعت موسوی میں اور کتاب احبار میں یہہ احکام منقول ہیں حکم ختنہ شریعت موسوی میں باقی ہے اور یہود اس حکم کو بجا لاتے ہیں آپ نے نکاح کیا اور آپکی اولاد بھی ہوئی اور دس برس تک ظاہر ہوا یہ نکاح شعیب علیہ السلام کی خدمت میں رہی آپکی امت نے آپکو عبداللہ ہی کہا کو کلمہ خدا اس تورت میں آپکی نسبت لکہا ہے کہ خداوند نے موسیٰ سے کہا دیکہہ میں نے تجہے فرعون کے لئے خدا سا بنایا

اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا اس درس مین باوجودیکہ حضرت موسی علیہ السلام کو فرعون
کا خدا بنایا اور آپ سے کم تھے پیغمبری ہارون علیہ السلام کی ثابت کی گئی مگر اسکے وجود
نے بوجہ محال ہونے معنی حقیقی اور کا تحقیقی سے اوس لفظ کو معنی مجازی پر حمل لیا جیسا کہ
لفظ سا اس امر کیطرف مشیر ہے اور ان ناداتون نے حضرت عیسی علیہ السلام کے صرف ایک
بے باپ پیدا ہونیکی وجہ سے آپکو خدا کا بیٹا قرار دیدیا اور رحمان کے غضب سے نہ ڈرے
نہ معلوم کہ جب حضرت عیسی علیہ السلام فقط بے باپ پیدا ہونیکے سبب سے خدا کے بیٹے
ٹھہرے تو حضرت آدم علیہ السلام جنکی نہ ماں ہے نہ باپ اور انکو اپنی ہاتھ سے اللہ نے بنایا اور نفخ
اپنی روح ہونکی کیا ٹھہرین گے معجزہ شق قلزم اور خشکی راہ قلزم مشہور ہے اور حجر موسی
سے پانی کا جاری ہونا بھی طشت از بام ہے انکا فرعون مشہور ہے اور لکل فرعون موسی
ضرب المثل ہے اور آپ نے ہجرت مدین کی طرف بسبب اوسکے ہی کی تھی حضرت یوشع
علیہ السلام آپکے بعد خلیفہ ہوئے وقت رحلت زمین شام آپکو دکھلائی گئی کہ آپکی
امت کو بشرط اطاعت یہہ زمین عطا ہوگی کتاب استثنا باب ۳۴ - اور موسے
موآب کی میدانون سے نبو کی پہاڑ پر پسگہ کی چوٹی پر جو یریحو کی مقابل ہے چڑھ گیا اور
خداوند نے ساری زمین جلعاد سے لیکے دان تک اوسکو دکھلائی جسمین قلزم خشک ہوا
- اوسکی خشک کرنیکے واسطے آپکے لئے ہوا مسخر ہوئی اور سلوی بھی ہوا ہی لاتی تھی
اور تیہ مین ابر سایہ کئے رہتا تھا مدین سے دس برس کے بعد آکر فرعون سے انتقام لینا
شروع کیا قارون کو بحکم موسوی زمین نگل گئی اور جیسی بارگاہ موسوی مین یہہ امور
موجود مین بواسطہ اسی مماثلت کی جسکو کلمہ مثیر ہے مانند بیان کرتی ہے بارگاہ احمدی مین
بھی موجود ہین آنحضرت دو ہندوں سے پیدا ہوئے اور ذکر صلب و رضد رحمت دو دو نبی
جیسی اللہ بچائے شریعت احمدی مین سزا وجزا ہی انا رسول العد بالسیف زبان حق ترجمان
سے ارشاد ہے کتب فقہ مین احکام دیکھو تو اکثر احکام کاسیہ ہی اس حکم مین سے شریعت کی کریمین

اور جو خلافت دین باطل سے جتنا مالین میں شادی جنت منظر ہے اور آل حسنین اسماعیل
علیہ السلام کی تشریف میں اس حکم کو بجا لاتے ہیں متقدمہ نکاح میں حدیث النکاح من
سنتی فمن رغب عن سنتی فلیس منی وارد ہے اور آپ نے نکاح بھی کیے اور آپ کی آل شریف میں
اکثر اولاد ان سے موجود ہیں اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ہمارا کلمہ ہے
اور اللہ الا یہی ہے ہمارے جان کا خیر ہوگی اور خشکی پر دریا اور جاری ہونا پانی کا شبہ خرق عادت
آپ کا ایک امتی علا ابن حضرمی سے خلافت صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا اور وہ یوں ہے کہ
یکتا ہوا اور بحرین والوں نے بھی کہ خلافت حضرت صدیق میں بعد انتقال حضور ما ہی کا
حال تجربہ کریں کہ یہ آخر ہوگا اور کہتے کہ اگر آپ نبی برحق ہوتے تو موت آپ پر طاری نہ ہوتی
کو خدائی سمجھتے تھے اور بعد ارتداد و موقف جو آنا کے بعد دار الاسلام تھا محاصرہ کیا حضرت صدیق
رضی اللہ عنہ نے بعد اطلاع پانے کے حضرت علاء ابن حضرمی کو سپہ سالار مقرر کر کے لشکر
اوس طرف روانہ فرمایا ایک روز اس سفر میں وقت قیام لشکر کے جو قریب پیاسے تھے اونٹ
مع اسباب و زاد بھاگ گئے لشکر کو بہت تکلیف ہوئی آخر حضرت علاء ابن حضرمی کی نماز
صبح کی طلوع آفتاب تک مشغول دعا رہے تیسرے مرتبہ اوس کی بازو سے چشمہ جاری پایا
سے ایک زمین پر پانی موجود ہوا علی اختلاف الروایتین اور اوس سے سب لوگوں نے
پیا اور اونٹ بھی مع سامان و اسباب کے آگئے ایک تو یہ کرامت مثل معجزہ موسیٰ علیہ السلام
جاری ہونے پانی سے کہ ضرب عصا پتھر پر اور من و سلویٰ کے ہوئی اور دوسری کرامت
یہ ہوئی کہ مرتدوں پر فتح پائی وہ بھاگ کر بعض دارین میں مقیم ہوئے حضرت سپہ سالار نے
لشکر لیا راستہ میں دریائے عمیق پڑا اور اس کے کشتی میں خوف بہانے کا تھا
کا ہوا پس حضرت علاء نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا اور یہ پڑھتے تھے یا رحمن
یا رحیم یا کریم یا واحد یا صمد یا حی یا قیوم لا الہ الا انت یا ربنا انا عبیدک فی سبیلک اجعل
لنا السبیل اللہم دریا کا پانی اتنا ہی رہا کہ جانوروں کے کھر بھی بھیگ جاویں اسیطرح

تمام لشکر دریا سے پار ہوا اور بہت سا لشکر غرق ہوا اور ایسی طور پر جب رکب کا ایک مقام پر
ڈیرہ ڈالا گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بہت معجزے ہوئے اور حضرت
موسیٰ علیہ السلام کا خلیفہ تھی اور درمیان حضرت عیسیٰ کے وقت میں بہت کرامت ہوئی اور نزاع
سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہزاروں
آدمیوں میں کئی دفعہ یہ معجزہ ہوا کہ آپ نے ایک پیالہ میں پانی لیکر اوس میں اپنا ہاتھ مبارک رکھدیا
اور انگلیوں مبارک سے چشمہ کی طرح پانی نکلنے لگا اور تمام لشکر سیراب ہو گیا حضرت صدیق آپ کے
بعد خلیفہ ہوئے اور تا قیامت انشاء اللہ خلافت قائم رہیگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سامنے مثل گیند کے زمین رکھکر دکھلائی گئی اور آپ نے فرمایا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منها
اور یہ فرمانا سچ ہوا حضرت موسیٰ نبی تھی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی پیغمبر تھے
رہتا تھا اور آپ کی یہاں عصا اعجاز تھا جس وقت دکھلایا گیا قریش کی سلطنت جاتی رہی
ہجرت کے دس برس کے بعد کفار کے الاعتصام [illegible] فتح کیا گیا پس ان وجوہ مشابہت
ہوتے امثال الخ بدلیل ظاہر ہی ماننی ہوئی بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور
مخالفت کارخانہ موسیٰ وعیسیٰ کی نسبت یہ شریعت کی تین امر کافی ہیں اور حق یہ ہے
کہ عیاذاً باللہ خدا یا ابن خدا اور نبی ہونے میں کیا مناسبت تھی تھوڑا سا تشابہ بشارت مذکورہ
کا مصداق ہونے میں ہے لیکن وہ بھی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکی
کہنے کا میں نے اوسے حکم نہیں دیا یا دوسرے معبودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے
اس [illegible] کا انطباق فرض کیا یا انبیاء برحق سلام اللہ علیہم اجمعین پر بطور
حمل ہو سکتا ہے مگر [illegible] کے کہ قصد لوہری سے نبوت لینے کا اور پھر اونکے
باوجود کسی [illegible] قتل ہونیکا بلکہ اور بوقت وحی نازل ہونے کے بیان ہے جیسا
حمل نہیں ہو سکتا ہے اور بصورت تحقیق ہمارے نزدیک یہی حمل نہیں ہو سکتا ہے اور
اس حمل پر بصورت فرض کوئی فائدہ اسکے ذکر کا نظر نہیں آتا اور ثبات کلام

الی ہین کما اجتہاد پس ان جو ہوا اس میں انبیا کا ایسے دیا ہین کا بیان ہے
اور حق یہ ہے جیسے بولتے ہین کہ اس سے زیادہ کیا ہے یہ ہوگا کہ بغیر رسالت عقد
رسالت کہ نہین اور دیا نہ ہم عقیدہ ہا مسیح علیہ السلام کی بشارت کیونکہ ہو سکتی ہے
کرتا تھی انہون نے خدائی اور روح قدس سے خدائی کا دعوی کیا اور اپنی اور
روح القدس کی طرف دعوت کی اور روح القدس کی نسبت کچھ کہا کہا یہ نعوذ بالله
من ہذا القول تو یہ تھی شہرہ اور پھر تم کہتے ہو کہ وہ قتل بھی کئے گئے تو وعدہ الٰہی بھی پورا ہوا
اب کیا شبہ ہے کہ قول پہلا جو ہے باقی رہتا ہے پس وہ اس مدعی کے مطابق نبی برحق سے
نہ ہوا اور کوئی نبی موسی علیہ السلام کے مثل ہو نہین سکتا پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہی مبشر بہ بشارت ہذا ٹہرے وہو المطلوب سوال بالتحقیق اس تقریر سے نزدیک آنحضرت مسیح
علیہ وعلی الہ السلام رسول برحق ہین اور توریت اور انجیل کے حق ہین واسطے تصدیق کلام اللہ شریف
مین نازل ہوا اور روح القدس جبرئیل فرشتہ مقرب اللہ کے پاس ہین اور انہون نے نہ دعوی
اپنی خدائی کا کیا اور نہ روح القدس کی طرف دعوت کی بلکہ پیدا ہوتے ہی یہ فرمانا
شروع کیا انی عبد اللہ اتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی
بالصلوٰۃ والزکوٰۃ ما دمت حیا اور نہ مصلوب ہوئے بلکہ بل رفعہ اللہ الیہ ان کے حق مین
قرآن شریف مین نازل ہوا اور نہ انہون نے آپکو خدا کا بیٹا کہا بلکہ بشارت ہر زمانہ مین
برات اونکی اس دعوی کی موجود ہے اور کلام اللہ شریف مین سورہ مائدہ کا رکوع اخیر
اذ قال اللہ یعیسی ابن مریم اسی برأت مین نازل ہے اور اور جا بجا کلام اللہ شریف
اور احادیث مین برأت انکی ثابت ہے اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک
شبہ کلام یہ بھی تھا کہ یہ عقیدہ باطل تھی اس وجہ سے علی التحقیق حضرت مسیح علیہ السلام
کی حق مین یہ ورس نہین ہو سکتا تو اب یہ کہ کیا حال ہے اور کیون یہ ورس
[illegible] کیا جواب مثل قول مشہور ہے جا کہ گل است خار است سر جا کہ بار است غم است

ہمیشہ مقابلہ حق لشکر باطل سے ہوتا رہا ہے مگر ان الباطل کان زہوقا ایسے ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مقابلہ حق و باطل تھا باطل نے بھی اپنا سامان لشکر
و سردار بنا کر مقابلہ کیا اور آخر ہلاک ہوا سردار اس لشکر باطل کے مسیلمہ کذاب اور اسود
عنسی تھے اور انہوں نے شروع شروع میں بہت کچھ زور شور کیا اسود عنسی نے جسکا نام
عیلہ تھا اخیر زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بعد ارتداد دعوی نبوت کیا اور شیاطین نے اوسکو
سامنے کے مقابلہ چاہا اور بہت کچھ شعبدے ظاہر کیے اور بعض الناس کالانعام نے اوسکی
اطاعت قبول کی اور سات سو آدمی جمع کرکے لڑائی شروع کی اور تھوڑے زمانہ میں ملک
یمن لے لیا پس اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امراء یمن کو فرمان واجب الاذعان دیکر
لکھا کہ اسکو قتل کرنا چاہیے چنانچہ فیروز اور قیس اور داذویہ نے اوسکو دار البوار میں پہونچایا
اور ہر چند شیطان نے ساتھ دیا مگر اللہ کے سامنے کیا پیش جاوے چند بار اونکے ارادہ سے
خبر دی اور جسوقت نقب دیکر اوسکے گھر میں گھس گئے تب بھی اوسے جگا دیا مگر وعدہ الہی پورا
ہونا تھا کیونکر بچتا اور سب اسکا سر کشتی ہے تمام لشکر باطل جسنے اوسے اپنا سپہ سالار بنایا
تھا اور گیا اور آوازہ حق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند ہوا الحق یعلو ولا یعلی مسیلمہ کذاب
سے مقام عقربا میں لڑائی ہوئی اور حضرت خالد خلدہ اللہ فی دار الخلود سر لشکر اہل اسلام
تھے اول باطل نے بہت کچھ زور مارا مگر حق کب دب سکے آخر حق نے غلبہ پایا اور باطل مغلوب
ہوا اور مسیلمہ کذاب کو جبیر ابن مطعم کے غلام وحشی ابن حرب نے اپنے سانگ سے زخمی
کیا اور سماک ابن خرشہ نے سر اوسکے تن ناپاک سے جدا کرکے دار جہنم کو پہونچایا کہ
دس ہزار یا اکیس ہزار کا علی اختلاف الروایتین جو اس لڑائی میں کفار وہاں پہونچے
اونکا سردار بنے پس یہ دو سردار اونہیں کا بیان حال ہے تا کہ تمیز حق و باطل میں ہو جاے
اور مسیلمہ کی پیشین گوئی تھی کہ ہمارا ملک عراق تک پہونچے گا لیکن پہونچا سیدہا
دوزخ میں گیا اور چند اونکے خرق عادات میں جن کیلئے کہ سروں پر ہاتھ پھیرے

زبان باہر نکل پڑی کوئی مر گیا کسیکا تشنج ہو گیا ایک شخص کی انکہہ مین درد ہوتا برکت ہاتہہ
مبارک سے ہو گئی ایک درخت سبز کو نیچے انکے وضو کی خشک ہو گیا اور مختار سے جو تہا
نبی تہا بعد زمانہ خلافت نبوت ہوا اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی
تہی یہ بہی اسیطرح ہاگیا من اصدق من اللہ قیلا سوال اس درس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی سرجوع قتل
نہین ہوتا اور ہو تو وہ مبطل نبوت ہے جواب اول مبطل نبوت قتل مع دعوت الی
غیر الشریعۃ فقط قتل جواب دوم یہان نبی نبی رسول ہے اور کوئی رسول قتل نہین ہوا
اور نہ ہوسکی البتہ بعض نبی سرجوع شہید ہوئے ہین سوال ما بہ الامتیاز شہادت نبی اور رسول
مین کیا شئی ہے کہ اول جائز ہے اور دوسرے ممنوع جواب شبہ حقیت شریعت و عدم سبب قتل
رسول اللہ سے شبہ پڑتا ہے اور قتل نبی سے کہ جو تابع شریعت ہے شبہ نہین پڑ سکتا اور سوای
دلیل عقلی کی استقراء تام اور تمام فرقان مجید میرے اس دعوے کی دلیل ہے سوال پانچوین
باب انجیل یوحنا مین ہے درس ۴۶ کیونکہ اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجہہ پر بہی ایمان لاتے کہ
اوسنے میرے حق مین لکہا ہے ۴۷ لیکن جس حال کہ تم اوسکی نوشتونکو یقین نہ کروگے تو میری
باتونکو کیونکر یقین کروگے جواب یہہ بشارت بقول پطرس اسکا مشار الیہ نہین ہوسکتی
اور مشار الیہ اسکا بشارت طلوعی ہے اور وہ استثنا کی باب تینتسوین مین اسطرح مکتوب
ہے اور یہہ وہ برکت ہے جو موسی مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنے
کہا خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا اور فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور
اسمین جملہ سعیر سے طلوع ہوا مین بیان رسالت مسیح کا ہے اور یہہ قول موسی ہے جو جملہ میرے
حق مین لکہا ہے کی مناسب ہے چوتہی دلیل بشارت ہشتمی تو یہہ کتاب خروج باب ۳۲ درس
۷ تب خداوند نے موسی کو کہا اوتر جا کیونکہ تیرے لوگ جنہین تو مصر کے ملک سے چہڑا لایا خراب
ہوگئی ہین ۸ وے اوس راہ سے جو مین نے اونہین فرمائی جلد پہر گئے ہین اونہون نے اپنے لیے
ڈہالا ہوا بچہڑا بنایا اور اوسے پوجا اور اوسکے لیے قربانی ذبح کرکے کہا کہ اے اسرائیل یہہ

تمہارا معبود [illegible] ملک [illegible] خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ میں اس قوم کو
دیکھتا ہوں کہ ایک گردن کش قوم ہے تو مجھے چھوڑ کہ میرا غضب ان پر بھڑکے اور میں ان کو بھسم
کر دوں اور میں تجھ سے ایک بڑی قوم بناؤنگا انتہی بڑی قوم سے بھی [illegible]
[illegible] بنی اسرائیل میں ہو کر اوسی بڑی قوم خراب کر گئی اور اونسکو میں امت
[illegible] دوسری بشارت [illegible] بنی اسرائیل [illegible] کلمہ بڑی قوم سوای
اس امت کے کسی پر صادق نہیں ہو سکتا تیسری بشارت کلمہ بڑی قوم بناؤنگا [illegible]
جو موسیٰ علیہ السلام [illegible] اس قوم میں جا بجا ہے اور یہ امر اسی امت پر صادق آتا ہے
چوتھی بشارت [illegible] بیان کر دی [illegible] اس قوم کو پہلی ہی ایسا گمان
کرتے ہیں [illegible] اس قوم کو پیدا کرونگا اور وہ اسی امت پر صادق ہے اور بشارت
اس مضمون کی [illegible] آیا ہے پانچویں بشارت [illegible] بشارت اس بات کو
[illegible] خلافت اسوقت میں بنی اسرائیل سے چھین لیا جاویگا اور وہ [illegible]
[illegible] اسی زمانہ میں ہوا اور اس کا بیان بھی اور بشارات میں صراحۃً آیا ہے۔
دوسری [illegible] یہ بات ثابت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام
[illegible] ایسی ہی یہ بھی ثابت ہے کہ وہ نبی اسماعیلی قیداری
ہوگا [illegible] دلیل سے ثابت ہے دلیل اول صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام
اس بشارت [illegible] اور یہ بشارت تین نسخوں عربی و فارسی اور اردو سے
[illegible] نقل ہوگی اور [illegible] نسخہ ترجمہ [illegible] مطبوعہ [illegible]
نقل ہوگی [illegible] اس درس کی [illegible] ضرورت نہیں ہے نسخہ عربی مطبوعہ
۱۸۱۱ء [illegible] نسخہ فارسی مطبوعہ [illegible] نسخہ [illegible] مطبوعہ ۱۸۲۵ء [illegible]
[illegible] فرمایا [illegible] فارسی [illegible] خداوند [illegible]
[illegible]

[illegible] ورس ۷ اور [illegible] ایک [illegible] دیکھی [illegible] دو سوار
[illegible] سوار اونٹ پر سوار اور [illegible] فارسی [illegible] و دیگر [illegible] سوار
[illegible] دیگری [illegible] تمام [illegible] است [illegible] فارسی [illegible]
[illegible] ایک [illegible] ورس ۸ اور [illegible]
خداوند [illegible] اپنی [illegible] پر تمام دن اور تمام شب اپنی [illegible] مکان پر [illegible] رہا فارسی [illegible]
[illegible] و گفت [illegible] است خود تمامی روز [illegible] و تمامی شب [illegible]
خود [illegible] عربی [illegible] الرب فقال [illegible] کل [illegible]
اللیل [illegible] ورس ۹ اور دیکھ [illegible] سواروں [illegible] ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے بابل گر گیا
بابل گر گیا اور [illegible] کی ساری کہودی ہوئی مورتیں زمین پر توڑی گئیں فارسی [illegible]
سوار [illegible] در جواب میگوید [illegible] افتاد [illegible] اشکال [illegible]
زمین [illegible] عربی [illegible] اقبل راکب من الاثنین [illegible] قال سقطت بابل العظیمة
وکل [illegible] الارض ہندی ورس ۱۰ اے میری [illegible]
میری [illegible] خدا اسرائیل [illegible] تجھ سے کہدیا فارسی
ای خرمن [illegible] از خداوند خدای افواج خدای اسرائیل شنیده ام
[illegible] عربی [illegible] ماسمعت من قبل رب الجنود
اله اسرائیل اخبرتکم ہندی ورس ۱۱ ادوم کا بوجھ وہ مجھے [illegible] سے بلاتا ہے اے نگہبان
رات کی کیا خبر ہے اے نگہبان رات کا کیا [illegible] فارسی آیت در باب دومه ندای از سعیر [illegible]
[illegible] شب [illegible] ادوم [illegible]
[illegible] ہندی [illegible] صبح ہوتی ہے اور رات
بھی [illegible] در جواب میگوید که صبح میرسد و شب نیز [illegible] میرسد
[illegible] عربی [illegible] ہندی ورس ۱۳ عرب کا بوجھ [illegible]

دیا ہی فانٹلوتم عرب کی میدان مین رہو فارسی آیت درباب عرب ہی کاروانہای دیدانی
بوقت شام منزل کنید عربی النبوۃ فی العرب و بنی قیدار و عندی اسکن من الذباب
یتیمی مسافر فی طریق و ادان ترجمہ ہندی مطبوعہ مرزا پور سنہ ۱۸۷۰ء ورس ۱۳ پانی لیکر
پیاسی کا استقبال کرو او ای تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکر بہاگنے والی کی ملاقات کو نکلو
کیونکہ وے تلوار ننگی تلوار سے اور کہنچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بہاگے
ہین کہ خداوند نے مجھے یون فرمایا ہنوز ایک برس ہان مزدور کی ٹھیک ٹھیک برس
مین قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی اور تیر اندازون کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گہٹ جاوینگے
کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یون فرمایا ہی انتہی یہہ بشارت سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی بہت بڑی بشارت ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے رسالہ کی بہی اسمین بشارت
ہی اور دلیل اس دعوی کی یہہ ہی کہ متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین یہہ قصہ مذکور ہی اور جب
یروسلم کے نزدیک پہونچکے بیت فگا مین زیتون کے پہاڑ کے پاس آئے تب یسوع نے دو شاگرد
کو یہہ کہکے بہیجا کہ سامنے کی بستی مین جاو اور وہان ایک گدہی اور اوسکے ساتھ بچہ پاوگے
کھول کے میرے پاس لاو اور اگر کوئی تمکو کچھ کہے تو کہیو کہ خداوند کو یہہ درکار ہین کہ وہ اوسی دم
اونہین بہیج دیگا سو یہہ سب کچھ ہوا تا کہ جو نبی نے کہا تھا پورا ہو کہ صیہون کی بیٹی کو کہو
دیکھہ تیرا بادشاہ فروتنی سے گدہی پر بلکہ گدہی کے بچے پر سوار ہو کے تجھہ پاس آتا ہی انتہی اور
اس سے معلوم ہوا کہ راکب حمار کیسا یہ کتب انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام مین حضرت مسیح
علیہ السلام کی خبر ہی اور صیہون کی بیٹی کو بہی علامت بتلائی گئی ہی اور اسی لئی حضرت
مسیح علیہ السلام نے اس گدہی اور اوسکے بچے کو منگوایا تو اب یہان بہی ذکر راکب حمار سے
وہی ذات فیض آیات مراد ہوگی اور خواب بشارت ہوگی نہ اضغاث احلام پہر دوسری
شتر سوار بہی رسول الہی ہونگے اور وہ بمقابلہ درسالت مسیح کے بجز ذات اطہر سیدنا محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہی اور یہہ ورس ۱۱ النبوۃ فی ادوم الخ یمن سی

پیغام رسول [illegible] مثل تمام رسولون کی خبر کی قصص سنجات تمہاری اور پیغمبر واسطے تمہاری تسلی کے نازل

اسی بشارت راکب الحمار کی تصریح کی اور فرمایا النبوۃ فی اودم وابل بما عیر الذی هدم
تو عیسی یعنی راکب الحمار سے رسول الٰہی حضرت مسیح علیہ السلام مراد ہین اور یہہ سواری گویا کہ
آپ کی خواص سے تھی اور درس ۱۳ النبوۃ فی العرب بنی قیدار مین تصریح ان راکب الجمل
کی فرمائی یعنی وہ رسول السابقین ہین جو عربی مولدا اور قیداری النسب ہونگے اور قیدار
ایک فرزند اسماعیل علیہ السلام کا نام ہی اور آپکی بارہ بیٹے تھے اور بشارت مصطفا مین
بیان اونکا ہوگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قیداری ہین عربی ہونا تو معلوم
ہی اور ثبوت قیداریت کی لیے نسب نامہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا انشا اللہ آگے منقول
ہوگا اور اس تقریر پر آپ لفظ نبوت کو بمعنی نبوۃ اور رسالۃ الٰہی کہے یا خبر فرمائی لیکن اول
درسون سے قطع نفرمائی اور اگر بالفرض قطع فرمائیگا تو فقط عبارت خبط ہو جائیگی
اور ترجمہ یا ہم عیسی کا ہر با دینا درصورت ہونے نبوت کے بمعنی خبر لغو ہوگا مگر
ہمارا کچہہ ضرر ہوگا اسلیے کہ درس النبوۃ فی العرب دہنی قیدار کی قبل و بعد حالات سید الرسل
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہت مذکور ہین اول یہہ کہ نزین درس یعنی بابل انشاد
الخ اور یہہ خبر خرابی بابل زمانہ فاروقی کی ہے اور وجہ اسکی یہہ ہی کہ لفظ افتاد اس بات پر
دلالت کرتا ہی کہ وہ بالکل نیست ونابود ہو جاوے اور پھر کبھی آباد نہو جیسا کہ وہ رہا یہہ
مصرح ہی اور بابل کی ایسی خرابی زمانہ خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ہوئی
اور ایسی ہی جملہ وبہہ اشکال تراشش بر زمین ریزہ ریزہ شدند اس بات پر دلالت کرتا
کہ یہہ بتا ہی بابل کی ہوجان الٰہی سے ہو اور وہ بت شکنی کو وہان کار فرمائین اور تمام
اوسکی بتونکو توڑ ڈالا جاوے اور یہہ صفت خرابی بابل ہی سوای حضرت عمر رضی اللہ عنہ
کی اور کسی مین نہین پائی جاتی اور نیز دو حال سے خالی نہین کہ بشارت دینی والی
خرابی بابل کی مسیح علیہ السلام ہین اور یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
شق اول بسبب قول مسیح کی نہین مسزا اور خبر کی لیے نہین آیا تجہ نہین ہے لیکن اند

دوسری بھی صحیح ہی اور اب سیاق عبارت حالات زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے بھی مفہوم ہوتا ہی کہ یہہ خرابی بابل بھی آپکی زمانہ مین ہو چنانچہ زمانہ خلافت نبوت میں
ہوئی اور بشارت بابلیہ مین انشا اللہ ذکر اسکا آئیگا دوسری یہہ کہ ورس ۱۳ ہو ۱۴ مین
مین ذکر ہجرت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم طیبہ یعنی مدینہ منورہ کیجانب کا ہی اور آپ کو اس سفر
مین شدت تشنگی پیش آئی تہی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بکری کا دودہ خرید کر
ہو اک لیسی بنا کر جانعالم حیات بخش انس و جان کو پلائی ہی اور موافق ارشاد اسی ورس کے ایک
تیما کی سرزمین کی باشندہ روٹی لیکر بہاگنے والے کے ملنے کو نکلو اور پیاسی کا استقبال کرنے کو آؤ
جن دنون مین کہ آپکی ہنیر آمد کی خبر گرم تہی تہا یعنی طیبہ والے ہر روز آپکے استقبال
کی واسطے آتے اور راستے مکہ معظمہ پر طلوع روشنی جمال احمدی کے پہر دن چڑہے تک
منتظر بیٹھے رہتے اور جس دن آپ رونق افروز ہوئے اوس روز واسطے مشاہدہ سوکی لڑکیان بنی النجار
بہی استقبال احمدی کی لئی آئین اور وہ اس شعر کو ساتہہ ترنم کے پڑہتی تہین شعر نحن جوار من بنی النجار
یا حبذا محمد من جار ؛ اور پردہ نشین مستورات انصار دروازون اور بالاخانون وغیرہ پر
چڑہ کر یہہ شعر پڑہتی تہین شعر طلع البدر علینا من ثنیات الوداع ؛ وجب الشکر علینا
ما دعا للہ داع ؛ تیسری یہہ کہ یہہ ورس ۱۵ کیونکہ وی تلوارونکی سامنی سی الخ مین بیان
سبب ہجرت کا ہی اور وہ یہی تہا جو کہ بیان فرمایا اسلیئے کہ تمام قبائل عرب کے آپکی قتل کرنے مین
جو محال ہی شریک ہوگئی تہی اور وہ ہزارون تلوارین گویا کہ تلوار واحد ہوگئی تہی اس سبب
سی جمع کو صیغہ واحد کی ساتہہ تعبیر کیا اور نیز لفظ جمع بہاگی ہین ہے شعر معیت صدیق رضی اللہ
عنہ اور رہادی اسکے بہی ہی ؛ چوتہی یہہ کہ ورس ۱۶ سو لہ خدا نے الخ مین ثمرہ اس ارادہ
بد کا بیان ہی اور وہ یہہ ہی کہ یہہ لوگ ہجرت سی برس کے دور بعد ہلاک ہونگی چنانچہ ٹہیک فردوس
کیسی ایک برس کی بعد ہجرت سی غزوہ بدر ہوا اور اوسمین ستر سردار قید مارے گئے اور ستر
قید ہوئے نکتہ اس بیان زمانہ غزوہ بدر سی ساتہہ ہجرت کی معلوم ہوا کہ امتہ احمدی علیہ

بس ان تحریری تمام ہوا کرین گے تنبیہ اس بشارت مین بعض ترجمون مین بہت اختلاف
ہی مگر مخل اصل مقصود نہین ہے اور ہمین اس مقام پر اوسکی اختلافات بیان کرنے کچہ
مطلب نہین ہے تنبیہ جیسی اس بشارت دینے صحیح بابل آئین حضرت مسیح علیہ السلام سیدنا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ تخصیص ایسی ہی فتح اسکندریہ مین حضرت مسیح
علیہ السلام ایک بہت مین ارسطالیس بادشاہ اسکندریہ کو نصیحت کی اور حکم اطاعت اسلام
فرمایا واقدی مین ہی روایت ہے کہ بادشاہ اسکندریہ ارسطولیس ذکاوتی باقی اپنی رات
درانحالیکہ وہ غمگین تہا پس جب غرق ہوا وہ دریای خوابین اور بند ہو گئین انکہین اوسکی
دیکہا اوسنے اپنی خواب مین کہ سامنے آیا اوسکی ایک شخص سرخ وسفید خوبصورت سیتی کا
چہرا اور اوسکے ساتہہ ایک شخص اوربہی ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نوروالا انکہین صورت
نیک پیدائش نورانی صاحب ہیبت وبزرگی پس کہا اوس مرد سرخ وسفید نے ارسطولیس
سے کہ ای بادشاہ مین مسیح عیسی بیٹا مریم کا ہون اور یہ جو میری پہلو مین ہی نبی عربی ہین جنکی
مینے بشارت دی تہی قبل مبعوث ہونگے محمد عربی سردار پیغمبرونکی اور نور آگے ہونے والے پیغمبرون
کی ہین جو انپر ایمان لاوینگے ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اونکا وہ گمراہ ہوگا اور
بہکا پہریگا اور تحقیق آئی ہین ہم واسطے مدد دینی اونکی اصحاب کے اور مقام ہمارا اوس قبہ مین ہے
جو بسج بربی ہی پس اگر ہے تو میری امت سی ایمان لاتوان پر [illegible] مصری دلیل بشارت
مصطفائیہ کتاب یسعیاہ باب ۴۲ دیکہو میرا بندہ میرا برگزیدہ جس سی میرا جی راضی ہے
مین نے اپنی روح اوس پر رکھی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری کرایگا ۲ وہ
نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نہ کریگا اور اپنی آواز بازارومین نہ سناویگا ۳ وہ مسلی ہوئی
نئے ہے کو نہ توڑیگا اور دہکتی ہوئی بتی کو نہ بجہا دیگا وہ عدالت کو جاری کرایگا کہ
دائم رہے ۴ اوسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قائم نکرے
اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی راہ تکین ۵ وہ خداوند خدا جو آسمانون کو خلق کرتا اور

اور اونہین تانتا جو زمین کو اور اونکو جو اوسمین سی نکلتے ہین پہیلاتا اور اون لوگون کو
جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو اوسپر چلتی ہین روح بخشتا یون فرماتاہی ۶ کہ مین
خداوند نی تجھے صداقت کی لئیے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
لوگونکی عہد اور قومونکی نور کی لئیے تجھی دونگا ۷ کہ تو اندہونکی آنکھین کہولی اور بندہونکو قید
سی نکالی اور اونکو جو اندہیرے مین بیٹھی ہین قیدخانے سی چہڑاوی ۸ یہوواہ مین ہون یہی میرا
نام ہی اور اپنی شوکت دوسری کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میری لیے ہے کہودی مورتون
کی لئیے ہونی نہ دونگا ۹ دیکہو تو سابق پیشین گوئیان برائین اور مین نئی باتین بتلاتاہون
اوس سی پیشتر کہ واقع ہون مین تمسی بیان کرتاہون ۱۰ خداوند کی لیے ایک نیا گیت گاو
ای تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوس مین بستی ہو ای بحری ممالک اور اونکی باشندو
تم زمین پر سرتاسر اوسکی ستایش کرو ۱۱ بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات
اپنی آواز بلند کرینگی سلع کی بسنیوالی ایک گیت گائینگے اور بحری ممالک مین اوسکی
ثناخوانی کرینگی ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو
اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کی لیئے بلائیگا وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا
۱۴ مین بہت مدت سے چپ رہا اور مین خاموش رہا اور آپکو روکتا گیا پر اب
مین اوس عورت کی طرح جسی دردزہ ہو چلاونگا اور ہانپونگا اور زور زور سی ٹہنڈی
سانس بہی لونگا ۱۵ مین پہاڑون اور ٹیلون کو ویران کرڈالونگا اور اونکی سبزہ
زار اونکو خشک کرونگا اور اونکی ندیان بسنی کی لائق زمین بناونگا اور تالابونکو سکہا دونگا
۱۶ اور اندہونکو اوس راہ سی کہ جسی وی نہین جانتی لیجاونگا مین اونہین اون
رستون پر جنسی وی آگاہ نہین لیچلونگا مین اونکی آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی
نیچی جگہونکو میدان کردونگا مین اونسی یہہ سلوک کرونگا اور اونہین ترک نہ کرونگا
۱۷ وی پیچھے ہٹینگے اور نہایت پشیمان ہونگے جو کہودی مورتون کا بہروسا رکہتے ہین

اور ڈبالی ہوئی تیونکو کہتے ہین تم ہاہو السریعہ ہا سنوای بہرو اور تا کو اپنے اندھو تا کہ تم دیکہو ۱۹۔ اندہا کون سے مگر میرا بندہ اور گون ایسا بہرا ہے جیسا میرا رسول جسے مین بہیجون گا اندہا کون ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور خداوند کی خادم کے مانند اندہا کون ہے ۲۰ تو نے بہت چیزین دیکہی ہین پر اونپر لحاظ نہین رکہا اور کان تو کہلے ہین پر کچہ نہین سنتا ۲۱ خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ شریعت کو بزرگی دیگا اور اوسی عزت بخشیگا ۲۲ لیکن یہہ ایک گروہ ہے جو لوٹی گئی اور غارت کی گئی وے سب زندانونمین بندہے ہوئی اور قید خانون مین چہپائی گئی ہین وے شکار ہوے اور کوئی نہین بچاتا وے لوٹی گئی اور کوئی نہین کہتا پہیر دو ۲۳ کون ہے تمہارے درمیان جو اسپر کان دہرے اور جی لگاوے اور آیندہ مین سنا کرے ۲۴ کس نے یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووین اور اسرائیل کو کہ لوٹیرون کے ہاتہہ مین پڑے کیا خداوند نے نہین جسکے مخالف ہوگئے اونہون نے گناہ کیا کیونکہ اونہون نے نہ چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین اور وے اوسکی شریعت کی شنوا نہین ہوے ۲۵ اسلئے اوسنے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوسپر ڈالا سو اوس نے یہہ گرداگرد آگ لگی پر وہ اوس سے دریافت نہین کرتا وہ اوس سے جل جاتا پر خاطر مین نہ لاتا ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح ہو کہ یہہ بہت بڑی بشارت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور قبل بیان کرنے اس دعوی کی چند امر واجب العرض ہین اول یہہ کہ یہ کتابین یعنی مجموعہ بیبل محرف ہے اور کوئی قول اوسکا ہمیں صحیح تمام نہین ہو سکتا اور تیسری فصل مقدمہ رسالہ ہذا مین یہہ دعوے مدلل ہو چکا لیس اب کوئی قول کسی حواری کی طرف منسوب ہو یا قول یا پولوس کا کہ یہہ بشارت مسیح کی ہے علاوہ دلائل اُخری کی جو انشاء اللہ آگے ذکر ہونگی ہم پر تمام نہین دوسری یہہ کہ اس بشارت مین کچہ تحریف بہی ہے مگر موجب بیان فصل اول مقدمہ رسالہ ہذا کے کہ اگر کسی بشارت مین دشمنون نے تحریف بہی کی ہو لیکن مطلب اصلی خراب

ہنوا ہو تو وہ بشارت ساقط الاعتبار نہین ہوتی یہہ بشارت ساقط الاعتبار نہین
نسوم ہم یہہ کہ مسل مین سوای تحریف کی ایک اور ایسا جعل ہے کہ جس سے فہم اصل
مطلب مین دقت ہوتی ہے اور وہ نامون کا ترجمہ ہے یا عداوت سے جیسا کہ سرور
رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون مبارک مین بالسبب جہل یا از رہ عداوت کے جیسا اکثر اور
مقامون مین اور اس ترجمہ سے اصل مطلب غالباً خبط ہو جاتا ہے اور تعین مسمی مین تو دقت
ہو ہی جاتی ہے کہ سوای ذات کے عوارض شخصیہ کا لحاظ کرنا پڑتا ہے اور براہین اس دعوی
کے بی شمار ہین بشارات احمدیہ مین بجاد ماد اور لغوی تعادل کا ترجمہ کرکے مطلب
اصلی کو خراب کیا پیدائش کی باب ۲۲ کا ورس ۱۴ ہے اور ابراہام نے اوس
مقام کا نام یہواہ یری رکھا چنانچہ یہاں تک کہا جاتا ہے کہ خداوند کی پہار پر دیکھا جائیگا یہواہ
یری کا ترجمہ کرکے اصل مسمی کا نام مٹا دیا لیس اصل نام کا ترجمہ عین اسم کی جگہہ ہے اب بعض
تہ یہ ذکر براہین ہے بشارت اول پہلا ورس ہے میرا بندہ جسے مین سنبہالتا میرا برگزیدہ
میرا برگزیدہ ترجمہ مصطفی ہے اور مصطفے لقب خاص محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور میرا بندہ مشہور
نام عبد اللہ ہے جو آپ کا اور آپ کے والد ماجد کا لقب اور نام ہے اور بمقابلہ اسرائیل کی کیلسا
نبوت حقیقی کی ابراہیم علیہ السلام سے یہہ لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا برہان
دوم بشارت مسطور کی اسی ورس کا دوسرا جملہ ہے جس سے میرا جی راضی
ہے اور وجہ اسکی یہہ ہے کہ بعد حضرت یسعیاہ علیہ السلام مبشر اس بشارت کے بشرط
رسالت مسیح اس بشارت کی جملہ میرا رسول جسے مین بہیجونگا یہہ جملہ کسی پر صادق نہین
آتا کہ باتفاق لوبعد بشر کے رسول اللہ یا مسیح علیہ السلام ہین یا محمد رسول اللہ
صلی اللہ وسلم اور موافق قول پولوس کے عند رضا کی مسیح علیہ السلام کیواسطے ثابت نہی
خطوط گلتیون کی تیسری خط کا تیرہوان ورس ہے مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت
کی لعنت سی چہڑایا کہ وہ ہماری بدلی لعنت ہوا کیونکہ لکہا ہے کہ جو کوئی کاٹہہ پر لٹکایا گیا

سو تستی ہے اور یہ الیٰ قول باطل ہے کے رفع الی کے بعد دعوی رضای الہی کا محال
ہے پس مصداق اسکی ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اور اللہ عزوجل انسے جبھی راضی
ہو بلکہ آپکے طفیل سے مومنین سے بھی راضی ہوا اور لقد رضی اللہ عن المومنین اخیر تک
آیتین نازل فرمایا وہو المطلوب برہان سوم تیسرے ورس کا ایک جملہ ہے
وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے اور مصداق اسکی بھی ذات پاک مسیح علیہ السلام
اور ذات اطہر سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوی نہیں ہے
اسلیے کہ تمام انبیاء بنی اسرائیلیہ سوای حضرت عیسی علیہ السلام کے تابع عہد الست یعنی شریعت
موسوی کے تھے پس ان پر کلمہ اجرای صادق نہیں آتا اور پھر دوام کہاں پس مشعرا اور منبعہ
صلوات اللہ علیہما باقی رہی لیکن خود خاصہ بشریت منافی دائمیت کو ہی اور دوسری
فصل مقدمہ میں ثبوت اسکا گذر گیا اس سبب حضرت مسیح علیہ السلام ہی مصداق اسکے ہوے
اور حضرت سید الرسل شافع کل محمد رسول اللہ صلعم خاتم النبیین ہیں کہ الفاظ دوام جسکی خبر دیرہ
اور گو اس دعوی کا ثبوت مجملاً گذر گیا مگر تفصیلاً انشاء اللہ آگے آتا ہے پس آپ ہی مصداق
اسکی ٹھہرے وہو المطلوب برہان چہارم چوتھی ورس میں ہے وسکا زوال نہوگا اور
نہ ٹلا جایگا جب تک راستی کو زمین پر قائم نکرے اور مصداق اسکے جبھی
یا مسیح علیہ السلام ہیں یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر مسیح علیہ السلام نہیں ہو سکتے
اسلیے کہ تمہارے نزدیک تو مصلوب ہو چکے پھر نہ ٹلا جایگا کہاں رہا اور ہمارے نزدیک
گو انکی شان پاک میں وما صلبوہ نازل ہے لیکن زوال رفع ہی جسکا بل رفعہ اللہ مبین
ہے صادق ہے اور یہاں عدم زوال ہے پھر دونوں کسطرح جمع ہو سکیں اور
یہہ زوال بشرط کہ پورا منشی نہیں ہوا اور وہ راستی کا قائم کرنا ہی کہ جس ساتھ حکومت لوس
شریعت کے ہے اور نیز قیام شریعت عیسوی کما ینبغی ساتھ قتل مسیح کذاب اور یہود
کی بہبود کرے ہے اور وہ اسوقت میں نہیں ہوا بلکہ اپنی وقت پر ہوگا خیر بہر صورت

مسیح علیہ السلام پر صادق نہین ہے تو اب بجز ذات احمد باقی نرہی اور آپ ہی اسکی مصداق ہین اور آپ ہی کا نہ زوال ہوا اور نہ مسلی گئی جب تک کہ راستی یعنی شریعت کو زمین پر قائم نکیا اور اپنی دشمنون یعنی کفار قریش کو تیغ نکیا اور ام القری مکہ نہ فتح ہوا اور اسی باب مین سورہ نصر نازل ہوئی و للہ الحمد نکتہ یہہ فقرہ جو تھی ورس کا اوسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک راستی کو زمین پر قائم نکرے ایک اور امر یعنی خلافت صدیقی کی خبر دی ہے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت ظاہری مین جب تک راستی علی طریقۃ زید عدل یعنی راست اعنی صدیق رض کو نماز کیواسطے جو اشارہ بیان خلافت ہے قائم نکرلین گو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا چند بار درخواست امامت حضرت فاروق رض فرماوین لیکن آپ جبتک اون کی عرض قبول نفرما کر اسکام کو نکرلین اوسوقت تک آپکی وفات نہوگی چنانچہ آپ نے اسکام کو اوسی مرض مین کیا اور آپکی وفات ہوئی پس اس تقریر پر یہہ ورس بیان عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیتا ہے وللہ الحمد اور سال مولد شریف و سفر شام قبل بعثت انشا اللہ آگے ثابت ہوگا پانچوین بیان چھٹی ورس باب ہ۴ مین تیری حفاظت کرونگا تمہاری قول کے موافق آپ مصلوب ہوئے پس حفاظت کہان ہوئی اور ہماری نزدیک گو محفوظ تو رہے مگر اور شرائط مثل عدم زوال و اجرای حکومت وغیرہ نہین پائی جاتی اور آنحضرت ہر اون شرائط کے محفوظ رہے پس آپ ہی مصداق اسکے ہوئی وہو المقصود چھٹی بیان نور ہی لقب توصیفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور جملہ قومون کی نور کے لئے سمجھے وونگا مین اسی طرف اشارہ ہے ساتوین بیان بیابان اور اسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایک بیٹی کا نام ہے کتاب پیدایش باب ۲۵ ہ۱۳ اور بنی اسماعیل کی بیٹون کے نام ہین مطابق اونکے نامون اور پشتون کی فہرست کی اسماعیل کا پلوٹھا نبیت اور قیدار اور ادبئیل اور مبسام ہ۱۴ اور مشماع اور

اور دومہ اور مسّا اور حدار اور تیمہ اور یطور اور نفیس اور قدمہ یہ ہیں بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے
ہیں اور ورس کو بموجب محققین کے نزدیک بھی قیدار عرب بیابان وہی قیدار اسمٰعیل کی مراد میں بیابان انکی
بستی جو بیابان میں ہے کہ پیدایش میں ہے مراد ہوگا پیدایش باب ۲۱ ورس ۲۱ اور
وہ یعنی حضرت اسماعیل علیہ السلام فاران کے بیابان میں رہا اور اوسکی مان نے ملک مصر
سے ایک جورو اوسکے بیاہنے کو لی اور بالاتفاق بیاد زمزم قصہ اسماعیل علیہ السلام و ہاجرہ
علیہا السلام کے وقت تشریف لانے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے ہمراہ اسماعیل
علیہ السلام کے مکہ معظمہ میں ظاہر ہوا اور آپ نے مسکن اونکا وہی ہے یعنے مکہ معظمہ ہی ہوگا اور وہی یعنی
مکہ معظمہ اس بشارت متعلقہ میں مراد ہوگا پس معنی اس ورس کے یہی ہونگے کہ اہل
مکہ معظمہ وغیرہ اپنی آواز بلند کرینگے اور آباد دیہات بھی اس بیابان قیدار میں مکہ معظمہ جو
ہے اور وہ بین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور سب نے اپنی
آوازیں بلند کین لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہر طرف شور و غل ہونے لگا اور
آوازہ دین بلند ہوا اور میرے نزدیک آباد دیہات بالتحقیق ام القری کا ترجمہ کیا ہے
اور کلام مجید میں تسند ام القری بھی اسلئے شاید فرمایا ہے تثنیہ میں نے یہہ بشارت
اس جگہ نبوت قیداری ہوئی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی ہے
اور تقریب نام اوسکی یہہ ہے کہ ثابت ہو گیا کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے
تھے اور بڑی نبیت تھی اور قیدار اسکی یقیناً چھوٹی تھی اور بڑی کا حق انکی بیان بہت بڑا
ہے پس اگر اس لحاظ سے اونکا نام ذکر کرتے پس اونکا نام ترک کرنا دو وجہ الترجیح اور چھوٹی کا نام ذکر کرنا
بلحاظ کلام الہی دلیل صاف ہے اسی مدعا کی جو قیدار بیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے
وہ العلوی بہ آپ قیداری ہیں چنانچہ انکی نقل نسب نامہ سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی آتی ہے
اٹھویں یہہ بیان کیا ہے کہ ورس میں ہی سلع کے بستی والے ایک گیت گاوین
سلع نام ایک پہاڑ مدینہ منورہ علی صاحبہا الف صلوات وتسلیمات کا ہے اور وہی بیابان کی جانب

تیسرے وہ خندق میں جسکا ذکر بشارات قبل سے بیان غزوات میں انشاء اللہ
آپکا خندق کھودی تھی اور یہ پہاڑ مدینہ مشہور ہے مگر بسبب خصوم کی لئے بھی
ضرور ہے قاموس کی باب العین فصل السین میں ہے وسلع جبل فی المدینۃ یعنی
سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ منورہ میں اور بخاری شریف کی باب الاستسقاء میں
یہ حدیث منقول ہے عن انس بن مالک ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعۃ من باب کان
نحو دار القضاء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قائما ثم قال یا رسول اللہ هلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یغیثنا فرفع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللهم اغثنا اللهم اغثنا اللهم اغثنا قال انس ولا واللہ ما نری فی السماء
من سحاب ولا قزعۃ وما بیننا وبین سلع من بیت ولا دار الحدیث مجمع البحار میں جملہ ما بیننا وبین سلع پر لکھا ہے
بفتح سین وسکون لام جبل بالمدینۃ یعنی معنی اس فقرہ کی یہ ہوئے کہ کتب یعنی
کلام الٰہی کما ہو فی محاوراتہم مدینہ منورہ میں بھی نازل ہوگا اور رسول اللہ
وہاں ہجرت فرماوینگے اور ثبوت ہجرت اور بشارات سے انشاء اللہ آئیگا
گا چنانچہ آپنے ہجرت فرمائی اور کلام اللہ وہاں بھی نازل ہوا اور بیان
اسکا انشاء اللہ باب دوم رسالہ ہذا میں آویگا **نوین** بشارت یسعیاہ
(۱۳) خداوند ایک پہلوان کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو
اکسائیگا الخ یعنی بیان جو آدمی اور وہ بقید لیثہ کما ہو مذکور فی ہذہ البشارۃ
بعد تفسیر بشارت ہذا ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے **دسوین** بشارت یسعیاہ
ورس (۱۹) اندھا کون ہے [illegible] اور کون ایسا بہرا ہے جیسا میرا رسول جسے میں بھیجونگا اندھا کون
ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور خداوند کے خادم کی مانند اندھا کون ہے (۲۰) تو تو بہت چیزیں
دیکھتا ہے پر ان پر لحاظ نہیں رکھتا اور کان تو کھلے ہیں پر کچھ نہیں سنتا ظاہرا اس عبارت کی ترجمہ میں غلطی ہوئی
اور نیز جناب مولوی محمد یعقوب صاحب نانوتوی سے سنا ہے کہ آیت میں سیاق عبری کے لفظ ای … میں تھا اور یہ لفظ دو طرح پڑھا جا سکتا ہے

اور دونو کے معنی متغایر ہین اول بکسر معروف الف و میم اور وہ بمعنی الحمی کی ہی اور
دوسرا بکسر مجہول الف کی ہی اور وہ بمعنی امی یعنی ناخواندہ کی ہی پس امی اس ورس
مین بکسر مجہول الف کی بمعنے ناخواندہ کی تہا جو صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہی تفسیر حسینی مین تحت آیہ کریمہ وما کنت تتلوا من قبلہ من کتٰب ولا تخطہ بیمینک
اذا لارتاب المبطلون کی تفسیر اذا لارتاب المبطلون مین لکہا ہی یا یہود شک مین پڑتی کہ ہم نے
پہلی کتابون مین پڑہا ہی کہ پیغمبر آخر الزمان قاری و کاتب نہو گا اور یہہ نبی قاری
و کاتب ہی اور مترجمین نے ترجمہ لفظ امی بکسر معروف الف و میم کا کر دیا پس اس تقدیر
پر ثبوت اس وصف کا بہی معہ قید رسالت ہو جائیگا ورنہ رسالت تو میرا رسول
سے ثابت ہو چکا ہو المطلوب اور یہہ بشارت انہون نے اپنی انجیل مین مسیح علیہ السلام
کیطرف منسوب کی ہے اور قطع نظر از جعل سازی جو نقل بشارت ہذا مین ناقل
نے فرمائی ہی کما سیظہر لک الان وہ نسبت ان شواہد خمسہ عشرہ و معہ عدم معصومیت
اوشان و معہ جواز کذب تبلیغی قصدی انبیا کے اونکے نزدیک مردود ہی اور نیز
مع ہذہ الشواہد یہہ بشارت ہمارے بیان ہی سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف منسوب ہی صحیح بخاری شریف مین ہی باب کراہیۃ الصخب
فی الاسواق حدثنا محمد بن سنان ثنا فلیح ثنا ہلال عن عطاء بن یسار قال
لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی التوریۃ قال اجل واللہ انہ لموصوف فی التوریۃ ببعض صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک
شاہدا و مبشرا و نذیرا الخ قال فی التوریۃ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا
و نذیرا و حرزا للامیین انت عبدی و رسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا
سخاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو و یصفح و لن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء
بان یقولوا لا الہ الا اللہ فیفتح بہا اعینا عمیا و اذانا صما و قلوبا غلفا۔ فقط کلمہ توحید اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احمد اور ذکر ہجرت اس بات سے نکال ڈالا ہی اور ہوت
ان دونون دعوؤنکا افترا الٰہ آگی آئیگا اور واسطے اظہار حیلہ سازی انجیلیونکے عبارت
انجیل متی سے ہی نقل کرتا ہون اور دعوی اس نسبت کا سوای ان شواہد پیشکی دادور
طرح باطل کرتا ہون باب ۱۲ ۱۴ تب فریسیون نی باہر جاکر اوسکے ضد پر صلاح کی کہ اوسی
کیونکر مار ڈالین ۱۵ الیسوع یہہ جانکی وہان سے چلا اور بہت سی جماعتین اوسکی پیچھے
ہولین اور اوس نے اون سب کو چنگا کیا ۱۶ اور اونہین تاکید کی کہ مجھے ظاہر نکرنا ۱۷
تاکہ وہ جو یسعیاہ نبی نے کہا تہا پورا ہو ۱۸ کہ دیکھو میرا خادم جسے مین نے چنا اور میرا
پیارا جس سے میرا دل خوش ہے مین اپنی روح اوس پر ڈالونگا اور وہ غیر قومون
سے شرع بیان کریگا ۱۹ وہ جہگڑا اور شور نکریگا اور بازارون مین کوئی اوسکی آواز
نہ سنیگا ۲۰ وہ مسلی ہوئی سرکنڈی کو نہ توڑیگا اور دہوان اوٹہتی ہوئی سن کو
نہ بجہاویگا جب تک انصاف کو غالب نکرا دیگا ۲۱ اور اوسکی نام پر غیر قومین
اسرا رکہینگی اور آگی یہہ ربط ایسا ہی ربط ہی کہ جسکا ٹہکانا نہین دوسرے یہہ کہ بالتمامی
فرمائی کہ تمام باب تو نقل نہین فرمایا مگر تبدیل و تحریف و حذف کو ان درسون مین بہی
ہر جگہ کام فرمایا مین اپنی روح اوسپر رکہونگا کی جگہہ مین اپنی روح اوسپر ڈالونگا اول
معنی نزول حضرت جبرئیل و وحی ہی اور دوسرے اشعر بیت روح القدس تہا اس سبب
اوسکو اسکی جگہہ تجویز کیا اور قومونکے درمیان عدالت جاری کرائیگا جو مشعر بحکومت ظاہری
تہا خلاف مقصود سمجہکر اوسکی جگہہ وہ غیر قومون سے شرع بیان کریگا بنایا اور یہہ عبارت
وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہیگا اوسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جب تک
راستی کو زمین پر قائم نکری بسبب نقیض مدعا ہونے کی حذف فرمایا لیس حاصل کی نسبت کا کیا
اعتبار ہوگا اور خاص کر جسوقت وہ نسبت بہی کذب و افترا محض ہو تنبیہ ورسے مین کہ تو اندہونکی آنکہ
کہولی اور بندہوونکو قید سے نکالی اور اونکو جو اندہیرے مین بیٹہے ہین قید خانے سی چہڑا دے یہان مقام محمود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

درخت خانہ ویران ہی چلنا نہ کرے جہنم اعاذنا اللہ منہا ہے اور انا سیری اوس
بیت خانہ کو بھی ثابت کرتی ہے کماقال فی الجن شعیری ولیل یسعیاہ علیہ السلام
کی کتاب کے باب ساٹھ مین بشارت کعبہ شریف کی قبلہ قیام ہونیکی اور تیسری باب مین الشاء اللہ
منقول ہوگی اور اوس مین بہت سے کچھ کعبہ شریفہ کے حالات بیان کئے مین اون
ساتوان ورس . اوسکا یہہ ہے قیدار کی ساری بھیڑین تیری پاس جمع ہونگی
نبیط کی مینڈھی تیری خدمت مین حاضر ہونگے وے میری منظوری کی لئے
میری مذبح پر چڑہائی جاوینگی اور مین اپنی شوکت کی گہر کو بزرگی دونگا ... اس
ورس مین فقط دو صاحبزادون حضرت اسمٰعیل ذبیح اللہ علی نبینا وعلیہ السلام
کی اولاد کا ذکر کیا اور قیدار کو نبیط سے مقدم کیا اور وہ نبیط سے چہوٹی
تھی اور بنی اسرائیل مین پہلوٹھی ہونیکا بڑا حق تہا کہ حضرت یعقوب نے حضرت
عیص سے اس حق کو خریدا تہا اور رسم ہو کم بڑی کا اتنا حق تو ضرور ہی تہا کہ اس بڑائی کی
لحاظ سے ایسکا نام پہلے ذکر کیا جاوے پس باوجود اس مخصص تقدیم کی پہر جو کلام الہی
مین مقدم نکیا اسکی ضرور کوئی وجہ ہونی چاہیے اور وہ اسکی سوای اور کیا ہی کہ
یہہ وہ نبی علیہ السلام جنکی وقت مین کعبہ شریف کو یہہ فضائل عطا ہونگے
انکی یعنی حضرت قیدار کی اولاد مین پیدا ہون اور شبیہ نام حضرت موسیٰ سے حاصل ہو کہ وہ حضرت
اسحاق علیہ السلام کی چہوٹی بیٹی یعنی حضرت یعقوب کی اولاد مین پیدا ہوئی تہی اور وہ نبی اسمٰعیل کی بیٹی قیدار
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور نسب نامہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یہہ ہی محمد صلعم بیٹی عبداللہ کی وہ بیٹی عبدالمطلب کی وہ بیٹی ہاشم کی وہ بیٹی عبد مناف کی وہ بیٹی قصی کی وہ بیٹی
کلاب کی وہ بیٹی مرہ کی وہ بیٹی کعب کی وہ بیٹی لوی کی وہ بیٹی غالب کی وہ بیٹی فہر کی وہ بیٹی مالک کی وہ بیٹی نضر کی
وہ بیٹی کنانہ کی وہ بیٹی خزیمہ کے وہ بیٹی مدرکہ کی وہ بیٹی الیاس کی وہ بیٹی مضر کی وہ بیٹی نزار کی
وہ بیٹی معد وہ بیٹی عدنان کے وہ بیٹی اود کی وہ بیٹی اود وہ بیٹی ہمیسع کی وہ بیٹی سلامان کی وہ بیٹی نابت [...]

وہ بیٹے قیدار کے وہ بیٹے اسماعیل کے وہ بیٹے ابراہیم کے علیہ السلام اور اس نسب نامہ کے ثابت ہونے سے انکا اسماعیلی ہونا
ثابت ہے اور یہی مطلب ہے **تیسری فصل** اس بیان میں کہ نبی اسماعیلی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بزبان انبیاء بشارت
سے چند بشارات سے ثابت ہے **اول بشارت** بشارت دانیال پیغمبر کی جنہوں نے خبر دی کہ بخت نصر
ایک خواب دیکھکر بھول گیا تھا اور اوسنے اپنے ملک کے حکیموں اور نجومیوں وغیرہ کو حکم دیا
کہ وہ میری خواب بتلاو کہ مینے کیا دیکھا تھا اور اوسکی تعبیر بھی بتلاو وہ بیچارے سب تھک کر
جادوگر آخر کو وہ سب عاجز آگئے لیکن خداوند علیم نے وہ خواب اور تعبیر اوسکی حضرت
دانیال علی نبینا وعلیہ السلام کو بتلا دی چنانچہ وہ یہ ہے اور وہی بشارت بزبان
محمدی ہے دانیال باب (۲) درس (۳۱) تو نے اے بادشاہ نظر کی تھی اور دیکھ
ایک بڑی مورت جسکی رونق بے نہایت تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اوسکی صورت
ہیبتناک تھی (۳۲) اوس مورت کا سر خالص سونے کا تھا اوسکا سینہ اور اوسکی بازو
چاندی کے اوسکا شکم اور رانیں تانبے کی تھیں (۳۳) اوسکی ٹانگیں لوہے کی اور اوسکے
پانوں کچھ لوہے کے کچھ مٹی کی تھی (۳۴) اور تو اوسے دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک پتھر بغیر اسکے
کہ کوئی ہاتھ سے کاٹ کے نکالے آپ سے نکلا جو اس شکل کے پانوں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور
اونہیں ٹکڑے ٹکڑے کیا (۳۵) تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے ہوکر
اور تابستانی کھلیانوں کی بھوسی کے مانند ہوئی اور ہوا اونہیں اوڑا لے گئی یہانتک کہ اونکا پتا نملا اور
وہ پتھر جسنے اوس مورت کو مارا ایک بڑا پہاڑ بنگیا اور تمام زمین کو بھر دیا (۳۶) وہ خواب
یہ ہے اور اوسکی تعبیر بھی بادشاہ کے حضور بیان کرتا ہوں (۳۷) تو اے بادشاہ بادشاہوں کا
بادشاہ ہے اسلئے کہ آسمان کے خدا نے تجھے ایک بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہے
(۳۸) اور جہاں کہیں بنی آدم سکونت کرتے ہیں اوسنے میدان کے چرندے اور ہوا کے پرندے تیرے قابو میں
کرکے تجھے اون سب کا حاکم کیا ہے تو ہی وہ سونے کا سر ہے (۳۹) اور تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا
ہوگی اور اوسکے بعد ایک تیسری سلطنت تانبے کی جو تمام زمین پر حکومت کریگی (۴۰) اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہوگی

اور جسطرح که لوہا توڑتا اور دباتا ہے اور سب چیزون پر غالب ہوتا ہے ہان لوہے کی طرح جو سب
چیزونکو توڑتا ہے اوسی طرح وہ سب چیزونکو توڑیگی اور کچل ڈالیگی (۴۰) اور جیسا که
تو نے دیکھا که اوسکے پانوں اور انگلیان کچھ تو کمہار کی مٹی کی اور کچھ لوہے کی تہین تو اس
سلطنت مین تفرقہ ہوگا مگر جیسا که تو نے دیکھا که اوس مین لوہا کچی مٹی سے ملا ہوا تہا تو لوہے کی
توانائی اوسمین ہوگی (۴۱) اور جیسا که تو نے دیکہا که پانوں کی انگلیان کچھ لوہے کی اور کچھ مٹی
کی تہی سو وہ سلطنت کچھ قوی اور کچھ ضعیف ہوگی (۴۲) جیسا تو نے دیکھا که لوہا
کچی مٹی سے ملا ہوا تہا وے آپکو انسان کی نسل سے ملاوینگے لیکن جیسا لوہا مٹی سے میل نہین
کہاتا ویسا وے میل نکہائینگے (۴۳) اور اون بادشاہونکے ایام مین آسمان کا خدا ایک
سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہووےگی اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ مین
نپڑیگی وہ اون سب سلطنتونکو ٹکڑے ٹکڑے اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہیگی
(۴۴) جیسا که تو نے دیکہا که وہ پتہر بغیر اسکے که کوئی اوسکو ہاتھ سے پہاڑ سے کاٹ نکالے آپسی
آپ نکلا اور اوسنے لوہے اور تانبے اور مٹی اور روپے اور سونیکو ٹکڑے ٹکڑے کیا خدا تعالی نے وہ
جو کچھ کہ آگے کو ہونیوالا ہے ... اور یہہ خواب یقینی اور اوسکی تعبیر یقینی انتہی پس واضح ہو که پہلی
سلطنت بخت نصر کی ہے یا دشاہت ہے چنانچہ تعبیر مین اسکی تصریح موجود ہے اور دوسری سلطنت
مادیونکی بادشاہت مقصود ہے اور اس سلطنت کا شروع بیچ مار ڈالنے بلشصر کے ہوا جو
بخت نصر کی اولاد مین سے ہوا اور یہہ بلشصر بسبب بے ادبی کرنیکے بیت المقدس کے برتنونکے ساتھہ
مارا گیا اور صحیفہ دانیل علیہ السلام کے پانچوین باب مین یہہ قصہ مذکور ہے اور قصہ یہہ ہے که
جسوقت اون برتنون مین بادشاہ اور اوسکے امرا شراب پیتے تہے غیب سے ایک ہاتھ ظاہر
ہوا اور اوسنے دیوار پر کچھ لکہا اور وہ یہہ تہا منی منی تقیل اوفرسین اور اسکے کوئی
معنی نہ بتا سکا حضرت دانیل نے ہی اسکے معنی بتلائے اور فرمایا لفظ منی
کے یہہ معنی ہین که خدا نے تیری مملکت کا حساب کیا اور اوسے تمام کر ڈالا

اقتیل کی یہ معنی ہین کہ تو ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا اور پھرسین کی یہ معنی ہین کہ تیری بادشاہت
منقسم ہوئی اور مادیون اور فارسیون کو دی گئی اور یہ سلطنت بخت نصر کی سلطنت سے
ضعیف تھی لہذا اسکو اس سے چھوٹی فرمایا اور تیسری سلطنت سے کیانیون کی بادشاہت
مراد ہے اور اس سلطنت کا شروع پانسو چھتیس برس پہلے مسیح علیہ السلام کی پیدایش سے ہے اور
اور پہلا بادشاہ اسکا کورش ہے جو بابل پر مسلط ہوا اور یہودیون کی رائے کے موافق وہ بخت نصر
اور اس سبب سے کہ وہ سلطنت ایسی قوی تھی کہ روی زمین پر اوسوقت مین کوئی
اوسکے ہم پلہ نتھی سلطنت روی زمین کے ساتھ اوسکو موصوف کیا اگرچہ وہ فقط
ملک ایران ہی مین تھی اور چوتھی سلطنت لوہے سے بادشاہت اسکندر بن فیلقوس الرومی
کی مراد ہے اور تین سو تینتیس برس پیشتر میلاد مسیح علیہ السلام سے یہ بادشاہ تمام فارس پر
مسلط ہوا اور شروع اس سلطنت کا مثل لوہے کی تھا ہی اور کوٹتا اوسکا بہی اظہر
من الشمس ہے اور پھر اسکندر نے تمام زمین فارس کو طوائف ملوک پر تقسیم کر دیا
اور فارس کی بادشاہت اسی طرح ظہور ساسانیان تک باقی رہی اور مصداق
مقولہ ضعیف ہو گئی کا ہوی اور بعد ظہور ساسانیان کے پھر قوی ہوئی اور مصداق
مقولہ قوی ہو گئی کا ہوئی اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین زمانہ
نوشیروان ساسانی مین پیدا ہوے اور اللہ جل شانہ وجل جلالہ نے
آپ کو سلطنت ظاہری و باطنی عطا فرمائی اور ایران و شام وغیرہ پر آپکو مسلط فرمایا
اور یہی خلافت قایم ہے اور قایم رہیگی اور دوسرے کی قبضہ مین انشاء اللہ القدیر
تا قیام قیامت نہ پڑیگی اور یہی پتھر مبارک ہے کہ قدرت معبود برحق سے بغیر اوسکے کہ پہاڑ سے کوئی
ہاتھ سے کاٹی ظاہر ہوا اور پھر بڑھتے بڑھتے تمام روی زمین کو گھیر لیا والحمد للہ اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی صفت مین اٹھارھوین زبور مین ہے وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا اور آپکی
نسبت یشعیاہ علیہ السلام کی کتاب کی اٹھائیسوین باب مین ہے کہ خود اسکے خداوند

یون فرمایا کہ جو تیتا ہین ہفتون مین بنیاد سے لیکر ایک شہر کہونگا اور ان ورسون مین
انکی صفت بعینہ اس لفظ کے ساتھ ادا کیا ہے دوسری بشارت بشارت شامیہ الہیہ
کتاب دانیال علیہ السلام باب ۸ ورس ۱۳ اور مین نے ایک قدسی کو بولتے سنا اور دوسرے
قدسی نے اوس قدسی سے جو کلام کرتا تھا پوچھا کہ وہ رویت دائمی قربانی کی بابت اور
اوس اوجاڑنیوالی شرارت کی بابت کہ مقدس اور لشکر دونون دلی کئے پامال
ہونے کب تک ہوگی ۱۴ اوس نے مجھ سے کہا کہ دو ہزار تین سو دن تک تب پھر مقدس
پاک کیا جاویگا ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۳۹ درس ۱۳ پس شنیدم مقدسی را
که متکلم بود و مقدسی دیگر ازان مقدس پرسید که این رویا در باب قربانی دائمی و گناہ کاری
مہلک به پامال کردن مقدس و فوج تا کی باشد ۱۴ مرا گفت تا دو ہزار و سه صد روز
بعدہ مقدس پاک خواہد شد ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۴۴ درس ۱۳ وسمعت قدیساً
من القدیسین متکلما وقال قدیس احد للآخر المتکلم لم اعرفه حتی متی الرؤیا والذبیحة الدائمة
وخطیئة الخراب التی قد صارت وتداس القدس والقوة ۱۴ فقال له حتی المساء
والصباح ایاما الفین وثلثمائة یوم ویطهر القدس پس واضح ہو کہ اس
بشارت کی مصداق مین مفسرین یہود حیران و سرگردان ہین اور اکثر
اقوال واہیہ انکے اظہار الحق مین نقل فرماتے ہین انتہی ترجمہ اوسکا یہ ہے
قول مشہور جمہور مفسرین یہود یہ ہے کہ اس خبر کا مصداق حادثہ انتیوکس بادشاہ
روم کا ہے اور یہ بادشاہ اورشلیم پر ایکسو اکسٹھ برس پہلے مسیح علیہ السلام کی پیدائش سے
مسلط ہوا اور دو ہزار تین سو دن خبر مذکور مین یہی دن معروف ہین اور یوسیفس نے
بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے لیکن درحقیقت یہ توجیہ اس خبر کی صحیح نہین ہو سکتی
کیونکہ بحساب شمسی تقریباً ایام مذکورہ کی چھ برس تین مہینے اور بیس دن ہوتے ہین پس اگر مصداق اسکا حادثہ مذکور
ہوتا تو یہ حادثہ اس مدت تک رہتا حالانکہ حادثہ مذکورہ کل ساڑھے تین برس ہی رہا چنانچہ یوسیفس مورخ نے اپنی تاریخ

کی پانچوین کتاب کے نوین باب مین اس امر کی تصریح کی ہے اور اسیوجہ سے منسٹر نیول اسحاق نیوٹن نے کہا ہے کہ اس خبر کا
مصداق انٹیوکس کا حادثہ نہین ہے اور اخبار آئندہ مین پر طامس نیوٹن کی ایک
تفسیر ہے اور ۱۸۰۳ء مین یہ تفسیر لندن مین چھپی ہے اور صاحب اس تفسیر کے پہلی جلد مین اولا
مثل اسحاق نیوٹن کے اقوال اپنے مفسرین کو نقل کر کے رد کیا ہے اور کہا ہے کہ
مصداق اسکا انٹیوکس کا حادثہ نہین ہو سکتا ہے چنانچہ یہ بات تامل سے ظاہر
ہوتی ہے پھر بگمان غالب کہا کہ سلاطین روم اور پوپ اس خبر کے مصداق ہین
اور مسٹر جاری گیت کی بھی حوادث آتیہ مندرجہ انجیل پر ایک تفسیر ہے اور اسنے
دعوی کیا ہے کہ مین نے اس تفسیر کو پچاسی تفسیرون سے ملخص کیا ہے اور ۱۸۳۸ء مین یہ
تفسیر چھپی ہے پس اوسنے اس خبر کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ہمیشہ سے مقرر کرنا مدت ابتداء
اس خبر کا علما کے نزدیک نہایت درجہ مشکل رہا ہے اور مختار اکثر مفسرین کا یہ ہے کہ زمانہ
مبداء اس خبر کا چار زمانون مین سے ایک زمانہ ہے جسمین چار فرمان سلاطین ایران کے
صادر ہوئے پہلا پانسو چھتیس برس پہلے میلاد مسیح سے اور اوسوقتمین قورش کا فرمان صادر ہوا دوسرا
پانسو اٹھارہ برس پہلے میلاد مسیح سے اور اوسوقتمین دارا کا فرمان صادر ہوا اور تیسرا چار سو اٹھاون
برس پہلے مسیح علیہ السلام کی میلاد سے اور اسوقتمین اردشیر کا فرمان عزرا کو ساتوین برس جلوس مین
حاصل ہوا چوتھا چار سو چوالیس برس پہلے میلاد مسیح سے اور اسوقتمین نحمیا کو اردشیر کا فرمان بیسوین
سن جلوس مین حاصل ہوا اور دو ہزار تین سو دن سے آخر برس مراد ہین اور باعتبار مبادی مذکورہ کے منتہی
اس خبر کا اس تفصیل پر ہوگا پہلی اعتبار پر ۱۷۶۵ء دوسرے اعتبار پر ۱۷۸۲ء تیسرے اعتبار پر ۱۸۴۲ء چوتھے
اعتبار پر ۱۸۵۶ء لیکن پہلی مدت اور دوسری مدت تو گذر گئی اور تیسری اور چوتھی باقی ہے اور میرے نزدیک تیسری بھی
قوی ہے اور وہ میرے نزدیک یقینی ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک مبداء اس خبر کا خروج اسکندر کا ہے ملک
ایشیا پر اور اس بعض کے قول کے موافق منتہی اس خبر کا سن انیس سو چھیاسٹھ مین آوے اور کلام
اس مفسر کا چند وجہ سے مردود ہے پہلے یہ کہ اوسکا یہ کہنا کہ اس خبر کی

مبدء کی تعیین شکل ہی مردود ہے اسلئے کہ لا بد مبدء اوسکا خواب کے وقت سے ہوگا
نہ اون زمانون اور وقتون سے جو اوسکے بعد ہین ان اثبات سے اسکو مبدا کو کیا علاقہ
اور کیا واسطہ اور نیز دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد لینے مین
اگر زبردستی نہین تو کیا ہے اسواسطے کہ دن برس کو نہین بولتے ہین اور بیبل مین
بھی جہان کہین بیان مدت مقصود ہے دن برس کے معنون مین نہین آیا ہے اور
اگر کسی اور موقع مین آیا بھی ہے تو مجاز ہوگا اور مجاز پر بغیر قرینہ کے حمل نہین ہو سکتا ہے اور
یہان کون سا اس امر کا قرینہ ہے کہ دن سے برس مراد ہے اور یہ دن متعارف مراد نہین ہے
پس کسطرح حمل صحیح نہین ہو سکتا ہے اور اسی لئے جمہور مفسرین بیبل نے ایام کو معنی حقیقی پر
رکہا اور وہ توجیہ کی جسکو اسحاق نیوٹن اور طامس نیوٹن اور اکثر متاخرین نے پسند
یہ تفسیر سے ہو گیا اور نیز اگر بالفرض ہم اعتراضات مذکورہ سے قطع نظر کرین تب بھی تو یہ
چارون احتمال اور چارون مبدا اسکی صحیح نہین ہین اسلئے کہ پہلا اور دوسرے مبدء کا غلط ہونا
تو اسکے ماننے ہی مین ظاہر ہو گیا تہا چنانچہ خود اوسنے اس امر کا اقرار کیا ہے اور تیسرے مبدء کا جہوٹ
بھی اب ظاہر ہو گیا اور یہی اوسکے زعم مین بہت قوی تہا بلکہ وہ اوسکے ساتہہ مین جازم تہا
اور ایسے ہی چوتہے مبدء کا کذب بھی ظاہر ہو گیا اور یہ بات ظاہر ہو گئی کہ اکثر متاخرین کی توجیہ
قدما کی توجیہ سے زیادہ رکیک ہے رہا پانچوان مبدء مگر چونکہ یہ قول اوسکے نزدیک بھی ضعیف ہے اور وہ
اعتراض بھی اس پر وارد ہوتی ہین پس اسلئے وہ ساقط الاعتبار ہے اور انشاء اللہ اپنے وقت مین اسکا بھی
جہوٹ کہل جائیگا پادری وُلف نے ۱۸۳۳ء مین جو مطابق ۱۲۴۹ ہجری کے ہے لکہنؤ مین یہ دعویٰ کیا
کہ ۱۸۴۷ء مین عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائین گے اور اس دعوے کی اسی خبر کو اور اپنے
جہوٹے الہام کو سند گذرانتا تہا اور اس خبر کی شرح مین کہتا تہا کہ مبدء اس خبر کا حضرت دانیال
علیہ السلام کی وفات ہے اور دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد ہین اور دانیال
علیہ السلام کی وفات چار سو ترپن برس پہلے میلاد مسیح سے ہوئی ہے پس جبکہ چار سو ترپن برس کو

دو ہزار تین سو سے کم کر دین تو ایک ہزار آٹھ سو سینتالیس برس بچتے ہین جب اس لئے مین
کہتا ہون کہ عیسی علیہ السلام اس سال مین نزول فرماوین گے اور اس سے بعضے علماء کی
اسلام نے مباحثہ بھی کیا اور کلام اوسکا بہت سی وجوہ سے مردود ہی مگر چونکہ جب یہ سنہ آ گیا
ظاہر ہو گیا اور سنہ ۱۲۴۷ کو گذرے ہوئے کئی برس گذر گئے اور اب اٹھائیس برس گذر گئے ہو اور
عیسی علیہ السلام نے نزول نہ فرمایا ایسے اسلوب وجوہ ذکر کرنے کی ضرورت نہین اور نہ ایسا
پادری صاحب موصوف کو شراب کے نشے مین کوئی خیال بند گیا ہوگا اور اسکو الہام سمجھ لیا اور
دوانی در جبر دیسے کی تفسیر مین ہو کہ اس خبر کی مبدء کا مقرر کرنا پہلے اس سے کہ مصداق اوسکا
ظاہر ہو نہایت مشکل ہو اور بعد ظاہر ہونے مصداق کے مبدء اور منتہی کی تعیین ہو جاوے گی اور
یہ بات ایسی ہو کہ ہر شخص کو پیشین گوئی کرنے پر قادر کر دیتی اسلئے کہ ہر فاسق و فاجر بھی اس بات پر
قادر ہو کہ اس قسم کی خبرین دیوے اور کہے کہ تعیین مبدء و منتہی اس خبر کا وقت ظاہر ہونے
مصداق کے ہو جاویگا اور انصاف یہ ہے کہ یہ لوگ معذور ہین اور کلام اہل سے واقف نہین اور
کسی نے خوب کہا ہے ع لن یصلح العطار ما افسد الدهر انتہی اقول جو کچھ استاد المحققین نے
اقوال واہیہ کے رد مین فرمایا وہ عین صواب ہے اور یہ توجیہین سب غلط اور بیہودہ اہل بین اور
الغریق متعلق بکل حشیش ہے کیونکہ ان مفسرین پر خوب صادق ہے لیکن کلام اہل سے صحیح توجیہ
اور توجیہ ہو سکتی ہے کہ دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد ہین تاکہ مجاز ہو جاوے
اور یہ وارد ہو کہ مجاز بغیر قرینہ کے محمول نہین ہو سکتا اور باوجود اس مجاز لینے کے بھی کوئی
مبدء کا اور منتہی صحیح نہین اور نہ شبانہ روز مراد ہین تاکہ وارد ہو کہ زمانہ تخریب حصر کم بھی
اور پھر قید حتی الصباح والمساء ترجمہ عربی کی لغو ہو جاوے بلکہ ایام سے ایام شش ماہہ یعنی جنوبی کے دن
مراد ہین اور یہ دن اکثر ایام اس عالم کے ہین اور جانب شمال و جنوب مین ہوتے ہین اور قرینہ اس مجاز کا
وہی قید حتی الصباح والمساء ہی جو ترجمہ عربی کا ہی اور اس خبر کا مبدء جیسا استاد نے فرمایا ہی
وقت خراب کا ہی اور یہ خواب پانسو تیرہ برس پہلے میلاد مسیح سے دانیال علیہ السلام نے دیکھا ہے

اور کوہ کیدار و فاران کی تعریف ہزار ہا بہشت کا بیان اور دونوں زمین سوختہ اہل عرب کی ساتھ ہی کیا ہے
پس جو بیان نبی سے یا انہوں نے جو مصنوعی ہونی اور یہی ہیں محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہی مثال تشبیہ علیہا السلام اسی طرح ہوا ہو کلام الٰہی کو بصری و شامی لشکر
ذکر سے کتاب اشعیا نبی کی تحقیق قبل کی بانسو لکہ عیسوی میں ہے جیسا کہ صاحب ہدایۃ الاسلام نے
لکہا ہے اور چہبیس برس کے بعد اس کا اتفاق ہوا اور چہبیس کو بانسو آٹھ کے ساتھ
جمع کریں تو ہوتے ہیں بانسو چونتیس بشارت مذکورہ کا ہی ہو تو دین اور کفر و شرک ایران کا
گیا اگر اسوقت سے اوس کا گیا تہا کو ظہور اوسکا خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہو
چنانچہ بشارت ثانیہ بشارت ثالثہ زبور ۱۳۷ کی باب کی پہلی جو جانگ ہی مبارک وہ ہے جو تجہ سے
وہی سلوک کرے جو تو نے ہمسے کیا تہا مبارک وہ جو تیری لڑکوں کو پکڑ کی پتہروں پر
پٹکدیوے کتاب اشعیا باب ۱۳ بابل کی بابت الہامی بات جسے اموص کی بیٹی شعیاہ نے رویا میں
دیکہا تم ننگے پہاڑ پر ایک جہنڈا کھڑا کرو اونکو بلند آواز سے پکارو اور ہاتہ ہلاؤ
سے وہ سرداروں کے دروازوں کے اندر جاوین میں نے اپنے مخصوص کئے ہوؤں کو حکم کیا میں نے
اپنے بہادروں کو جو میری خداوندی سے مسرور ہین بلایا ہے کہ وے میرے قہر کو انجام دیوین پہاڑوں میں
ایک جمعیت کی آواز ہے ایک بڑے لشکر کا شور ہے مملکتوں اور قوموں کی آواز ہے جو فراہم ہوئین
رب الافواج جنگ کی لشکر کو موجودات لیتا ہے ۵ وے دور ملک سے آسمان کی تہہ کی طرف سے آتی ہین
یعنی خداوند اور اوسکے قہر کے ہتہیار تاکہ ساری مملکت کو برباد کرین ۱۹ - اور بابل جو مملکتوں کی
حشمت اور کسدیوں کی بزرگی کی رونق ہے سدوم اور عمورہ کی مانند ہو جائیگی جسکو خدا نے اولٹ دیا
۲۰ وہ ابد تک آباد نہوگی اور پشت در پشت کوئی اوس میں نہ بسیگا وہان ہرگز عرب لوگ خیمے لگائینگے
اور نہ گڈریے وہان گلے بٹہاینگے ۲۱ پر وہان جنگلی درندے وہان بیٹہینگے اور اونکے گہروں میں
اُلّو بہرے ہونگے وہان شتر مرغ بسینگے اور بکرے وہان کودینگے اور گیدڑ اونکے عالیشان
مکانون میں اور بہیڑئیے اونکے رنگ محلوں میں چلائینگے اوسکا وقت نزدیک آپہنچا ہے اور اوسکے ہونے کے آگے

بست دن تسیوتکی الیضاً باب ۱۴ درس ۲۲ کیونکہ رب الافواج فرماتا ہی کہ مین اون پر
چڑہونگا اور مین بابل کا نام مٹا دونگا اور اونہین جو باقی ہین بیٹون اور پوتون سمیت کاٹ
ڈالونگا خداوند فرماتا ہی ۲۳ رب الافواج کہتا ہی مین اوسی خارپشت کی میراث اور ڈابر کی جہیلین
کر دونگا اور مین اوسی فنا کی جہاڑو سے جہاڑ ڈالونگا ۲۴ رب الافواج نے قسم کہا کر فرمایا کہ
یقیناً جیسا مین نے چاہا ہی ویسا ہی ہو جائیگا اور جیسا مین نے ارادہ کیا ہی ایسا ہی واقع ہوگا کتاب
یرمیاہ باب ۵۰ درس ۱۸ اسلیئے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون کہتا ہی کہ دیکہہ مین بابل کے
بادشاہ اور اوسکی سرزمین کو سزا دونگا جس طرح مین نے اسور کی بادشاہ کو سزا دی ہی ۲۹ تیراندازون کو
بلاکے اکٹہی کرو کہ بابل پر چڑہ جاوین اے سارے کمان کشو ہر طرف سے اوسکے مقابل خیمہ کہڑا کرو کہ اوسکے
بچنے کی جگہ نہو اوسکے کام کے موافق اوسکو بدلا دو سب کچہ جو اوس نے کیا اوس سے کرو کیونکہ اوس
نے خداوند اسرائیل کی خدا کی آگے بڑی شیخی کی ۳۰ اسلیئے اوسکے جوان بازارون مین گر جائینگے
اور سارے جنگی مرد اوس دن کاٹ ڈالے جائینگے خداوند کہتا ہی ۳۹ اسلیئے دشتی درندے
گیدڑون کے ساتہہ وہان بسینگے اور شتر مرغ اوسمین بسیرا کرینگے اور وہ ابد تک پہر آباد نہوگی
پشت در پشت کوئی اوسمین سکونت نکریگا ۴۰ جسطرح خدا نے سدوم اور عمورہ اور اوسکے نواح کے
شہرون کو اولٹ دیا خداوند کہتا ہی اوسی طرح کوئی آدمی وہان نہ بسیگا نہ آدمزاد اوسمین رہیگا
۴۱ دیکہہ ایک قوم وہان ایک بڑی گروہ اوتر سے آویگی اور بہتیرے بادشاہ زمین کی سرحدون سے
برپا کیئے جاوینگے ۴۲ وے کمان اور نیزہ اونہین پکڑینگے وے کٹر ہین اور رحم نکرینگے اونکی آواز
سمندر کی جوشش کی مانند ہولناک ہی اور وے گہوڑون پر چڑہینگے اور جنگی مردون کی مانند
تیرے مقابل اے بابل کی بیٹی صف آرائی کرینگے الیضاً باب ۵۱ درس ۳۶ اسلیئے خداوند
یون کہتا ہی دیکہہ مین تیری حجت کو ثابت کرونگا اور تیرا انتقام لونگا اور اوسکے بحر کو سکہا دونگا
اور اوسکے سوتون کو خشک کر دونگا ۳۷ اور بابل کہنڈر ہو جائیگی اور گیدڑون کا مقام اور حیرانی
اور سنسنی کا باعث ہوگا مشاہدات یوحنا باب ۱۸ ا بعد ان چیزونکے مین نے ایک فرشتے کو آسمان سے اوترتے

جسکا بڑا اختیار تھا اور زمین اوسکے جلال سے روشن ہو گئی ۲ اور اوس نے زور سے پکار کے
اونچی آواز سے کہا کہ بڑا بابل گر پڑا وہ دیوونکا گھر اور ہر ایک گندی روح کی چوکی
اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندیکا بسیرا ہو گیا ۲۰ ای آسمان اور ای مقدس رسولو
نبیو اوس پر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اوس سے تمہارا بدلا لیا ۲۱ پھر ایک زور آور فرشتے
نے ایک پتھر بڑی چکی کے پاٹ کی مانند اوٹھایا اور یہ کہتے ہوے سمندر مین پھینکا کہ بابل جو بڑا
شہر یون زور سے پھینکا جائیگا اور پھر کبھی پتا پایا نہ جائیگا ۲۲ اور بربط نوازون اور
مطربون اور بانسلی بجانیوالون اور نرسنگا پھونکنے والون کی آواز اس مین پھر نہ
سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشے والا کوئی پیشہ کیون نہ ہو تجھ مین پھر پایا نہ جائیگا اور
چکی کی آواز تجھ مین پھر نہ سنی جائیگی ۲۳ اور پھر تجھ مین کبھی چراغ روشن نہ ہوگا
اور پھر تجھ مین دلہا دلہن کی آواز کبھی نہ سنی جائیگی کیونکہ تیرے سوداگر زمین کی
اشراف تھے اور تیری جادوگری سے سب قومین دھوکا کھا گئین تھین ۲۴ اور نبیون
اور مقدس لوگون کا اور جتنے زمین پر قتل کیے گئے اونکا لہو اسمین پایا گیا ایضاً باب
۱۹ ۱ ان چیزون کی بعد مین نے آسمان پر بہت لوگون کی بڑی آواز یہ کہتے سنی
ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہمارے خدا کی ہین ۲ کیونکہ اوسکی عدالتین
راست اور برحق ہین اسلیے کہ اوس نے اس بڑی کسبی کی جسنے اپنی زناکاری سے زمین کو خراب کیا عدالت
کی اور اپنی بندون کی لہو کا بدلا اوسکے ہاتھ سے لیا ایضاً باب ۱۶ ۱۷ اور پھر
ساتوین فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا مین اونڈیلا تب آسمان کی ہیکل کی تخت کی طرف سے ایک بڑی
آواز یہ کہتی ہوئی نکلی کہ ہو چکا ۱۸ تب آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بڑا بھونچال
آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین پر ہین ایسا بڑا اور سخت بھونچال کبھی نہ ہوا تھا ۱۹ اور وہ
بڑا شہر تین ٹکڑے ہو گیا اور قومون کی شہر گر گئے اور بڑے بابل کی خدا کی حضور یاد آئی تاکہ اوسے
شدت قہر کی مے کا پیالہ دیوے ۲۰ تب ہر ایک ٹاپو ٹلگیا غائب ہو گیا اور پہاڑ کہین پائے نہ گئے

یہ سب ادمیون پر من میں کرا دی کرتی اور اولیون کی آفت آسیون کے خار پر کفر گناکیونکہ وہ کرادی ذکر بیت ہی سخت آفت تھی اور جو موافق اور مطابق پیشین گوئی انبیای سابق کے روز میلاد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایوان کسری ہلا اور جو کنگرے اوس کے نیچے گر پڑے اور تالاب ساوہ جو ایک بہت بڑی الایت تھا خشک ہوگیا اور وادی سماوہ کہ ہزار برس سے خشک تھی جاری ہو گئی اور آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سے نہ بجھا تھا سرد ہوگیا اور نوشیروان نے خواب میں دیکھا اوس کا ذکر ایک کتاب میں ہے جو سکا ترجمہ فارسی میں ہے

## خواب دیدن نوشیروان کہ آن در شب تولد پیغمبر ما محمد صلی اللہ علیہ وسلم

درین سال یک شب ببالش کنان | بخواب اندرون شد بایوان کیان | چنان دید در خواب نوشیروان بخواب
کہ در شب آمد یکی آفتاب | چہل پایہ نردبان از برش | کہ میرفت تا اوج کیوان سرش
برآمد برین نردبان از حجاز | خرامان خرامان یکی دلنواز | جہان تا فلک تا قاف پرنور کرد
بہر جاکہ بد راہ سے سور کرد | در آفاق ہر جا نزدیک و دور | نہ بد کان نہ از فر او یافت نور
بہر جاکہ بد نور نزدیک راند | جز ایوان کسری کہ تاریک ماند | بجست آنکہ از خواب شید و شب
بکس بر این کار تکشاد لب | چو برقع برافگند از چہر مہر | بخواند پیش بر خویش بوذرجمہر
بدانا شہنشاہ ایدر نشست | ز خوابی کہ او دید بد باز گفت | چو بشنید بوذرجمہر این سخن
نگہ کرد آن خواب تا از زمین | چنین گفت کای خسرو کامران | ہمانا کہ رازیست اندر نہان
بدو گفت خسرو کہ برگو ہمی تا زار | کہ اندیشہ گاہم رنج جان بکاست | ازین پس چنین گفت بوذرجمہر
کہ ای رای تو برتر از ماہ و مہر | نگہ کردم این خواب را سر بسر | تواند رجوالش شگفتی نگر

## تعبیر کردن بوذرجمہر خواب نوشیروان را

ازین روز تا چند چہل سال بیش | نہد مردی از تازیان پای پیش | کہ پیش گیرد رہ راستی
بپیچد ز ہر گونہ کاستی | یسم برزند دین زردشت را | ہمہ چون شمایند انگشت را
بدو ہمہ گرد ز انگشت او | نہ بیند کسی پشت او | جہود و مسیحی نماند بجای
برآرد ہمیں دین پیغمبر پای | بہ تخت مہ پایہ برآید بلند | دہ و مہ مہتران را گفتار ند

چو چلند ازین سرای سپنج ۔ اندیاز ما ما ببندار رنج
شود زرد جیهان چو تاراج شاد ۔ خرد ایوان شه کان بر باد

پس از دی ز تو یک تن سیر بود ۔ گر بابل کوید قیصر بود
سپاهی تباه زدبر و از حجاز ۔ اگرچه نیارد سلح جهاز

بر تخت اندر آید از نیاز ۔ ز گردان کند همچنان چهر باز
بیفشت بهم حشن و سند ۔ شود خانکدان جمله آتش کند

ز آتش پرستنده در آفتاب ۔ بر تخت گردان و آید بخواب
نگشت سیاه سپاه کو گفته بود ۔ ازین برکشایی دل او رفته بود

چو بشنید کسری ز بوزرجمهر ۔ ازینسان بگردید از رنگ چهر
همه روز با درد و غم بود و جفت ۔ نه اندیشه چون شب آمد بخفت

چنان شد که از شب سیاه ۔ یک آواز آمد چنان بر لبس
که گفتی جهان ملک بر گشت بست ۔ پس آنگه یکی گفت ایوان شکست

بر آمد همی شاه را دل ز جای ۔ ندانست آن کار را سر ز پای
به بوزرجمهر آنگه آواز کرد ۔ ز طاق شکسته پس آغاز کرد

چو آن دید دانا هم اندر زمان ۔ چنین گفت کای شاه نوشیروان
سخن اینچنین هر چه دید بود ۔ ازان مهر شب بر آمد و رشد

چنین بلکی بود اوگر داد ۔ کز انماه پیکر ز مادر بزاد
سواری رسد کهنه پای دوا ۔ که بربا شد کار آن کیست

چنین بود کار ما سوی گرچه کرد ۔ کز آن کس این رنج گفت سر
ازینکار دل تنگ شد شاه را ۔ همین هر زمان تیره این را

بدو گفت بوزرجمهر آن زمان ۔ که زین کار شاها چه باشی تو آن
زمان چون بیخ از جهان کم دو ۔ پس ایم تو چها زاچه باشی چه سود

سیاستی چنین شاه دیر زیست ۔ بمرد و بر او بر جهانی گریست
پس از شه بگاه بوزرجمهر ۔ بپوشید در پرده خاک چهر

برفت و بجا ماند این سخن یادگار
تو هم یادگارش نیز بسیار دار

اور ایک اور یہہ خواب دیکھا کہ اونٹ سرکش عربی گھوڑونکو کھینچے ہیں یہانتک کہ دجلے سے اوتر کر شہروں میں پہیل گئے پس نوشیروان نے ان خوابوں کے تعبیر کے واسطے تحقیق حال کے کاہن کے پاس اپنے قاصد بھیجے اور سطیح کاہن کی بابت جو اپنا نظیر اس فن میں نرکہتا تہا قاصد نوشیروان پہونچا اور اوسوقت سطیح سکرات موت میں تہا پس قاصد نے اوسے سب حوادث اور نوشیروان کی خوابونکا بیان کیا پر وہ ہلا اور اوسنے بہی بابل کی خرابی کا ذکر کیا اور کہا اذا ظہرت التلاوة وبعث صاحب الہراوة وغاض وادی السماوة وغاضت بحیرة ساوة وخمدت نیران فارس لم یکن بابل للفرس مقاما ولا الشام للسطیح شاما

یعنے جسوقت تلاوت قرآن شریف کی ہونے لگی اور جسوقت ہوجائین صاحب عصا
درجاری ہوجاوے وادی سماوہ اور خشک ہوجاوے بحیرہ ساوہ اور بجھہ جاوے آگ
فارس کی تو نہی گا بابل فارسیون کا مقام اور شام سطیح کا خواب گاہ اور یہہ کلمات کہکر
جان بجان آفرین سپرد کئے پس اب واضح ہو کہ یہہ سب بشارات نبوی ہین اور اوس خرابی بابل کی جو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین ہوئی ہی خبر ہی اور اوس وقت ہی کی چند شاہد ہین پہلا
شاہد یہہ ہی کہ اولاً داود علیہ السلام نے میلاد مسیح علیہ السلام سی ہزار برس پہلی خبر دی
کہ بابل خراب ہوگا اور اوسکی مخرب کو مبارک فرمایا اور بعد حضرت یسعیاہ علیہ السلام نے قریب
اٹھہ سو برس کی پہلی میلاد مسیح سے خبر دی اور فرمایا کہ بابل خراب ہوگا اور مانند سدوم اور
عمورہ کی یعنے قریہ قوم لوط کی ہوجائیگا اور پہر کبھی آباد نہوگا اور پشت در پشت کوئی اسمین
نہ بسیگا اور پہر گز عرب لوگ وہان خیمے اپنا نہ لگاوین گی اور پہر قریب پانسو برس کی پہلی
میلاد مسیح سی یرمیاہ علیہ السلام نے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا اور پشت در پشت کوئی
اسمین نہ بسیگا اور وہ مانند سدوم و عمورہ کے ہوجائیگا اور پہر بعد عیسی علیہ السلام کے
یوحنا اونکی حواری نی اپنی مکاشفہ سے بیان کیا کہ بابل ہی بلا شبہہ خون انبیا اور رسولوں
کا لیا جائیگا اور وہ ہمیشہ کو ویران رہیگا اور پہر سطیح نی وقت ولادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا پس ان خبرون کے مطالعہ سی معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک وہ خرابی بابل کی حسب حیثیت انبیاء کرام نی بیان کی تھی
نہین ہوئی اور اب ہوگی وہو المطلوب چنانچہ زمانہ خلیفہ ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین سولہوین سنہ ہجری مین بابل اسطرح ہاتہہ مومنون
برگزیدہ سی خراب ہوا اور پہر آجتک آباد نہوا اور نہ انشاء اللہ تعالی تا قیامت آباد ہوگا
والحمد للہ اور یہہ بشارت اس سبب سی کہ حضرت داود علیہ السلام نے مخرب بابل کو
مبارک فرمایا ہی دلیل حقیقت رسالت و خلافت ہی والحمد للہ دوسرا شاہد یہہ ہی کہ داؤد

علیہ السلام نے خرابی بابل مبارک کو فرمایا اور انقلابات بابل کی مخبروں مین سے حضرت عمر کے سوا اور کسی پر صادق نہین اسکتا تیسرا شاہد یہہ ہے کہ یسعیاہ علیہ السلام نے جو بشارت مثنوی واحدی کی راکب الحمار و راکب الجمل کیطرف سے ساتھ دی ہی اور جسکی اوس بشارت کا نام بشارت جمسایہ عرب رکہا ہی اور اوس بشارت مین راکب الحمار سے سیدنا عیسی علیہ السلام کی ذات پاک کی طرف اشارہ کیا ہی اور راکب الجمل سے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا ہی اوسمین ہی کہ ایک نے اون دو سوار مین سے کہا کہ بابل گر پڑا گر پڑا اور اوسکے تمام بت ریزہ ریزہ ہوئے پس اس خبر کی صداقت اور ذکریت شکنی سے مفہوم ہوتا ہی کہ یہہ اوس خرابی کا ذکر ہی جسکو ایسے ہی لوگ انجام دین بلکہ زمانہ احد الراکبین الساکنین کا ذکر ہے اور عیسی علیہ السلام تو سزا و جزا کی لئے آئی ہی نہین تہی اور اونکی حواریون نے جہاد بہی نہین کیا پس اسلئے وہ احتمال اوٹھہ گیا اور احتمال ثانی یعنی وہ کہ یہہ خبر خرابی بابل زمانہ محمدی تک ہو قائم ہو گیا و ہو المطلوب

**چوتہا شاہد** یہہ ہی کہ اس بشارت مین یرمیاہ علیہ السلام نی فرمایا ہی کہ بڑی قوم اوسپر آویگی اور وہ اوسی خراب کریگی اور کتاب پیدائش سی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ لقب اسماعیل علیہ السلام کی بعض اولاد مکرم منظم کا ہی اسلیے کہ اوسمین اونکی نسبت فرمایا ہی کہ مین اوسی بڑی قوم بناونگا پس اس وجہ سی لابد ہی کہ یرمیاہ علیہ السلام کی کلام کی یہہ معنی ہون کہ اسماعیل ذبیح اللہ کی بعض اولاد حسبۃ للہ تحکما ان بابلیون کو ذبح کریگی پس اب دیکہو کہ کس اولاد سی آپ کی یہہ امر ہوا اور کسنی اللہ عزوجل کی احکام کا انجام دیا سواے صحابہ کی اور کسی کو نہین پاوگے پس اونہین کی یہ خبر ہے وہو المطلوب

**پانچوان شاہد** یہ ہے کہ یوحنا حواری عیسی علیہ السلام نے جسکو آپ رسول کہتی ہین مشاہدہ مین دونون قصون یعنی خرابی بابل ورجم اصحاب فیل کو ایک دفعہ ہی عالم غیب سی دیکہا اور اس سے یون معلوم ہوتا ہی کہ عالم

ظہور مین بہی یہہ قریب قریب ہونگی اور یہہ تو سب جانتے ہی ہین کہ قصہ رجم اصحاب
فیل تھا زمانہ حمل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا ایسے دوسرے قصہ کا یعنی خرابی
بابل جسکے حواری مسیح نے خبر دی ہی اسی زمانہ کے آس پاس مین ظہور ہونا چاہیے چنانچہ زمانہ
خلافت نبوت مین اسکا ظہور ہوا اور بابل جس حیثیت سے کہ یوحنا حواری نے خبر دی
تہی خراب ہوا والحمد للہ چہٹا یہہ ہے کہ یسعیاہ علیہ السلام نے فرمایا وہان
پہر کبہی عرب لوگ خیمے استادہ نکرینگے اس جملہ مین اشارہ اوس قصہ کی طرف ہی جو
قصہ صفین مین واقع ہوا اور وہ یہہ تہا کہ جب وہان لشکر امیر المومنین سیدنا علی ابن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ پہونچا آپ نے حکم فرمایا کہ تم یہان خیمے ستادہ نکرو اسلیئے کہ اسجگہہ پر قہر الہی نازل
ہوا ہی اور اس نشان سے بہی حقیت خلافت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور نیز قصہ صفین ثابت
ہوتی ہی والحمد للہ اور اب یہہ کہنا کہ وہ بابل یہہ بابل فرس نہین ہی بلکہ کوئی اور ہی جو ابہی
خراب نہین ہوا سوای ہٹ دہرمی اور بے انصافی کی کیا ہی پہلی یہہ کہ کوئی بڑا ہی بابل سوای
اس بابل کی جسکا چاہ مشہور ہی سننے مین نہین آیا دوسری یہہ کہ ایسی بابل جسمین انبیا و رسل
کرام کا خون ہوا ہو سوا اسکی اور نہین معلوم ہوتا ہے تیسری یہہ کہ خرابی بابل کی بشارت
جابجا بزبان مسیح علیہ السلام نے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی اور اوسکی
بت شکنی کا حکم فرمایا اور حضرت مسیح علیہ السلام تو جزا و سزا کے لیئے آئی نہین تہے
لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کام کے لیئے آئے تہے اور سیاق عبارت سے بہی
معلوم ہوتا ہی گویا کہ یہہ فرماتی ہین کہ ہم اس کام کو انجام دلوینگے اور پہر زمانہ خلافت نبوت
مین بہی وہ خراب نہو جاتی تعجب ہی - چوتہی یہہ کہ سطیح نے اپنی حالت جان کندنی مین
بوقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ خرابی شام و بابل کی خبر دی اور
ملک شام تو خراب ہوا اور قتل ہوا ہی اور وہ اوسکی خبر صادق نکلی پہر بابل کیسی اس زمانہ
مین خراب نہوتا اسلیئے کہ جب ایک دفعہ کئی خبرین دین اور سب سچی نکلین تو ایک جو

موافق وحی انبیاء کرام ہو تو وہ کیسی ہوئی ہو سوال یہ ہے الیس انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ بابل کی خرابی کیون شروط ہوئی جواب خرابی بابل کی جس حیثیت سے کہ
خبرون مین مذکور ہی گویا کہ شعبہ خرابی قیامت سے تھی لیس اوس زمانہ مین کہ جو نمونہ قیامت
تھا اور قریب قیامت ہو نی چاہی اور وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہی اسلیے کہ آپ سزا و جزا کیلیے تھے اور آپ مظہر اتم صفات الہی کے ہین ور الکا زمانہ نمونہ
قیامت تھا کہ جس کسی نے آپ کے آبا و اجداد و برادران کو تکلیف دی تھی اوسکا بدلا
آپ کے زمانہ مین اونسے لیا گیا اور بابل بھی منجملہ اونہین شہرون کی تھا اسلئے کہ اوسمین حضرت
ابرہیم علیہ السلام آگ مین ڈالی گئے تھے اور بنی اسرائیل وہان ستر برس تک قید رہے
اور بیت المقدس اسے اونھین نے پامال کیا خراب کیا تھا پس لاسکتی آپ کے زمانہ پر یہ سزا بھی
بابل کی موقوف و منحصر تھی اور آپ کے زمانہ مین ہی ہوئی والحمد للہ اور واقدی مین فتوح
عراق مین شہر بہرسیر کی بیان مین ہی کہا واقدی رحمہ اللہ نے اور جب کہ پہونچے سعد موضع
کوثا مین تو اوترے اوس مکان مین کہ قید کیا تھا وہان ابراہیم علیہ السلام کو سو نماز پڑھی
اوسمین اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا انحضرت پر اور پڑھا او تلک الایام نداولہا بین
الناس ولیعلم اللہ الذین امنوا ویتخذ منکم شہداء واللہ لا یحب الظالمین الترجمہ اور یہہ
دن بدلتے لاتے ہین ہم لوگون مین اور اسواسطے کہ معلوم کرے اللہ جسکو ایمان ہی اور کر لی
بعضی تم مین سے شہید اور اللہ نہین چاہتا ناحق والونکو چوتھی بشارت بشارت پنجم زبور
۹ ورس ۷ لیکن خداوند ابد تک تخت نشین ہو اوسنے عدالت کیلئے اپنی مسند تیار کی ہے
۸ اور وہ صداقت سے جہان کا انصاف کریگا اور راستی سے قومونکی عدالت کریگا ۔
۱۹ ۔ اوٹھ اے خداوند کہ انسان غالب ہو وے قومون کی عدالت تیرے حضور کیجاوے
۲۰ اے خداوند اونکو ڈرا کہ قومین اپنی تئین بشر ہی جانین انتہی اس زبور مین بیان ہے کہ اللہ تعالی نے
اپنی مسند تیار کی ہی اور وہ صداقت سے جہان کا انصاف کریگا پس یہ مسند انصاف

ڈالنے تیار کرنا۔ بیان روز قیامت نہین ہو سکتا اسلیے کہ ڈرانا اور بشارت دینا اس
دنیا مین ہی نہ آخرت مین اور اس دنیا مین وہ زمانہ جسمین ڈرانا اس امر سے ہوا کہ تثلیث
اوٹھ جاے اور توحید قایم ہو جاے وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو سی اسلیے تعبیر
آپ کی زمانہ کی اس بشارت تندیری سی ہو گئی والحمد للہ پانچوین بشارت ۵ بشارت
قدیم الایام صحیفہ دانیال باب ۷ (۱) شاہ بابل بلشیفر کی پہلی سال دانیال نے اپنے بستر پر
ایک خواب اور اپنی سر کی رویتین دیکہین تب اوسنے اوس خواب کو لکہا اور اوسکا احوال
مفصل بیان کیا (۲) دانیال بولا اور کہا کہ مین رات کو ایک رویا دیکہی اور کیا دیکہتا ہون
کہ آسمان کی چار ہوا مین بڑی سمندر پر باہم زور سے چلین (۳) اور سمندر سے چار بڑے
حیوان جو ایک دوسری سے متفرق تہی نکلے (۴) پہلا شیر ببر کی مانند تہا اور عقاب
کی سے پنکہ رکہتا تہا اور مین دیکہتا رہا جب تک کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام
بیٹہہ گیا اور آدمی کیطرح پانون پر کہڑا کیا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا (۵) اور
کیا دیکہتا ہون کہ ایک دوسرا حیوان ریچہ کی مانند تہا اور وہ ایکطرف سیدہا کہڑا ہوا
اور اسکی منہہ مین اوسکے دانتون کی درمیان تین پسلیان تہین اور اونہون نے اوسے
کہا کہ اوٹھہ اور بہت گوشت کہا (۶) بعد اسکی مین نے نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک اور
حیوان تیندوے کی مانند اوٹہا جسکی پیٹہہ پر پرندے کیسی چار پر تہے اور اوس حیوان کے چار سر تہے
اور سلطنت اوسے دیگئی (۷) اوسکی پیچہی مین نے رات کی رویتون کی وسیلے دیکہا اور کیا دیکہتا
ہون کہ چوتہا حیوان ہولناک اور ہیبتناک اور نہایت زبردست اور اوسکے دانت
لوہی کی تہی اور بڑے بڑے تہے اور وہ نگل جاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور پچہے کو اپنی پانون سے
لتاڑتا تہا اور یہہ اون سب حیوانون سے جو اوسکی اگے تہی متفرق تہا اور اوسکے دس
سینگ تہے (۸) مین نے اون سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکہتا ہون کہ اونکے بیچ مین
سے ایک اور چہوٹا سا سینگ نکلا جسکے اگے پہلی تین سینگ جڑ سے اوکہاڑے گئے اور

کیا دیکھتا ہون کہ اوس سینگ مین آنکھین تہین انسان کی آنکھون کے مانند اور ایک مونہہ
تہا جو بڑی بڑی باتین بول رہا ہے ۹ مین دیکھتا رہا یہان تک کہ کرسیان رکھی گئین
اور قدیم الایام بیٹھ گیا اوسکا لباس برف سا سفید تہا اوسکے سر کا بال صاف پشم کے
اونکے مانند اوسکا تخت آگ کے شعلہ کے مانند تہا اوسکی پہیے آگ کے مثل تھی ۱۰ ایک
آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکے آگے سے نکلا تہا ہزارون ہزار اوسکے خدمت مین حاضر تہے
اور لاکھون لاکھ اوسکے آگے کھڑے تہے عدالت ہو رہی تہی کتابین کہلی ہوئی تہین ۱۱ مین نے
دیکھا یہان تک کہ اوس سینگ کی آواز کے سبب جو بڑی گھمنڈ کی باتین بولتا رہا آن مین
یہان تک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین
ڈالا گیا ۱۲ اور باقی حیوانون سے سلطنت بہی اون سے لی گئی پر اونکی زندگی قائم رہی
ایک مدت اور ایک ساعت تک ۱۳ مین نے رات کی رویتون کے وسیلے دیکھا اور
کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدمزاد کے مانند آسمان کے بادلون کے ساتھ آیا اور قدیم الایام
تک پہونچا وے اوسے اوسکے آگے لائے ۱۴ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اوسکو
دی گئی کہ سب قومین اور مختلف زبان بولنے والی اوسکی خدمت گذاری کرین اوسکی سلطنت
ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ رہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زایل نہوگی ۱۵ مجھہ دانیال
کی روح میرے بدن مین ملول ہوئی اور میرے سر کی رویتون نے مجھے گھبرا دیا ۱۶ مین اون مین
سے جو نزدیک کھڑے تہے ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے اون ساری باتون کی حقیقت
پوچھی اوسنے مجھسے کہا اور ساری حقیقت مجھے بتلائی ۱۷ ای چار بڑی حیوان چار بادشاہ
ہین جو زمین پر برپا ہونگے ۱۸ لیکن حق تعالی کی مقدس لوگ سلطنت لے لینگے
اور ابد تک ہان ابدالاباد تک اس سلطنت کے مالک رہینگے ۱۹ تب مین نے چاہا کہ چوتہی حیوان
کی حقیقت جانون جو اون سبھون سے متفرق تہا کہ نہایت ہیبت ناک تہا جسکی دانت لوہی
کے اور ناخن پیتل کے تہے جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچے کو اپنی پانون سے لتاڑتا تہا

بڑ۔ اور دس سینگون کی جو اوسکی سر پر تہے اور اوس ایک کی جو نکلا اور جس کے آگے تین
گر گئے ۲۰ ان دس سینگ کی جسکی آنکہین تہین اور ایک منہہ جو بڑی گہمنڈ کی باتین بولتا
تہا اوسکا چہرہ اوسکی ساتہیون کی نسبت زیادہ مہیب تہا ۲۱ مین نے دیکہا کہ وہی سینگ
مقدسون سی جنگ کرتا تہا اور اون پر غالب ہوتا رہا ۲۲ جب تک کہ قدیم الایام آیا اور حق تعالی
کی مقدسون کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس لوگ سلطنت کی مالک ہووین
۲۳ وہ یون بولا کہ چوتہا حیوان چوتہی سلطنت ہی جو دنیا مین ہوگی اور تمام سارے سلطنتون سی
متفرق ہوگی اور ساری زمین کو نگلیگی اور اوسی لتاڑیگی اور اوسی ٹکڑی ٹکڑی کریگی ۲۴ اور
وہی دس سینگ جو ہین سو دس بادشاہ ہین جو اس سلطنت مین اوٹہینگے اونکی بعد ایک اور اوٹہیگا اور وہ پہلون سے متفرق
ہوگا اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا ۲۵ اور وہ حق تعالی کی مخالفت مین باتین کہیگا اور حق تعالی کی مقدسونکو تصدیع دیگا
اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل ڈالی اور وہی اوسکے قبضی مین دی جاوینگی
یہان تک کہ ایک مدت اور مدتین اور آدہی مدت گذر جاویگی ۲۶ پر عدالت بیٹہیگی اور وی
اوسکی سلطنت اوس سے لے لینگے کہ اوسے ہمیشہ کے لیے نیست و نابود کرین ۲۷
اور تمام آسمان کی تلی کی ساری مملکتین اوسکی بندگی کرینگی اور فرمانبردار ہووینگے
بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین تنبیہ ملکی ہین ہر درس ۱۷ ایسی بڑی چار حیوان
چار بادشاہین جو زمین مین برپا ہونگے لیکن حق تعالی کے مقدس لوگ سلطنت لیلینگے درس ۲۳
وہ یون بولا کہ چوتہا حیوان چوتہی سلطنت ہی جو دنیا مین ہوگی الخ پس اس
تفسیر فرشتہ معصوم سی چارون حیوان شیر ریچہہ تیندوا اور ایک حیوان ہیبتناک غیر
مسمی چار سلطنتین معلوم ہوئین اور چوتہی حیوان غیر مسمی کی دس سینگ دس بادشاہ اولوالعزم
جسکو کلمہ اونہکی بیان فرمایا ہی معلوم ہوئی اور گیارہوان سینگ بہی اس سلطنت کا ایک
بادشاہ نکلا اور تین اوسکی ویسی گروہ کی بہی تین بادشاہ نکلی مگر یہ سینگ اونکو اکہاڑ ڈالیگا
اور یہ سینگ یعنی بادشاہ باتین کبہو غرور کی بولیگا اور مقدسون سے جنگ کریگا مضمون

تعبیر مدت دوم ۲ مدتین اور پہر فرشتہ معصوم کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس بیان کی ابتدا ایک
مدت اور دو مدتین اور آدہی مدت تک یہ سلطنت اور رہیگی اور پہر مشتبہ ہوکے دوسری
سلطنت کے الٹ جاینگے پس ابتین اولا التفسیر و التطبیق تعبیر معصوم کی تعبیر ہوا پس اونچ
ہو کے یہ خواب بیت فارس مین دیکہی گئی جس زمانہ مین بنی اسرائیل وہان تہے اور اسی کتاب
دانیل مین شروع سے اسکا بیان ہے اور شروع بشارت ہزار الہی بادشاہ بابل بلشضر کی
پہلی سال مین موجود ہے پس زمین سے اس تعبیر مین وہی زمین مراد ہی اور وہانکی ہی سلطنت
کا یہ خیال ہے اور بیان ان سلطنتونکا یہ ہے سلطنت اول بلشضر کی ہے جسکے پہلے سال حاجی مین
یہ خواب دیکہی گئی اور بادشاہ بسبب بی ادبی ظروف بیت المقدس کی قتل ہوا اور مادیونکی
سلطنت شروع ہوئی اور بشارت دانیلیہ تحریر مین بیان اسکا گذر گیا دوسری
سلطنت مادیون کی ہے اور اسی دارا مادی ہے اوسکا شروع ہے اور پہر تیسری سلطنت
کیانیونکی ہے اور شروع اس سلطنت کا پانسو تیس برس پیشتر میلاد مسیح سے ہوا اور پہلا
بادشاہ اس سلطنت کا قورس ہے اور چوتہی سلطنت ساسانیون کی ہے اور پہلا بادشاہ
اس سلطنت کا اردشیر بابکان ہے اور نوشیروان تک جنکی سلطنت ایکسوترین یا ایکسوترت سے
زیادہ رہی ہوا اور کلمہ اوٹہینگے اور پہر صادق آئی اس سلطنت مین دس بادشاہ ہوئے ہین
اردشیر بابکان ۱۴ سال شاپور بن اردشیر ۳۰ سال بہرام بن بہرام بن بہرام ۱۳ سال
شاپور بن ہرمز ۷۲ سال بہرام بن شاپور اول ۱۴ سال یزدگرد ۲۲ سال بہرام گور
۲۳ سال یزدگرد ثانی ۱۸ سال قباد ۴۳ سال نوشیروان ۴۸ سال پس بیان یہ
اون دس سلاطین کا جنکو فرشتہ معصوم نے بیان فرمایا تہا کہ دس سینگ یعنی دس بادشاہ مراد ہین
ہوگیا اور پہر تفرقہ سرحد کی بادشاہ اس سلطنت کا خسرو پرویز ہے اور خسرو پرویز نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے فرمانے سے سرکشی کی جیش آیا اور نامہ مبارک کو چاک کر کے اپنی سلطنت کا فرمان چاک کرایا اور بلواسطہ باذان
حاکم یمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فارس مین بلوانا چاہا تہا اور بیان اسکا یہ ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے سات برس

مین تحریر ہین فرامین محمدی سلاطین کو لکہی اور دعوت الی اللہ کی منجملہ اونکی ایک نامہ شاہ فارس
پرویز بن نوشیروان کی تحریر فرمایا جسکا ترجمہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ سے
بجانب کسری بزرگ فارس ہے کہ سلام اوس شخص پہ جو اتباع راہ راست کرے اور اللہ تعالی
کی طرف پہیرے اور گواہی دے اس بات کی کہ خدا ایک ہے اور محمد اوسکی بندے اور رسول
ہین مین تجہی اسلام کی طرف بلاتا ہون تحقیق مین اللہ کا رسول ہون تمام آدمیون کی طرف
تا ڈراون اور الزام حجت کردن کافرون پر مسلمان ہو تا کہ تو سلامت رہے اور اگر انکار اور سرکشی
کریگا تو بہ تحقیق مجوسیون کا وبال تیرے اوپر ہوگا پس بعد شرف نزول نامہ گرامی وبعد حصول مطالعہ
نامہ نامی شیطان لعین آگ بگولا ہوگیا اور تکبر کی باتین بولا اور کہا کہ محمد باوجود میری رعیت
ہونیکی ایسا لکہین اور اپنا نام میری نام سے اوپر لکہین اعوذ باللہ من الجہل المرکب اور رسول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہی نہ پوچہی بلکہ جواب ہی نہ لکہا اور گرامی نامہ چاک کر دیا اور اپ
نکالدیا فمزق کتابہ فرق اللہ ملکہ جسنے میرا نامہ چاک کیا اللہ اوسکی سلطنت کو چاک کرے
یا اوسکی سلطنت کو ٹکرے ٹکرے کیا اور بعد ازان اوس بدبخت ازلی و شقی لم یزلی نے باذان کو
جو اوسکی طرف سے حاکم یمن تہا لکہا کہ سنا گیا کہ کوئی شخص عرب مین دعوی پیغمبری کرتا ہے لازم
ہے کہ بواسطہ چند اشخاص معتمد کی اسطرف روانہ کر باذان نے موافق اوسکے حکم کے بابویہ اور خرخرہ
کو خدمت نبوی مین تحقیق حال کے لیے بہیجا اور خدمت بابرکت مین لکہا کہ ان دونون کے
ساتہ کسری کے پاس جانا چاہیے پس وہ اول طائف مین آئے اور پہر مدینہ منورہ مین خدمت
نبوی مین حاضر ہوئے اور سبب حضوری بیان کیا آپ نے اونکی شوخی تکلفی سے تبسم فرمایا کہ
اول دعوت اسلام کی اور پہر فرمایا کہ کل اسکا جواب ملیگا بروز آئندہ آپ نے فرمایا کہ باذان
کو خبر دو کہ میری پروردگار نے رات گذشتہ ساتہ نجمے شیرویہ سے خسرو پرویز کو مروا ڈالا اور
شیرویہ نے خسرو پرویز کا شکم چاک کر دیا اور باذان کو بوساطت اونہین رسولان کسری کے
دعوت اسلام کی اور خوشخبری شیوع اسلام کی ملک فارس مین دی اور بصورت اسلام

باذان کو حاکم یمن مقرر فرمایا چنانچہ باذان اسکی تصدیق خبر قتل خسرو پرویز اور
تب شریعہ کی اون کو کہ نبی عربی سے کیہ تعرض نکرے مع جماعہ کے تواضعا مسلمان ہوے
پس اگر اس قصہ سے تصدیق درس ۵ و ۲ کلام معصوم اور وہ حق تعالی کی مخالفت
مین باتین کریگا او جاہیگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل ڈالے ہوگئی اوس سے زیادہ
اور کیا بینا ہوگا کہ صاحب شریعت ہی سے مواخذہ کرنیکا ارادہ کیا اور نیز قتل خسرو پرویز
سے تصدیق درس امین ذ دیکہا یہانتک کہ اوس سینگ کی آواز کی سبب جو بڑی گھمنڈ
کی باتین بولتا تہا مین یہان تک دیکہتا رہا کہ وہ حیوان مار گیا اور اوسکا بدن ہلاک
کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین ڈالا گیا ہوگئی اور یہ وارث خسرو پرویز کہ جیسی ہونیکی بہی خبر دی ہے اور
خسرو پرویز نے تین بادشاہون پر غالب ہوا اول ہرمز پر کہ اوس سے سلطنت لی لی
دوسری بہرام چوبینہ پر جو بادشاہ ہوگیا تہا تیسری گستہم پر اور وہ بہی گویا کہ بادشاہ ہی تہا
اور کلام ملک معصوم مین ہے وے اوسکی قبضہ مین دی جاوینگی یہان تک کہ ایک مدت اور
مدتین اور آدہی مدت گذر جاویگی ۲۶ پر عدالت بیٹہیگی الخ اور تفسیر اس کلام کی یہی ہے
کہ موجب ہلاکت اس شخص کہ یہہ سلطنت قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرن شیخین یعنی
حضرت ابوبکر الصدیق خلیفہ اول و حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی اور نصف قرن حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ وارضاہ تک رہی گی کہ یزدگرد بادشاہ سلطنت مذکور کا اوس وقت تک
زندہ رہا اور کہین کہین سامان فساد برپا کرتا رہا گو دار السلطنت خلافت حضرت عمر
رضی اللہ عنہ مین تحت حکومت مسلمانون کی آگیا تہا اور مسلمان مالک ہوگئے تہے اور
سن انتیسوین [۲۹] ہجری مین ٹہیک نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین وہ ہلاک
ہوا اور وعدہ الہی پورا ہوا تنبیہ کعب احبار رضی اللہ عنہ نے جو زمانہ ملوکی مین حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تہی شاید اسی بشارت سے اخذ کر کے بیان کی ہے تفسیر و تطبیق
کلام ملک معصوم پوری ہوئی اب چند امور متعلق اصل کلمات خواب ضروری البیان ہیں

نوین ورس مین آپ نے یہان تک دیکہا کہ کرسیان رکہی گئین اور قدیم الایام شیشہ
قدیم الایام کا مصداق اول ما خلق اللہ نوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کرسیان
مساجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے
وقت بیٹہنے تخت سلطنت پر یزید پلید کی بہی دیکہا تہا کہ منبر حضرت معاویہ رضی اللہ
عنہ اولٹ گیا اور معاً دیکہتی ہی اس خواب صادق کی اپنی وطن مالوف مدینہ منورہ
مین ہی حرم مکہ موذ نتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید لباس کو دوست رکہتی تہی اور
خاص بروز جلوس تخت یعنی منبر روز جمعہ لباس نو یا شستہ شدہ کی ساتہ زینت فرماتی
اور امت کو بہی یہی حکم فرمایا ہی اور آپکی موی مبارک صاف سنہری اون کی مانند تہے حلیہ شریف مین بہی
آپکی موی مبارک کو مکہ لونکی بالونکی ساتہ تشبیہ دی ہی اور آپ اکثر سر مبارک مین ہوتی تہی اور شانہ
کرتی تہی اور مانگ بہی نکالتی تہی اور موی پریشان سے آپ ناخوش ہوتے تہی نوین
ورس مین ہی ایک آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکے آگی سے نکلتا تہا ہزارہا ہزار
ہزار اوسکی خدمت مین حاضر تہے لاکہون لاکہہ اوسکے آگی کہڑی تہے آتشی
سیلاب وہی حکم تا دیب ہے جسمین احراق نخل وغیرہ ہوا اور تمام زمین اور آسمان
دست بستہ آپکی خدمت مین موجود اور بظاہر لاکہون ہزارون خدمتمین حاضر تہی غزدہ تبوک
مین بعض روایات کی موافق ستر ہزار آدمی کی قریب تہی حجۃ الوداع مین بیشمار آدمی تہی
عدالت ہو رہی تہی ظاہر ہی قولہ اور کتابین کہلی ہوئی تہین بصورت فرقان مجید کو ایک کتاب
ہی اور نزول کا نام مجید یعنی تمام کتابین ماضیہ کہل گئین تیرہوان ورس ہی مین نی رات
رویتون کی وسیلے دیکہا اور کیا دیکہتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمانکی بادلون
ساتہ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وہ اوسے اوسکے آگے لائے یہہ بیان نزول
وحی الٰہی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بواسطہ جبرئیل عم کے شروع رسالت کا ہی
اور حضرت جبرائیل بشکل انسان نورانی اسوقت آئی تہی اور بادلون میری سر آئی تہی

اور آن حضرت کو باولدین پر بہی نشرالہی چودہوان درس ہے اور تسلیلا و حشمت اور
ادسی دیکہی گئی کہ سب قومین اور امتین اور مختلف زبان بولنی والی اوسکی خدمتگذاری
کرین اوسکی بادشاہت ابدی سلطنت ہی جو جاتی نرہیگی یہہ درس بیان کرتا ہی کہ
اپکی رسالت تمام ہر کسی ملک اور کسی زمانہ کی ساتہہ مخصوص نہین ہے اور ایسی ہی ساتہہ خلافت باطنی
کی خلافت ظاہری کی بہی خبر دیتی ہی اور ختم نبوت اور دوام سلطنت ظاہری کو بیان کرتی ہی
آٹہوان درس پہنچ گیا کہ وہی سینگ مقدسونسی جنگ کرتا اور اونپر غالب ہوتا رہا جبتک کہ
قدیم الایام آیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس لوگ سلطنت کی مالک ہوں یہ بیان تحریر نامی
نامی یسوعی حسرو پرکی ہی اور آنا قدیم الایام کا قدیم الایام کی رسول کا آنا ہی اسلئے کہ رسول گویا
کہ رسل کا حکم ہوتا ہی جیسے بشارت بشارتنزیلیہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۲۸ - درس
(۹) وہ کسکو دانش سکہاویگا اور کسکو وعظ کر کی سمجہاویگا اونکو جنکا دودہ چہڑایا گیا جو
چہاتیونسی جدا کیگی (۱۰) کیونکہ حکم پر حکم قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا یہان تہوڑا اوہان
(۱۱) ہان وہ وحشی کی سی ہونٹہون اور اجنبی زبانسی اس گروہ کی ساتہہ باتین کریگا
(۱۲) اور اونسی اوسنی کہا کہ یہہ وہ آرامگاہ ہی تم اونکو جو تہکی ہوئی ہین آرام دیجیو اور یہہ چین
کی حالت ہی پر وی شنوا نہوویں (۱۳) سو خداوند کا کلام اونسی یہہ ہوگا حکم پر حکم
حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تہوڑا یہان تہوڑا وہان تاکہ وی چلی جاوین
اور پچہاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہوویں (۱۴)
پس ای ٹہٹہ باز آدمیون جو اس گروہ کی جو یروسلم مین ہی حکمرانی کرتی ہو خداوند کا کلام
سنو (۱۵) از بسکہ تم کہا کرتی ہو کہ ہمنی موت سی عہد باندہا اور عالم غیب سی پیمان
لیا جب مہلک تازیانہ بیچ سی ہو کی چلیگا ہمپر نہ پڑیگا کہ ہمنی جہوٹہ کو اپنی پناہ کیا ہی اور
دروغگوئی کی آڑ میں اپنی تئین چہپایا ہی سو (۱۶) باوجود اسکی خداوند یہوواہ یون
فرماتا ہی دیکہو مین صیہون مین بنیاد کی لئی ایک پتہر رکہونگا ایک آزمایا ہوا پتہر کونی کی سر کیلئی

کونے کی سیر کا مضبوط نیو ڈالا ہے اوس پر جو ایمان لاوے وہ اوتاولی نکریگا یعنی شرمندہ نہوگا ۱۷ سو
اور میں سوت پر عدالت اور سہول پر صداقت رکہونگا اور اولے جہوٹ کی پناہ کو جہاڑ ڈالینگے
اور پانی چہپنے کی مکان بہالے جائینگے ۱۸ اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ٹوٹیگا اور تمہارا
جو اتفاق عالم غیب سے قائم نرہیگی جب وہ مہلک تازیانہ بیچ سے ہو کے چلیگا تب تم
اوسکے جہاڑ ڈالنے کے نیچے پامال ہوجاوگے ۱۹ جس وقت وہ گذرتا ہو وے تمہیں لے جائیگا
ہر ایک صبح کو گذریگا اور دن و رات کو بھی بلکہ اوسکا چرچا سنتا ہی گہبرانیکا سبب ہوگا
کہ خداوند اوٹہیگا جیسا کوہ پراصیم میں اور وہ غضبناک ہوگا جیسا جبعون کی وادی میں تا اپنا
بلکہ غیر معمولی کام کرے اور اپنا عمل کر گذرے ہاں اپنا انوکہا عمل ۲۲ سو اب تم ٹہٹہا مت
کرو نہو کہ تمہاری بندش سخت ہو جاویں کیونکہ میں نے خداوند رب الافواج سے سنا ہی کہ
اوسنے کامل اور مصمم ارادہ کیا ہی کہ ساری زمین کو تباہ کرے ۲۳ کان دہر کے میری آواز
سنو متوجہ ہو کر میری بات پر دل لگاو ۲۴ کیا کسان بونے کے لیے سب دن ہل چلایا کرتا
کیا ہر وقت وہ اپنی زمین کو جاسا کرتا اور اوسکے ڈہیلے پہوڑا کرتا ہے ۲۵ جب وہ اوسکو
ہموار کر چکا سو کیا وہ اجوائن کو نہیں چہینٹتا اور زیرا کو نہیں ڈالتا اور گیہوں کو پانت پانت
میں نہیں بوتا اور جو کو اوسکے معین مکان میں اور دیو کدم کو اوسکے خاص کیاری میں نہیں
بوتا ہے ۲۶ کیونکہ اوسکا خداوند اوسکو تربیت کرکے تمیز بخشتا اور اوسے سکہلاتا ہے ۲۷ اور
اجوائن کو داونے کی ہینگی سے نہیں داونتے اور زیرے کی اوپر گاڑی کی پہیہ نہیں پہرائی جاتی
بلکہ لاٹہی سے اجوائن جہاڑتا ہی اور زیرے کو چہڑی سے ۲۸ روٹی کی غلہ پر داون چلایا جاتا ہے
لیکن وہ ہمیشہ اوسے داونتا نہیں رہتا اور اپنی گاڑی کی پہیہ اور گہوڑونکو ہمیشہ اوسپر پہراتا
نہیں رہتا وہ اوسے سراسر نہیں کچلیگا ۲۹ یہ بہی رب الافواج سے مقرر ہوا ہے
جسکا انتظام عجیب اور اوسکے دانائی بڑہی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح
ہو کہ یہ بشارت یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور یا مسیح علیہ السلام کی ہے—

ہمارے نزدیک یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے اور دلائل ہماری دعوی
کی یہہ ہین دلیل اول نزد ہین ۱۴ اسے ۱۵ تک یہہ مضمون ہے کہ ہر رسول کے
زمانہ مین دعوی یہود تمنا ہی موت جو بسبب دعوی مقبولیت اور محبوبیت عند اللہ
کرتی تہی رہ تو ٹہیگا اور نقض کر دے لیئے ضروری ہے کہ وہ تمنی اس دعوی کی جنکی طلب ہوتا کہ اس صورت
مین بسبب نکرنے اس دعوی کی باوجود سہل ہونیکے نقض دعوی مذکور معلوم ہوا اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی زمانہ مین یہہ نقض دعوی یہود ہوا نہ زمانہ مسیح مین اور آیہ
کریمہ قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت
ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین اسی باب مین نازل
ہے تنبیہ اس معجزہ سے صاف صدق دعوی یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم ثابت ہے ورنہ
تکذیب کیا مشکل تہی اور دو طرح تکذیب اس جگہہ ممکن تہی ایک باتیان ما طلب اللہ
دوسری تکذیب پیشین گوئی ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم قتل و استرقاق و جلاے
وطنی وغیرہ اختیار کیا اور فقط لفظ تمنی الموت نکہا کیونکر سہتے کہ اس وقت
اوس سے زیادہ کم بختی آئی. دلیل دوم ورس ۱۰ اور ۱۲ مین نزول الہی کتاب کا جو
جامع احکام الہی ہو اور نہ متعددہ اور مقامات مختلفہ مین نازل ہو بیان ہے اور نزول
قرآن شریف کا سچا اسکا مصداق ہے نہ نزول انجیل کیونکہ تمہارے موافق انجیل مکتوب حواریین ہے
نہ منزل من اللہ اور ہمارے نزدیک انجیل عیسوی منزل من اللہ مرۃ واحدۃ ہے اور اسی
باب مین آیہ کریمہ وقرآنا فرقناہ لتقرءہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا قل آمنوا بہ
اولا تؤمنوا ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذا یتلی علیہم یخرون للاذقان سجدا ویقولون
سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا ویخرون للاذقان یبکون ویزیدہم خشوعا
نازل ہوئی ہے لتقرءہ علی الناس علی مکث گویا کہ فائدہ صیغہ نون ورس لبشارت
مذا کی طرف اشارہ ہے اور آگے ان الذین اوتوا العلم من قبلہ مین اشارہ گویا کہ طرف

اس بشارت کی ہی اور جواب شبہ واہیہ قریش کا بھی جسکا بیان صراحتہ اس آیۃ کریمۃ
مین ہے وقالوا لولا نزل علیہ القرآن جملۃ واحدۃ کذلک لنثبت بہ فؤادک
ورتلناہ ترتیلا ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا اور حاصل جواب سابقہ منع
قبح نزول کذائی کی سے اور بیان ثبوت فائدہ تثبیت فواد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اور تثبیت شیر خوارگان استعداد اور بیان کرنا اس امر کی کہ خاصہ اس کتاب کا نزول
کذائی ہی اور شاہد اسکی اہل علم مین بلکہ یہ نعمت تنزیل موجب سجدات شکر ہی اور صحابہ کرام نے
بھی تنزیل کلام الہی کو بڑی احسانات الہی سی شمار کیا ہی اور کہا ہی کہ ہم لوگ پابندی
شریعت کی نہ تھی پس اگر اس صورت سی ہمین یہ تمام شریعت نہ بتلایا جاتا تو ہم متحمل اسکے
نہوسکتے اور یہی صحیح ہی دیکھو یہود نے وقت نزول توریت کیا [illegible] کی کس صورت
سے مانا تہا پہاڑ سر پہ کہڑا کیا گیا تہا جب ناچار ہوکر قبول کرلیا تہا اور قریش کا
کیا ذکر ہے البتہ طالب اور غیر طالب کا فرق بہت سا ہی نکتہ شروع بیان تنزیل درس
ذیل سی ہے اور تیرہوین درس پر ختم اگر دس اور تیرہ کو جمع کرو تئیس ۲۳ برس مدت
نزول کلام مجید کیطرف اشارہ نکلی **دلیل سوم** درس ۱۱ مین تہا ان وہ
وحشی کیسی ہونٹون الخ اور پیدائش کے سولہوین باب کی درس ۱۲ مین نسبت
اسمعیل علیہ السلام کی مذکور ہے وہ وحشی آدمی ہوگا اوسکا ہاتھ سبکے اور سبکے ہاتھ اوسکی خلاف
ہونگی اور وہ وحشی نعوذ باللہ من التحریف یعنی اسمعیل علیہ السلام عربی اللسان تہی اور کلام اللہ
اور کلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہی نہ ایلی مسیحی اور نہ زبان مسیح علیہ السلام
**دلیل چہارم** درس ۱۳ مین بیان ہجرت بسوی آرامگاہ [illegible] کی **دلیل
پنجم** درس ۱۵ مین ہی دیکھو صیہون مین بنیاد کی لئی ایک پتہر رکھونگا ایک آزمایا ہوا
پتہر کونی کا الخ اور بشارت دانیل حجریہ مین بہی بسبب صغر ثمنیت کی یہی لفظ
آیا ہے وقت مراد کعبہ شریف کو بنیاد خلیل علیہ السلام نے بشارت توریت مین کیا

اور حضرت داود نے ابیات ونیز ترجمہ میتا زون نے رد کیا جو کوئے فرس کا سر اہو دابین بالتحقیق تحریر دا ہے اس بشارت مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین کہ بعثت آپ کی گویا کعبہ شریف ہی سے ہوئی ہے **دلیل ششم** اس بشارت کی چند ورسون مین بیان تادیب ناصری اور رد دین محمدی مین ہی ہے **دلیل ہفتم** درس اسے آخر تک تعلق فاروق کا ذکر ہے اور آپکی ایک کرامت عہد خلافت کا این کلمات جب مہلک تازیانہ بیج سے ہوگی جلیگا الخ بیان ہی اور اس کرامت کو حضرت مولنا مرشدنا وہادینا قطب العارفین سند الواصلین امام المتقین سند المحققین حضرت مرشدی سمی حبیب اللہ مولنا شیخ محمد صاحب نوری سالو قدس سرہ مثنوی مین باین اشعار نقل کیا ہے

**نظم**

آن یکی روزی امیر المومنین
پوششش انصاف در بر کرده بود
بود حاضر ہر یکی ہمچون صدر
بود میران کل خراج از پیش عشر
اینقدر تاخیر در حکم خدا
اینقدر گستاخی ای بی ادب
با ہزاران خوف او آورد عذر
غیرت حق کرد یک جوش و خروش
گردنش را از سرش کردم جدا
مستعد شد بر وظایف با خروش
مردمان گفتند تاریخ فلان
گردن آن شاه روم از ہم شکست

بود بر مسند الست شاه دین
جملہ وکلای سران ایران و روم
مرده بیجان بود ہمچون نقش در
چون رسیده زیر مہرش خبر روم
اینقدر گستاخی نائب خدا
ای عمر زید ورگ جانش رسید
یک مشت مقبول شیخان و دگر
در کف خود کرد دره استوار
نائب استم دست من دست خدا
چون رسول روم در اقصای روم
بود قیصر حکمران بر سروران
در کف آن دست بد یک دره

ہیبت حق سایہ بر سر کرده بود
الغرض یکمرد از ہر مرز و بوم
جملہ بد اوراق دفترہا به پیش
گفت با بانگ بلند ای مرد شوم
اینقدر تاخیر در احکام رب
طایر ہوششش ز قفس جو پرید
بانگ زد با غصه ان گشت ہمچو شیر
سمت قیصر ضرب گردان بادار
بعد از ان بر خلعت انداز مسند
رفت پرسان گشت از احوال روم
ناگهان پیدا شد از دست دیوار
که ز خوفش آب ہمی شد تمام

اور درس سولہین سفر شام فاروقی کا بیان ہے مہلک تازیانہ دو معنون سی اسجگہہ
استعمال کیا ہے ایک معنی مشہور اور تطبیق اور بیان اسکا ابہی ہوا دوم معنی صاحب عدل
وداد قامع کفر رافع دین فارق بین الباطل والیقین فرقۃ الیہ عمر الفاروق رضی اللہ
عنہ اور یہہ معنی اس درس سولہین اثبات کیا ہے اور باعث سفر ہذا ابہی تہا کہ جس وقت
صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خیمہ زن ارض مبارک بیت المقدس پر ہوے شہر والون
نی دروازی بند کرکے لڑنا شروع کیا چند ماہ لڑے آخر محاصرہ سے تنگ ہوکر
اپنے پیشوا کے پاس آئی اور اوس سے اپنی تکلیف اور سرگردانی بیان کی وہ ہیچ کو دیہ اوقلعہ
پر آکی مسلمانون سے متوجہ ہوا اور یہہ کہا تم جانتی ہو یہہ شہر بلد اللہ اور حرم محترم الہی
اور ارض مقدس اسی شہر کا نام ہے اور ہمیشہ سی یہہ شہر معزز رہا اور اس شہر کو اب کوئی فتح
نکریگا سوای ایک شخص کی جسکی صورت سی ہم واقف ہین اگر حاکم تمہارا وہی ہے تو ہمین
دکہلادو کہ ہم دروازے کہولدین اور اگر تمہارا حاکم وہ نہین تو اگر سو برس تم پڑی رہو تب بہی
یہہ شہر تمہاری قبضہ مین نہ آئی کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت خالد کو جو شبیہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی تہی پیش کیا اوسنے غور سی دیکہا اور دیکہنے کے بعد کہا یہہ وہ نہین
ہین کسی جگہہ فرق تہا پا گیا اور بے فکر خوشی تمام لوٹ کی چلا گیا صحابہ کرام نی اس بات مین
ایک عرضی خدمت شریف امیر مین روانہ کی آخر کار بعد مشورہ و قرار داد عزم سفر شام مصمم
کیا اور راہی سفر شام ہوی اور منازل طی کرکے شہر بیت المقدس پر پہونچے اور اوسکے
پیشوا اونکی نی جمال فاروقی دیکہ کر دروازی شہر وا کراد ئی اور صحابہ کرام اس آیہ کریمہ
یقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خسرین کو پڑہتی
ہوی شہر مین داخل ہوی والحمد للہ و لیل شلم قیشارت سیلاتہ کتاب پیدائش باب
۹ ہم یعقوب نے اپنے بیٹون کو بولایا اور کہا اپنے کو اکٹہا کرو تا کہ مین اوسے جو پچہلے دنون
مین تم پر بیتیگا خبر دون ورس ۱۰ یہوداہ سے ریاست کا عصا جدا نہوگا اور نہ حاکم

اوسکی یا نون کی درمیان سے جیا رہیگا جب تک کہ سیلا نہ اوئی اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی دوسری مقدمہ مین ثابت ہوگیا ہے کہ زمانہ اخیر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یعنی خاتم النبین آپ مین مسیح علیہ السلام اور یحیی ذونون بھی زمانہ اخیر ہے اور نیز یہود مین بعد غضب احد یعنی انکار رسالہ عیسی علیہ السلام فی الجملہ حکومت اور ازادی باقی تھی عرب مین خیبر وغیرہ جیسوں عدیدہ مستقل ریاستین تھی مگر بعد غضب علی غضب یعنی بعد انکار رسالہ آنحضرت علیہ السلام مثل انکار رسالہ عیسوی حکومت اور ازادی مطلقاً تمام روی زمین پر سے یہود کے مٹ گئی اور تمام روی زمین پر بطور عیسائی اورپار ہوگئے

## چوتھی فصل سن ولادت

نبوی کے ثبوت کے بیان مین بشارت میلادیہ مکاشفات یوحنا باب ۱۶ درس ۱۹ ایہ ساتوین فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا مین انڈیلا تب اسمان کی ہیکل کی تخت کی طرف سے ایک بڑی اواز یہ کہتے ہوئے نکلی کہ ہو چکا ۸ اتب اوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بہونچال آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین پر ہین ایسا بڑا سخت بہونچال کبھی نہ آیا تھا ۱۹ اور وہ بڑا شہر تین ٹکڑی ہوگیا اور قومون کی شہر گرگئی اور بڑی بابل خدا کی حضور یاد آئی تاکہ اوسے اپنی شدت قہر کی می کا پیالہ پلادے ۲۰ تب ہر ایک ٹاپو ٹلکی غائب ہوگیا اور پہاڑ کہین پائے نہ گئے اور آسمان سے آدمیون پر من من بھر کی اولے گرے اور اولون کی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اوس اولی کی نہایت ہی سخت آفت تہی تقریر ۷ مین ہے کہ وہ ہو چکا یعنی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم مین ظہور فرمایا اور وہ ظہور دو دفعہ ہوا مرتبہ اول اپکی والدہ ماجدہ حضرت خاتون آمنہ کے شکم مبارک مین اور مرتبہ دوم اس عالم مین اور ظہور ثانی چونکہ باعتبار ظہورت کے مقدم تہا ذکر مین ہی مقدم کیا اور فرمایا تب اوازین اور گرجین الم اور اوسکو شبیہ بوقت تمام علامت کلو ی اور زہو نچال اس سے ہی زیادہ ہو گیا ہوگا کہ چودہ کنگرے قصر کسری کی گرگئے اور بحیرہ ساوہ بھی خشک ہوگیا اور تمام بیجاجا سیئے اگ فارس بھی بجھ گئی جو مدت سے سلگ رہی تھی گرا اور بعد بابل کی خرابی کا زمانہ تھا بعد حضرت عمر کے زمانہ مین یہ شہر خراب ہوا اور ظہور اول مین جو باعتبار ظہورت کے تھی گو ظہور

تو تہاہی موخر فرما کر فرمایا آسمان سے آدمیون پر من من بہر کے اونکی گری اور بلاؤن کی
آفت سی آدمیون کی خدا پر کفر لگا اور اس تقریر بیان واقعہ اصحاب فیل کا ہی اور سورہ فیل مین انہین
کا بیان ہی اور بیان اس واقعہ عبرت انگیز کا یہہ ہے کہ ابرہہ شاہ یمن نی ایک کنیسہ بنام قلیس صنعا
مین بنا کر ارادہ کیا تہا کہ حج اوسکا ہوا کری اسی اثنا مین ایک شخص نی قبیلہ کنانہ سی
اوسمین رات کو بول و براز کیا بعد واقفیت اس شخص کے اوسنے یہہ قسم کہا کہ مین
کعبہ شریف کو منہدم کر دونگا اور اسی ارادہ خبیث سے لشکر کشی مکہ معظمہ کو کی اور
اوسکے ہاتھی بہت تہی اور سردار اونکا محمود نامی ایک فیل تہا پس حد حرم کے قریب
پہونچ کی چاہتا تہا کہ داخل حد حرم محترم ہوا اور اس فیل کو آگی رکہتی تہے ناگاہ اوس منزل
مین اوسنی موہنہ پہیرا اور قدم آگی نہ اوٹہایا اور بیٹہ گیا ہر چند اوسکو مارا اور زخمی کیا مگر
اوسطرف قدم نہ بڑہایا اگر اور طرف کو لیجاتی تو دوڑا جاتا اور حرم کی طرف کو قدم نہ اوٹہاتا مگر وہ
مردود باوجود اس خرق عادت ظاہر و باہر کی نہ سمجہا آخر الامر حامی حرم محترم نی پرند بیشمار بہیجے
ہر ایک کے پاس تین سنگریزی تہے ایک ایک منقار مین دو دو دونون پنجون مین اور اون
طایرون نی لشکر کی سر پر آکر چہرہ کی بہرمار کرنی شروع کی ایسی نشانہ باز تہی کہ جسکی
مارتی تہی سر مین گہسکر پاخانی کے رستی نکلجاتی اسیطرح اونہون نے اس چہرہ الہی سے
اوس تمام لشکر کو ہلاک کیا ایک شخص مخبر بنکر بادشاہ کے پاس پہونچا جب خبر دی چکا اور اوسنے
پوچہا کہ وہ کیسی جانور تہے ایک جانور کہ گویا ملک الموت اوسکا تہا اوسکی سر پر اڑ رہا تہا
اوسنے اس جانور کو دیکہہ کر کہا ایسے جانور تہے اوسی وقت اوس جانور نے وہ سنگریزہ
جو نامزد اوسکے تہا مارا اوسے ہلاک کیا اور گو یہہ سنگریزی چہرہ کی ہی برابر تہے مگر توپ
گولی کا کام دیتی تہی اسی سبب سی باعتبار عظمت باطنی انکو من من بہر کے اوسنے
فرمایا اور یہہ قصہ زمانہ حمل سید الرسل مین ہوا ہی اور یہہ خرق عادت ذو جہتین سے
ایک جہتہ سے حرمت محترم سی علاقہ رکہتا ہے اور دوسری جہتہ سی حرمت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور یہ مشابہ ہے کہ باعتی فرمان بردار الہی سے ہے بنام حبیب ہی مشہور تھا کہ جیسی کہ تاریخ ولادت مسیح علیہ السلام کی سنہ عیسوی لبھی جاتی ہین ولادت محمدی سے بہی سن محمدی شمار ہونے چاہیے تہین لیکن بعام الفیل مشہور ہوئی سن محمدی کتاب یسعیاہ علیہ السلام کی موافق سن ہجری ہین **پانچوین فصل** بشارت قبل میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین **پہلی سند** بشارت میلاد محمدیہ صحیفہ حبقوق علیہ السلام باب ۳ ورس ۳ خدا تیمان سے اور وہ جو قدوس ہی کوہ فاران سے آیا یعنی اسجگہہ خداوند کریم کی آنا اوسکی رسول کی بعثت ہے اور فاران مکہ معظمہ کا نام ہے خلاصہ تواریخ نامہ کے فصل اسماء مین ہے اور نام رکہا گیا فاران اور پیدایش کی اکیسوین باب مین اسماعیل علیہ السلام کے حق مین مسطور ہے درس ۲۱ اور وہ فاران کی بیابان مین رہا اور وہ باتفاق مکہ مین رہتی تہے اور تہامہ سے تیمان ہو اور تہامہ نام مکہ معظمہ کا ہی قاموس مین ہی تہامہ بالکسر مکہ شرفہا اللہ تعالی اور طیبہ حرم مدینہ ہے م اوسکی شوکت سی آسمان چھپ گیا اور زمین اوسکی حمد سے معمور ہوئی ش یعنی احمد حامد محمد و محمود و صاحب لواء حمد صلی اللہ علیہ وسلم بعدد البری والنوری والسری پیدا ہوئی ام ۴ اوسکی چمکاہٹ نور کی مانند تہی ش بیان نور میلاد نبوی سے ہے شفاء مین بیان آیات وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہے ومار ایتہ من النور الذی خرج معہ عند ولادتہ وما راتہ اذ ذاک ام عثمان بن ابی العاص من تدلی النجوم وظہور النور عند ولادتہ حتی ما ینظر الا النور م پر وہان بہی اوسکی قدرت درپردہ تہی ش ظہور قدرت الہی بظہور نور احمدی شب معراج مین ہوا کہ نور عرش بہی نور احمدی سے مقابل نہو سکا م ورس ۵ مری اوسکے آگے چلی اور اوسکے قدمون پر آتشی وبار روانہ ہوئی ش ملاکت عامہ خاص اور عام دونون بہ برکت قدم نبوی اس عالم سے اوٹہائی گئین م ورس ۶ وہ کہڑا ہوا اور اوسی زمین کو لرزا دیا اوسنے نگاہ کی اور قومون کو پراگندہ

اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیان اوسکے اگے دہس گئین اوسکے
قدیم راہین یہی ہین، مین نے دیکہا کہ کوشان کے خیمون پر بپت تہے اور زمین مدیان
کی پردی کانپ جاتی تہی یعنی ذکر مین تقدم زمانی نہین ہے بلکہ تقدم رتبہ کا لحاظ
ہے یعنی وہ کہڑا ہوا اور اوسنے زمین کو لرزا دیا گویا اسکے رعب عامہ اور خوف
تھ کہ جس سے زمین کبہی ہل جاوی اور اپنی جگہ کہوبیٹھے لیکن ظہور مصداق لعینہ اسکا جبل احد
وغیرہ پر ہوا اور ہلنا پہاڑ کا ہلنا خیمہ کا ہی اور اس جبل احد پر آپ اوس وقت کہڑے تہے قولہ
اوسنے لنکادی الخ ظہور اسکا یوم الاخراب ہوا قولہ قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئی اور پرانی
پہاڑیان اوسکے اگے دہس گئین یعنی مراد پہاڑ سے وہ شرائع ماتقدم ہین جو کسی پہاڑ پر عطا
ہوئین مثل شریعت موسوی اور پرانی پہاڑیان صحف انبیاء کرام علیہم السلام اور بوجہ اسکی
کہ شریعت اونکی پہاڑ پر عطا ہوئی تہی اونکو پہاڑیان کرکے تعبیر کیا گو پہاڑ ہی پر وہ صحیفہ
نہ ملا ہو اور دہس جانا اونکا منسوخ ہو جانا احکام اونکی کا ہے اور منع ہونا مطالعہ اونکی
کا مگر بضرورت شعر نازلات وغیرہ پر اور رو گردید کہ توریت و انجیل منسوخ کردید مین
اسی کا بیان ہے تنبیہ اس فقرہ سے ثابت ہو گیا کہ لوازم نبوت نبینا صلی اللہ علیہ وسلم
سے نسخ شرائع ماتقدم ہے وللہ الحمد قولہ مین نے دیکہا کہ کوشان کی خیمون پر بپت تہی
اور زمین مدیان کی پردی کانپ جاتی تہی یعنی مدیان اگر اصل مین مداین ہے تو اوسکے پردی
اسی شب میلاد مین اس عالم ظہور مین کانپ گئی جسکی سبب سے زلزلہ ایوان کسری مین
آیا شعر چو عیشش در افواہ دنیا فتاد بتزلزل در ایوان کسری فتاد اسی ارباص نبوی
کو میان فرماوی ہی اور اگر اصل مین مدین ہے یعنی مدین شعیب علیہ السلام جہان حضرت موسی
چند سال مقیم رہی اور رسالہ لوٹتے وقت وہان سے عطا ہوئی تو ہلنا اور کانپنا اوسکی
پردون کا وہی نسخ ہونا شریعت موسوی کا ہے اور اگر حقیقت مین یہہ کلمہ مدیان
ہے اور کسی شہر ثالث کا نام ہے تو البتہ وہان بہی زلزلہ وغیرہ شب میلاد مین ہوا ہو گا

اورکا شان ایران مین ایک شہر تہا اوریہان بہی زلزلہ ہوا ہوگا ۔ ص ہ کیا تو ندیون پر
بیزار تہا ای خداوند کیا دریاؤن پر تیرا قہر تہا کیا سمندر پر تیرا غضب تہا کہ تواپنے
گہوڑون پر اور نجات کی گاڑیون پر سوار ہوا ۹ کمان تیری بالکل ننگی کی گئی جیسا کہ
تونے فرمایا بان قومون کے ساتہہ قسم ہی کی ۔ ش ۔ حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہما
السلام فرشتہ مقرب ہین اور لایعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون ملایک کی
شان مین نازل ہی اور ظہور صفات الہیہ مثل احیاء واماتہ ورزاقیت واعجاز فرشتگان
مین زیادہ ہے یعنی یہہ ان کامون پر مقرر ہین عزرائیل قبض ارواح پر اسرافیل احیاء
وبیہوشی وازہاق ارواح وفساد عالم پر جبرئیل امانت داری وحی ومدد رسل پر اور
میکائیل بارش پر ایسی وجوہ سے جو انکو قرب کذائی زیادہ ہی اونکی کامون کو اللہ پاک
کی طرف نسبت کرتی ہین جیسی کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے جو ابراء اکمہ وابرص واحیاء اموات
ہوتا تہا تو گو وہ یقیناً بحکم الہی محی وممیت تہا مگر آخر معجزہ تو انکا ہی شمار ہوا اور مسیحائی وقت
مثل ہوئی ایسی ہی یہان سوار ہونی حضرت جبرئیل علیہما السلام اور اور ملایک کو ساتہہ سواری
اللہ عزوجل کی تعبیر کیا ہے اور یہہ دونون صاحب روز بدر سوار تہی تہی اور مضمون
اس تمام فقرہ کا یہہ ہے کہ پہلی زمانہ موسوی مین تو خشکی سمندر وغیرہ کی تہی سوار ہوے
تہی اب بہی کیا ویسا ہی ارادہ ہی ص ۔ تونے زمین کو چیر کر اوسکی ندیان کردیا ۔ ش وادی
سماوہ جو ہزار برس سے خشک تہی جاری ہوئی ص ۔ پہاڑون نے تجہے دیکہا اور کانپ
گئی ش مظہر اسکا احد وغیرہ ہے ص پانی کے باڑہ بہہ گذر گئی ش خشکی بحیرہ طبریہ کی
اگر مصداق اسکا قرار دیجئی تو بہلا ہے اور وادی سماوہ کا جاری ہونا اور بحیرہ طبریہ کا
خشک ہونا شب میلاد نبوی صلعم مین ہوا ہی ص گہراؤ نی اپنی آواز بلند کی اور اپنے
ہاتہہ اوپر کو اوٹہائی ش کہراؤ کعبہ معظم اور وقت میلاد شریف صلی اللہ علیہ وسلم
کعبہ معظمہ کی چارون کونون سے یہہ آواز ہوئی فقد جاءکم رسول من انفسکم جب سے

تمام قریش گھبرا گئی ہم اس سبب سے اور چاند بھی ابر میں ہو گیا تیرے تیرون کی
روشنی کی باعث جو اڑتی اور تیری بھالی کی چمچماہٹ کی سبب ش گو معنی اس کلام کی
بیان شدت حرب ہے مگر مظہر بعینہ بھی اسکی غزوہ خیبر کی منزل صہبا مین حضرت
علی رضی اللہ عنہ کی لئی اور بروز غزوہ خندق علی بعض الروایات حضرت سرور عالم
کی لئی اور قصہ تصدیق آمد قافلہ قریش مین تو رد شمس و حبس شمس دونون ہوا
او بیان ان تینون معجزون کا یہ ہی بیان معجزہ اول جنبری مدارج النبوت مین آیا اور
ایک وقائع اس غزوہ سے یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے رجوع فرماکر
صہبا مین خیمہ زن ہوئی اور حضرت صفیہ ام المومنین کی ساتھہ زفاف کیا اسی منزل مین
بعد نماز عصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک کنار حضرت علی رضؓ مین تھا کہ آثار
وحی آنحضرت پر ظاہر ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا نکی تھی اور زمان
وحی کا غروب آفتاب تک دراز ہوا بعد غروب آفتاب کی آثار نزول وحی منقطع ہوئی اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم کیطرف متوجہ ہوئی پس حضرت علی رضؓ سی
استفسار ادای نماز عصر فرمایا حضرت علی رضؓ نی عرض کیا کہ مین نی نماز عصر ادا نہین کی پس
آپنی واسطے نماز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی دعا کی کہ الہی علی تیری اور تیری رسول کی اطاعت
مین تھا آفتاب کو اوسکی واسطے لوٹا دی تا کہ نماز عصر ادا کری پس خداوند کریم نی بسبب دعای حبیب
علیہ الصلاۃ والتسلیم آفتاب کو بعد غروب طالع فرمایا کہ شعاع اوسکی پہاڑون اور جنگلون پر پڑی اور
خلق نی اپنی آنکھون سے دیکھا اور حضرت علی رضؓ نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور معجزہ
حبس شمس بروز خندق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر کی لئی روایت
کیا گیا ہی مگر مشہور یہہ ہی کہ آپ نے بعد غروب نماز عصر قضا کی ہی اور بیان معجزہ
سومین یہہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی صبح شب معراج کی حال معراج بیان
کیا اور فرمایا کہ قافلہ قریش شام سی آنیوالی کو مین نی راستی مین دیکھا اور یہہ نشان تھا

بیان کیا کہ اوس وقت ایک اونٹ ہلاک کیا تھا بعض قافلے
اوسکے اونٹ کے پیچھے دوڑتے تھے قریش نے اوس وقت کہا کہ
بتلائیے کہ وہ قافلہ کب یہاں ہوویگا آپ نے فرمایا چہار شنبہ
کو پس چہار شنبہ کو قریش بانتظار آمد قافلہ تھے اور دن قریب غروب
کے ہوا اور قافلہ نہ آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ایک
ساعت دن اور بڑھ گیا اس عرصہ میں وہ قافلہ آگیا اور اس حدیث کو
یونس بن ابی بکیر نے مغازی میں ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور غزوہ
خیبر اور غزوہ خندق یوم نیزہ بازی اور تیراندازی تھا اور چاند بچارہ
شق ہی ہوا اور اتنی دیر اوسکی حرکت میں بہی توقف رہا ہوگا [illegible] ۱۲ [illegible]
کے ساتھ زمین پر کوچ کر گیا تو نے نہایت غصہ ہوکے قوموں کو روند ڈالا
ہے ۱۳ اسنے قوم کو رہائی دینے کے لئے ہاں اپنے مسیح کو رہائی
دینے کے لئے نکل چلا ش ذکر ہجرت ہے اور مسیح آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور وہی تیرہویں آیت ہے تو بنیاد کو گردن تک ننگا کر کے
شریر کی گہر کی سر کو کچل ڈالے گا ش بیان فتح مکہ معظمہ اور بنیاد کعبہ
معظمہ اور قید گردن تک ننگا کرنے کی بوجہ قبولیت ایمان ہے۔
ثم وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے معلوم ہوتا ہے پہلی سے اسکا بیان
صحیفوں میں ہے اور شریر ابوجہل اور اس دعوی کا ثبوت آگے انشاء
اللہ تعالی آجاوے گا نکتہ کلام مجید شریف میں فرمایا ہے اِلَّا
تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ
يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو اوسکی
مدد کی اللہ نے جس وقت اوسکو نکالا کافروں نے دو جان سے
جب دونوں تھے غار میں جب کہنے لگا اپنے رفیق کو تو غم نکہا اللہ ہمارے

ساتھہ ہے یہہ آیت بیان ہجرت مین ہے اور اس آیت سے
معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت ہے باعث فتوحات ہے اور ان صحیفون
سے بہی یہی مضمون ثابت ہوتا ہے بشارت جلیلہ مدینہ مین اسی ہجرت
کو نصرت غزوہ بدر کی وجہ قرار دی ہے اور یہان اسی ہجرت کی
ساتھہ فتح مکہ معظمہ کو ذکر کیا ہے اور اہنین دونون غزوون بزرگ پر گویا
کہ مدار کار نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہا پہلی کے شان مین
لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ وَيَحْيَى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ نازل ہے اور دوسرے
مین سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح وارد دوسری سند بشارت سنجا
زبور ۹۷ خداوند سلطنت کرتا ہے زمین خوشی کرتی چہوٹے بڑے
جزیرے شاد ہوویں ۲ بدلیان اور کالی گہٹا مین اوسکے آس
پاس ہین صداقت اور عدالت اوسکی تخت کی بنیاد ہین ش
طرز بیان اور قرائن سے ثابت ہی کہ یہہ بشارت ہے اور استقبال بزبان
حال بلکہ بزبانہ ماضی بوجہ یقین اکثر تعبیر کرتی ہین بشارت جلیلہ بدینہ مین بابل
کی خرابی کی نسبت یہہ فقرہ ہے پہر اوسنے بات بڑہا کے کہا
بابل گرپڑا گرپڑا اور اوس فقرہ مین خرابی بابل کو جو صدہا برس کے
بعد اس بشارت سے ہوئی بصیغہ ماضی بوجہ یقین تعبیر کیا اور ایسی ہی اور
بہت جگہہ ہی اب بعد تمہید مقدمہ ہذا سنئے سلطنت خداوندی مشعر رسالت تامہ خلافت
رضیہ کی ہی اور یہہ دونون امر بشارت ہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی مجتمع
ہین اور نیز فقرہ خداوند سلطنت کرتا ہے اور فقرہ دوم چہوٹے بڑے جزیرے
شاد ہوویں رسالت عامہ کو بیان فرماوے ہے اور رسالت عامہ بہی آپ ہی
صادق ہی کہ آپ رسول الثقلین مین درس دوم بدلیان الخ مین بیان معجزہ سحابی

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور وہی تہا کہ آپ کے سر پر بدلی سایہ کئی رہتی تھی
یعنے بطور معجزہ شفا مین بیان آیات عند مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم مین ہی
من ذلک اظلال اللہ تعالی لہ بالغمام فی سفرہ انہین آیات سے ہی سایہ کرنا اللہ تعالی
کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بادل سے سفر مین وفی روایۃ ان خدیجۃ ونساءہا
رأینہ لما قدم وملکان یظلانہ فذکرت ذلک لمیسرۃ فاخبرہا انہ رای ذلک منذ خرج
معہ فی سفرہ یعنی ایک روایت مین ہی کہ خدیجہ اور اونکی اور عورتون نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کو وقت مراجعت سفر شام سے دیکہا کہ دو فرشتے آپ پر سایہ کر رہی تہی
پس خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس امر کا میسرہ سے ذکر کیا پس میسرہ نے کہا کہ تمام سفر مین جب سے مین اونکے
ساتہہ گیا تہا یہہ امر دیکہا ہی وقد روی ان حلیمۃ رأت غمامۃ تظلہ وہو عندہا اور
تحقیق روایت کیا گیا ہی کہ حلیمہ اونکی دائی نے دیکہا ایک بدلی کو کہ آپ پر سایہ
کرتی تہی اور آپ اوسوقت حلیمہ کی ہی پاس تہی اور فقرہ دوم ورسخ دم عدالت الخ مین
اونکی دونون خلیفون ابوبکر الصدیق اور عادل عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہی اور حضرت
صدیق بمنزلہ ہارون علیہ السلام کی تہے اور حضرت عمر کی شان مین وارد ہی کہ اسلام عمر سے
شوکت اسلام بڑہی اور اونکی اخیر وقت تک برابر دبدبہ اسلام بڑہتا رہا اور دونون آپکی
تخت پر یعنی منبر پر آپکی بعد جانشین ہوی اور اون دونون صاحبون کی انتقال کی بعد
بعض قسم کی بند وبست مین فرق آگیا اور اطلاق تریدعدل مشہور ہی م ۳ ایک
آگ اوسکی آگی جاتی ہے اور اوسکی دشمنون کو ہر طرف جلاتی ہی ش آپکی دشمن
شیاطین اور آگ شہاب ثاقب شفا مین بیان آیات مولد نبی صلعم مین ہی ومن ذلک
حرست السماء بالشہب اور انہین آیات ولادت سے ہی حفاظت آسمان کی ساتہہ
شہاب ثاقب کی م ۴ ہم اوسکی بجلیون نے عالم کو روشن کیا زمین دیکہتی ہی کہ نبیا
نکی ش فقرہ اول مین اوس نور کا بیان ہے جو وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ظاہر ہوا آیات مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین شفا مین سے وما راتہ من النور الذی خرج معہ عند ولادتہ۔ ترجمہ انہین آیات سے دیکھنا آپکی والدہ کا ایک نور کا جو آپ کی ساتھ ظاہر ہوا وما راتہ اذ ذاک ام عثمان بن ابی العاص من تدلی النجوم وظہور النور عند ولادتہ حتی ما تنظر الا النور ترجمہ اور انہین آیات سے ہے وہ شئی کہ دیکھی عثمان بن ابی العاص کے ماں نے لٹکنے اور نزدیکی ستارون اور ظہور نور سے آپکی پیدائش کی وقت یہانتک کہ سوای نور کے اور کچہ نظر نہ آتا تہا وقول الشفا ام عبد الرحمن بن عوف لما سقط علیہ السلام علی یدی واستہل سمعت قائلا یقول رحمک اللہ وضاء لی ما بین المغرب والمشرق حتی نظرت الی قصور الروم ترجمہ اور انہین آیات سے ہی وہ کہنا کہا شفا مادر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نی کہ جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نی اپنی ہاتہون پر لیا اور آپ رونے لگی سنا مین نی ایک قائل سے کہ کہتا تہا رحمک اللہ اللہ تجہپر رحم کرے اور روشن ہوا میرے لئے مشرق سے مغرب تک یہانتک کہ مین نی محل روم کی دیکہے اور فقرہ ثانی مین اون زلزلہ عالم کا بیان ہی جس سے ایوان کسری متزلزل ہوا شفا کی فصل مذکورہ مین ہی وما جرے من العجائب لیلۃ مولدہ من ارتجاج ایوان کسری وسقوط شرفاتہ وغیض بحیرۃ طبریہ وخمود نار فارس وکان لہا الف عام لم تخمد ترجمہ اور اونہین آیات سے ظہور عجائب کا جو شب میلاد نبی مین ظاہر ہوئی ہلنا محل کسری کا اور گرنا کنگرون کا اوسکی کا اور سوکہہ جانا بحیرہ طبریہ کا اور بجہنا آگ فارس کا اور ہزار برس سے نہ بجہی تہی ص۵ بہار خداوندی حضور سے موم کی مانند گہل گئی ساری زمین کی خداوند روبروش ایکی اقصاد مبارک کی نقش پتہرون مین ہوجاتی ہی نعرہ خندق مین خندق کہودتی وقت ایک پتہر کسی سے نہ ٹوٹ سکا آپ ہی نے اوسی توڑا بہر قوت باطنی ہی سی تہا اور زمین تو قصہ سراقہ مین نگہل گئی اور اسیلئے اوسکی گہوڑی گردن تک ہی رلیا تہا اور اسیکی خلیفہ ثانی عادل عمر رضی اللہ عنہ سے بہی کرامات اطاعت زمین ہوئی ہی اور وہ بہی آپکا معجزہ ہے اور وہ قصہ یوں ہیا کلہاہے کہ زمانہ خلافت عمری

مین وہی ایک بڑہیا کی زمین مین خشک ہو گیا اور وہ بیچاری بڑہیا خدمت مین امیر المومنین
مین حاضر ہوئی اور رستہ عادی کا زمین کو کیا آپ نے بحکم اللہ عزوجل زمین سے وہی دکہوا
ہم درس ۶ ۔ آسمان اوسکی صداقت کی شہادت کرتے ہین اور ساری آسمین اوسکی جلال کو دیکہتی
ہین یعنی فقرہ اول کا بیان تو اول قائم رحمت الله بیان شفا زمین گذر گیا اور بیان فقرہ دوم
یہہ ہے کہ آپکی پیدائش کے وقت تمام عالم کی سیر کرائی گئی جیسا کہ احادیث مین وارد ہی اور
بعد نبوت آپکا جلال ساری خلقت دیکہتی ہی رہ گئی م ۔ شرمندہ ہو دین وہی سب
جو کہ مہی ہوتے بت پوجتے ہین اور مورتون پر بولتے ہین ای ساری معبود تھی اوپر
سجدہ کرتے تہی یوم ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ سے آواز نکلی کہ جا حکم رسول اللہ کا ہم
ای اور بت سرنگون ہوئے جس سے تمام قریش گہبرائے اور بروز فتح مکہ معظمہ سے سقوط اصنام
باشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور سجدہ کی ساتہ مین اگر اس سقوط کو تعبیر کیجے
تو بجا ہے اور بہت سے شیشہ وغیرہ سے مضبوط کیے ہوئے تہے اور یہہ امر زمانہ نبوت اور
قبل نبوت زمانہ ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوا ہے

* * * * ۱ *

## دوسری سند بشارت میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

مکاشفات یوحنا باب ۱۲) اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک
عورت سورج کو اوڑہی ہوئی اور چاند اوسکی پانون تلے اور اوسکی سر پر بارہ ستارون کا
تاج تہا (۲) اور وہ حاملہ تہی اور درد سے چلاتی اور جننے کو اینٹہتی تہی (۳) پہر
ایک اور نشان آسمان پر دکہائی دیا اور دیکہو ایک بڑا سرخ اژدہا جسکے سات سر
اور دس سینگ اور اوسکے سرون پر سات تاج تہی ظاہر ہوا (۴) اور اوسکے دم نے
آسمان کی تہائی ستارے کہینچے اونہیں زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اوس عورت کے
آگے جو جننے پر تہی جا کہڑا ہوا تاکہ جب وہ جنے تو اوسکے بچے کو نگل جاوے (۵) اور وہ
فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہے کا عصا لیکے سب قومون پر حکومت کریگا اور اوسکا لڑکا خدا

کی آگی اور اوسکا تخت کی آگے اوٹھا لیا گیا (۶) اور وہ عورت بیابان مین جہان اوسکی
جگہہ ہی جو خدا نے طیار کی تہی بہاگ گئی تاکہ وہان وی ایکہزار دوسو ساٹھہ دن اوسکی
پرورش کرین (۷) پہر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے لڑے اور
اژدہا اور اوسکے فرشتے لڑے (۸) لیکن غالب نہوئی اور نہ آسمان پر اونکی پہر جگہہ
ملی (۹) سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے
اور جو ساری جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا اور اوسکے فرشتے بہی اوسکے
ساتہہ گرائی گئے (۱۰) پہر مینے ایک بڑی آواز کو آسمان سے یہ کہتی سنا کہ اب نجات اور
قدرت اور ہمارے خدا کی سلطنت آئی اور اوسکے مسیح کا اختیار ہی کیونکہ بہائیون پر
تہمت لگانیوالا جو رات دن ہمارے خدا کے آگی اونپر تہمت لگاتا تہا گرایا گیا (۱۱) اور
اونہون نے برہ کی لہو کے سبب اور اپنی گواہی کے باتکے باعث اوسکو جیت لیا اور
اونہون نے اپنی جانونکو مرنے تک عزیز نہ جانا (۱۲) اسواسطے تم اے آسمانون اور
اونپر کی رہنیوالو خوشی کرو افسوس اونپر جو خشکی اور تری کے رہنیوالے ہین اسلیے کہ
ابلیس بڑی غصے سے تمپر اوترا کہ وہ جانتا ہی کہ اوسکے لئی تہوڑی مہلت ہی (۱۳) اور جب
اوس اژدہی نی دیکہا کہ مین زمین پر گرایا گیا تو اوس نے اوس عورت کو جو فرزند نرینہ
جنی تہی ستایا (۱۴) اور اوس عورت کو بڑی عقاب کے دو پر دیگئی تاکہ وہ اوس سانپ
کی سامنی سے بیابان کو اپنی مقام تک اڑجائے جہان ایک زمان اور دو زمان اور
نیم زمان تک اوسکی پرورش مقرر کی گئی (۱۵) پہر اوس سانپ نے اپنی منہہ سے
پانی کی ندی کی مانند اوس عورت کی پیچہے بہایا تاکہ ایسا ہووی کہ اوسی ندی بہا
لیجاوی (۱۶) پر زمین نی اوس عورت کی مدد کی کہ زمین نے اپنا منہہ کہولا اور
اوس ندی کو جو اژدہی نے اپنی منہہ سے بہائی تہی پی لیا اور اژدہا عورت پر غصہ
ہوا اور اوسکی باقی اولاد سے جو خدا کی حکم مانتی اور یسوع مسیح کی گواہی رکہتے

روشنی کی حق یہ بشارت ولادت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب
سیف وعصا کی ہے اور آپکی تعین ولادت کے وقت کا ذکر ہے اور وہ عورت آپکی دایہ
ماجدہ تھین اور وقت ولادت شریف کے نور نے ادنکو گھیر لیا تھا اور تمام مکان نور سے
منور تھا اور یہ بشارت میلاد محمدیہ کی شرح مین سند اسکی شفاء قاضی عیاض سے
منقول ہو چکی ہے اور آپکی ہی سر پر وہ تاج تھا جسمین بارہ ستارے تھے یعنی اقطاب
وقت از امام حسن تا امام مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین تھے اور وہ تاج رسالت
محمدی تھا اور دردزہ کا آپکی ہی ذکر ہے اور وہ فرزند نرینہ شفیع المذنبین نبینا
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب سیف وصاحب عصا ہین اور حکومت آپکی
اظہر من الشمس دو جہان کے گویا مالک آپ ہی ہین اور آپہی کو شیطان پلید اور
اوسکی لشکر کی شر سے اللہ جل جلالہ نے بچایا اور حفاظت فرمائی ولہ الحمد الکافی
اور آپکی پیدایش کی وقت سے ہی پہر بار شہاب ثاقب کی شیطان لعین پر ہو گئی جیسے
گویا کہ تمامی ستارے زمین پر آپڑے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت ولادت
شریف ابر غیبی مین غائب ہو گئے اور عرش عظیم کیطرف اوٹھالے گئے اور تمام مشارق
ومغارب کو آپکی جمال باکمال سے منور فرمایا گیا اور آپکی ہی بیابان مین یعنی محلہ آل
بنی سعد مین حلیمہ سعدیہ اپنی والدہ رضاعیہ کے گھر اکٹھرا ہے دوسو ساٹھ دن جو آپکی
پرورش کیلئے مقرر تھی پرورش پائی اور بعد گذرنے اس مدت کی بعد شق صدر اور
املا سکینہ کی پوری بارہ سو ساٹھ دن یعنی ساڑھے تین برس کے بعد پھر مکہ معظمہ
مین آپ رونق افروز ہوئی اور اپنی والدہ ماجدہ یعنی حضرت خاتون آمنہ کی آغوش
مبارک مین قیام پکڑا اور یہ عورت دائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ
سعدیہ ہین اور آپکی ہی گوش دراز کو گویا کہ عقاب کی پر دیدی گئی تھی کہ بعد حصول
شرف مرکبیت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے منزل پہو لیکے جاتا تھا اور تمام

زنان بنی سعد کے سواریون سے آگے بڑہا جاتا تہا اور آپکی دایہ زمان ایک زمانہ دو زمانہ
در نیم زمان یعنے ساڑہے تین برس بیابان بنی سعد مین پرورش پائی جبرائیل
پیشوا تہے یعنی آپکو آسمان
ٹنیں کیواسطے مقرر تہی اور آپکی ہی پیدایش کے بعد شیاطین کمو جگہ نہ ملی آسمان
اور میکائیل غزوہ بدر کے دن مثل جبرئیل علیہ السلام کے غزا مین ساتہہ تہے
اور آپکی ہی پیدایش کے ساتہہ سلطنت خداوندی جل جلالہٗ زمین پر آئی
اور حضرت مسیح علیہ السلام کی سلطنت کا بہی وقت قریب آیا اسلئے کہ جو
موقوف علیہ نزول تہا وہ ہوچکا اور شیطان بہی ہمت لگانے والا تہا وہ گر آیا
گیا اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بمصداق ذبیح اللہ وابن ذبیحین علیہما
السلام اول بعد تہہ شہادت وحدانیت ورسالت کی شیطان سے بازی جیت
لی اور صحابہ نے ہی مرنے کو قبول کیا اور اپنے جانون کو عزیز نسمجھا انّ اللہ
اشتریٰ من المؤمنین انفسہم واموالہم بانّ لہم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون الآیہ
اسی بارہ مین اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہے اور شیطان اب نہایت
درجہ پر غضب ہوا اور پر غضب سے مگر کیا کر سکتا ہے مصرعہ
دشمن اگر قویست نگہبان قوی ترست ** شعر ** چہ غم دیوار امت را کہ باشد
چون تو پشتیبان ** چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان ** اور شیطان
نے واقعی کوئی ندی اپنے موتہہ سے بہائی ہو گی تاکہ خاتون آمنہ کو ضرر
پہونچاوے مگر اللہ کے حکم سے زمین اوسے نگل گئی اور اوس کا حال
ظاہر ہوا اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت جو گواہی
دیتی ہین اس بات کی کہ بیشک جیسے مسیح علیہ السلام بے باپ پیدا ہوئی
اللہ جل جلالہ نے مثل آدم علیہ السلام کے اونکو بے باپ پیدا کیا
اور اونکو رسول بنی اسرائیل کیا اور معجزات بینہ اونکو عطا فرماے اور دو

سچے رسول ہین جسے اللہ نے مثل اپنے تمام رسولون کے اونکو بھی ... کی خبر
سے مخفی و منزہ رکھا اور شیطان غزوہ بدر مین کفار قریش کے ساتھ ہوکر مدد کو تیار
تہا اور شیخ نجدی کی شکل ظاہر کیا اور کہا لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَكُمْ
لشکر اونکا مددگار تہا اور جب ادہر فرشتے اترنے لگے اور جبرئیل علیہ السلام
اور میکائیل علیہ السلام سوار ہوکر اپنے اپنے لشکر یا ایک کو لیکر مدد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی لئے آپہونچے اور عدو اللہ نے جانا کہ اب کچھ بس نہین
چلیگا ایڑیون کے بل ہٹا اور یہ کہکر إِنِّي أَرَىٰ مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ
چلدیا اور ہم سب سے از حد جلتا ہے کہ ہم صراط مستقیم پہ ہین اور صراط
مستقیم کی طرف بلاتے ہین اور افراط نصاری اور تفریط یہود سے
نکالکر لوگون کو راہ راست پر لاتے ہین گو کسیکو راہ راست پہ لانا کسی
شخص کے اختیار مین نہین ہے بلکہ جسکو اللہ ذو الجلال چاہتا ہے وہی راہ راست
پر آتا ہے چنانچہ فرمایا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم — **فصل
ساتوین** اس بیان مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک عرب شہر مکہ معظمہ مین
پیدا ہونگے **پہلی سند** بشارت جلیہ بدریہ مین ہے النبوة في العرب ہی قیدار
**دوسری سند** بشارت مصطفاویہ مین ہے اور اوسکی بستیان قیدار
کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے سلع کی بسنے والے ایک گیت گاوینگے
**تیسری سند** بشارت تنزیلیہ مین ہے یا وجود اسکے خداوند یہوواہ یون فرماتا
ہے دیکہو مین صیہون مین بنیاد کے لئے ایک پتہر رکہونگا ایک آزمایا ہوا پتہر کونے
سری کا مضبوط نیو والا پتہر اوسپر جو ایمان لاوے اتاولی نکریگا سلع معرب
عرب ہے اور آباد دیہات ترجمہ ام القری سلع پہاڑ مدینہ منورہ کا ہے صیہون نام ام القری
کا ہے اور بنیاد ترجمہ بنیہ کا ہے اور بنیہ کعبہ معظمہ کا نام ہے قاموس مین ہے البنیة کغنیة الکعبة

اور شواہدان وعادی کی اپنے اپنے مواضع مین گذر گئے جو نہی سے بشارت
طلوع استثنا باب ۳۳ اور یہ وہ برکت ہے جو موسی مرد خدا نے لینے مرنے سے
آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنے کہا خدا وند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا
اور فاران کی سے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا خدا کا سینا سے آنا حضرت موسے
علیہ السلام پر توریت کا نازل کرنا اور اونکو رسالہ عطا کرنا اور اوسے ہم کلام ہونا
اور اللہ عز وجل کا طلوع ہونا سعیر سے حضرت مسیح علیہ السلام پر انجیل کا
انزال فرمانا اور اونکو عطا فرمانا ہے اور اللہ عز وجل کا جلوہ کرنا فاران سے پیدا کرنا
محمد رسول اللہ کا جنکا لقب نور ہی ہے فاران مین سے اور اونکو رسالہ بھی وہین
عطا ہوئی ہے اور پہلے دونون امر مسلم الثبوت عند الفریقین ہین پس ایسے ہی
تیسرا امر بھی واجب التسلیم ہے اور اسمٰعیل علیہ السلام کے قصہ مین آچکا اور وہ
فاران کے بیابان مین رہا مدارج النبوت مین ہے توریت مین باوجود اس تحریف
و تبدیل و تغیر کے ہے کہ حق سبحانہ نے تجلی کی سینا سے اور طلوع کیا ساعیر سے
اور ظاہر ہوا فاران سے سینا ایک پہاڑ کا نام ہے جسے طور سینا اور طور سینین
بھی کہتے ہین اور اوسی پر تجلی کی حق تعالے نے اور کلام کیا موسی علیہ السلام
اور ساعیر بھی ایک جگہ کا نام ہے موضع ناصرہ مین کہ جہان حضرت مسیح علیہ السلام
رہتے تھے اور ظاہر ہوے اوسمین نبوت آپکے اور نازل ہوئے اون پر انجیل اور
فاران اسم عبرانی ہے اور بنی ہاشم کی پہاڑونکا نام ہے کہ ایک مین ان مین سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کرتی تھے اور وحی بھی آپ پر انہین مین نازل ہوے
اور وہ تین پہاڑ ہین ایک ابو قبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آیا ہے اور اوسکے مقابل ہے قیقعان
ہے لیکن وادی تنگ ہے قیقعان کی شرق کی جانب متصل شعب بنی ہاشم ہے اور بقول مشہور و اشہر
مولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی اور ابن قتیبہ نے کہ علماء امت سے ہے اور خواتیدہ کتب پیشین اور

تھے اور کہا تو علوم انبیاء نے بیان کیا کہ آنا بیان تنزل یہی تین چیزیں ہیں اور خطا میں تو پہلی تو جیسا کہ
جو تجلی خدا کی سینا سے انزال توریت موسی علیہ السلام پر طور سینا پر ہے اور اشراق اوس تجلی کا
ساعیر سے انزال انجیل کا ہے عیسیٰ علیہ السلام پر اور عیسیٰ علیہ السلام ساعیر میں ہیں کہ ساکن تھے ساعیر جلیل کا
ارض جلیل موضع ناصرہ میں ہے اور جیسا کہ تابعین کو تمام تواریخ دیکھنے سے ثابت ہوا کہ
ساتھ اشراق حق سبحانہ کی تجلی سے انزال انجیل عیسیٰ علیہ السلام پر اسی طرح ثابت ہوا کہ جلوہ اوسکا
فاران سے انزال قرآن شریف کا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے اور وہ جبال کہ بیچ اوس کے مسلمین و اہل کتاب
میں فاران کی مکہ ہونے میں خلاف نہیں اور اگر دعوی کریں کہ فاران غیر مکہ ہے اور اونکی افترا اور
دروغ گوئی ہے کیونکہ ہم نہیں کہیں گے کہ توریت میں یہ نہیں ہے کہ ابراہیم نے ساکن کیا ہاجرہ
اور اسماعیل علیہ السلام کو فاران میں اور کہیں کہ کہاں جاتا ہے کوئی اور جگہ نہ بتلاؤ
کہ جلوہ خدا تعالیٰ کا فاران پر ہوا ہو اور اوس جگہ کا نام فاران ہے اور نہ بتلاؤ گے کہ کس نبی پیغمبر پر
بعد موسی کے کتاب نازل فرمائی ہو اور عیسیٰ علیہ السلام ہوئے ہوں **پانچویں سند بشارت**
اور وہ سید فاران ہیں ہے اور وہ جو قدوس ہے کوہ فاران آیا [illegible] آمد قدوس با نعت
رسول مقدس معصوم مغفور سید نا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور تحقیق فاران ابھی ہوئی ہے
**چھٹی سند بشارت** رحمیہ کا شروع ہوا ہے ای انچہ تو جو نہیں جنتی تھی خوشی سے چلا اور جیسا
کرکے کا بیخ مخاطب بخطاب ہذا بیت العتیق کعبہ معظمہ ہے اور بیان بعثت و ولادت
رسول ام القری میں ہے اور تیسری باب میں انشاء اللہ تعالیٰ یہ بشارت آئیگی **ساتویں سند**
بشارت طلوع جلال الٰہی میں ہے کتاب یسعیاہ باب ۱۶ اورس ۲ کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھائیگی
اور تیرگی قوموں پر لیکن خدا وند تجھ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھ پر نمود ہوگا یعنی
طلوع خداوند کعبہ معظمہ پر بدلیل بشارت طلوعی ولادت اور بعثت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ معظمہ میں خبر دی ہے
اور تیسرے باب میں آئیگی **ساتویں فصل** ثبوت [illegible]

وجہ احمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ
برس کے بعد نبوت سے ہجرت کی ہے اسلئے اپکی ہجرت کا ذکر تمہید میں آ چکا ہے درمیان
ایا ہے اور دیباچہ رسالہ ہذا میں مذکور ہو چکا کہ باعث تالیف رسالہ ہذا ارشاد نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم ہے کہ میری بشارت کلیم کملا توریت میں ہے اور بشارات مسیح و غیرہ
میں اور اکثر ایسی ہیں کہ انپر ہیہ کا صادق اسکتا ہے اور یقین کیسے بشارتیں بغیر بیان رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقت دعوی علم غیب ہے پس اس سبب سے تمام بشارات سینہ بسینہ
کو اس جگہ جمع کر دینا مناسب ہوا تاکہ ناظر کو آسانی ہو اور دلائل مثبتہ ان بشارات کے
اپنی اپنی مواضع میں مذکور ہیں مگر اول مبشرات ہجرت کا ذکر مناسب ہے بشارت قدوس
فاران سینہ باب سوم صحیفہ حبقوق علیہ السلام ورس ۱۳ تو اپنی قوم کو رہائی دینے کے لیے
ہاں اپنے مسیح کو رہائی دینے کے لیے نکل چلا بشارت مصطفائیہ سینہ باب ۴۲ صحیفہ یسعیاہ
علیہ السلام ورس ۱۳ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو
اوسکائیگا وہ چلائیگا ہاں وہ جنگ کے لیے بلائیگا وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کریگا
بشارت مباہلہ مرقومہ باب ۴۳ صحیفہ یسعیاہ ورس ۱۳ اوس وقت سے کہ دن ہوا
میں ہی ہوں اور کوئی نہیں کہ میرے ہاتھ سے چھڑا سکے میں کام کرونگا کون ہے
جو اوسمین حرج کرے بشارت جلیلہ مذکورہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام ورس ۱۳ النبوۃ فی
العرب بنی تیما ۱۴ پانی لیکے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کی باشندو
روٹی لیکے بھاگنے والے کی ملنے کو نکلو ۱۵ کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار
سے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں ۱۶ خداوند نے مجھے
یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ٹھیک ایک برس میں قیدار کی ساری
حشمت جاتی رہیگی اور تیراندازوں کی جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ
جاوینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے اس بشارت میں کہ ذکر ہجرت چھپا ہے

ورس مین ہی مگر شروع اس ۴۵ دن کا تیرہوین ورس مین ہے بشارت توریت سفر پیدایش درس
۱۳ ۔ اور اوس لونڈی کے بیٹے سے بہی ایک قوم پیدا کرونگا اسلیے کہ وہ بہی تیری نسل
سے ہے گو ذکر ہجرت بظاہر اس ورس مین نہین مگر کامل قوم اوسکو بیان کرتی ہے کتاب دانیال
مین قبل بشارت قدیم الایام ورس ۱۳ ۔ مین نے رات کی رویتون کی وسیلی دیکھا اور
کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کی بادلون کے ساتہ آیا اور قدیم الایام
تک پہونچا دیا اسے اوسکی آگی لاے ۱۴ ۔ اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اوسے دیگئی
کہ سب قومین اور امتین اور زبان بولنے والی اوسکی خدمتگذاری کرین اوسکی سلطنت ابدی
سلطنت ہے جو جاتی نرہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل نہوگی اور اس ورس مین گویا
حوالی رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے مگر یہہ ورس سیزدہم اور بیان تسلط و حشمت ہے
مین سیزدہم کی اشارہ فرماتا ہے یعنے یہہ سلطنت اور حشمت روز ہجرت سے گویا شروع
ہوئی بشارت تنزیلیہ ورس ۱۲ ۔ اور جسکو اوسنی کہا کہ یہہ وہ آرام گاہ ہے تم اونکو جو تہکی ہوی
ہین آرام دیجیو اور یہہ چین کی حالت ہے پر وہ شنوا نہوے ۱۳ ۔ سو خداوند کا کلام اون سے
یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تہوڑا یہان تہوڑا وہان
تاکہ وہ چلی جاوین اور پچہاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار
ہووین اور گو بظاہر ہجرت کا اس بشارت مین ذکر نہین ہے مگر آرام گاہ یعنی مدینہ منورہ
اور بیان سفر نزول کلام مجید مدینہ منورہ مین سفر ہجرت کو بیان فرماتا ہے بشارت
چہارم توریت صحیفہ یسعیاہ باب ۵۱ ورس ۴ ۔ میری سنو اے میری امت میری طرف کان دہر
اے میری گروہ کہ ایک شریعت مجہہ سے رایج ہوگی اور اپنی شرع کو قومونکی روشنی
کے لیئے قایم کرونگا ۵ ۔ میری راست بازی نزدیک ہے میری نجات چل نکلی ہے اور
میری بازو قومون پر حکمرانی کرینگی بحری مملکتین میرا انتظار کرینگے اور میرے
بازو پر اونکا توکل ہوگا ۶ ۔ اپنی آنکہین آسمان کی طرف اوٹہاو اور نیچی زمین پر نگاہ کرو

کہ آسمان دہوئین کی مانند غائب ہو جائینگے اور زمین کپڑی کیطرح پورانی ہوگی اور
وی جو اوس پر بستی ہین اوسیطرح مرجائینگے پر میری نجات ابد تک رہی گی اور میری صداقت
موقوف نکیجائیگی (۷) میری سنو اے تم سب جو صداقت شناس ہو اے لوگو جن کے
دل مین میری شریعت ہی انسان کی ملامت سے مت ڈرو اور انکی طعنہ زنی سے ہراسان
نہو (۸) کیونکہ کیڑا اونہین کپڑی کیطرح کہائیگا اور کرم اونہین پشمینی کیطرح کہا جائیگا
پر میری صداقت ابد تک رہی گی اور میری نجات پشت در پشت (۱۱) سو وی جنہین خدا نی
جنہین خریدا ہی پہرینگے اور گاتی ہوئی صیہون مین آوینگے اور ابدی خوشی اونکے
سر پر ہوگی وی خوشی اور خورمی حاصل کرینگے اور غم اور الم بہاگ جائینگے
(۱۲) مین ہی تمہین تسلی دیتا ہی مین ہی ہون تو کون ہی کہ انسان سی جو مر جاتا ہے
اور بنی آدم سی جو گہاس کی مانند ہو جاتا ڈرتا ہی (۱۳) اور خداوند اپنی خالق
کو بہول جاتا ہی جس نی آسمان پہیلائی اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر روز
ظالم کی جوش و خروش سی کہ گویا کہ وہ ہلاک کرنیکو طیار ہی ڈرتا ہی پر ظالم کا
جوش و خروش کہان ہی (۱۴) جہکا ہوا بندہوا جلدی سی آزاد کیا جائیگا
وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی کم نہوگی (۱۵) مین خدا تیرا خدا ہون
جو سمندر کو تہما دیتا ہون جسوقت اوسکی لہرین جوش مارین اوسکا نام رب الافواج ہے
(۱۶) اور مینی اپنی باتین تیری مونہہ مین ڈالین اور تجہی اپنی ہاتہ کی سائی کے تلی چہپا
رکہا تاکہ افلاک برپا کرون اور زمین کی بنیاد ڈالون اور صیہون کو کہون تو میری
گروہ ہی بعض بشارت یہان منقول نہین ہوئی اس سبب اوسکی شرح بہی نہین ہوتی پس جاننا چاہیے
کہ کلمہ ایک شریعت بطور بیان خود اسبات کو بیان فرمادیتا ہے کہ یہ شریعت عظیم الشان بطرز عجیب
کارخانہ جدید قایم ہوگی اور پہلے سلسلے اور قصص کا معدوم ہوگی اور وہ شریعت
میری طرف سی ہوگی یعنی شریعت سی مراد طریقہ حسنہ نبی الرحمتین اور نیز ... مشہور کردہ ...

تختون سی جاری ہوگی بلکہ اور وہ ان مین سی ہوئی اور حضرت نبوت سے جا بندان ابراہیم
اور محمد کی انبیاء اغراب ابراہیم علیہ السلام کا سینہ تھا اسماعیل واسحاق علیہما السلام
اور منسوخیت آل عیسی علیہ السلام کی اور یہ حدیث النبی الامی کا بنی حصہ کو اور عطا ہونا نبوت
وکرامت کا یعقوب علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کیطرف سے اس غیر کو نبی اسماعیل
کے ساتھہ خاص کی گئی ہی اور فقرہ دوم ورس ہذا مین انکا شرع کو قومون کی
روشنی کے لیئے قایم کرونگا عموم بعثت اوس رسول ہند کی طرف مشیر ہے اور وہ
اس مبشر علیہ السلام کے بعد ہماری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خاص ہے
اور نور ہی لقب تو صیفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ظہور نور کا وقت
ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ہماری دعوی کا موید ہی ورس
(۵) **قولہ** میری راست بازی نزدیک ہی **ص** علی قولکم تمام انبیاء کرام بنی
اسرائیل علیہم السلام راست باز تہی تبلیغ مین نہ اور امور مین لیکن کسی طریقہ نبی یا رسول
بنی اسرائیل پر یہ کلمہ صادق نہین آسکتا اور آنحضرت کا لقب بہی صادق ہی کذب بارعم ترد انبیاء
کرام سی محال ہی قولہ میری بازو قومون پر حکمرانی کریگی **ص** بیعت غزوہ حدیبیہ کے
شان مین ید اللہ فوق ایدیہم نازل ہی یعنی اللہ کا ہاتہ اونکی ہاتہون پر ہا اور متشابہ ہوتی ہین
دونون برابر ہین **شعر** بیعت خدا سی ہی مجہی بی واسطہ نصیب ہاہ دست خدا ہی نام محمد
دستگیر کا ہاہ اسی معنی مین ہی اور یہ مار میت اذ رمیت ولکن اللہ رمی بہی اسی مضمون کو ادا کرتی
ہی اور مسیح علیہ السلام کب حکمران تہی **قولہ** بحری مملکتین میرا انتظار کرینگے اور میری بازو پہ
اونکا توکل ہوگا **ص** صداقت بشین گوئی شیوع ملتہ السلام کی شرقا غربا جنوبا شمالا
کی خبر دیتی ہی ورس (۶) **قولہ** پر میری نجات ابد تک رہیگی اور میری صداقت
موقوف نکیجائیگی **ص** مضمون انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہی اور شریعت عیسوی بسبب
تحریف پولس وغیرہ کہ جسکا یعنی ابد تک رہنی ہی نہ تہی اور منسوخ ہی گئی اور میری صداقت موقوف نکیجائیگی خلاف ابوبکر الصدیق اور عمر فاروق

کبھی شاید شریف حدیث شریف یا بی بر الله والمومنون الا ابا بکر یعنی الله اور مومن
سوا ابی بکر صدیق کے اور کسی کو تسمیری لعبد خلیفہ بلا فصل نکریگے اسی مضمون میں ہا
اور ورس ۸ میں فقرہ میری امت ابد تک رہے گی اور میری نجات لبشت در
ختم رسالت و نبوت کو بیان فرما دی ہے اور لیا ر اہل سنت و جماعت کی قیامت
تک خبر دی ہے ورس ۱۱ میں قولہ میں خدا نے خریدا ہے ان الله اشترى من المومنين
انفسهم واموالهم بان لهم الجنة الايه کے بشارت دی ہے اور مہاجرین کی جنتی ہونیکو
بیان فرماتے ہے قولہ پہر نگی اونکا تی ہوے صیہون میں آوینگی در ابدی خوشی
انکی سر پر ہوگی بیان حجۃ الوداع ہے اور صیہون لقب مکہ معظمہ کا ہے کما بینا مرارا او
کلمہ پہر نگی اس امر کو بیان کرتے ہے کہ اول ہجرت ہوگی اور بعد ہجرت مہاجر سے لوٹکر
آئیں گے اور مکہ معظمہ میں خوشی داخل ہوں گے اور لبیک کہتے ہوتے داخل ہوئے
تھے اور اسی کو کلمہ نے کے ساتھ تعبیر کیا ہے بارہویں اور تیرہویں ورس میں بیان
باعث ہجرت ہے اور ظالم ابو جہل اور اوسکا جوش و خروش ہجرت سے
اگلی ہی سال تک رہا اور پھر تمام ہو گیا اور اوسی ہو الشان کے ساتھ تعبیر
کیا ہی اور بعض مفسرین نے تفسیر آیۃ کریمہ وان لیس للانسان الا ما سعی میں بھی
الشان سے الرجل ہی مراد لیا ہے مدارج النبوت میں خواص امت محمدیہ کے بیان میں
تحت تفسیر اس آیۃ کریمہ کی ہے و از مفسران بعض گفتہ اند کہ مراد باین انسان ابو جہل
است ورس ۱۴ قولہ جو جلاوطن ہوا جلدی سے آزاد کیا جائیگا وہ غار میں نہ مریگا
یعنی غار ثور جسکا ذکر اس آیۃ کریمہ میں ہے الا تنصروہ فقد نصرہ الله اذ
اخرجه الذين كفروا ثاني اثنين اذ هما في الغار اذ يقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا فانزل
الله سكينته عليه وايده بجنود لم تروها وجعل كلمة الذين كفروا السفلى وكلمة الله هي العليا والله
عزيز حكيم اور وہ غار میں نہ مریگا شین کو بی صادق ہے اور نہ ہونی کسی مہلک حیات انسانی

کی اس غار مین حبری سے ہے اور وہ سانپ سمجھا کہ تیز پا تمار کی پاؤن مین کاٹا لیکن معیت
ان اللہ معنا یہ وعدہ غار مین نہ ہوگا یار غار کے ساتھہ بھی پورا ہوا قولہ اور اوسکی رد تھی
کم نہ ہوگی چونکہ ہجرت ترک وطن جدائی اعزہ و احباب و جائداد و مال و قبیلہ کا جدا سبب
حسب الظاہر ہے ان سب کا نام ہے اسلئے یہان بھی ذکر فرمایا ہے لہذا اسکی ہجرت بھی رد نہ
کم ہوگی اور کلام اللہ شریف مین دربارہ ہجرت فرمایا ہے ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی
الارض مراغما کثیرا وسعۃ ربع ۱۶ امین اپنی باتین تیری موہنہ مین ڈالین درس ابراہیم
کہ بیان کرتا ہے کہ قرآن شریف قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اتنے کو پہونچی نہ یہہ کہ مثل توریت کے
مکتوب ملجا دی قولہ اور تجھی اپنی ہاتھہ کے سایہ تلے چھپا رکھا تا کہ افلاک کو برپا کر دون
اور زمین کی بنیاد ڈالون مضمون حدیث شریف لولاک لما خلقت الافلاک سے ہے یہہ
بشارت سنہ ہجری میان ہجرت مین ہین اور باقی بشارت سنہ ہجری ہجرت سے بظاہر علاقہ نہین رکھتی اس حساب
نہ بشارات بعد ذکر مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نقل ہونگی بیان مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پہلی سند بشارت مصطفائیہ ورس ۱۱ یسعیاہ باب ۴۲ اور اوسکی بستیان
قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرین گی سلع کے بسنے والے ایک گیت گاوینگے
خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اسکائیگا الخ
یہان بشارت ہذا مین ثابت ہوگیا ہے کہ سلع پہاڑ مدینہ کا نام ہے
جسکی طرف غزوہ احزاب خندق کھودی گئی تھی جسکی وجہ سے غزوہ احزاب
کو غزوہ خندق بھی بولتی ہین اور اس ورس گیارہوین کے یہہ معنی ہین کہ کلام اللہ شریف
ام القری اور مدینہ منورہ مین نازل ہوگا اور جو کہ اس بیان سے یہہ خدشہ پیدا ہوا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ام القری مین پیدا ہونگے اور رسالت بھی انکو وہین
عطا ہوگی پھر مدینہ منورہ مین کلام مجید کی نازل ہونگی کیا معنے پس واسطے رفع

اس خوشہ کے تیرہ برت ودس بہین فرمایا خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا یعنی محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی ایک غالب ہین سے پیدا ہون گے اور وہین مبعوث
ہون گے اور تیرہ برس تک برابر بہین بکا ہمیشہ نازل ہوتا رہیگا اور آپ وعدہ وعید
سنا وینگے اور چند با معجزات بینہ اور آیات قاہرہ دکھاوینگے مگر وہ ایک نہ سننیگے
بلکہ بہ مرتبہ خاش ہونگے اور چاہینگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شہید کرین
اوسی وقت خداوند کریم حکم ہجرت آپ کو عنایت کریگا اور آپ ہجرت
کرینگے اور ہجرت ہی باب ہے باد کھل جائیگا اور پاد دیب کفار کا حکم ہوگا
دوسری بشارت بادصبا نیہ زبور ۴۸ خداوند بزرگ ہی اور لائق ہے کہ ہمارے
خدا کے شہر مین اوسکی مقدس پہار پر اوسکی ستائش بہت طرح سے کیجاوے ۲ بلندی سے
خوب صورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہے اوسکی اطراف شمال پر بڑے بادشاہ
کا شہر ہے ۳ اوسکے محلون مین مشہور ہے کہ خدا جائی پناہ ہے ۴ کیونکر دیکہہ بادشاہ ساتھ
آئی اور ایک ساتھ گذر گئے ۵ وے دیکہکر فوراً دنگ ہوئے وے گہبرائے اور بہاگ گئے
۶ کپکپی نے اونہین وہان پکڑا اور ایسے درد جیسا جننے کے وقت عورت کو ہوتا
ہے ۷ اوس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہے ۸ جیسا ہم نے سنا ویسا
ہی لشکرون کے خداوند کے شہر مین ہم نے دیکہا خدا اوسے ابد تک برقرار رکہیگا
بشارت صبا احزاب کی مبشر ہے جس سے خداوند کریم نے ہزارون کفار کو جو گرد
گہیرے مدینہ منورہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات غزوۂ احزاب مین حافظ باری
ہوئی تہی اوکہاڑ پہینکی اور گہوڑون کو ہوا بہی نہ لگنے دی اور یہ بشارت فی الحقیقت
مبین اسی نصرت الہی غزوۂ احزاب کی ہے اور مسوق لہ اوسکی واسطے ہے لیکن اوسکی
شرح بیان غزوات مین تہی مناسب تہی مگر اس وجہ سے کہ بسبب بیان معجزات احمدی صلی
اللہ علیہ وسلم یہان مذکور ہوئی کچھ شرح اوسکی یہان بہی کی گئی فاسمع رحمک اللہ

میمون لقب ام القری ہی وقت برآورد کردہ میمون شد یثرب اوسکا نام اور کیا کسی اور یہہ بات ...
لوگو لا ہی اور یہہ بات بادشاہ دوسرے عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جہت ...
ملنی مجمع خلافت ظاہری کی رسالت عامہ کے ساتھ اس نام کے ساتھ اوسکو تعبیر کیا ہی اور ان کا
حضور کی نسبت ہی خلافت کی یہاں ملک ہی خلافت ہے آپ کا شہر کو خیر ...
بہی لیتی ہی باوجہ دار الہجرۃ ہونی آپ کی ہی مدینۃ الرسول ہلی سے ہی نام سمجھا
اور وہ مدینہ منورہ سے بطرف اوتر یعنی شمال کے واقع ہے اگر شک ہو نقشہ موجود ہی
تا مدینہ منورہ کی نسبت انکی طرف ہوتا کہ آپکی نام سے پہلے سے مشہور
تہا اسطرف بہی مشہور ہی کہ خدا سرور انبیاء علیہ وعلیہم السلام مہی ہوگا در سنہ ۳۱ او
محلوں میں مشہور ہی کہ خدا جای پناہ ہے یہہ کیونکہ دیکہہ بادشاہ ہم ای الخ بیان
غزوہ احزاب ہی اور خدای جای پناہ سے ترکیب مقلوب ہی دراصل جای پناہ خدا
ہی یعنی خداوند کریم نے اپنی حبیب کا دار الہجرۃ و دار الامن مدینہ منورہ کو قرار
دیا ہی اور یہہ بات مدینہ منورہ میں مشہور ہے اور یہہ وہی اس تجربہ کی طرف بہی
شہید جسکو انصار نے غزوہ احد میں بیان کیا تہا کہ اس شہر پر جب کوئی غنیم آتا ہی
اگر مدینہ منورہ میں رہکر اپنے شہر میں رہ سے اوس سے لڑے ہیں تو ہمیشہ فتح پائی ہی
اور اگر باہر جاکر لڑے ہیں تو شکست اوٹہائی ہی اور غزوہ احد میں تصدیق اوسکی
ہوگئی اور بعد عدم رضاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احد کی دن ساتھ باہر نکلنے کی اور
رہی اور اس تجربہ کی تصدیق فرمائی ہے اور قول دیکہہ بادشاہ باہم اتنی احزاب
کا گویا کہ ترجمہ ہے یعنی بہت تہیہ اور سردار ملکو جوڑ آئے چنانچہ انشاء اللہ بیان
اوسکا غزوات میں آئیگا اور اونکے بہاگ جانے کی سبب کا بیان ہی جو باد صبا کا چلنا
پوربی ہوا بہی کہتی ہیں تادری چلنا جس سے خیمے اوکہڑ گئے آگ بجہہ گئی گہوڑے
چہوٹ گئے آخر وہ تنگ ہوکر بہاگ گئے المدد کون لڑسکے اگر ہری تو مثل قوم

قوم عاد کی ہلاک ہونی اور آٹھوان درس اس بشارت کی تعینی ہونی کو بیان فرماتا ہی گویا کہ اس بشارت کا پیرہ
حضرت داؤد کی نزدیک عین الیقین کا ہی اور قولہ خدا اوسی ابد تک برقرار رکہیگا اس امر کو بیان کرتی ہی کہ شہر
مدینۃ الرسول قیام قیامت تک آباد رہیگا بیان بشارات سیزدہمیہ غیر متعلقہ ہجرت ظاہر اسکا
مکاشفات یوحنا باب ۱۹ درس ۱۳ اور خون مین ڈوبا ہوا لباس پہنی ہوی تہا اور اوسکا نام کلام خدا ہی
انجیل یوحنا باب ۱۶ درس ۱۳ فاذا جاء روح الحق ذاک فہو یعلمکم جمیع الحق لانہ لیس ینطق من عندہ بل یتکلم بکل ما یسمع
ویخبرکم بما سیاتی ترجمہ اردو مطبوعہ مرزاپور لیکن جب وہ روح آوی وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلیئے
کہ وہ اپنی نکہیگی بلکہ جو کچہ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگی صحیفہ ایسعیاہ باب ۵۲ درس ۱۳
سر ایندہ اقبالمند ہوگا اور ستودہ ہوگا یعنی آپ کی تمام حرکات سکنات قابل تعریف کی ہون گی اور زیادہ پاک
اوسکا مجد ہوگا

## آٹھوین فصل سراپای محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین

غزل الغزلات باب ۵ درس ۸ ای یروشلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائی تم اوسی کہیو کہ مین
عشق کی بیمار ہون ۹ تیری محبوب کو دوسری محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہے ای تو جو عورتون مین
جمیلہ ہی تیری محبوب کو دوسری محبوب سی کیا فوقیت ہی جو تو ہمین ایسی قسم دیتی ہی میرا محبوب سرخ و سفید ہے
دس ہزار آدمیونکی درمیان وہ جہنڈی کی مانند کہڑا ہوتا ہی اسکا سر ایسا جیسا چوکہا سونا اوسکی زلفین
پیچ درپیچ ہین اور کوہی کی سی کالی ہین ۱۲ اوسکی آنکہین ان کبوترونکی مانند ہین جو لب دریا دودہ مین
نہا کی تمکنت سی بیٹہتی ہین ۱۳ اوسکی رخسارین پہولونکی چمن اور بلسان کی ابہری ہوئی کیاریونکی مانند ہین
اوسکی لب سوسن ہین جن سی بہتا ہوا مر ٹپکتا ہی ۱۴ اوسکی ہاتہ ایسی ہین جیسی سونی کی کٹہیان جن مین
ترسیس کے جواہر جڑی گئی اوسکا پیٹ ہاتہی دانت کا مینا کام ہی جس پر نیلم کی گل بنی ہون ۱۵ اوسکی پیر ایسی
جیسی سنگمرمر کے ستون جو سونی کی پایون پر کہڑی کیئی جاوین اوسکی قامت لبنان کی سی ہے
وہ خوبی مین رشک سرو ہی اسکا موہنہ شیرینی ہی ہان وہ سراپا عشق انگیز ہی ای یروشلم کی بیٹیو
یہ میرا پیارا ہی یہ میرا جانی ہی ایضاً باب ۴ دیکہ ای میری جانی تو شکیل ہی دیکہ تو خوبصورت ہی
تیری آنکہین تیری چادر کی بیچ کبوترون کی سی ہین تیرا بال بکریون کی گلی کی مانند ہی جو کوہ

بالیدہ ہو چکتی ہین ۲ تیرے دانت بہیڑونکی گلی کی مانند ہین جنکے بال کترے گئی اور جو نہلائی گئی جسمین
ہر ایک دو دو بچی جنتی ہے اور ان مین ایک بہی بانجہہ نہین ہے ۳ تیری لب قرمزی دہاگی کی مانند ہین اور
تیرا منہہ خوب ہے تیری رخسار تیری چادر کی بیچ آدہی انار کی مانند ہین ۴ تیری گردن داود کا برج ہے جو
سلاح خانی کی لیے بنا ہے جسپر ہزار سپریان لٹکائی گئی وی سب کی سب پہلوانون کی سپر ہین
۵ تیری دو چہاتیان دو آہو بچون کی مانند ہین جو ایک ساتہہ پیدا ہوئی ہین جو سوسنونکی درمیان چرتی ہین
۶ جب تک دن ڈہلی اور سایہ ہٹ جائی مین مُر کی پہاڑ اور لبان کی ٹیلی کو جا رہونگا ۷ اے میری پیاری
تو سراسر جمال ہے تجہہ مین کوئی عیب نہین ایضاً باب ۷ تیری پانو کہ گرگابیان پہنی ہوی اے شاہزادی
کیا خوب معلوم ہوتی ہین تیری کولہون کی گولائی جواہر کی لڑی کی مانند ہے جیسا کسی استاد کاریگر نے
بنایا ہے ۲ تیری ناف گول پیالہ ہے جسمین ملائی ہوئی کی کمی نہین ہے تیرا پیٹ گیہون کے
ایک ڈہیری ہے جس کی آس پاس سوسن لگی ہین ۳ تیری دو چہاتیان دو آہو بچونکی مانند ہین
جو ایک ساتہہ پیدا ہوئی تہی ۴ تیری گردن ہاتہی دانت کی برج کی مانند ہے تیری آنکہین ان تالابونکی
مثل ہین جو حشبون مین بت ربیم کی پہاٹک پر ہین تیری ناک لبنان کی برج کی مثال ہے
جو دمشق کی رخ بنا ہے ۵ تیرا سر تجہہ پر کرمل کی مثل ہے اور تیرے سر کا بال ارغوانی مانند ہے بادشاہ
تیری کاکلونسی اٹکا ہے ۶ اے محبوبہ تو کیسی جمیلہ ہے عیش کی لئی کیسی جان فزا ہے ۷ یہ تیرا قد کہجور کا
تاڑ کی مثال ہے اور تیری چہاتیان انگورونکی گچہون کی مانند ہین اور تیری نتہنونکا
رائحہ سیب سا ہووے بسم اللہ الرحمن الرحیم و الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ علی رسولہ محمد و
آلہ و اصحابہ اجمعین اما بعد مژدہ ہو کہ ان تینون بابون مین تمام سراپای محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا
بیان ہوا اور اب پانچوین باب کی ان دو درسون مین درس ۸ ای یروسلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون
کہ اگر تمہین میرا محبوب مل جائی تم اوسی کہیو مین عشق کی بیمار ہون ۹ تیری محبوب کو دوسری محبوب پر
کیا فضیلت ہے اے تو جو عورتون مین جمیلہ ہے تیری محبوب کو دوسری محبوب سے کیا فوقیت ہے
جو تو ہمین قسم دیتی ہے وہ عاشق اور وہ معشوق دونکا بیان ہے اور آپسمین وہ عاشقونکی کلام ہے

اور ذکر اوصاف محبوب ہی اور وہ دو عاشق قبلتین یعنی کعبہ معظمہ اور مسجد اقصی صخرۃ اللہ
قبلہ بنی اسرائیل کے اور وہ دو محبوب محبوب الہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت روح اللہ
مسیح علیہ السلام محبوب الہی منظور نظر کعبہ معظمہ ہیں اور مسیح علیہ السلام محبوب صخرۃ مسجد اقصی
کعبہ شریف نے صخرۃ اللہ سے کہا کہ اگر تمہیں میرا محبوب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ملجائیں تم اونسے کہیو کہ میں عشق کی بیمار ہوں صخرۃ اللہ نے جواب دیا کہ ابھی میرے اور تیرے محبوب
دونوں پیدا نہیں ہوئے ہیں پس تو مجھے اپنے محبوب کا سراپا سنادے تاکہ میں شناخت کر لوں
پس کعبہ شریف نے تمام سراپای نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صخرۃ اللہ سے ملے اور سولہ مہینے تک وہ قبلہ آپکا رہا اور پھر وہ حکم منسوخ ہوا اور محبوب الہی
اپنی جان نثار کی طرف متوجہ ہوئے اور آیہ کریمہ قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک
قبلۃ ترضہا فول وجہک شطر المسجد الحرام نازل ہوئی اب کعبہ معظمہ نے بیان سراپای نبوی میں
ابتدا میں پہلے آپکی جسم مبارک کی رنگت کا بیان کیا بیان رنگت جسم مبارک باب ۵ ورنہ
میرا محبوب سرخ و سفید ہی کعبہ شریف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت
سرخ و سپید بیان کی اور واقع میں آپکی جسم پاک کی یہی رنگت تھی اسلئے کہ آپکی جسم مبارک کی
رنگت کی بیان میں مدارج النبوۃ میں ہی سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت میں
ابیض مشرب اور دوسری روایت میں ابیض مشرب بحمرۃ آپکی جسم مبارک کی رنگت کی بیان میں
وارد ہوا ہی اور ابیض مشرب بحمرۃ اسے کہتی ہیں جو سرخ و سپید ہو یعنی سپیدی میں سرخی
دہکتی ہو اور نیز مدارج النبوۃ میں ہی نسائی شریف میں ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ ایک روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ میں تشریف رکھتی تھی ایک بدوی نے آکے پوچھا ابن عبد المطلب
کہاں ہیں عبد المطلب کے بیٹے یعنی جو اللہ عز وجل کی رسول ہیں صحابہ نے کہا ہذا الامغر المرتفق یہ سرخ
و سفید ہیں جو تکیہ لگائی ہوئی بیٹھی ہیں قاموس میں ہی امغر وہ شخص ہے کہ جسکی چہرہ کی سپیدی میں
سرخی دہکتی ہو اور سیدنا عیسی علیہ السلام کا رنگ مبارک بہت ہی سرخ تھا شعر رنگ سار و اقتدار

تھا سپیدی اور کچھ سرخی کی سات ؛ انکی چہری کی چمک کچھ اور تھی اور رنگت مین نمک کچھ اور تھی

**بیان حسن احمدی** غزل الغزلات باب ۴ دیکھ ای میری جانی تو شکیل ہی دیکھ تو خوب ہی

اس غزل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن کا بیان ہی اور در حقیقت حسن ظاہری و باطنی
آپکا تمام عالم کی حسینون سے بڑہا ہوا تھا اسلیئی کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے آپکی حسن کی بیان مین
روایت کی ہی لم ار قبلہ و لا بعدہ مثلہ نہین دیکھا مینی پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور نہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکا مثل اور نظیر یعنی حسن و خوبصورتی مین
اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ حسن احمدی کی بیان مین روایت ہی ما رایت من ذی لمۃ
فی حلۃ حمراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ نہین دیکھا مینی
کسیکو سرخ جوڑی والی کو جسکی کانون کی لونتک بال ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
زیادہ خوشنما گویا کہ سورج آپکی چہری مبارک مین پہرتا تھا اور جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ آپکی
حسن کی بیان مین فرماتی ہین رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان و علیہ حلۃ حمراء
فجعلت انظر الیہ و الی القمر فلہو عندی احسن من القمر چاندنی رات مین سرخ جوڑا پہنی ہوئی
مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پس تھا مین کہ دیکھتا تھا مین آپکو اور چاند کو پس تحقیق
آپ میری نزدیک چاند سی زیادہ خوشنما تہی اور اس حدیث کا اس رباعی مین ترجمہ کیا ہے
رباعی در حلہ سرخ دیدم او را شب ماہ ؛ در ماہ و در و چو نیک کردیم نگاہ ؛ حسن رخ آن یار بخشیدم واللہ
احسن ز قمر بود خدا ہست آگاہ ؛ اور حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آپکی حسن کی بیان مین فرمایا
کہا ہی کہ زنان مصر نے حضرت یوسف صدیق علیہ السلام دیکھکر اپنی ہاتھ کاٹ لیئی تھی اگر ہمارا
حبیب کو کہین دیکھ پائین تو اپنی دلونکی ٹکری ٹکری کرین قسم ای زلیخا چہری یوسف کو نسبت
اپنی یوسف کی نہی اسلیے سر کٹتی ہین اور انگلیان ؛ **بیان قامت مبارک**
غزل الغزلات باب ۵ ورس ۱۰ اوس ہزار آدمیونکی درمیان وہ جہنڈی کی مانند کھڑا ہوتا ہی
ورس ۱۵ اوسکی قامت لبنان کی سی ہی وہ خوبی مین رشک سرو ہی با نیم ورزن

یہ تیری قامت تاڑ کی مثال ہی یعنی حضرت مسیح علیہ السلام کی قد مبارک کی بیان میں حدیث شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کلمہ ربعہ آیا ہی اور ربعہ میانہ قد کو بولتی ہین اور سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نی قد مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فوق الربعہ بیان فرمایا ہی یعنی آپکا قد مبارک میانہ قد سی کچھ بلند تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح علیہ السلام کی قد مین فرق ہوا مگر چونکہ یہ فرق قلیل تھا اور شاید مخاطبین مشتبہ ہوتا اس لئی اس سی سکوت فرما کر ایک اور معجزہ قامت مبارک کا بیان کیا اور وہ آپکی ہی ذات شریف کی ساتھ خاص ہے اور مسیح علیہ السلام کی قامت مبارک مین نہین پایا گیا ہے اور فرمایا وہ دس ہزار آدمیونکی درمیان جھنڈی کی مانند کھڑا ہوتا ہی یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قامت زیبا کا یہ اعجاز ہوگا کہ اگر ہزار دن آدمیونکی درمیان آپ ہونگی تو اون سبسے آپکا ہی قد مبارک اونچا رہیگا اور بلند نظر آویگا اور در حقیقت آپکی قامت مبارک کا یہی حال تھا کہ کوئی آپ سی بلند نہین ہوسکتا تھا اس لئی کہ سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی لیس بالذاھب طولا وفوق الربعۃ اذا جاء مع القوم غمرہم ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت لانبی نہ تھی مگر میانہ قد سی آپکا قد مبارک بلند تھا اور آپ جب قوم مین تشریف رکھتی تو انکو ڈھانپ لیتی یعنی آپ انسی بلند نظر آتی اور وہ پست اور کوتاہ دکھلائی دیتی اور ایسی ہی ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نی بیان کیا ہی کہ اگر آپ تنہا ہوتی میانہ قد نظر آتی اور قوم مین منسوب بطول ہوتی اور اگر دو آدمیونکی درمیان ہوتی تو دونوں سی بلند نظر آتی اور مجلس مین دونوں شانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی شانونسی بلند اور ابھری ہوئی رہتی تھی اور ساتوین باب کا جملہ تیری قامت تاڑ کی مثال ہی یہی اسی مضمون کو ادا کرتا ہی یعنی جیسی کوئی درخت تاڑ کی برابری نہین کرسکتا ہی ایسی ہی کسی اور قد مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری نہین کرسکیگا بیان عظم جسم مبارک اور جملہ اوسکی قامت لبنان کی سی ہی عظیم اور رفیع ہی اور قامت جسم مبارک کو بیان فرمایا ہی لبنان ملک شام مین

الیسیر بازی اور اسکی ساتھ تشبیہ دینی سے معلوم ہوا کہ آپ قوی الجثہ اور عظیم الجثہ ہونگی اور درحقیقت آپ عظیم الجثہ تھی چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے بیان راستی قامت مبارک اور چھٹوین باب کا یہ قد وہ خوبی مین رشک سرو ہی آپکی قامت مبارک کی راستی کو بیان فرماتا ہی اور آپکا قد مبارک ہمیشہ سیدھا رہا بڑہاپی مین بھی آپ باعتبار راستی قامت مبارک کے جوان تھی

شعر۔ جمال علی قد شریف
وہ میانہ معتدل موزون لطیف | وان درازی بھی نہ کوتاہ تھا
تھا جب حالی بحد اعتدال
قامت رعنا کا یہ اعجاز تھا | ہم جلیسون سے وہ قد ممتاز تھا
جس جگہ ہوتی تھی شاد بامو
جلوہ فرما مسند ارشاد پر | محفل غربت مین اعلیٰ آپ تھی
ہم نشینون سی دو بالا آپ تھی رباعی
آن سرو کہ سر کشیدہ بود از گلشن راز | بود ست میانہ قد سرکرد نہ دراز
ماییم ہوای قامتش ای قمری | داریم بخاک قدمش روی نیاز

## بیان سر مبارک

ساتوین باب بیان مین ہی سر انور کی جو تشبیہ کرمل کی مثل ہی قاموس مین ہی کرمل ایک قلعہ ہی دریای شام کی کنارے پر اور اس تشبیہ سی عظمت اور بزرگی سر مبارک کی ثابت ہوتی ہی اور در حقیقت آپ عظیم الہامہ تھی یعنی آپکا سر مبارک بڑا اور بزرگ تھا اور حلیہ ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین یہ لفظ وارد ہوا ہی اور پوری حدیث یہ ہی عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال سألت خالی ہند بن ابی ہالۃ وکان وصافا عن حلیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا اشتہی ان یصف لی منہا شیئا اتعلق بہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخما مفخما یتلالا وجہہ تلالؤ القمر لیلۃ البدر اطول من المربوع واقصر من المشذب عظیم الہامۃ رجل الشعر ان انفرقت عقیقتہ فرقہا والا فلا یجاوز شعرہ شحمۃ اذنیہ اذا ہو وفرہ ازہر اللون واسع الجبین ازج الحواجب سوابغ فی غیر قرن بینہما عرق یدرہ الغضب اقنی العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتاملہ اشم کث اللحیۃ سہل الخدین ضلیع الفم مفلج الاسنان دقیق المسربۃ کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ معتدل الخلق بادن متماسک سواء البطن والصدر عریض الصدر بعید ما بین المنکبین ضخم الکرادیس انور المتجرد موصول ما بین اللبۃ والسرۃ بشعر یجری کالخط عاری الثدیین والبطن ماسوی ذلک اشعر الذراعین والمنکبین

واعالی الصدر طویل الزندین رحب الراحة شثن الکفین والقدمین سائل الاطراف او قال شائل الاطراف خمصان الاخمصین مسیح القدمین ینبو عنهما الماء اذا زال زال قلعا یخطو تکفیا ویمشی هونا ذریع المشیة اذا مشی کانما ینحط من صبب واذا التفت التفت جمیعا خافض الطرف نظره الی الارض اکثر من نظره الی السماء جل نظره الملاحظة یسوق اصحابه یبدأ من لقی بالسلام روایت کی امام باصفہانی نے

حسن سبط رسول مجتبانی
کیا مین سوال اوس با خبر سی
بیان کر کہ تو حال جد امجد
تھا بس منجھلے یون مجھسی اوسدم
دلونمین تھی بزرگ و نامور تھے
میانہ کب قد خیر الوریٰ تھا
غرض کم کیفیت کی تھی یہان راہ
بزرگی تھی سر عالی مین پیدا
لحیہ اک شئے ذلیت تھی لیکن بہم تھے
اگر از خود نہ بالانکی بکھر تھے
گذرتی نرمہائی گوش سی تھے
مقوس دونون ابروے مقوس
نہ تھی پیوستگی آپس مین انکو
میان ابروان اک رگ ہویدا
کہ تھی نور رونکی شعلے جس سی توام
جو کوئی ذات کو دیکھتا تھا
بھلا تشبیہ دو مین کس سی انکو

کہ ہند بن ابی ہالہ میرا خال
خبر دی حلیۂ خیر البشر سے
غرض میری یہ تھی سنکر وہ احوال
رسول اللہ تھے فخیم مفخم
تجلی روی انور کی نہ پوچھو
میانہ تر سی تھا زیادہ قد جدا تھا
قد و بالا کا تھا انکی یہ عالم
نہایت حسن مع رونق ہویدا
بکھرتی تھی جو فرق پاک پر بال
تکلف سی نہ ہرگز فرق کرتے
درخشانی کا عالم رنگ مین تھا
مقوس دونو ابروے مقوس
عجب خمدار و باریک و مطول
بہت ہوتی غضب کی وقت پیدا
معلی بینی خیر البشر تھی
بلندی کا گمان ہوتا تھا پیدا
بزیبائی کشادہ وہ دہن تھا

رسول اللہ کا تھا واصف حلیہ
کہ ہون مشتاق ان باتونکا بیحد
کرون جو ہو سکے استادہ احوال
نگاہونمین وہ یعنی خوش سیر تھے
تمام جسم منحسنی جو دیکھین کچھ
اگر کوتاہ کہتی تھا نہ کوتاہ
میانہ سی دراز طول سے کچھ کم
خم و پیچ عیان بالونمین کچھ تھے
دو فرقہ اونکو کر دیتے تھے جو الجھا
بجال و فرہ تھی بال انکے
کشادہ تھی جبین عالم آرا
باندازِ مناسب طاق ابرو
بجز بی طاق تھا ثانی ہوا کب
کہون کیا جبہ انبی کا عالم
باندازِ بلندی جلوہ گر تھی
ملائم آپکی رخسارینکو
کشادہ وہ دہن اور ... تھا

لبون و دانتون کا بیان و حسن بیان
ازیر سینہ تہا تا ناف کہ تہو
مستغا یعنی وہ گردن تہی ایسی
بوضع خود مناسب اور زیبا
شکم سینہ صفائی مین برابر
سراسر آتحان مین تہی بزرگی
گلوئے پاک سی تا ناف والا
معترا وسی تہا صاف بزلیہ
وہ اونکی صدر عالی کی بلندی
کشادہ تہی کف دست مصفا
کشیدہ تہین وہ انگشتان والا
کہ حاصل انگلیونکو تہی بزرگی
کف پا مین سمائی تہی یہ خوبی
کہ تہی پای مبارک نرم و املس
زمین پر جب خرامان آپ جاتے
بڑی راہ جاتی سرور دین
تہا اوسی قدم تہی عیان یہ صفا یعنی
نظر کرتے تہی [illegible] نیچا پا
زمین اکثر مشرف تہی نظر سے
نمایا تہا لحاظ اونکی بصر مین
تو یہ ارشاد فرماتے تہی حضرت

سپید و صاف آپ تہی کشادہ
و سینہ گردن شایان [illegible]
بشکل نقرہ با نور و ضیا تہی
بجنبی تہی تہا در خشہ عالم
ز سینہ عریض تہین خوشتر
بدن جو کچہ کہلا یہ شاک سی تہا
خط مو تہا کچہ باریک زیبا
کلائی دونو شانی اور بازو
خط مو سی رکہی تہی اجنبی
بزرگی اوس کف پا مین عیان تہی
لقب ہی سائل الاطراف جنکا
یہاں جو سائل و شایل کہا یا
کہ رہتی تہی زمین سی بلند وہ بہی
جدا رہتی زمین سی یون کف پا
قدم کو اپنی بر کندہ او ٹہاتے
ہوا یہہ حال ہی وارد جناب
بلندی سی ہی گویا میل پستی
بہت ساتی تہی انکہو نکو جہکائے
تلک ساکم بہرہ ور رہتا بصر سے
بیان کرتا ہی راوی بعد اسکے
جلو تم مجسی آگے کرکے [illegible]

دقیق المسربہ یعنی خط مو
تہا اوسکی شکل مو [illegible]
تہون کیا عضو عضو انکی سب لکہ
تمامی عضو تہی مربوط باہم
فراخی دونون شانو مین عیان تہی
درخشندہ وہ نور پاک سی تہا
سوا اسکے شکم سینہ سراسر
برابر تہی ہی ترتیب کندہ
طویل ان تہی دونون دست والا
نمایان تہی اونکی قدمون مین بزرگی
تہا یا شایل الاطراف کافی
ہوا تہا شک مگر راوی کو پیدا
ہوا اور بو عقیق یا احمد
کہ پانی اونکے نیچے سے گذرتا
او نہین ہوتا خیال میل پستی
کہ جس دم آپ جاتے تند رفتار
او نہین جب دیکہتا منظور ہوتا
نظر یعنی کسیکو باطن لگائے
تامل سے بہت کیا سی نظر مین
کہ جب سنا تہہ آپ کے اصحاب کو
عجب اخلاق تہی خیر الوری کی

کہ ہون مخدوم تیری خادم آنکی　　　سنو اے سعادت مصطفیٰ کی　　　کہ تہا جو کہیں ادنیٰ بی طاقت کی

جناب پاک کو دو اوسکو خوش کام　　　بتقدیم سلام دین اسلام　　　رباعی آن سر کہ خدا کہ خوش اوسکوں

گوئی کہ سپہر عالم خوبی بود　　　المختصر آن و لب شیرین حرکات　　　سر تا بقدم جلوہ محبوبی او دید

بیان ہوئی سر مبارک باب ۴ ورس تیرا بال بکریوں کی گلی کی مانند ہی جو کوہ جلیعا پر بیٹھی ہون

باب ۵ ورس ۱۱ اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کوّی کی سی کالی ہین باب ۷ ورس ۵ تیری سر کا بال

ارغوانی مانند ہی بادشاہ تیری کاکلون سی اٹکا ہی ان آیتوں مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

سر مبارک کی بالون کا بیان ہے بیان کیفیت موی شریف باب ۴ ورس ۱ تیرا بال بکریوں کی

گلی کی مانند ہے جو کوہ جلیعاد پر بیٹھی ہون اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

موی مبارک کو بکریون کی گلی کے بالون کی ساتھہ تشبیہ دی یعنی کثرت و ذلت مین اور اس تشبیہ سے

کثرت موی مبارک کا پتا ملا اور در حقیقت محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سر پر بال بہت زیادہ

چنانچہ بخاری شریف کی کتاب الغسل مین یہہ حدیث مروی ہے اور اس سے کثرت موی مبارک کا

حال معلوم ہوتا ہے باب من افاض علی راسہ ثلثا عن ابی جعفر قال لی جابر اتانی ابن عمک

یعرض بالحسن محمد بن الحنفیۃ قال کیف الغسل من الجنابۃ فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ

ثلث اکف فیفیضہا علی راسہ ثم یفیض علی سائر جسدہ فقال الحسن انی رجل کثیر الشعر فقلت کان

النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر منک شعرا روایت ہی ابو جعفر سے کہا اوسنی کہا مجہسے جابر نے آیا

میری پاس تمہاری چچا کا بیٹا تعریض کرتے تہی ساتہہ حسن محمد بن الحنفیہ کے کہا اوسنے کیونکر ہے غسل

جنابت سے پس کہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم لیتی تہی تین لپ پانی پس ڈالتی تہی اوسکو

اپنی سر پر پہر بہاتی تہی اوپر تمام بدن کے پس کہا حسن نے تحقیق مین ایک مرد ہون بہت بالون والا

کہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجہسی زیادہ بالون والے تہی بیان کیفیت

بالسی وزلف کی موی شریف باب ۵ ورس ۱۱ اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اس ورس مین

آپکی زلفون کو پیچ دار بیان کیا اور اس سے معلوم ہوا کہ آپکی بال مبارک سیدہی نہو سے تہی

... سے ہونگے اور داڑھی میں کچھ تھوڑے سفید ہونگے اور واقعی آپکی سر مبارک کے بال
ایسے ہی تھے اسیلئے کہ حدیث مذکور ابن ابی ہالہ میں آپکے ... الشعر آیا ہے اور بعض روایتوں میں
جعد رجل آیا ہے اور مطلب ان دونوں روایتوں کا واحد ہے یعنی آپکی بال گھونگر والے تھے
لیکن نہ بہت زیادہ بلکہ اسی قدر تھی کہ جس سے زلفوں میں پیچ پڑ جائے اور مسیح علیہ السلام
کے سر مبارک کے بال سیدھے تھے یعنی بالکل سیدھے ہی تھے اور داڑھی میں ژولیدہ پن نہ تھا
اور گھونگر والے نہ تھے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے بیان زلف رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم باب ۵ درس اوسکی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اس درس سے معلوم ہوا
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک پر زلف پڑی ہوئی ہونگے اور رات و دن
ایک جگہ جمع ہونگے اور واقعی آپکی زلفیں چھوٹی رہتی تھیں اور جسدن ملاقات عاشق زار
کعبہ شریف سے ہوئی اوسدن چار زلفیں آپکی چھوٹی ہوئی تھیں اور کانوں کی لو اور گردن
اور شانوں تک بال جناب نے چھوڑے ہیں اور بمقابلہ غیر اقوام کے کہ وہ اس طریقہ
بال نہیں رکھتی ہیں تو صورتوں پر اطلاق زلف صحیح اور درست ہے بیان رنگت
موئے شریف عالم طفولیت و شباب باب ۵ درس اوسکی زلفیں پیچ در پیچ ہیں اور کوے
کی سی کالی ہیں اس جملہ کی جزو اخیر سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفولیت
و شباب میں رنگت سر کی بالوں کی مثل کالی بھنڈ کووی کی سیاہ ہوگی اور واقعی
آپکی سر کے بالوں مبارک کی یہی رنگت تھی اور مفسرین کے نزدیک والضحی واللیل
اذا سجی میں ضحی چہرہ مبارک ہے اور لیل سیاہ زلف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہے اور ساتویں باب کا یہہ جملہ بادشاہ تیری کاکلوں سے الجھا ہے اسی قسم اوکی
خبر دی رہا ہے اور اسجگہ بادشاہ سے بادشاہ حقیقی مالک الملک اللہ تعالی جل شانہ مراد ہے
اور اسکا گویا کہ یہہ معنی قسم کہا چکی ہے اور مسیح علیہ السلام کے بال لڑکپن سے جوانی تک
سرخ ہونگی کہ اوس ملک والوں کے ایسی ہی بال ہوتی ہیں چنانچہ مرقوم ہے

ساتھ پس پانچوین باب مین بھی وہی تشبیہ مراد ہوگی اسلئی کہ ایک شی کا دونون جگہ
بیان ہی یعنی آپکی آنکھون مبارک کو کبوتر کی آنکھون کی ساتھ تشبیہ ہوگی نہ نفس کبوتر کی
ساتھ اور مضاف محذوف ہوگا اور قرینہ اسکا وہی ہی کہ چوتھی باب مین اسکی تصریح
ہو چکی ہی پس پانچوین باب کی تقدیر ایسہ عبارت ہوگی اوسکی آنکھین ان کبوترونکی
آنکھونکی مانند ہین اور پہر کبوترون کی آنکھین کئی قسم کی ہوتی ہین لیکن بصورت اطلاق
مین فرد کامل مراد ہوتا ہی اور پہر قرینہ تشبیہ بہی موجود ہی اسلئی کہ اس تشبیہ
سی عمدگی کا بیان کرنا منظور ہی اور عمدہ آنکھین کبوترونکی موتی چور ہوتی ہین
اور موتی چور اون آنکھون کو کہتی ہین کہ جنمین سرخ ڈوری ہوتی ہین پس اس
سی معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین موتی چور ہونگی اور
اونمین سرخ ڈوری ہونگی اور درحقیقت آپکی آنکھین موتی چور تہین اور اونمین
سرخ ڈوری تہی اسلئی کہ آپکی آنکھونکی وصف مین اکثر روایات مین اشکل آیا ہی
اور بعض روایات مین اشہل آیا ہی اور اشکل ایسی آنکھ کو کہتی ہین کہ جسکی سپیدی
مین سرخ ڈوری ہون اور اشہل اوس آنکھ کو کہتی ہین کہ جسکی سیاہی مین سرخ
ڈوری ہون اور ایسی دونون قسم کی آنکھون کو موتی چور کہتی ہین اور بعض روایات
مین جو آپکی آنکھون مبارک کی صفت مین ادعج آیا ہی اور ادعج اوس آنکھ کو کہتی
ہین کہ جسکی سیاہی بڑی ہوئی ہو وہ اس روایت اخیر کی مخالف نہین ہی بلکہ موافق ہی
اسلئی کہ سیاہی مین جہان سرخ ڈوری نہ تہی وہان سیاہی عمدہ تہی اور کبوتر کی آنکھون
کی سیاہی بہی بہت ہی زیادہ ہوتی ہی اور ساتوین باب کی اس جملہ مین تیری آنکھین
اون کنڈون کی مثل ہین آنکھون مبارک کو حوضون کی ساتھ تشبیہ دی ہی سے
معلوم ہوا کہ آپکی آنکھین بزرگ اور بڑی اور تر و تازہ ہونگی اور واقعی آپکی آنکھین
مبارک بڑی اور تر و تازہ تہین اسلئی کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

روایت ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشکل العینین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی آنکھیں مبارک بڑی تہیں شعر کیا بیان خوبی چشم سیاہ وہ آہو تہا نہ تہی جسکی گواہ
تہی سفیدی اور سیاہی درمیان سرخ ڈورے تہی او چشم شہ اکحل اذا سیاہ اور سیاہی کو عیان
تہین ہم دونوں بحد اعتدال اشکل العینین ہی وارد ہوا یہ وصف چشم حضرت خیر الوری
اشہل العینین بہی مذکور ہی وصف میں اوسکی کہ عین حور تہا غرض القصہ جو وصف کمال
چشم خوبان جہان کا کمال وہ سبہی اوسمائی جہد میان چشم محبوب خدا میں تہی عیان
اور ان سبسی زیادہ اوصاف خاص چشم حضرت سی رکہتی اختصاص یعنی وہ چشم مبارک ولیسی ہی
نور دیتا تہا میں یکسان تہی یہ دیکہتی تہیں لوگ جیسی وقت سحر تیرہ شب میں آنکہ تہا نظر
دوسرا ایک اور معجزہ تہا چشم پاک صاحب اعجاز کا پیش منظر آپ جیسا دیکہتی تہی
پیچہی کی چیزیں بہی ویسا دیکہتی سایبان چشم وہ مژگان دراز سر فراز جلوہ گاہ امتیاز
مردم چشم حیا گیسو آسکی سایبان مژگان کی تہی آراستہ رباعی
درخشان جوہر چارہ وجہ منیر در سلسلہ جعد دل خلق اسیر ملک ملکوت صید آن چشم سیاہ
ابرو چو کمان کشیدہ مژگان چون تیر **بیان بینی مبارک** اور بینی مبارک کی بیان میں
ساتویں باب میں ہی میری ناک لبنان کی برج کی مثال ہی جو دمشق کی طرح نیاز کرتا
اس جملہ میں سید نا محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک کو برج کی ساتھ
تشبیہ دی اور برج درمیان سی بلند ہوتا ہی پس اس تشبیہ سی معلوم ہوا کہ محبوب
خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک درمیان سی بلند ہوگی اور حقیقت میں بلند
تہی اسیلئے کہ ابن ابی ہالہ وصاف بینی صلی اللہ علیہ وسلم نی آپکو اقنی العرنین بیان
اور اقنی العرنین اوس شخص کو کہتی ہیں جسکی ناک درمیان سی بلند ہو باریک ہو
مانند الف کشیدہ بود آن بینی در نور وضیا شمع بود نگر بینی بود آن بلندی از نور پدید
وانیش بہ کار زنورش بینی شمع بینی و ممتاز بر نور و بلند با کمال خوشنمائی ارجمند

ہوکیتا جو بی تامل آن کرم۔ ادسکو وہ بینی بلندی کی نظر + بی نہایت پر تذہی بینی مانند +
عقدال حال سی تہی بحمد + وہ جو ظاہر ہی بلندی دور سے مشتعل تہی ارتفاع نور سی +

## بیان رخسارہ محبوب الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم

اس بیان مین چوتہی باب کی درس (۱۳) مین ہی۔ تیری رخسارہ تیری اچادر کی بیچ آدہی انار کی مانند ہین۔ اور پانچوین باب کی درس (۱۳) مین ہی ادسکی رخسار نی پہولون کی چمن اور بلسان کی ادبہری ہوئی کیاری کی مانند ہین۔ پس چوتہی باب مین رخسار مبارک کو انار کی ٹکڑی کے ساتہ تشبیہ دی ہی اور حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین چاند کی ساتہ تشبیہ دی ہی اور دونون تشبیہون سی مقصود واحد ہی جو رخسارون مبارک کا تر وتازہ اور سرخ و نورانی ہونا ہی اور وہ حدیث یہ ہے یتلالؤ وجہہ تلالؤ القمر لیلۃ البدر۔ آپکا چہرہ مبارک روشن اور تابان تہا مثل چودہوین رات کی چاند کی اور صوید الاسلام مین آپکی نسبت لکہا ہی رخسار سرخ تہی اور پانچوین باب مین رخسارہ مبارک کو کیاری کی ساتہ تشبیہ دی سی معلوم ہوا کہ رخسار مبارک پہلی نہونگی بلکہ ابہری ہوئی ہونگے اور حقیقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسار مبارک ایسی ہی تہی اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ مین سرور عالم کی نسبت سہل الخدین واقع ہوا او سہل الخدین اوسکو کہتی ہین جسکی رخسارہ پہلی نہون اور پست ہوئی بہی نہون

## بیان لب مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس بیان مین پانچوین باب مین ہی درس (۱۳) اوسکی لب سوسن ہین جنسے مہتا ہوا مر ٹپکتا ہی اور چوتہی باب مین ہی درس (۳) تیری لب ایسی ہین جیسے قرمزی ڈوری ہین۔ پس پانچوین باب مین لبون مبارک کو سوسن کی ساتہ تشبیہ دی اور سوسن کے دو قسم ہین۔ آزاد اور ابر سار آزاد سپید ہوتا ہی اور ابر سار آسمانی رنگ اور چوتہی باب مین لبون مبارک کو قرمزی ڈوری کے ساتہ تشبیہ دی اور قرمز سے

سے سرخ تہے بہ نسبت رنگتی ہیں لیکن ان دونون لبون مین سے بعضی بعضا جمع ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
کی لب مبارک باریک ونرم وملائم ہونگی اور ایسا واضح ہی اور حسن ہونگی اور تشبیہ
سوسن ابر بہار کی ساتھ ہی اسلئی کہ محبوبان عالم کے لبون کا یہی رنگ ہوتا ہی۔
خصوصا اہل عرب کی تو اکثر ایسی ہی لب ہوتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی لبون مبارک مین یہہ سب اوصاف ہونگی اسلئی کہ مدارج النبوت مین بحوالہ
اوسط طبرانی نقل کیا ہی کہ لب اور دہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
تمام تر سی افضل تہی اور یہہ ایسا جامع ہی کہ اوصاف مذکورہ کو مع شئی زائد
شامل ہی بیان دہن مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسکا
ذکر بہی چوتہی باب مین ہی تیرا موتہہ خوب تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
ضلیع الفم وارد ہوا ہی جیسا کہ حلیہ ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
یہہ لفظ وارد ہی اور ضلیع الفم اسی کہتی ہین جس شخص کا موتہہ کشادہ ہو پس آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا موتہہ مبارک کشادہ تہا مگر یہہ کشادگی خوبی اور عمدگی کی ساتھ تہا
اسلئی کہ بحوالہ مدارج النبوت منقول ہو چکا ہی کہ طبرانی نی اوسط مین روایت
کی ہی کہ لب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دہن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تمام تر سی عمدہ تہی **رباعی** درج دہنش کردہ دلم شیفتہ ای شوخ ✢ تا تو ان تحقیق کردہ تنگی
شاخ ✢ در احادیث نشانہ بسیار ✢ شیرین دہن نگار ما گو شنفتہ ام شاخ ✢ **شعر**
تہا کشادہ وہ دہان باصفا ✢ اوسکی واصف نی ضلیع الفم کہا ✢ وہ دہن تہا کشادہ لیکن خوبی کی ساتھ
حسن و زیبائی و اسلوب کی ساتہ ✢ وہ دہان دلربا صلی علی ✢ خوشنما تہا خوشنما تہا خوشنما ✢

## بیان خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی دانتون مبارک کا

اور اوپر ہی دندان مبارک کی صفت مین چوتہی باب مین فرمایا ہی۔ تیرا دانت بہتر تہی
ژالہ کی مانند ہین جنکی بال کتری گئی اور جو تیرا ہنسی نکلتی ہین اونمین ہر ایک جلوہ

پہنچی تھی اور اوسکین بھی ایک بالچہ نہین ہی اس درس مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی دندان مبارک کو بھیڑیون کی دانتون کی ساتھہ تشبیہ دی
اور مابہ التشبیہ سپیدی اور چمک بھی ہی اور درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
دندان مبارک سپید اور چمک دار تھی۔ اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ مین آنکی دندان
مبارک کی صفت مین کلمہ اشنب وارد ہوا اور اشنب دانتون کی رونق اور تر و تازگی
کو کہتے ہین اور ہر دانت سے مدلول دانت یعنی سال عمر مراد لیکر بیان عمر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا اور قرینہ پایا جنکی بال کتری گئی یعنی اگر عمر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو ای شخص تو دریافت کرنا چاہی تو ہر دانت کو ایسی بھیڑ فرض کرے جسکی بعد
پیدا ہونیکی بال کتری گئی ہون اور جب بھیڑ کا بچہ پیدا ہوتا ہی تو ایک سال گذرنیکے
بعد اوسکی بال کترتی ہین چنانچہ گڈریون سے یہہ امر تحقیق کیا گیا ہی اور دانت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بتیس ۳۲ تھی تو بتیس برس یہہ ہو گئی اور پھر ہر ایک ایسی بھیڑ
کی واسطے دو حمل بھیڑ کی مدت جو برس رونہی ثابت کر تو بتیس ۳۲ برس اور ہوئی
اور ۳۲ بتیس کو بتیس ۳۲ کی ساتھہ ملانی سی چونسٹھہ برس ہوتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی عمر شریف روایات کی موافق تریسٹھہ برس کی ہوتی ہی اور تریسٹھہ قمری
کو اگر شمسی بناو تو وہی چونسٹھہ کی قریب ہونگی اور کسور کو ایسی مواضع مین
نہیں لیا کرتی ہین واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم بیان خانہ کعبہ و محبوب
صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کا اور گردن مبارک کے
بیان مین ساتوین باب مین ہی کہ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کی مانند ہی اور
چوتھی باب مین ہی تیری گردن ایسی جیسے کہ داود کا برج جو سلاح خانی کی لئی
بنا ہی اوسپر ہزار سپرین لٹکائی گئیں ہین وی ہی سب پہلوانون کی سپرین ہین
اسی وصف مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو ہاتھی دانت کی برج

کی برجی کی ساتہ تشبیہ دی ہی اور حدیث شریف مین گردن مبارک کو ہاتھی دانت کی
بت کی گردن کی سانتہ تشبیہ دی اور وہ حدیث ابن ابی ہالہ کی ہی اور الفاظ اوسکی
یہ ہین۔ کان عنقہ جید دمیۃ فی صفاء الفضۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن
مبارک چاندی کی مثل صفائی مین ہی اور خوبی مین ہاتھی دانت کی بت کی گردن
کی مانند تھی اور چونکہ آپکی گردن مبارک بھاری تھی اسوجہسی اوسی برج کی ساتہ
تشبیہ دی۔ رباعی۔ آن گردن روشن چو سراج وہاج ٭ از گردن لعبتان چین بردہ خراج
زیبا و لطیف در صفا النقرۃ خام ٭ چو گردن آن بت کہ تراشند ز عاج ٭
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تام الاذنین تھی یعنی پورے کانون والے
تھی اور آپ کی گوش مبارک چھوٹے نہ تھی بلکہ بڑے اور چوڑے تھے
مگر خوبی اور تمدگی کی ساتہہ اور یہہ لفظ۔ مدارج النبوت مین جامع کبیر سے
آپکی کانون مبارک کی صفت مین نقل کیا ہے لیکن اسلئے اونکو سیپیون کی ساتہ
تشبیہ دی اور وہ دور دراز کا کام دیتی تھی اور یہان بیٹھی ہوئی آسمان سے
اطیط کی آواز سنتے تھے۔ **بیان محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہاتھون مبارک کا** ۔ اور اس بیان مین پانچوین باب مین ہی ورس ۲۴
اوسکے ہاتہہ ایسے ہین جیسے سونیکی کڑیان جنمین ترسیس سے جواہر جڑے گئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھون مبارک پر بال تھے چنانچہ حدیث ابن
ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین آپکی نسبت وارد ہوا ہے اشعر
الذراعین والمنکبین یعنی آپکی ہاتھ اور مونڈہون مبارک پر بال تھے پس اونکو
جواہر کے ساتہ تشبیہ دی اور چونکہ آپ عبل العضدین والذراعین یعنی
بڑے قوی بازو اور ہاتھون والے تھی اسلئے اونکو سونیکی کڑی بیان کیا
**بیان صدر مبارک** سینہ مبارک کی بیان مین جو تیسرے باب مین ہی ورس ۱۵ میرکی

دو چھاتیاں دو آہو بچوں کے مانند ہین جو ایک ساتھ پیدا ہوئے اور جو سوسنوں کے درمیان چرتے ہین اور ساتوین باب مین بھی ورس (۳) تیری دو چھاتیاں دو آہو بچون کے مانند ہین جو ایک ساتھ پیدا ہوئے ہین اور تیر ساتوین باب مین ورس (۸) تیری چھاتیاں انگوروں کی گچھونکی مانند ہین سوسن ابرسا رسی یہاں بھی غرض ہے اور سوسن یا ابرسا رمین چرنی کی یہ معنی ہین کہ دونون پستانونکی گرداگرد بال ہون چنانچہ تھی اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین آپکی نسبت اشعر الذراعین والمنکبین واعالی الصدر وارد ہوا ہے اور ترجمہ ان کلمونکا یہ ہے کہ آپکے دونون بازوون پر اور مونڈھون سبارک اور سینہ مبارک کی اوپر کے جانب بال تھے اور چونکہ حرکت لطیفہ قلبی اور حرکت لطیفہ روحی دونون پستانون کے قریب ہین اسلئے اونکو آہو بچون کی ساتھ تشبیہ دی اور اسلئے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے طفلان امت مرحومہ شیرہ شریعت الہی پیتی ہین اسلئے اونکو انگوروں کے گچھے بیان کیا اور بشق صدر کے بعد حکمت اور ایمان سے بھر جانیکی بھی خبر ہے اسلئے کہ انگور سے شراب بنتی ہے اور جس قسم کا انگور ہوگا اوسی قسم کی شراب ہوگی پس اگر انگور دنیا ہے تو بیہوشی عالم آخرت سے اوس سے حاصل ہوگی اور جو انگور اوس عالم کا ہے تو بیہوشی اس عالم سی حاصل ہوگی اور یہان انگور اوسی عالم کا مراد ہے اور اس سے وہی شراب ایمان وحکمت بنیگی اور اوسی سے کنایہ ہوگا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم بیان شکم مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور شکم مبارک کی وصف بین پانچوین باب مین وارد ہوا ہے ورس (۱۴) اسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہی جسپر نیلم کی گل بنی ہون اور ساتوین باب مین بھی ورس (۲) تیری ناف

گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی مے کی کمی نہین ہی تیرا پیٹ گیہون کی ایک ڈہیری ہی
جسکے آس پاس سوسن لگی ہین ان جملون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکم
مبارک کا بیان ہی **بیان نرمی شکم مبارک** باب ۴ ورس ۴ تیرا پیٹ گیہون
کی ایک ڈہیری ہی آپکا شکم مبارک نہایت نرم تہا چنانچہ مدارج النبوت مین
ہی کہ ابن ابی الدنی بیان کیا ہی کہ مینی شکم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو دیکہا گویا کہ کاغذ تہہ پر تہہ رکہی ہوئی اور اسی نرمی کو یہ ورس بیان
فرماتا ہی **بیان سفیدی شکم مبارک** - باب (۵) ورس ۱۴ اوسکا پیٹ
ہاتہی دانت کا سا کام ہی آپکا شکم مبارک سفید اور گورا تہا اور بال اوسپر نہ
تہی چنانچہ حدیث ابن ابی ہالہ مین ہی عاری الثدیین والبطن - دونون پستان
اور شکم بے بال تہی اور اسی گورا پن کا ورس مسطور مین بیان ہی - **بیان**
**ناف مبارک** - باب (۷) ورس ۲ تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی
ہوئی مے کی کمی نہین - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف مبارک اُبہری ہوئی
نہ تہی جیسی بعض اشخاص کی خاص کر لڑکپن مین ہوتی ہی بلکہ گہری تہی اور
اسی گہراپن ناف مبارک کا اس ورس مین بیان ہی - **بیان لطیفہ**
**سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم** - جملہ مذکور مین تیری
ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی مے کی کمی نہین لطیفہ سر کا بیان ہی -
اور مے سی شراب محبت الہی مراد ہی - **بیان سیلی مبارک** باب (۵) ورس ۱۴
اوسکا پیٹ ہاتہی دانت کا سا کام ہی جس پر نیلم کی تہی ہوئی ہون - آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ناف سی گلوی مبارک تک سینہ مبارک پر ایک خط باریک
بالونکا تہا چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مذکور مین ہی موصول ما بین اللبۃ والسرۃ
بشعر یجری کالخط ملا ہوا تہا گلو سی ناف تک سارا خط بالون کا اور اسکا

اس جملہ مین بیان ہی اور اسکو ہندی مین سیلی کہتی ہین ۔ رباعی

تا ناف بر آن سینہ صاف و زیبا ٭ بود است خطا دقیق از مو پیدا ٭
بر تختہ سیم بود نقش الفی ٭ یعنے کہ حسن احمد آمد یکتا ٭

**بیان شق صدر** ۔ اور جس جگہ پر خط نیلی تہا اوس جگہ نشان شق صدر بہی تہا اور اس ورس مین اور نیز جملہ تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی ہی کی کمی نہین اسطرف اشارہ ہی **بیان موی مبارک اعالی صدر** تیرا سینہ گیہون کی ایک ڈہیری ہی جسکے آس پاس سوسن لگی ہین ۔ اس ورس مین موی مبارک اعالی صدر کو سوسن کی ساتہ تشبیہ دی ہی اور یہہ مو مبارک مثل سوسن کی گرد اگرد تہم کر رہا کرتی چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مین وارد ہی ۔ **بیان گولون مبارک کا** ۔ اور آپکی گولون مبارک کا بیان باب ۵ مین ہی ورس (۱) تیرا گولون کی گولائی جواہر کی لڑی کی مانند ہی جیسا کسی اوستاد کاریگر نی بنایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جسم مبارک کی وصف مین بادن متماسک احادیث مین وارد ہوا ہی اور بادن پرگوشت کو کہتی ہین اور متماسک اوسی کہتی ہین جسکا بدن گٹہا ہوا ہو اور ڈہیلا نہو اور ایسے بدن مین کوئی ضرور گول ہوتے ہین قدم المبارک **بیان ساق پای مبارک** آپکی پیرون اور پنڈلیونکا بیان باب (۵) مین آیا ورس ۱۵ اوسکی پیر سنگ مرمر کی ستون جو سونیکی پایہ پر کہڑی کی جاوین اس ورس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پنڈلیون مبارک کو سنگ مرمر کی ستونونکی ساتہ تشبیہ دی ہی اور حدیث شریف مین شحم النخل کی ساتہ تشبیہ دی ہی اور وجہ تشبیہ خوبی سپیدی مین ہم سنگ و برابر ہین پس تشبیہ بہی برابر رہیگا اور مطابقت ایسی واقع ہوگی جیسے گویا ایک ہی مقصود دونون ہوتی یعنی سپیدی اور خوبی پنڈلیونکا اور وہ حاصل ہی اور حدیث مذکور کی سند یہہ ہی کہ مذیج جو اوسکی مین ہی اور حدیث مین آیا وخرجت الی ساقہ کانہا جمارۃ یعنی راوی کہتا ہی کہ مینی پنڈلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکہا ایسی گویا کہ جو شحم النخل کے مشابہ تہی یعنی صفائی اور تر و تازگی مین اور شحم النخل کہجور کی جڑ کی گودا یعنی گری بہت سفید نرم و تازہ ہوتا اور شیرین ہوتا ہی اور اہل عرب اوسکو کہاتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم مبارک کو سونی کی پایہ رکہی ہوئی

بیان کیا اور اس بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے قدم مبارک عمدہ اور ضخیم یعنی بھاری ہوں گے اور واقعی قدم مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے ہی تھے اسلئے کہ عبداللہ ابن بریدہ
سے روایت ہے کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن البشر قدما ترجمہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک تمام آدمیوں سے عمدہ تھے
اس روایت سے عمدگی اقدام مبارک کا ثبوت ہو گیا اور سند بھاری
ہونے قدم مبارک کی یہ ہے کہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ
وسلم میں آپ کی نسبت شثن القدمین آیا ہے اور شثن القدمین اوس شخص کو
کہتے ہیں جسکے قدم ضخیم اور بھاری اور پر گوشت ہوں اور بعد بیان حلیہ
مبارک کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلق اور شیرین
لبی کا بیان فرمایا بیان خلق محمدی پانچویں باب میں ہے اوس کا موضوع شیرینی
ہے اور شیرینی کی دو قسمیں ہیں اور دونوں قسم کی شیرینی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک میں موجود تھی شیرین زبان
تو آپ تھے ہی اور جمیع اقوام عالم کے اس شیرین زبانی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ شیرین زبان ہیں اور کہتے ہیں کہ آپ خلیق اور
چشمہ شیرین تھے اور بحسب مصداق شعر مشہور ع ہرکجا چشمہ بود شیریں
مردم و مرغ و مور گرد آیند آپکی شیرین زبانی کی وجہ سے تمام مخلوقات
الٰہی آپکی گرویدہ ہوئی اور یہہ قول انکا اگرچہ سراسر باطل ہے چنانچہ بطلان
اسکا علاوہ دلائل آخر رسالت صادقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس رسالہ سے بھی خوب ظاہر ہے مگر شیرین زبانی کا اقرار ہے اور
ایسے لوگوں سے یہہ بھی غنیمت ہے یہہ شیرینی باطنی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہے یعنے خوش خلقی کا بیان ہوا اور شیرینی ظاہری آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ بیان ہے کہ لب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا بطور اعجاز اگر کسی کہاری کوی مین پڑجاتا تہا تو وہ کوان چشمہ شیرین ہوجاتا
تہا چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے جو آپکی خادم تہی روایت ہے کہ ہمارے گھر
مین ایک کہاری کوان تہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آب
دہن اُسمین بطور اعجاز ڈالا یہ وہ شیرین ہوگیا اور یہہ مدینہ منورہ مین اُس سے زیادہ
کوئی کوان شیرین نہ تہا اور بعد بیان خلق و خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اسلئے کہ اصل نسخہ عبرانی
غزل الغزلات مین بعد اس جملہ کے آپکا نام بصیغہ جمع محمدیم بیان کیا ہی اور
اُس بولی مین جمع یا اور میم کے ساتہہ آتی ہے واحد کو تعظیماً جمع بولا کرتے
ہین اور اس ترجمہ مین عشق انگیز کے ساتہہ ترجمہ کیا ہے اور جو تہے باب مین
جملہ تجہہ مین کوئی عیب نہین کے ساتہہ ترجمہ کیا ہے اور کو ترجمہ کرنا ناموں
کا اصل سے بڑے خرابی کی بات ہے لیکن پہر بہی یہہ ترجمہ اقرب
الی الصواب ہے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ترجمہ کیا گیا تو اسے کہ اردو
زبان ترجمہ محمدی کا یہی ہے جس ترجمہ کو دیکہے گا وہ سمجہہ لے گا کہ نام مبارک خانہ
کعبہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد ہوگا اور چوتہی باب کی اس چہٹی
درس مین جب کہ دن دہی اور سایہ بڑی مین مُر کی پہاڑ اور لبان کے ٹیلے
کو جاؤنگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے مقدمہ پیدایش
اور زمان ولادت کا بیان فرمایا ہے اسلئے کہ مُر کی مشہور ہی ہے اور
لبان یعنی عمان اور مین سے کے بہار دن مین پیدا ہوتا ہے اور باعتبار رسوم
دنیا کے جس کا فرداً فرداً ہی قیامت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیدایش بعد دن کہ تہے اور سایہ بڑہنے کے ہوئی ہے اور انجیل

مثل کی جیسے دین باب میں بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منقول
ہے اور اس میں سیدنا مسیح علیہ السلام نے پیدائش آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی ایک گذشتہ دن سے بیان کی ہے اور وہ بشارت مع اپنی تاریخ
کے اس رسالے میں بھی منقول ہوگی اور ساتوین باب کے اس
درس میں یہ ہے کہا میں اس تار پر چڑھوں گا اور اوسکی شاخوں
کو تھام رکھونگا فی الحال تیری دونوں چھاتیاں انگوروں کی گچھوں
کی مانند ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ شباب سے ایک قصہ
کا بیان ہے اور وہ یہ ہے کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی
عالم جوانی میں کعبہ شریف کی پھر از سر نو تعمیر ہوئی اور واسطے مشابہت اپنے
جد امجد اسماعیل علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پتھر
کعبہ شریف کا اپنی دوش مبارک پر اوٹھائے پس وہ تار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ہیں اور بیان اسکا گذر گیا ہے اور پتھروں کعبہ شریف
کا دوش مبارک پر اوٹھانا کعبہ شریف کا اس تار مبارک پر چڑھنا ہے اور دونو
ہاتھوں مبارک سے ہر ایک پتھروں کو تھاما اور وہی شاخیں تار مبارک کی
تھیں پس گویا کعبہ شریف نے ہی شاخوں مبارک کو تھام رکھا اور جملہ
فی الحال تیری دونوں چھاتیاں انگوروں کی گچھوں کی مانند ہیں اس امر کو
بیان کرتی ہے کہ اسی وقت سے عالم غیب سے القا ہونا شروع ہوگا
اور سینہ مبارک شریعت الہی سے پر ہونے لگے گا اور ایسا ہی ہوا
اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدفعہ پتھر اوٹھانیکے وقت
ازار مبارک کھول کے دوش مبارک پر ڈالی تاکہ پتھر سے کچھ بدن مبارک
کو تکلیف نہ پہنچے پس آپ بیہوش ہو کر گر پڑے اور جب آپ کو

موقش لایا آپ نے اوسکو طلب کی اور فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سب منہ ہوا کر دن تشتسہ مدارج النبوت مین نقل کیا ہے کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونہون نے کہا کہ مین مقوقس یعنی شاہ اسکندریہ کے پاس گیا اور مقوقس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رسول ہین اگر وہ تشریف لاوین قبط و نصاری ہین تو وہ اونکا اتباع کرین پس مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسکے بعد مین اسکندریہ مین شہر اور تمام کنیسون ہین وہان سے گیا اور لسکے اوصاف قبط اور نصاری سے پوچھے اور اسکندریہ مین ایک پادری تھا اور وہ اونکا بزرگ تھا اور وہ اپنے بچونکو اوسکے پاس دعا کی واسطے لاتی تھی اور وہ اونکے واسطے دعا کرتا تھا پس مین نے اوس سے کہا آیا کوئی اور نبی بھی مبعوث ہوگا اوسنے کہا ہان وہ آخر انبیا ہین درمیان عیسی بن مریم علیہما السلام اور اونکے اور کوئی نبی نہین ہے ہمکو بلا شک عیسی بن مریم علیہما السلام نے اونکے اتباع کا حکم کیا ہے وہ نبی عربی امی ہین نام اونکا احمد ہے میانہ قد کوتاہ نہ دراز دونون آنکی آنکھون مین سرخی ہی نہ سپید و نہ سرخ بلکہ سرخ سپید اونکی بال بہت ہونگی موٹی کپڑی پہر نیگے اور کہانا جو ملجایا کرے گا کہا لیا کرین سگے تلوار حمایل کرینگی آپکی اصحاب ایسی ہون سگے کہ اپنی جانونکو آپ پر فدا کرینگے دوست رکہینگے آپکو اپنے باپ اور بیٹون سے مبعوث ہون سگے ایک زمین مین جہان درخت سلم ہے اور ہجرت کرینگی ایک حرم سے طرف دوسری حرم کی اور ہجرت کرینگے زمین بشور رخرمازار کی طرف اور پہر نیگی ازار نصف ساق تک اور دہوونگی اطراف اعضا کو اور مخصوص ہونگی ساتہ ایسی صفات کے کہ پہلی نبیون مین وہ صفات

یعنی ہر نبی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوا ہی اور وہ مبعوث ہونگے تمام عالم
کی طرف اور اونکے لیے تمام زمین مسجد کی حکم مین ہوگی اور طہور بہی ہوگی
یعنے خاک سے تیمم کرنا قائم مقام وضو کے ہوگا جس جگہہ وقت نماز
اونکا تیمم کرینگے اور نماز ادا کرینگے انتہی اس روایت کی تصدیق رسالہ
نہا سے ہوگئی ہے اور سرایا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ابہی
غزل الغزلات کی تینون بابون سے ہوگئی تہی للہ الحمد بیان مہر نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک پر مہر نبوت تہی اور اوسکی اور
مہر نبوت کا بہی چند جگہہ بیان آیا ہے پہلی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام مین
ہے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۹ درس ۶ ہمارے لیے ایک لڑکا تولد ہوا کہ حکمرانی
کا نشان اوسکی کاندہے پر ہی ہوگا اوسکی یہی نام ہونگے عجیب اور مشیر
اور مشورہ عظمی کا بادشاہ اور الہ قوی مسلط اور سرمدی باپ اور سلامتی
کا بادشاہ اوسکی حکمرانی اور سلامتی کی افزایش کی کچہ انتہا نہ ہوگی وہ داؤد
کے تخت سلطنت پر آج سے لیکر ابد تک عدل و انصاف سے نظم و نسق
کریگا ش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے نبی گذرے ہین
اونکی داہنی ہتھیلی پر نشان نبوت ہوتا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی مہر نبوت شانہ مبارک پر ہوئی اور یہہ مہر نبوت پیدایشی ہی تہی
لڑکپن مین بہی ویسی ہی تہی جیسی کہ بڑہاپے اور جوانی مین تہی پس
آپکی ہی یہہ بشارت ہی اور آپکی ہی مہر نبوت کا بیان ہے اور آپکی ہی
اسما ہی شریفہ سے عجیب اور مشیر ہین اور آپ کو ہی حکم مشورہ ہوا ہی
اور آپ ہی مشورہ عظمی کے بادشاہ ہین اور رسالت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جیسی کہ بنی اسماعیل کے واسطے تہی ویسی ہی بنی اسرائیل

کی دلسے تھی اور آپ ہی بڑی حاکم ہیں اور آپ ہی سب کی باپ ہیں تمام مخلوق آپ کے نور سے پیدا ہوئی ہے اور آپکے ازواج مطہرات امہات المومنین ہیں اور حکمرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ انتہا نہیں ہے آپ سب پر حاکم ہوئے اور آپ پر آپکے بعد یا قبل کوئی رسل و انبیا سے حاکم نہیں ہے اور جیسی حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام نبی اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ تھی ایسی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھی رسول اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ ہیں اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے نہ شانہ مبارک پر مہر نبوت تھی اور نہ آپکی نام عجیب و شمشیر تھی اور نہ آپ بادشاہ ہوئی اور نہ اپنی حکومت کی اور نہ آپ پر نبوت ختم ہوئی پس یہہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام کے ہرگز نہیں ہو سکتی بلکہ یقیناً سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اور آپکی مہر نبوت کا بیان ہے وہو المطلوب۔ دوسرے اظہار الحق میں نقل کیا ہے کہ فاضل حیدر علی قرشی نے اپنی تالیف اردو مسمیٰ بخلاصہ سیف المسلمین میں کہا ہے پادری اسکان ارشہ نے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کا ۱۸۲۲ عیسوی میں ارمنی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور بیالیسویں باب میں کتاب مذکور کی اس ترجمہ میں ذکر مہر نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس فقرہ میں موجود ہے سبحوا اللہ تسبیحا جدیدا واثر سلطنتہ علی ظہرہ اسمہ احمد انتہی اور میری رائے میں یہہ جملہ باب مذکور کے دسویں درس میں ہوگا اسلئے کہ درس مذکور کی شروع میں ترجمہ جملہ

ایک نبا کیت کا دوسری غزل الغزلات میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی مہر نبوت کا بیان فرمایا ہے اسلیئے کہ ساتوین باب مین فرماتے
ہین میری بہن میری دلہا میری زوجہ ہے مقفل کیا ہوا ایک باغیچہ ہے اور مہر
کیا ہوا ایک سوتا ہے اور پھر ایک چشمہ ہے یہہ خطاب آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپکی چونکہ بدن مبارک سے خوشبوئی تہی اور یہہ
مہر نبوت کی مانند تہی جو قائم مقام قفل نبوت کی تہی اسلیئے اس مضمون کو بایں الفاظ
ادا کیا مقفل کیا ہوا ایک باغیچہ ہے اور چونکہ آپکی انگلیون مبارک سے بطور
اعجاز چشمے جاری ہو جاتی تہی اور یہہ مہر الہی قائم مقام قفل تہی اسلیئے
اس مضمون کو بایں الفاظ ادا فرمایا مہر کیا ہوا ایک سوتہ ہے اور مہر
ایک چشمہ ہے اور واسطے چیستان نبائی کی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو صاف خطاب فرمایا دیکہنا شرکیو میرا سرخ و سفید ہے اور پھر دوسری
دفعہ بطور مونث تعبیر کیا ہے اور فرمایا تیرے پاؤن کا بیان یعنی ہوئے اشارہ دیکہا ہے اور
اور پھر کبہی دلہا فرمایا کبہی بہن فرمایا کبہی زوجہ فرمایا حقیقی معنی کوئی بہی یہان
مراد نہین ہو سکتی اور بطور مجاز بوجہ من الوجوہ واسطے نبائی چیستان
کی جوجا فرمایا اور جملہ حکمرانی کا نشان اوسکے کاندہی پر ہے اور اثر سلطنتہ
علی ظہرہ یعنی نشانی حکمرانی کی اسکی پشت پر ہے اور مہر ایک چشمہ ہے
یہہ تینون اس امر کا نشان دیتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
درمیان دونون شانون مبارک کی مہر نبوت ہوگی اور اس مہر کو پشت پر
بہی کہہ سکتی ہین اور شانہ بہی کہہ سکتے ہین اور چونکہ جسم مبارک کا جو سوا ہی
ستر مبارک کی تہا ختم یہان اگر نہوا تو مہر ایک چشمہ بہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی جسم مبارک کو بیان فرما سکتے ہین اور مہر سے مہر نبوت مراد

لی سکتی ہین واللہ اعلم اور چوتھی مکاشفات یوحنا کی اونیسوین باب مین بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان فرمایا ہے مکاشفات یوحنا باب ۱۹ اور س ۱ - ان چیزون کے بعد مین نے آسمان پر بہت لوگون کی بڑی آواز یہہ کہتے ہوئے سنی ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند ہماری خدا کے ہین ۲ کیونکہ اوسکی عدالتین راست اور برحق ہین اسلیئے کہ اوسنے بڑی کسبی کی جسنے اپنی زناکاری سے زمین کو خراب کیا عدالت کی اور اسنے بندون کی لوہون کا بدلا اوسکے ہاتہہ سے لیا ۳ پہر دوسری بار اونہون نے کہا ہللویاہ اور اوسکا دہوان ابدالاباد تک اوٹہتا رہا ۴ اور وی چوبیس بزرگ اور چار جاندار اوندہے موہنہ گرے اور خدا کو جو تخت پر بیٹہا تہا سجدہ کیا اور کہا آمین ہللویاہ ۵ اور تخت سے ایک آواز یہہ کہتی ہوئی نکلی تم سب جو اوسکے بندی ہو اور جو اوس سے ڈرتی ہو کیا چہوٹے کیا بڑے ہمارے خدا کی ستائش کرو ۶ - اور مین نے ایک بڑی بہیڑ کی آواز اور بہت پانیون کی سی آواز اور بڑی گرج کی سی آواز یہہ کہتی ہوئی سنی کہ ہللویاہ خداوند قادر مطلق بادشاہت کرتا ہی ۷ آؤ ہم خوشی و خورمی کرین اور اوسکو عزت دیوین اسلیئے کہ برہ کا بیاہ آپہونچا اور اوسکی دلہن نے اپنے تئین آراستہ کیا ہی ۸ اور اوسے یہہ دیا گیا کہ وہ صاف اور شفاف اور مہین کتانی کپڑا پہنے کہ مہین کتانی کپڑا مقدس لوگون کی راستیان ہین ۹ اور اوسنے مجہسے کہا لکہہ مبارک وی جو برہ کے جشن مین بلائی گئی ہین اور وہ مجہہ سے کہتا ہے یہہ خدا کی باتین برحق ہین ۱۰ اور مین اوسکے پانون پر اوسی سجدہ کرنیکو گرا اور اوسنے مجہہ سے کہا خبردار ایسا نکر کہ مین تیرا اور تیری بہائیون کا جن پاس یسوع کی گواہی ہی ہمخدمت ہون خدا کو سجدہ کر کیونکہ جو گواہی یسوع پر ہے نبوت کی

اور مینے آسمان کو کہلا ہوا دیکہا اور دیکہو ایک نقرئی گہوڑا اور
اوسکا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عدالت کرتا اور
لڑتا ہے ۱۲۔ اوسکی آنکہین آگ کے شعلے کے مانند اور اوسکے سر پر بہت سے
تاج اور اوسکا ایک نام لکہا ہوا جسے اوسکے سوا کسی نے نہ جانا ۱۳۔ اور خون مین
ڈوبا ہوا لباس پہنے ہوئی تہا اور اوس کا نام کلام خدا ہے ۱۴۔ اور وہ فوجین
جو آسمان مین ہین صاف اور سفید اور کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گہوڑون
پر اوسکے پیچہے ہولین اور اوسکے مونہہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے کہ وہ اوس سے
قومون کو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے اون پر حکمرانی کریگا اور وہ خود قادر
مطلق خدا کے قہر و غضب کے مے کا حوض روندتا ہی اور اوسکے لباس اور اوسکی
ران پر یہہ نام لکہا ہے بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند انتہی
اس بشارت سے اس جگہہ مقصود اس جملہ اوسکے لباس اور اوسکی ران پر یہہ
نام لکہا ہے بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندونکا خداوند سے ہے اسلئے
کہ اسی جملہ مین مہر نبوت کا بیان ہے اور لباس سے موضع لباس مراد ہے
یعنی جسم مبارک اور مہر نبوت مین بعض روایات کے موافق یہہ لکہا تہا توجہ
حیث کنت فانک منصور ترجمہ توجہ کر جسطرف چاہے تو بیشک تو فتح دیا
گیا ہی اور یہہ الفاظ گویا کہ ہم معنے جملہ بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندونکی خداوند
کی ہین اور اگر یہہ نہ تا ہم وہ نشان مہر نبوت قائم مقام لکہنے کے ہی تہا اور ران
پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچہہ نہ لکہا تہا غالباً ترجمہ مین غلطی ہوئی اور عبری
زبان مین ایسا لفظ مرادف ہوگا جس کی ران اور شانہ دونون معنی ہون اور مترجم
اس جگہہ پر شانہ کے ساتہہ ترجمہ چاہیے تہا لیکن ران کے ساتہہ غلطی سے
کر دیا اور صدیق یار غار خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ران پر البتہ مہر نشان

تلا فت تہا اور روضۃ الاحباب مین اسکا ذکر کیا ہے اور یہہ بہی بیان کیا ہے کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک راہب نی صدیق رضی اللہ عنہ کے اس تِل کو دیکہہ کے بشارت دی تہی کہ تم نبی آخر الزمان کے خلیفہ ہوگی پس اگر یہہ اوسی تل کا بیان ہی تاہم کچہ عبارت درمیان سے ساقط ہوئی ہے واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم اور شرح اس بشارت کی یہہ ہے کہ تہری تک بہی بابل تہا چنانچہ اوربابون مین اس کتاب کی اسکی تصریح موجود ہے اور اوسکی عدالت کی گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین وہ مفتوح ہوا اور انبیاء الہی کے خون کا بدلا اوس سے لیا گیا اور نقرئی گہوڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلدل نقرئی کو فرمایا ہے اور امین اور صادق آپکی القاب شریفہ سے ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکہین مبارک سرخ تہین یعنی اونمین سرخ ڈورے تہے اور آپ ہی نی بذات خود قتال فرمایا ہے اور آپ کے سر پر بہت سے تاج تہی اسلئے کہ آپکی امت مرحوم مین ہزارون صاحب تاج ہوئے وہ آپکی ہی طفیل سے ہین اور وہ گویا کہ آپکی ہی سر مبارک پر تاج ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ احد مین سر مبارک سے خون جاری ہوگیا اور تمام لباس آپ کا خون سے تر ہوگیا تہا اور غزوہ بدر مین ہزارون فرشتے گہوڑون پر سوار ہوکر لڑائی کفار کے واسطے میدان مین حاضر تہے اور اونکے پیچہے تہی اور فرشتون کا لباس اسوقت مین سپید ہی تہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کلام خدا ہے یعنی نور احمدی فقط بحکم الہی کلمہ کن پیدا ہوا اور تمام مخلوق نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے پیدا ہوی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوشیروانون کو

اپنے موحد کی تیر نظر اور سے یعنی دعا سے ہلاک کیا اور مارا اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے خوب ہی لٹھ بازی کی اور اون پر حکمرانی فرمائی اور بارگاہ محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک عصا تھا اور وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفا کے
پاس چلا آتا تھا جب وہ کھویا گیا یعنی قریش سے خلافت نکل گئی یعنی سلطنت
بنی عباس رضی اللہ عنہ غارت ہو گئی اور ترک اون پر غالب ہو گئے رباعی ای خاتم
انبیاء دفتر آدم ۔ مقصود تو بودہ زخلق عالم ۔ از مہر نبوتیکہ داری برپشت ۔ منشور
رسالت تو وار خاتم ۔ بیان خوشبوی جسم مبارک ۔ غزل الغزلات کی ساتوین باب
مین ہے اور تیری تہنون کا اچہیپ سا ہو دے ۔ اس جملہ مین فرمایا اور بشارت
دی کہ اسکے تہنون سے بہی خوشبو آیا کریگی یعنی تمام جسم مبارک سے خوشبو آیا کریگی
اسلئے کہ جب تہنون سے بہی آئی تو پھر اور جسم سے خوشبو نہ آئیگی کیا معنے
اور واقعی آپکی تمام جسم مبارک سے خوشبو آیا کرتی تھی چنانچہ انس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر کہین تشریف لیجاتے
ہوتے اور پیچہے پیچہے کوئی آپ کا عاشق صادق مکان پر حاضر ہوتا پس وہان
بسبب خوشبوی جسم مبارک کے چلا جاتا تھا اور آپکی قدمبوسی حاصل کرتا
تھا اور آپکی پسینے مبارک سے بہی خوشبو آیا کرتی تھی انس رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ اپنے لڑکیکو رخصت کرکے اوسکے
شوہر کے گھر بہیجی اور اوسکے پاس اوسکی خوشبو لگانی کو کچھ نہ تھا پس
خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا تاکہ آپ اوسے کچھ نقد عطا
فرماوین تاکہ اوس سے خوشبو خریدے اور آپکے پاس اوس وقت نقد کچھ
موجود نہ تھا پس آپ نے عطر کی شیشی طلب فرمائی اور چند قطرے
پسینے مبارک کے اوسمین ڈال دیے اور فرمایا کہ اسمین خوشبو سمجھ اور

اپنے لڑکے سے کہہ کہ اسی خوشبو کی جگہہ استعمال کرے پس جب وہ لڑکے
اوسے ملتی تھی تمام مدینہ میں خوشبو پھیل جاتی تھی اور مدینہ والے اسی سونگھتے
تھے اور اوس گھر کا نام بیت المطیبین تھا یعنے گھر خوشبو والونکا اور اسی خوشبو
کی وجہہ سے عن العطرات میں ایک یہ معجزہ کہا ہے تو یہ فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں مبارک
ہے انہیں میں سے نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سند اظہار الحق میں ہے پہلے مقدمہ ترجمہ
کلام اللہ تیسیر یعنے میں انجیل برنابہ سے یہ بشارت نقل کی اور یہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے
برنابہ سے دی ہے اور عبارت اوسکی یہہ ہے اے برنابہ جان لے کہ گناہ اگرچہ
چھوٹا ہو اور صغیرہ ہو مگر اللہ اوسپر بھی سزا دیتا ہے کہ وہ گناہ سے راضی نہیں
ہے اور چونکہ میری ماں اور میری شاگردوں نے دنیا کی سبب سے خطا کی
اللہ اون سے غصہ ہوا اور بمقتضاے عدل و انصاف کے یہہ ارادہ کیا
کہ اس عقیدہ ناپسندیدہ کی کچہ سزا دیجاے تاکہ عذاب دوزخ سے اونکو نجات
ہو اور وہان تکلیف میں نہ پڑین اور بلا شبہہ اگرچہ میں تو یقیناً بری تہا مگر
بعض لوگوں نے چونکہ مجکو کہا کہ میں اللہ ہوں یا اللہ کا بیٹا اللہ نے اس قول کو
برا جانا اور مقتضای اوسکے عدل کا یہہ ہوا کہ قیامت کے دن شیاطین میرے
اوپر نہ ہنسین اور میرا ٹھٹھا نکرین پس بمقتضای اپنی رحمت کے اوسنے حسن
سمجھا کہ یہہ ہنسی دنیا میں ہے یہودا کی موت سے ہوئی کہ گمان کرے ہر شخص
میں سولی دیا گیا ہوں مگر یہہ ذلت اور ٹھٹھا باقی رہیگا تا آنکہ محمد رسول اللہ کی
ہو اور آنے اونکی سب لوگوں کو اس غلطی سے آگاہی ہو گی اور یہہ شبہہ لوگوں
کے دلوں سے اوٹھ جائیگا انتہی اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
مبارک صریح رسول اللہ ہو خود ہے تو وہو المطلوب اور یہہ بہت بڑی بشارت
اگرچہ نصرانی اس پر یہہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے پادریان سلف نے

اس انجیل کو رد کیا ہے اور مین کہتا ہون کہ تمہارے پادریون کو رد قبول کچھ کی اعتبار ہے اور اہل اسلام بیان اسکا ایسا ہو لینا کا اون سے زیادہ مقصود نہین اور یہہ انجیل اناجیل قدیمہ سے ہے اور دوسرے اور تیسرے قرن کی کتابون مین اسکا ذکر موجود ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ کتاب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش سے دو سو برس پہلے لکھی گئی ہے اور مبنی الہام کی دو سو برس پہلے کون ایسی خبر صحیح دی سکتا ہے پس ضرور یہہ مسیح علیہ السلام کا ہی قول ہے اور اگر یہہ دعوی کرین کہ اہل اسلام نے اس کتاب مین تحریف کر دی پس جواب اوسکا یہہ ہے کہ یہہ شبہہ مجنونانہ ہے اور دیوانون کی سی بات ہے اسلیے کہ مسلمانون نے ان اناجیل اربعہ کی طرف توجہ کی ہی نہین اور برنابا کی انجیل ہے جو اس پادری سیل کو بمشکل ایک بڑی کتب خانہ سے دستیاب ہوئی کہان آتا ربط ہوتا اور اگر تحریف بہی ہوئی ہوتی تو یہہ بشارت اکید و نسخون مین ملتی ساری عالم کے نسخون مین کسطرح درج ہوجاتی دوسرے یہہ کہ نصرانی کہتے ہین کہ علماے اہل کتاب جو مسلمان ہوئے اونہون نے عہدین سے بشارات محمدیہ نقل کین اور اونمین تحریف کی پس اونکے زعم کے موافق مین کہتا ہون ان علماء کبار نے عہدین کی بشارات محمدیہ مین تحریف کی اور اپنی طرف سے بنا کر لکھدین اور پہر بہی تمام عالم کے نسخون مین اونکی تحریف نے اثر نکیا اسلیے کہ تمہاری قول کے موافق بائبل مین کوئی بشارت احمدی نہین ہے پس کیسی اثر کر گئی تحریف بعض مسلمانون کے نسخون انجیل برنابا مین جو نصرانیون کی پاس موجود ہین پس یہہ احتمال **أَوْهَنُ مِنْ نَسْجِ الْعَنْكَبُوتِ** ہے اور نہایت ہی درجہ کی ہے تنبیہ یہہ خبر مینے پہلے اعجاز عیسوی مین ترجمہ مطبوعہ ۱۸۰۵ء سے نقل کی تہی اور اعجاز عیسوی اسنہ ۱۲ ہجری صلی اللہ

علیہ وسلم مین ثابت ہو لہ اقتباس مین مشہور ہوئی اور شرح ہے اور کتابین بعض مروی
ہے بہ نسبت پہلے کے دوسری چھاپہ مین تغیر ہو جاتے ہین اور ہر شخص کی
تحریف کوشش تبدیل و زیادتی و غیرہ کو دوسرے چھاپہ مین داخل دیا جاتا ہے
ایسا کہ ازالہ بعض ہین اور پولوس نے فتوی محض آزادی کا عطا فرمایا ہے
اور مین مقدمہ کتاب ہذا مین اس امر سے خبردار کر چکا ہون پس اگر کوئی شخص
اس بشارت کو بعض ترجمہ مین جو کسی اور سنہ کی چھپی ہوئے ہین زیادہ
تو تردد اور شک مین پڑے اور میرے ساتھ اپنا ظن صالح رکھے اور اس
سنہ کی نسخہ کو تلاش کرے کہ انشاء اللہ کبھی اس نقل مین سر مو تفاوت
نہ پاوے گا خاصکر اگر وہ نسخہ جو عند الناظر موجود ہے چھپا ہوا سنہ مذکور
سے بعد کا ہو اسلئے کہ پادریان پروٹسٹنٹ اگر دوسرے چھاپہ مین ترجمہ
مذکورہ سے ساقط کر دین تو کچھ عجیب نہین بلکہ یہ تو انکی شکل امر طبعی کی سی ہے انتہی
فائدہ واضح ہو کہ عقیدہ غیر لائقہ سے عقیدہ تثلیث فی التوحید والتوحید
فی التثلیث مراد نہین ہے اس لیے کہ اس قسم کی گناہ کو بعض الناس کی طرف
نسبت کیا ہے نہ اپنے والدہ ماجدہ صدیقہ مکرمہ معظمہ رضی اللہ عنہا کی طرف
اور نیز عقیدہ مذکورہ اونکی معتقدین کی اعتقاد کے موافق فرض عین ہے نہ قابل ایصال تنبیہ
بلکہ شاید وہ امور مراد ہون جو مرتبہ صدیقیت کی خلاف ہین مثل انکی یہ گمان ہوا تھا کہ
حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت ظاہری ابھی ہوگی اور حواری لبعد رفع مسیح علیہ السلام
منتظر خلافت ظاہری تھے اور سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی نزول فرمانگے اور ہم نقبا
اور وزرا ہونگے اور پطرس نے اس غلطی سے اونہین آگاہ کیا اور بشارت شاہیہ سیدنا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کی اور بیان کیا کہ جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئنگے مسیح
علیہ السلام نزول نفرمانگے اور تیسری باب مین کتاب اعمال یوحنا کی یہ قصہ مذکور ہے اور جملہ دنیا کی سبب

اسی طرح شیرے دوسری سند غزل الغزلات کے پانچوین باب مین
ہے اور وہ بالکل محمدی ہے یعنی تعریف کیا گیا ہے اور نام بہی آنکا محمد ہے
اور چوتہی باب مین ہے ای میری پیاری تو سراسر جمال ہی تجہہ مین کوئی عیب
نہین ہے اور یہ بہی ترجمہ نام پاک محمد کا ہے وہو المطلوب تیسری سند
صحیفہ لسعیاہ علیہ السلام باب ۴۲ درس ۲۲ دیکہو میرا بندہ اقبالمند ہوگا وہ
بالا اور ستودہ ہوگا درس ۱۵ اسیطرح وہ بہت سی قومون پر چہڑکیگا اور
بادشاہ اوسکے آگے اپنا منہ بند کرینگے کیونکہ وہ کچہ دیکہینگے جو ادن سے کہا
گیا تہا اور جو کچہ اونہون نے نہ سنا تہا دریافت کرینگے انتہی یہہ بشارت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور عبدہ ورسولہ آپکی نسبت کلمہ مین جو پڑہتے ہین اور
عبد اللہ آپکا لقب ہے اور آپکی والد ماجد کا نام ہے اور اقبالمندی
آپکی ظاہر ہے اور قد مبارک آپکا میانہ سیدہا اور بلند تہا اور آٹہوین فصل مین یہہ
بیان گذر گیا ہے اور آپ ستودہ بہی تمام اوصاف واخلاق وعادات وافعال
وحرکات وسکنات آپکی ستودہ ہین۔ وستودہ ترجمہ محمد ہی اور محمد کا آپ کا
نام ہی اور پندرہوین درس کا بہی مطلب ظاہر ہے اور چودہوین درس اس
بشارت کا مطلب خبط کرنے کو بڑہا دیا ہے خیر عَلَيْهِمْ مَا يَسْتَحِقُّونَ
چوتہی سند صحیفہ لسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ خدا نے مجہے دور سے بلایا ہنوز
اسکی ماکی پیٹ مین تہا اور اوسنے میرا نام مذکور کیا اور میرے دہن کو تیغ
تیز کی مانند کیا اور اپنے ہاتہ کی سایہ تلے مجہے چہپایا اور مجہے خدنگ درخشان بنایا
اور اپنے ترکش مین مجہے پنہان رکہا اور کہا تو میرا بندہ ہے مین تیری سب محمود اور تہا
اور بعضی نسخون مین ہی خدا کے نزدیک محمد ہوا انتہی مش حضرت لسعیاہ
علیہ السلام یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ہے مین دو دوسری

یہ معنی ہین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین شام مین پیدا نہوین بلکہ اور زمین مین جو اوسکے مثل ہو اور اوس سے اور ہو پیدا ہوین اور پہر بلاے لیے جاوین اور زمین شام مین تشریف لاوین چنانچہ معراج کی رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلاے ہوئے مسجد اقصیٰ مین تشریف لائے اور وہان انبیا و رسل علی نبینا و علیہ السلام کے امام ہوئے شعر در آن مسجد امام انبیا شد صف پیشینیان را پیشوا شد ۹ انبی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان مین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے کہ اپنی مان کی پیٹ مین تہے تبہی سے آپکا نام مذکور ہوا کاہون وغیرہ نے بشارات قرب ولادت احمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی شروع کردین نوشیروان نے خواب دیکہے بتون نے بہی آوازین دینی شروع کردی کہ محمد رسول اللہ کی ولادت قریب ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسپر بد دعا کی وہ ہلاک ہوا اور آپ بڑے فصیح وبلیغ بہی تہے باوجود آپکے امی ہونے کے پہر بہی آپ فصیح وبلیغ تہے اور حماد اپنے ہاتہ کے سائے تلے چہپا رکہا اس امر کو بیان کری تہی کہ آپ انبیاء علیہم السلام کے بعد پیدا ہوین تاکہ آپ کی شریعت کا کوئی ناسخ نہو اور آپ سب شرایع کے ناسخ ہوین اور آپ شمشیر درخشان بہی رکہتے تہے آپنے ہزارون اپنے دشمنون کو ہلاک کیا اور تیر درخشان کے مثل اونکے بدنون کو پہاڑ ڈالا اور عبداللہ آپکا لقب ہوا اور محمد آپکا نام ہے اور محمود بہی آپکا لقب ہے **پانچوین سند** صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۵۵ مین تم سے ابدی عہد باندہونگا اور داؤد کی یقینی رحمتین تم پر کرونگا دیکہو مین اوسی لوگون پر گواہ بناونگا اور خلق کا فرمانروا خدا ایک گروہ کو جسے تو نہین جانتا بلاویگا اور وہ قومین جو تجہے نہین جانتی تیری پیچہے دوڑینگی کیونکہ اوسنے تجہے ستودہ کیا ہے

یعنی اس بشارت مین امت محمدیہ سے اللہ پاک نے خطاب کرکے فرماتا کہ اور
اس امت مرحومہ سے اپنی نصیب بانٹ کہ شریعت ابدی اونکو دیگئی اور اونسی عہد
ہوا کہ تمپر عذاب خسف مسخ نہوگا اور داود علیہ السلام کو جیسے نبوت و خلافت
عطا ہوئی تھی ویسے ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی رسالت و خلافت عطا
ہوئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میدان محشر مین اپنی امت پر گواہ ہونگے
اور آپکی امت اور نبیون کی امتون پر گواہ ہوگی کہ انہون نے اللہ کے احکام اپنی اپنی
امتون کو پہونچائے ہین اور اسمین خیانت نہین کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہزارون امتی مشرق سے مغرب تک ہین کہ وہ آپکے پیچھے دوڑتی ہین اور آپ
اونکو مثل عرب کے نہ جانتے تھے اور آپکا نام محمد ہے اور مقصود محمد کا جو ترجمہ
وہو المطلوب بیان نام مبارک احمد سند اول اظہار الحق مین ہے کہ خلاصہ [illegible]
مین جو اردو زبان مین مولوی حیدر علی صاحب کی تصنیفات سے نقل کیا
کہ پادری اوسکان ارمینی نے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کا سنہ ۱۶۶۶ جو چھپا ہے سنہ
عیسوی مین ارمنی زبان مین ترجمہ کیا ہے اور بیالیسوین باب مین کتاب مذکور کے
یہ فقرہ ہے حمد واثر سلطنتہ علی ظہرہ و اسمہ احمد یعنی نشان اونکی حکومت و نبوت کا
اونکی پشت پر ہوگا اور نام اونکا احمد ہوگا دوسری سند بشارت فارقلیط
اظہار الحق مین ہے ترجمہ عربیہ مطبوعہ سنہ ۱۸۲۱ و سنہ ۱۸۳۱ و سنہ ۱۸۴۴ مطبع لندن۔
ترجمہ اردو ترجمہ عربی مذکور چودھوین باب مین ۔ انجیل یوحنا سے اگر تم مجھسے
محبت رکھتے ہو تو میری وصیتون پر حفاظت رکھو اور مین طلب کرونگا باپ سے
پس عطا کریگا وہ تمکو فارقلیط دوسرا تاکہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے
روح حق وہ کہ نہین طاقت رکھتا ہے جہان کہ قبول کرے اوسکو اسواسطے
کہ نہین دیکھتا ہے اوسکو اور نہین پہچانتا ہے اوسکو اور تم پہچانتے ہو

کر وہ مقیم ہے تمہارے نزدیک اور وہ ثابت ہے تم مین (۲۶) اور فارقلیط
وہ روح قدس ہے جسکو باپ میرے نام سے بھیجیگا اور وہ سکھلا دیگا تمکو
ہر شے اور وہ یاد دلاویگا تمکو جو مینے تمکو کہا ہے اور اب مینے تمکو اوسکے
ہونے سے پہلے کہدیا ہی تاکہ جب وہ ہو وے تو تم ایمان لاؤ اور پندرہوین
باب مین انجیل یوحنا سے اسطرح ہی (۲۶) لیکن جب آویگا فارقلیط وہ
کہ بھیجونگا مین اوسکو تمہاری طرف باپ سے روح حق وہ کہ باپ سے نکلتی ہے گواہی
دیگا وہ میری واسطے اور تم گواہی دوگے اسواسطے کہ تم میری ساتھ ابتدا سے ہو
اور سولہوین باب مین انجیل یوحنا سے ہی لیکن مین کہتا ہون تمکو سچ کہ میرا جانا
ہی تمہاری واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ اگر مین نجاؤن تو فارقلیط تمہاری پاس
نہ آویگا پس اگر گیا مین تو بھیجونگا مین اوسکو تمہاری طرف پس جب آویگا وہ سرزنش
کریگا دنیا کو اوپر خطا کے اور اوپر بہلائی کے اور اوپر حکم کے لیکن اوپر خطا کے پس اسواسطے کہ وہ
میرے اوپر ایمان نہین لاتے اور لیکن اوپر بہلائی کے پس اسواسطے کہ
مین جانیوالا ہون طرف باپکی اور تم مجھی پھر نہ دیکھوگے اور اوپر حکم کے پس اسواسطے کہ سردار اس
عالم پر حکم کیا گیا ہی اور تحقیق میری بہت سی کلام ہے کہ کہتا مین اوسکو تم سے لیکن تم اوسکے
اوٹہانیکی اب طاقت نہین رکھتے ہو (۱۳) پس جب آویگا روح حق وہ پس راہ بتلاویگا
تمکو جمیع حق اسواسطے کہ نہین بولتا اپنی طرفسے بلکہ کلام کرتا ہی ساتھ ہر ایک اوس شی کی کہ سنتا
اور خبر دیگا ساتھ اوس شی کی کہ قریب ہی کہ آویگی (۱۴) اور وہ میری بزرگی کریگا اسواسطے
کہ وہ لیگا اوس شی سے کہ میری واسطے ہی (۱۵) کل وہ شی کہ واسطے باپکے ہے پس وہ میرے واسطے
ہے پس اسواسطے کہا مینی کہ وہ میری چیزون سے پاوے گا اور تمکو خبر دیگا
ترجمہ اردو مطبوعہ مرزاپور **انجیل یوحنا باب** (۱۴) اگر تم
مجھے پیار کرتے ہو تو میرے حکمون پر بہی عمل کرو (۱۶) اور مین نے باپ سے درخواست

کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینےوالا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے (۱۷)
یعنی روح حق جسے دنیا حاصل نہین کرسکتی ہے کیونکہ اوسے نہ دیکھتی ہے نہ جانتی ہے لیکن
تم اوسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہارے ساتھ رہتی ہے اور تم مین ہوویگی (۱۸) مین تمہین
یتیم نچھوڑونگا مین تمہارے پاس آؤنگا ورس (۲۵) مین یہ باتین تمہارے ساتھ
رہتے ہوئے تمہین کہین لیکن وہ تسلی دینےوالا جو روح قدس ہے جسے باپ میرے نام سے
بھیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکھلاویگا اور سب باتین جو کچھ مینے تمہین کہین ہین
یاد دلاویگا ورس (۲۹) اور اب مینے تمہین اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہدیا تاکہ
جب وہ واقع ہووے تو تم ایمان لاؤ (۳۰) بعد اسکے مین تمسے بہت کلام
نکرونگا اسلیے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ مین اوسکی کوئی چیز نہین الضاً
باب ۱۵ ورس ۲۶ لیکن جب کہ وہ تسلی دینےوالا جسے مین تمہارے
لیے باپ کیطرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہے آوے تو وہ میرے لیے
گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھ ہو۔ الضاً
باب ۱۶ ورس ۷ لیکن مین تمہین سچ کہتا ہون کہ تمہارے لیے میرا
جانا فائدہ ہے کیونکہ مین اگر نہ جاؤن تو تسلی دینےوالا تم پاس نہ آویگا پر اگر
مین جاؤن تو مین اوسے تم پاس بھیجدونگا وہ آنکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے
اور عدالت سے تقصیروار ٹھیرائیگا (۹) گناہ سے اسلیے کہ وہ مجھپر ایمان نہین لائے
اور راستی سے اسلیے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے
عدالت سے اسلیے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے ورس (۱۲) میری
اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمہین کہون پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے
(۱۳) لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی
اسلیے کہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آیندہ کی خبرین دیگی

(۱۴) وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگی اور تمہین دکھلاویگی (۱۵) سب چیزین جو باپ کی ہین میری ہین اسلئے مین نے کہا کہ وہ میری چیزون سے پاویگی اور تمہین دکھاویگی تھوڑی دیر اور تم مجھے نہ دیکھوگے اور پھر تھوڑی دیر اور مجھے دیکھوگے کیونکہ مین باپ کے پاس جاتا ہون حق یہ مسلم فریقین ہے کہ مسیح علیہ السلام کی بولی عبرانی تھی اور یونانی نہ تھی اور فارقلیط کی جگہہ یونانی ترجمون مین ایک لفظ پیریکلیطاس ہی اور اس لفظ کی معنی تسلی دہندہ کی ہین چنانچہ اردو ترجمہ والون نے تسلی دہنوالی کے ساتھہ ترجمہ کیا ہی مگر یہ ترجمہ فارقلیط کا صحیح نہین ہی بلکہ صحیح ترجمہ پیریکلوطوس ہی جو ٹھیک بمعنی احمد ہے اور یہ دعوی کہ فارقلیط کا صحیح ترجمہ احمد ہے عبرانی زبان کی لغت دیکھنے سے ثابت ہو سکتا ہی پس یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنام احمد ہوئی وہو المطلوب پادریان نصاری نے تعصب وتقلید آبائی سے اس بشارت سے آنکھہ چھپاتی ہین اور چشم پوشی کرتی ہین اور جاہلی بہکانے عوام کی کہتی ہین کہ یہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ہے بلکہ روح القدس کی نازل ہونیکی خبر ہی اور انکی اس تعریف کو سوای کلمہ فارقلیط ترجمہ نام مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور الفاظ بھی رد کرتی ہین (۱ یہ ہے کہ تمہید کی اوس جگہہ ضرورت ہوتی ہے کہ مامور کو طاقت انکار کرنیکی مامور بہ سے ہو اور جب مامور کو مامور بہ سے انکار کرنیکی طاقت ہی نہو تو ایسی جگہہ تمہید لغو اور خلاف قاعدہ ہے اور اس جگہہ پہلے اس بشارت مین تمہید کی اور فرمایا اگر تم مجھسے محبت رکھتے ہو تو میری حکمون پر عمل کرو پس آگے ایسے حاکم کا بیان ہونا ضرور چاہی کہ حواریین کو اوس سے انکار کی طاقت ہو اور وہ حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ لگا ہے نہ روح القدس کے قبول کرنے کا اسلئے کہ روح القدس سے انکار نہین ہو سکتا ہی اسواسطے کہ وہ تو مثل جان کے

تمام [illegible] تھی اور حواریین کو اونکی بولی وہان بہی بہلا دیتی تہی اور وہ سکیرون طرح طرح کی بولیان بولنے لگتی تہی (۳) یہہ کہ اس بشارت مین یہہ جملہ بہی ہی کہ مین [illegible] باپ سی درخواست کرونگا اور روح القدس تمہاری عقیدہ کی موافق خدا کا تیسرا جزو ہی اور متحد بخدا ہی اور جب یہہ بات ہی تو پہر درخواست کی خدا سی کیا معنی ہونگے (۴) یہہ کہ اس بشارت مین یہہ جملہ بہی ہی تا کہ وہ ہمیشہ تمہاری ساتھہ رہی اور اس جملہ سی معلوم ہوتا ہی کہ روح القدس اسوقت حواریین کی ساتھہ نہ تہی اور یہہ تمہاری اس عقیدہ کی کہ روح القدس اور خدا اور مسیح تینون متحد ہین مخالف ہی اور اگر بالفرض تینون کا اتحاد نہین ہی بلکہ روح القدس اور خدا ہی متحد ہین تو اس وجہ سی نعوذ باللہ من ہذا القول خدا کی معدومیت لازم آئی اور نیز اگر روح القدس بالفرض نازل بہی ہوئی ہو تو فقط ایک دو مرتبہ نازل ہوئی اور کلمہ ہمیشہ کیسی صادق آسکتا ہی اور وہ کوئی کلام نہین لائی تہی کہ اوسکا ہمیشہ رہنا گویا کہ روح القدس کا ہمیشہ رہنا ہی (۴) پہر اس بشارت مین تعریف فارقلیط مین فرمایا کہ وہ تمہین سب چیزین سکہلا دیگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تعریف ہی نہ روح القدس کی اسلئے کہ اونہی کچہہ نہین سکہلایا ہی (۵) یہہ کہ اس بشارت مین فارقلیط کی ساتہہ ایمان لانیکا حکم فرمایا ہی اور یہہ حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ مخصوص ہی اسلئے کہ روح القدس سی تو انکار کی طاقت نہین تہی وہان ایمان لانیکی حکم سی کیا علاقہ اور نیز لفظ ایمان صاف دلالت کرتا ہی کہ یہہ پیغمبر اللہ کی رسول کی ہی جسپر ایمان لانا فرض ہی (۶) یہہ کہ اس بشارت مین ہی مین تمسی سچ سچ کہتا ہون کہ تمہاری لئی میرا جانا ہی بہتر ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینیوالا تمہاری پاس نہ آویگا اور اس جملہ سی معلوم ہوتا ہی کہ جسکی یہہ خبر ہی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زمانہ مین حواریین مین قیام قیامت

ایک نہیں ہوسکتا ہی اور روح القدس مسیح علیہ السلام کی ساتھہ تہی اور اونپر نازل ہوئی تہی اور حواریین پر بہی نازل ہوئی ہی پس یہہ اوسکی خبر نہین ہوسکتی بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر ہے اسلئے کہ ایسے دو رسولون صاحب شریعت کا ایک زمانہ مین ہونا ناجایز ہے (۷) یہہ کہ اس بشارت مین ہے کہ وہ دنیا کو اسوجہ سے سزاوار ٹہرائیگا کہ وہ مجہپر ایمان نہین لائے اور یہہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہی اسلئے کہ آپنے ہی حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان نہ لائینکے وجہ سے دنیا کو گنہگار ٹہرایا ہی نہ روح القدس نے (۸) یہہ کہ اس بشارت مین ہی میری اور بہت سی باتین ہین پر اب تم اونکی برداشت نہین کرسکتے ہو لیکن جب وہ روح حق آویگا وہ تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگا اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا بلکہ جو کچہہ وہ سنے گا سو کہیگا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص جسکی یہہ بشارت ہی کچہہ احکام شریعت مسیحی مین زیادہ کریگا اور بعض احکام مین زیادتی کمی آویگی اور یہہ بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق ہی اسلئے کہ بہت سی احکام مین شریعت عیسوی سے شریعت احمدی مین کمی زیادتی ہوئی اور بہت سے احکام زیادہ ہوئے نہ روح القدس پر اسلیے کہ روح القدس نے کوئی حکم شریعت عیسوی مین نہین بڑہایا اور اگر تحلیل اکثر محرمات کی اور تعلیم عقیدہ تثلیث کی اوسکی طرف نسبت کرو گی تو وہ روح روح قدس نرہیگی اور نیز روح قدس تمہارے نزدیک متحد تہا اپنی مہر سننے کی کیا معنی البتہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کچہہ سنتے تہے سو فرماتی تہی وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ آپکی شان مین نازل ہی (۹) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ تمہین آیندہ کی خبرین دیگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف ہے کہ اتنی آیندہ کی خبرین ہزارون دین اور بال برابر آپکی فرمانیکے خلاف واقع نہین ہوا

اور روح القدس تو نازل ہونے کی خبر دیتا تہا (۱۰) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ میری
بزرگی کریگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان صفت ہی اسواسطے کہ آپنی بزرگی
حضرت عیسی علیہ السلام کی آپنی کی کہ دعوی خدائی او جہوٹ سے آپکو بری کیا اور مرتبہ
رسالت کہ آپکے کی تہی ثابت فرمایا یہود و نصاری افراط و تفریط مین تہی اور وہ حقیقت
تعلیم حقہ کوئی نہین کرتا تہا (۱۱) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ میری چیز وَن
پاویگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہی کہ آپ اور سیدنا مسیح علیہ السلام
اصل رسالت الہی مین برابر ہین اور روح القدس نے کونسی چیز حضرت مسیح علیہ السلام
کی پائی اور وہ اور عیسی علیہ السلام تو آپکی نزدیک ایک سے ہین پہر تانکی کیا معنی یہہ
کیا وہ دلیلین سوای اسکے کہ فارقلیط نام مبارک احمد کا ترجمہ ہی اس بات کی ہین
کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور روح القدس کی نزول کی خبر نہین
ہی جو شاید حوارین برابر ہی ہوا اور اس بشارت پادری پانچ تشبکرتی ہین (۱)
یہہ ہی کہ فارقلیطا کو اس بشارت مین روح القدس اور روح الحق کی ساتہہ تفسیر کی
ہی اور یہہ دونون عبارتین اقنوم ثالث سی یعنی خدا کی تیسری ذات سی معاذ اللہ
من ہذا القول نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی (۲) یہہ ہی کہ اس بشارت
مین حوارین سے خطاب کرکے فرمایا کہ فارقلیط روح الحق تم پاس آویگا اور محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حوارین کی پاس کہان آئی آپ تو اونکی انتقال سے صدہا برس
بعد پیدا ہوئی (۳) یہہ کہ اس بشارت مین فارقلیط کی وصف مین فرمایا ہے
جسے دنیا حاصل نہین کرسکتی ہی کیونکہ نہ اوسی دیکہتی ہی نہ اوسی جانتی ہی اور یہہ وصف
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین ہی اسلئے کہ اونکو دنیا نے دیکہا ہی اور پہچانا
(۴) یہہ ہی کہ اس بشارت مین فارقلیط کی وصف مین فرمایا ہے کیونکہ وہ تمہارے
ساتہہ رہتی ہے اور یہہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف نہین ہی اسلیئے

کہ آپ حواریین کی ساتھہ کہان رہی (۵) یہہ کہ کتاب اعمال حواریین کی پہلی باب مین یہہ عبارت ہی باب ۱ ورس ۴ اور اونکی ساتھہ اکٹھا ہو کی حکم دیا کہ تم یروشلم سے باہر نجائیو بلکہ باپ کی اوس وعدہ کا جسکا ذکر تم سے ہوچکا ہے راہ دیکھو (۵) کیونکہ یوحنا کی پانی سی بپتسمہ دیا ہی لیکن تم تھوڑی دنون کے بعد روح قدس سی بپتسمہ پاؤگی اور یہہ عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ فارقلیط سی وہ روح القدس مراد ہی جو یوم الدار معاذ الله بعد من نفذ القول نازل ہوئی تھی نہ محمد رسول الله صلی الله علیہ وسلم اسواسطے کہ سو عذاب سے بھی وہی مراد ہی یہہ پانچ اعتراض نصرانیون کی ہین اور پہلے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ پادری فنڈر صاحب میزان الحق فی مفتاح الاسرار کی دوسری باب کی پہلی فصل مین کہا ہی کہ لفظ روح الله اور روح فم الله اور روح القدس توریت و انجیل مین بمعنی واحد مستعمل ہوتی ہین انتہی پس اس جگہہ اونھی دعوی کیا کہ لفظ روح الله اور روح القدس بمعنی واحد عہدین مین آتی ہین اور حل الاشکال مین اونھی کہا ہے جس شخص کو توریت وانجیل کا کچھہ شعور ہے وہ جانتا ہی کہ روح القدس اور روح الحق اور روح فم الله وغیرہ بمعنی روح الله ہین اسلیئے اسکا اثبات ضروری نہ جانا پر اوسکی دعوی کی موافق معلوم ہوا کہ یہہ سب الفاظ بمعنی واحد مستعمل ہوتی ہین پس ہم قطع نظر اس سی کہ یہہ اسکا دعوی بہانی نفس صحیح ہی یا نہین اس امر کو تسلیم کرتی ہین مگر اسکی منکر ہین کہ یہہ سب الفاظ سب جگہہ بمعنی اقنوم ثالث ہی آتی ہین اور اسیکی قول کی موافق ہم بھی کہتی ہین کہ جسکو کچھہ شعور عہدین کا ہے وہ جانتا ہے کہ یہہ الفاظ اور معنون مین بھی مستعمل ہوتی ہین صحیفہ حزقیال باب ۳۷ ورس ۱۴ خداوند یہوواہ اون ہڈیون کو یون فرمایا ہے دیکھو مین تمہاری اندر روح داخل کرونگا اور یہان روح بمعنی نفس ناطقہ ہی نہ بمعنی تیسری اقنوم کی جو انکی زعم کی موافق عین خدا ہی معاذ الله اور یوحنا کی پہلی رسالہ کی چوتھی باب مین ہی ای پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نکرو بلکہ روحونکو آزماؤ کہ وہی خدا کی

[illegible]

کی تفسیر میں ... لکھی گئی ... [illegible]

فارقلیط جو ہے روح القدس اور روح الحق بمعنی الواعظ الحق ہی ہے ... [illegible]

اور روح القدس ... یوحنا کی پہلی رسالہ میں بھی یہ معنی ہیں اور دوسری شبہ ... [illegible]

یہ ہے کہ ... خطاب کی وقت حاضر ... وہی اہل خطاب

اور کلام کی سامنے مخاطب ہوتی ہیں اور یہہ صحیح نہیں ہے بلکہ بسا اوقات جو خطاب

کیوقت حاضر ہوتے ہیں تو خطاب سی مراد نہیں ہوتی ہیں دیکھو متی کی انجیل کی

چھبیسویں باب کی ۶۴ درس ... میں ہی بلکہ ... کہ ابن

ابن آدم کو قدرت کی داہنی طرف اور آسمان کی بادلوں پہ آتی ہوئی دیکھو گی

اور یہ سب مخاطبین مر گئی اور اٹھارہ سو برس سے ... گذر گئے ... [illegible]

نی ... بادلوں پر آتی ہوئی نہیں دیکھا ... [illegible]

مسیح علیہ السلام کی نزول کیوقت ... [illegible]

کیوقت میں ہوگی چنانچہ ... [illegible]

... اور تیسری شبہ کا جواب یہی کہ ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... باتیں

کرتا ہوں کیونکہ وہ دیکھتی ہوئی نہیں دیکھتی اور سنتی ہوئی نہیں سنتی اور سمجھتی

نہیں سمجھتی ہیں اور اس لفظ کی اگرچہ یہ معنی مجازی ہیں ... [illegible]

ہو گئی ہین اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی کلام مین اور بہت جگہہ یہہ دونون لفظ ان معنون
مین آئی ہین انجیل مذکور کی گیارہوین باب مین ہی میری باپ سی سب کچھہ مجھی سونپا گیا
اور کوئی بیٹی کو نہین جانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہین جانتا مگر بیٹا اور جس پر بیٹا
ظاہر کیا چاہی اور یوحنا کی انجیل کی سترہوین باب مین ہی ای عادل باپ دنیا نی تجھی
نہین جانا مگر مینی ہی تجھی جانا ہی اور انہون نی جانا ہی کہ تو نی مجھی بھیجا ہی اور
ایسی ہی اور بہت سی مقامون مین اسی معنی مین یہہ دونون لفظ آئی ہین اور چوتھی
مسئلہ کا جواب یہہ ہی کہ ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۶۷۱ اور ۱۸۲۵ مین یہہ فقرہ اسطرح پر ہی
لانہ مستقر معکم و یکون فیکم اور فارسی کی ترجمہ جو ۱۸۱۶ اور ۱۸۲۸ اور ۱۸۴۱ اور
ایسی ہی اردو کی ترجمہ جو ۱۸۱۴ اور ۱۸۳۹ مین چھپی ہین وہ سب ان دونون ترجمون
عربی کی موافق ہین اور ترجمہ عربی مین جو ۱۸۶۰ مین چھپا ہی یہہ فقرہ اسطرح پر ہی
ماکث معکم و یکون فیکم مراد ثبوت سی ثبوت بہ زمانہ استقبال ہی تاکہ سب
ترجمی موافق ہوجاوین اور باقی رہا فقرہ تم مین رہتی ہی اور مقیم عندکم پس اس فقرہ
مین بہی قیام استقبالی اور وہ رہنا مراد ہی جو زمانہ آیندہ مین ہوگا لیکن بسبب
شدت یقین کی اسی حال کی ساتھہ تعبیر کیا ہی ورنہ سب کلام متناقض ہوجاویگی اسواسطی
کہ اور سب کلمات بمعنی استقبال ہین اور وہ کلمات یہہ ہین مین اپنی باپ سے
درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینیوالا بخشیگا کہ ہمیشہ تمہاری ساتھہ رہے
اور لیکن وہ تسلی دینیوالا جسے باپ میری نام سی بھیجیگا وہ تمہین سب چیزین سکھلاویگا
اور سب باتین جو کچھہ مینے تمہین کہی ہین یاد دلاویگا بعد اسکے مین کلام نکرونگا اسلئے
کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور مینے اوسکے واقع ہونی سی پیشتر کہا تا کہ جب وہ وقوع
مین آوی تو تم ایمان لاؤ پس یہہ سب جملی صراحۃً بمعنی استقبال ہین پس ان دونون
لفظون کو بہی بمعنی استقبال سمجھنا چاہئی اور یقین کر لینا چاہئی کہ بسبب شدت یقین کے

بصورت حال تعبیر کیا ہی اور شدت یقین کی وجہ سے حال کو کیا حال بوجہو استقبال کو ماضی
کی ساتہہ تعبیر کرتے ہین دیکہو صحیفہ حزقیال علیہ السلام باب (۹) کہ اس باب مین یاجوج
ماجوج کی خبر دیکر اونکا موضع تباہی بنی اسرائیل کی پہاڑ بیان کرکی فرمایا ہی دیکہہ وہ
پہونچا اور وقوع مین آیا خداوند یہوداہ یون کہتا ہی یہہ وہی دن ہی جسکی بابت مینی
کہا اور ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۳۸ء مین یہہ جملہ اسطرح ہی اینک رسید و بوقوع پیوست
اور انجیل یوحنا مین مستقبل کو بصیغہ حال بیان کیا ہی باب (۵) درس (۲۵)
مین تم سی سچ سچ کہتا ہون کہ وہ گہڑی آتی ہی اور اب ہی کہ جس دن مین مردی خدا کے
بیٹے کی آواز سنینگے اور اوسی سُنکے جاگین گی پس جیسے اون دونون جگہہ مین شدت یقین
کی وجہہ سی مستقبل کو ماضی اور حال کی ساتہہ تعبیر کیا ہی ایسی ہی فیما نحن فیہ مین شدت
یقین کیوجہہ سے مستقبل کو بصیغہ حال تعبیر کیا اور ما نحن فیہ مین تو محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو پیدا ہوئی تیرہ سو برس سے زیادہ گذر گئے اور ان دونون فقرونکا مصداق
ابہی نہین ہوا اور اخیر فقرہ تو محرف ہی اسلیئے کہ مردی بحکم خداوند محیی و ممیت زندہ
ہون گی نہ بحکم مسیح علیہ السلام اور جو خود اپنی زندگی پر قادر نہو تو وہ دوسری کو کسطرح
حیات بخش سکتا ہی خصوصاً جب کہ وہ مردہ ہی ہوا اور مسیح علیہ السلام تو اموات مین
شامل ہونگی پہر کسطرح وہ اورونکو زندہ کرینگے اور پانچوین شبہہ کا جواب یہہ ہے
کہ ہم کب تسلیم کرتے ہین کہ موعود سے یوحنا کی انجیل مین وہ روح مراد ہی جو تمہارے
قول کی موافق یوم الدار نازل ہوئی بلکہ اوس سے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ہی مراد ہین اور یہہ رسم سی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک باہر نکلینگے
یہہ معنی ہین کہ دسی اوسوقت تک اپنا قبلہ سمجہو اور اس سے وابستہ رہو اور بعد بعثت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبلہ دائمی جمیع عالم کا کعبہ شریف ہوگا۔ ذکر
لقب شریف مصطفے محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیفہ یسعیاہ کے

اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب مین سچی ہو تو تم اپنی گواہ لاؤ اور وہ گواہی
یہہ ہو کہ تم اپنی بزرگون کو جمع کرو اور ادہرسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ اپنی
منت جگرون کی تشریف لاوین اور تم دعوی کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق
نہین ہین اور اپنی دعوی کی صدق کی یہہ دلیل لاؤ کہ دعا کرو کہ الہی جو ہم مین جھوٹا ہو وہ
ہلاک ہو جب یہہ نصاری نجران سی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مباہلہ قرار پایا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت موعود پر معہ سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسنین
رضی اللہ عنہما اور سیدنا علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ مقام مقرر پر تشریف لائے
اور ادہر سی نصاری نجران نہی آئی پس ایک شخص سے جو اونکا بڑا تہا یہہ بات کہی
کہ جس قوم نے اپنی نبی سے مباہلہ کیا ہے وہ ہلاک ہو گئی ہی تم مباہلہ نکرو ورنہ ہلاک
ہو جاوگے اور مجہی وہ صورتین نظر آتی ہین کہ اگر پہاڑ کو کہین کہ زمین پر سے ٹلجاوے
تو ٹلجائی قسمت اونکی اچہی تہی اور آپ رحمت للعالمین تہی مباہلہ سے باز آئی ورنہ سب
ہلاک ہو جاتی اور جزیہ قبول کرکے چلی گئی اور اسیوجہ سے کہ باعث اسکی کہ آپ رحمت للعالمین
ہین یہہ مباہلہ ہونیوالا نہ تہا اسکا انجام نہ بیان فرمایا فقط اتناہی کر دی اپنی گواہونکو
لاوین تاکہ وہی سچی ثابت ہووین یہہ ہماری نزدیک اس جملہ کی معنی ہین اگر آپ کے
نزدیک اسکے کوئی اور معنی ہون تو بیان فرمائی۔ **دوسرا شاہد** یہہ ہی کہ دسوین درس
مین ہی تو تم میری گواہ ہو اور میرا بندہ ہی جسی مینی برگزیدہ کیا ہی تاکہ تم جانو اور مجہہ پر
ایمان لاؤ شق گواسے دو قسم پر ہی ایک وہ جو مدعی کی مفید مطلب ہو اور دوسری وہ
جو مدعا علیہ کی مفید ہو پس اس ورس کی معنی ہماری نزدیک یہہ ہین کہ محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری رسول ہین اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق
رسالت کی گواہ ہو اور تمہاری ذمہ یہہ ہی کہ بیان کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی بشارتین اپنی صحیفون مین موجود ہین اور ہم انکو اپنی بیٹون کی مانند پہچانتی ہین

اور میرا بندہ یعنی عبداللہ ابن عبداللہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم گواہ ہین اور آپ کی
ذمہ صدق رسالت مسیح علیہ السلام کی گواہی تھی اب جیسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے گواہی جو آپکی ذمہ تھی پوری پوری ادا کی تم بھی اوس گواہی کو جو تمہاری ذمہ ہے
ادا کرو اور برگزیدہ ترجمہ مصطفےٰ ہی اور مصطفےٰ لقب خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
ہے **تیسرا شاہد** بارہوین ورس مین ہی جیسے بیان کیا یہہ زمانہ بعثت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی یعنی آپ اوس زمانہ مین مبعوث ہونگی کہ یہود دینیے
سے تو یہ تصوح کر چکی گئین اور آپ معصوم اور محفوظ بھی ہونگی **چوتھا شاہد**
تیرہوین ورس مین تمہید ہے اور پھر بیان تعیین اس زمانہ عام کا ہی اسلئے
کہ وہ زمانہ بھی عام تھا اور درمیان مین بعثت مسیح علیہ السلام حائل تھی اس سبب
تخصیص بعد تخصیص فرمائی اور خرابی بابل کا ذکر فرمایا اور بابل زمانہ عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ مین خراب ہوا **پانچوان شاہد**...... تیسوین ورس مین ہی
مین بیابان مین ایک راہ اور صحرا مین ندیان بناونگا۔ اس ورس مین مقام
پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے اور بیابان سے بیابان فاران
مراد ہی جسکا چند مرتبہ ذکر ہو چکا ہی اور وہ بیابان عرب سی وہ جگہہ ہی جہان اب مکہ
معظمہ آباد ہیہ اسلئے کہ اسماعیل علیہ السلام کی نسبت لکہا ہی اور وہ فاران کی بیابان
مین رہا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین پیدا ہوئی اور جبل
حرا پر بیابان فاران مین ہی آپ کو رسالت عطا ہوئی شہر مین آپکو رسالت
عطا نہین ہوئی اور راہ سی سبیل اللہ شریعت الٰہی مراد ہی اور یہی شریعت باعتبار
رسالت وختم نبوت وکثرت معجزات ونعمت انتقال وشوکت ودبدبہ ایک نئی کشتی ہی اور
اس اعتبار سے بھی کہ پہلی سراپے بنی اسرائیل کے انبیاء مین نہین اور یہہ بنی اسماعیل مین ہوئی
یہ شریعت ایک نئی شی تہی اور ندیون سی آب حیات باطنی کی ندیان مراد ہین اور

کان جو سنتی ہین سننے کے لئے لگایا کا دل بھی معرفت سمجھیگا اور لکنتی انکی زبان صاف
بولنے مین مستعد ہوگی (۵) پاجی آدمی پھر صاحب مروت نہ کہلائیگا اور بخیل کو کوئی
سخی نہ کہیگا (۶) کیونکہ پاجی آدمی خباثت لعین کی باتین کریگا اور اسکا دل بدی
کے منصوبے باندہا کریگا تا کہ بیدینی کرے اور خداوند کی برخلاف دروغگوئی کرے
اور پیاسی سے پینے کی چیز کو باز رکھے (۷) اور بخیل کی ہتیار زبون ہی وہ بُری
منصوبے باندہا کرتا ہے تا کہ جہوٹی باتون سے مسکین کو اور محتاج کو جسوقت
وہ حق بیان کرتا ہو ہلاک کرے (۸) لیکن صاحب مروت سخاوت کی منصوبے
باندہتا ہے اور وہ سخاوت کی کامون مین ثابت قدم رہیگا ...... بش درمیں
اول دیکہہ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادی عدالت سے
حکمرانی کرینگے یہہ مسلم عندالفریقین اہل اسلام و نصاری ہی ہے کہ اس جگہہ
بادشاہ سی وہ خلیفۃ اللہ فی الارض مراد ہے جو صاحب نبوت و رسالت ہو اور
صاحب حکومت بھی ہوگا اختلاف تشخیص مین اس خلیفہ الہی کی ہی نصاری کے
نزدیک وہ خلیفہ الہی سیدنا روح اللہ مسیح علیہ السلام ہین مگر آپ پر اطلاق خلیفۃ اللہ
اور بادشاہ کا کسی طرح سے باعتبار زمانہ ماضی صحیح نہین ہے اسلئے کہ سلطنت
ظاہری آپکی نہین ہوئی اور نہ آپ شہزادے کی لئی تمہارے نزدیک آئی تہے
پس اسوجہہ سے یہہ آپکی بشارت نہین ہوسکتی بلکہ یہہ بشارت کسی اور نبی کی
ہے اور اسکا صاحب حکومت اور صاحب شہزادہ ہی ہونا ضروری اور وہ نبی
باقرار پادریان نصاری سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے نہین ہوا اور بعد سیدنا
مسیح علیہ السلام کی کوئی نبی اور رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی سوا نہین ہے اور مقدمہ کتاب ہذا کی دوسری فصل مین یہہ دعوی مبرہن
ہوچکا ہے پس اسوجہہ سے یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے

اور آپ صاحب سلطنت ظاہری اور باطنی ہی سلطنت ظاہری تو آپکو حاصل تھی ہی اور باطنی اسوجہ سے کہ آپ صاحب جزا و سزا تھی قولہ اور شاہزادی الخ حضرت مسیح علیہ السلام نے نکاح ہی نہین کیا پھر صاحبزادی آپکی کہان ہوئی اور یہان اللہ عز و جل نے صاحبزادی آپکو عطا نہین کی ہے پس اسوجہ سے یہہ بشارت مسیح علیہ السلام کی نہین ہو سکتی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب مین سادات ہی آجتک صاحب حکومت ہین اور سیدنا امام مہدی علیہ السلام تو آپکی سیرت و نام مین ہی موافق ہونگے اور وہ بھی صاحب اولاد ہونگے پس اسواسطے یہہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جد امجد حضرت امام حسن اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت ہی اور مسیح علیہ السلام کی بشارت نہین ہے ورس (۲) ہان ایک شخص الخ ۔ صد و ح ورس ہذا میں یہ بشارت ہذا ہے اور یہہ ظاہر ہے پس ضرور ہی کہ یہہ ورس اور سکی تعریف و توصیف ہی جسکا تمام ورسون مین بیان ہے اور جس پر یہ تمام ورس صادق ہین اور پہلے ورس کی دوسرے فقرہ کا جسکے ابھی شرح بیان کی گئی ہے ذات مسیح علیہ السلام پر کسیطرح صدق ممکن نہین ہے جیساکہ ابھی بیان ہو لیا اور اس ورس کی بھی تمام جملے سیدنا عیسے علیہ السلام پر صادق نہین آسکتی ہین اسلئے کہ اون سرزمین کو جو دود ہ اور شہد کی ندیین بہتی ہون کلام الٰہی بہتی ہون اور برابر انبیاء کرام علیہم السلام کی وہان بعثت ہوتی رہی ہون اور جابجا پانی کے چشمے وہان آنکھونسے بہتے ہوئے نظر آتی ہون زمین خشک نہین فرما سکتے ہین البتہ ایسی سرزمین کو جس مین دود ہ عمدہ جانور جسے بھینس کہتے ہین پیدا ہی نہوتا ہو اور نبوت بھی وہان سے صدہا برس سے منقطع ہو اور بے آبی بھی وہان کی مشہور و معروف ہو کہ بعض برسون مین ایک پیالہ پانی ایک ایک اشرفی کو بکتا آیا ہو اور وہانکی رہنے والی شدت پیاس

مین آخر یہی تمنا یہہ کرتے ہوئے کہ ایک دفعہ بہی ضرورت سے موت سے بچین
آنکہین ایسی مدہم ہو گئی ہین کہ اُنکو ایک پانی ہو بچہ سا دیپے اور زمین اپنے
خشک کو پانی سے بہراؤن اور اس تمنا مین میرتی ہون شعر الیت قبل منیتی لیوما
اروی بہ غلتی بلہ تہر تلاطم تجتی وانظل املا قرتی بہ زمین خشک قرار سکتے ہین
اور پہلی صفت زمین شام کی ہی اور وہان سیدنا مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے
اور دوسری تعریف صحراے عرب کی ہی اور وہان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہوئے اور علاوہ اسکے **قولہ** پانی کی ندیون کے مانند آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ خاص کی خبر دی ہی اور وہ معجزہ یہہ ہے کہ آپکے اصابع
مبارک کی درمیان سے بطور اعجاز پانی کے چشمے جاری ہو جاتے تہے اور بیان
معجزات مین اسکا بہی بیان آویگا - ورس (۳) اونکی آنکہین جو دیکہتی ہین
نہ دہندلائینگے الخ ان دونون ورسون مین ہدایت احمدی صلی اللہ
علیہ وسلم کا بیان ہے یعنے جسمین استعداد قبول ہوگی اگرچہ وہ فی الحال
سینے لحاظ اور معرفت الٰہی سے بی بہرہ ہو مگر بطفیل ہادی عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وہ ہدایت پاویگا اور صاف بولنے لگیگا اور ساتہہ آواز لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کی پہچاننے لگیگا اور ایسا ہی ہوا قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ملک عرب کی ایسی تباہ حالت تہی کہ بیان سے باہر ہے خانہ
خدا کی گرد ہی تین سو ساٹہہ بت رکہی ہوئے تہے اور غلغلہ شرک اور بت پرستی کا
ایسا بلند تہا کہ اس زمانہ مین دور دور مین کہین بہی کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کی آواز
نہین سنائی دیتی تہی اور بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسے وہ مدار
معرفت اور صاحب توحید ہو گئی اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے
ورس (۵) پاجی آدمی پہر صاحب مروت نہ کہلائیگا الخ یہہ امثال

کی فرعون ابوجہل کی مذمت ہی اور بعض مفسرین کی نزدیک سورہ ماعون میں یمنعون الماعون ابیکی مذمت مین نازل ہی اور ماعون کی تفسیر مین مفسرین نے یانی اگ نمک بیان کیا ہی ورس (۲۵) بخیل کی ہتیار زبون ہین - الخ اس ورس مین بہی ایسی فرعون اس امت کی مذمت ہی ورس (۸) لیکن صاحب مروت الخ یہہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اور مروت آپکی مشہور و معروف ہے اور سخاوت بہی اونکی مشہور ہے امتہ محمدیہ پر اپنی جان ہی قربان کردی اور سامنے تلوار مسلمانون مین نہ چلنے دی ذکر اسم شریف وحید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک وحید بہی ہے اور استفسار قاضی عیاض مین نقل کیا ہے کہ ابن شیرین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توریت مین وحید لقب ہے سند اول **بشارت وحید** زبور

۳۵ ورس (۱۷) ای خداوند تو کب تک دیکہا کریگا اونکی خرابیون سے میری جان کو چہوڑا میری وحید کو شیر بچون سے (۱۸) مین بڑی جماعت مین تیرا شکرادا کرونگا مین لوگون کی کثرت کی درمیان تیری ستایش کرونگا ش سیدنا داؤد علیہ السلام بالاتفاق ان درسون مین کسی نبی کی بشارت دیتی ہین اور بسبب شدت محبت کی اونکی نسبت کلمہ میری جان اطلاق فرماتے ہین لیکن نصرانی کہتی ہین کہ یہہ ورس سیدنا عیسے علیہ السلام کی بشارت مین اور ہماری نزدیک یہہ ورس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبشر ہین اور ہماری دلیل یہہ ہے کہ داؤد علیہ السلام قبول ہوئی چاہئے اور نصاری کی نزدیک سیدنا عیسے علیہ السلام مصلوب ہوئی مین بچانا گمان پایا گیا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق ہمارے اور تمہارے نزدیک کفار کی ہاتہون سے محفوظ رہی اور بخیر و عافیت مدینہ منورہ مین مدفون ہوئی لیکن اسنے

یہہ آپکی نبی بشارت ہونی چاہئی اور نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صفات مین یکتا
تہے کوئی مخلوق مین سے آپکا نظیر نہین ہے اور آپ اپنی مان باپ کی ہی اکلوتے
بیٹے تہے اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی تمہاری قول کے موافق شاید اور بہائی بہی تہے
جیسا کہ ان انجیلون مین کہین مذکور ہی **دوسری سند بشارت**
خلفائیہ زبور ورس (۲۰) میری جان کو تلوار سے بچا میری وحیدہ کو
کتی کے ہاتہہ سے (۲۲) مین اپنی بہائیون مین تیرا نام بیان کرونگا اور مجمع
مین تیرا ثناخوان ہونگا **ش** شرح اس بشارت کی خاتمہ کتاب ہذا مین منقول
ہوگی مگر یہ کہ اکثر اس مین خلافت خلفاے حقانیہ کا بیان ہے اور اس بشارت
مین بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک وحید ذکر فرمایا ہے اور ربک
ہوئے اگرچہ زیادہ ہے مگر اسکے بیان کی تصحیح اسماے کی موافق یہہ زیادتی تسہیل
تسہیلا ہی **دسوین فصل اس بیان مین** کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم برسالت عامہ مبعوث ہونگی اور آپکی رسالت کسی ملک اور کسی قوم اور کسی زمانہ
کے ساتہہ خاص نہو گے **سند اول بشارت مثلیہ باب**
(۱۸) ورس (۱۸) مین اونکی لئے اونکی بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی برپا
کرونگا یہہ کلام بنی اسرائیل کی ساتہہ ہے اور تمہاری لئے اسمین ارشاد ہی اور بشارت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور تخصیص بنی اسرائیل کے نقلی اور بشارات
سے ثابت ہے اور کوئی اسکا مدعی بہی نہین ہے **دوسری سند بشارت**
**فارقلیطیہ انجیل یوحنا باب (۱۴)** ورس (۱۶) اور مین اپنی باپ سے
درخواست کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہاری
ساتہہ رہے یہہ بہی بشارت رسالت احمدی ہے اور مخاطب امت عیسوی بہی
اور پہلی بشارت مین امت موسوی مخاطب ہے اور اسمین ارشاد ہے کہ وہ تمہین

دوسر التسلی وغیروالا بخشیگا اور اس سے مدعی ثابت ہے اور وہ یہی ہے کہ محمد رسول
ج اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالۃ عرب کے ساتھہ خاص نہوگی **تیسری سند**
**بشارت طلوعیہ کتاب استثنا باب (۳۳)** خداوند سینا سے آیا اور
سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کی ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا شرح بشارت
ہذا میں مذکور ہو چکا کہ اس بشارت میں حضرت موسے اور حضرت عیسی اور حضرت
محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی رسالت کا ذکر ہے اور اس جملہ
میں کہ خداوند سینا سے آیا حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی رسالت کا ذکر فرمایا کہ
طور سینا پر رسالۃ انکو عطا ہوئی اور دوسری اس جملہ میں کہ سعیر سے طلوع
ہوا رسالت سیدنا عیسے علیہ السلام کا ذکر ہے کہ آپ کو سعیر میں رسالت ملی اور
اس تیسری جملہ میں اور فاران کی ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا بشارت رسالت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مگر جلوہ گر ہونا عموم رسالۃ احمدی
صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دے رہا ہے **چوتھی سند بشارت فارقلیط**
**کی باب (۱۴)** کی ورس اخیر میں ہے اس جہان کا سردار آتا ہے اور اس
سے بھی عموم رسالت ثابت ہے **پانچوین سند بشارت خلفائیہ کا**
**ستائیسوان ورس ہے** - سارے جہان کو سراسر یاد آویگا اور وے
خداوند کیطرف رجوع لاوینگے اور یہہ جملہ قطع نظر عموم رسالۃ سے تسلیم عموم
کی خبر دیتا ہے **چھٹی سند بشارت پطرسیہ کتاب اعمال باب ۳**
ورس (۲۵) تم نبیوں کے اولاد ہو اور اوس عہد کے ہو جو
خدا نے باپ دادوں سے باندہا ہے جب ابراہام سے کہا کہ تیری اولاد سے
دنیا کے سارے گہرانے برکت پاوینگے اور اس ورس سے علاوہ عموم رسالۃ
احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلیم عموم کی ثابت ہے

گیا ہو تین فصل اس بیان مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونگے
اور نبوت آپ پر ختم ہو جاویگی **سند اول بشارت حجر زاویہ قصر نبوت**
زبور (۱۱۸ ۲۲) وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہو گیا (۲۳) یہ
خداوند سے ہوا جو ہمارے نظرون مین عجیب ہے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
نبوکدنضر کی خواب مین حجر کے ساتھ مین تعبیر کیا ہے اور شرح اس بشارت کی پہلی سند
ہو چکی ہے البتہ اس بشارت کی شرح ہونی چاہیئے **پس معلوم** ہو کہ یہہ
بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اسلیئے کہ تعجب کی بات یہی ہے کہ پسر حضرت
ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد ہوا اور سارہ علیہا السلام کی اولاد کی ہونے مین کچھ تعجب نہین
تھا اور پھر وہ معیین قصر نبوت بھی نہین ہین اور دوسرے **فصل** مقدمہ کتاب
مین بیان ہو چکا اور پھر خود سیدنا مسیح علیہ السلام نے حق بہت صریح ادا
کیا اور فرمایا کہ یہہ بشارت میری نہین ہے بلکہ ایک اور نبی اسماعیلی قبیلہ کا
کے ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اسکی یہہ ہے
کہ انجیل مرقس کی بارہوین باب مین ہے پھر وہ او نہین تمثیلون مین کہنے لگا
کہ ایک شخص نے انگور لگایا اور اوسکے چارون طرف گھیرا اور کولہو کی جگہ کھودی اور
برج بنایا اور اوسے باغبانون کی سپرد کر کے پردیس گیا (۲) پھر موسم مین اوسنے
ایک نوکر کو باغبانون پاس بھیجا تا کہ وہ باغبانون سے انگورون کے باغ مین
سے کچھ لے (۳) اونھون نے اوسے پکڑ کے مارا اور خالی ہاتھ بھیجا (۴) اوسنے
دوبارہ ایک نوکر کو اون پاس بھیجا اونھون نے اوس پر بھی پتھر پھینکے اور
سر توڑا اور بے حرمت کر کے بھیجا پھر اوسنے ایک اور نوکر کو بھیجا اونھون نے
اوسے قتل کیا پھر اور بہتیرونکو بھیجا اون مین سے بعضون کو پیٹا اور بعضونکو
مار ڈالا (۶) اب اوسکا بیٹا ہے جو اوسکا پیارا تھا آخر کو اوسنے اوسے

ہی یہہ کہکے بہیجا کہ وہ میرے بیٹے سے دبینگے (۷) لیکن ان باغبانوں نے
آپسمین کہا یہی وارث ہے آؤ اوسے مار ڈالین تو میراث ہماری ہو جاویگی۔
(۸) اور اونہون نے اوسے پکڑکے قتل کیا اور انگور کی باغ کی باہر پہینکدیا
پس باغ کا مالک کیا کریگا وہ آویگا اور اون باغبانونکو ہلاک کرکے انگورکا باغ
اوروں کی سپرد کریگا (۱۰) کیا تمنے یہہ نوشتہ نہین پڑہا کہ وہ پتہر جسے معمارون نے رد کیا
کونے کا سرا ہوگیا (۱۱) یہہ خداوند کیطرف سے ہوا اور ہماری نظرونمین عجیب ہی ف
انگور کی باغ سی بوستان شریعت الہی مراد ہی اور لگایا اوسے اللہ عزوجل جلشانہ
نے اور چارون طرف اوسکو گہیرا یعنی حدود شریعت الہی مقرر کین اور یہ
مضمون حدیث شریف مین بہی وارد ہوا ہے اور برج سی قبلہ الہی مراد ہے
اور بنی اسرائیل نی انبیاء کرام علیہ السلام کی ساتہہ جو جو کیا ظاہر ہے بعضونکو زخمی
اور مجروح کیا اور بعضون کو شہید کیا اور نوکران الہی انبیاء کرام علیہ السلام
ہین کہ اونکا اجرا اللہ عزوجل کی بیان سے اور سیدنا عیسے بن مریم علیہما الصلواۃ
والسلام کو اس جگہہ بیٹا بولا ہے اور یقیناً یہان تحریف ہوئی ہی اصل مین
کوئی اور لفظ ہوگا اور اس انجیل مین تو بیٹا جسکو چاہا لکہا ہے اور انکی موافق اونکی
خدا کا بیٹا ہونا حقیقۃً یا مجازاً ایا فرضا لازم نہین آتا ہی اور اپنی زعم
کی موافق بنی اسرائیل نے انکو بہی شہید کیا گو اللہ عزوجل نے انکو آسمان پہ
اوٹہا لیا اور اونکا ساتہی یہودا سولی دیا گیا اور زمانہ بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم مین اللہ عزوجل نے نظر عنایت سے دنیا کو دیکہا اور گویا کہ دنیا مین
آیا اور بنی اسرائیل سی باغبانی گلستان شریعت و طریقت چہین کر بنی اسماعیل
سپرد کیا اور اسکی سند مین وہی بشارت نقل کی اور اس سے معلوم کروایا کہ یہہ
بشارت میری نہین ہی بلکہ اور رسول کی ہی جو بنی اسرائیل مین پیدا نہوگا ++

[illegible] تو یہ بشارت ہی اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا
اور کون ہی — تیسری بشارت مصطفائیہ — زبور (۱۱۸) باوجود اسکی خدا نے
ہو [illegible] فرمایا ہی کہ [illegible] صیہون مین بنیاد کی لئی ایک پتھر رکھونگا ایک آیت آیا ہوا
پتھر کونے کی سر کا [illegible] جو اس پر ایمان لاوے [illegible] شرمندہ
ہوگا یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی [illegible] کو فرمایا ہے اور عبرو
مین ہی البنیہ کعنیتہ الاکعبتہ ترجمہ بنیہ غنیہ کی وزن پر کعبہ کا نام ہی اور بنیہ کا
اردو مین ترجمہ بنیاد ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کو [illegible] پتھر
[illegible] اوسکی حافظ ہین اور آپکی بعد کوئی اور نبی نہین ہے اور آپنی اپنی ذات
[illegible] کو قصر نبوت کی کونی کی اینٹ بیان کیا ہی چنانچہ بخاری شریف مین ہے
باب خاتم النبیین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی ومثل
الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل
الناس یطوفون ویعجبون منہ ویقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا
خاتم النبیین ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہی کہ میری اور ان انبیاء علیہم السلام کی جو مجھسے پہلی گذری مین مثال ایسی
ہی جیسے کہ ایک شخص نے ایک مکان نہایت عمدہ اور خوبصورت بنایا مگر کونی پر کی اینٹ
نہ لگائی پس آدمی اسکے گرد پہرتے تہے اور اس سے تعجب کرتے تہے اور کہتے تہی کہ یہ اینٹ
کیون نہین لگائی گئی ہی پس مین وہ اینٹ ہون اور مین خاتم النبیین ہون۔
چوتہی بشارت مصطفائیہ یسعیاہ مین ہی وہ عدالت کو جاری کرا [illegible]
دائم رہیگا عدالت شریعت ہی اور دائم رہنے کی یہی معنی ہین کہ آپ خاتم النبیین
ہین اور آپکی بعد کوئی اور نبی نہو وہو المقصود — بارہوین فصل اس
بیان مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات پاک خود کفار سے

قتال فرماوینگی اور انکو راہ پر لاوینگی اور اس دعوی کی چند سند ہین —
سند اول بشارت مصطفائیہ — درس (۱۳-۱۳) خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کی لئی لاویگا وہ اپنی دشمنون پر بہادری کریگا درس (۶۳-۴۲) کسنی یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووین اور لوٹیرو نکی ہاتھہ مین پڑی کیا خداوند نی نہین جسکی مخالف ہوکی اونہون نی گناہ کیا کیونکہ اونہون نی نہ چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین اور وی اسکی شریعت کی شنوا نہین ہوئی (۲۵-۴۲) اسلئی اوس نے اپنی قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوس پر ڈالا اسو اوسپر گرداگرد آگ لگی پر وہ اوسی دریافت نہین کرتا وہ اس سی جل جاتا پر وہ اوسی خاطر مین نہ لاتا تہی) یہہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہی اور میری مدعی کا ثبوت ان درسونسی ظاہر ہی دوسری سند بشارت شعیاہ درس (۱۳-۲۸) سو خداوند کا کلام اونسی یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا یہان تہوڑا وہان کہ وی جاوین اور پچہاڑی گرین اور شکست کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہووین انتہی اس بشارت کی شرح مین گذر گیا ہے کہ اس درس مین کلام اللہ شریف کی تہوڑی تہوڑی نازل ہونیکی فایدہ کا بہ نسبت کفار کی بیان ہی یعنی کفار اس تہوڑی تہوڑی نازل ہونیکی وجہ گرفتار ہوجاوینگی اور ماری پڑینگی اسلئی کہ شروع اسلام مین آیت کریمہ (وقاتلوا المشرکین) تو نہین نازل ہوئی تو بظاہر اسباب دنیوی جو اس شریعت مین عرفی ہی کفار پر فتح پانیکی صورت نہین نظر آتی تہی ہان جب شروع اسلام اور چند اسلام مین انکی دلیلون فرمایا اور بعد قوت وشوکت اسلام وقاتلوا المشرکین نازل ہونی تو تب

گیا بی شک قید ہو گئی اور ماہی گیری وغیرہ سب ہو گئی اور یہ امر جو کہ کلام اشعیا کی ہو رہ
تھوڑی مدت میں پوری صاف ہوا اور دانیال و یسوع کی بھی سب امر میں ثابت ہو گیا تیسری

سند بشارت حضرت زبور (۴۵) میری دل میں اچھا مضمون
جوش مارتا ہی میں اون چیزوں کو جو میں نے بادشاہ کی حق میں بنایا ہی بیان کرتا
ہوں میری زبان ماہر لکھنے والے کا قلم ہی (۲) تو حسن میں بنی آدم سی کہیں زیادہ
ہی تیری ہونٹوں میں لطف ڈالا گیا ہی (۳) ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور
بزرگواری ہی حمایل کر کی اپنی ران پر لٹکا اور اپنی بزرگواری سی سوار ہو اور سچائی
اور ملایمت اور صداقت کی واسطی اقبال مندی سی آگی بڑھ اور تیرا داہنا ہاتھ تجھکو
مہیب کام سکھلاویگا (۵) تیری تیر تیز ہیں لوگ تیری نیچی گری پڑتی ہیں وی بادشاہ
کی دشمنوں کی دل میں لگ جاتی ہیں تیرا تخت ای خدا ابد الاباد ہی تیری سلطنت کا
عصا راستی کا عصا ہی (۷) تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہی اسی
سبب ای خدا تیری خدا نی تجھکو خوشی کی تیل سی تیری مصاحبوں سی زیادہ مسح کیا
ہی (۸) تیری ساری لباس سی مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہی ہاتھی
دانت کی محلوں کی درمیان انہوں نی تجھکو خوش کیا ہی (۹) بادشاہوں
کی بیٹیاں تیری عزت والیوں میں ہیں ملکہ اوفیر کی سونی سی آراستہ ہو کی تیری
داہنی ہاتھ کھڑی ہی (۱۰) ای بیٹی سن اور غور کر اور اپنی کان ادہر دہر اور
اپنی لوگوں اور اپنی باپ کی گھر کو بھول جا کہ بادشاہ تیری جمال کا نہایت مشتاق
ہو کیونکہ وہ تیرا خداوند ہی تو اوسی سجدہ کر (۱۲) اور صور کی بیٹی ہدیہ لاویگی قوم
کی دولتمند تیری خوشامد کرینگی (۱۳) شاہزادی گھر کی اندر کل جلوہ گری اوسکا
لباس زرتاری کا ہی (۱۴) وہ سوزنی کپڑی پہنکی بادشاہ پاس لائی جاتی ہی کنواری
عورتیں جو اسکی سہیلیاں ہیں اوسکی پیچھی پیچھی تیری پاس پہنچائی جاتی ہیں وی بادشاہ

اُنکی محل مین داخل ہوتی ہین (۱۶) تیری جگہ تیری بیٹیان ہونگی قائم مقام ہونگی تو انہین تمام زمین
کی سردار مقرر کریگا مین ساری پشتونکو تیرا نام یاد دلاؤنگا پس ساری لوگ ابد الآباد تیری ستائش
کرینگی پس حق سیدنا داؤد علیہ السلام اس زبور مین کسی رسول ذی شوکت وشان کی بشارت
دی رہی ہین اور اوسکو مخاطب کرکی اسکی خوبیان بیان فرماتے ہین اور نام مخاطب ایسی زبور مین موجود نہین
تا محمود و احمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہود کے پاس جو نسخہ زبور ہی اوسمین نام مبارک احمد اب تک موجود تھا
اسلیے کہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نور اللہ مرقدہ نے تحفہ اثنا عشریہ مین تو ین عقیدہ کے تردید مین لکھا ہی
اور زبور مین نام مقدس محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی واقع ہی اور شعیاہ کو خبر دی اور کہا ہی [illegible] زبور کے
اور وہ نسخہ یہود کے پاس محفوظ ہی یا احمد فاضت الرحمة علی شفتیک من اجل ذالک ابارک علیک فتقلد السیف
فان بہاءک وحمدک الغالب ورکب کلمة الحق فان ناموسک وشرائعک مقرونة بہیبة یمینک وسہامک مسنونة والامم یخرون
تحتک کتاب حق جاء اللہ من الیمن والتقدیس من جبل فاران امتلأت الارض من تحمید احمد وتقدیسہ وملک الارض
ورقاب الامم۔ اور یہ نبوت جسکا شاہد ہمارا حوالہ دیا ہی یہی ہی [illegible] زکویر البتہ اسمین نام مبارک اور نام مقام
پیدائش تحریف کرکی نکالدیا خیر علیہم ما یستحقونہ مگر پہر بہی ہمارا مدعا حاصل ہے اسلیے کہ سوا نام مبارک کی اور تمام
صلی اللہ علیہ وسلم کی حالات اسمین موجود ہین اور نام مبارک نکالدینی سے مقصود نہو [illegible] اوصاف کا بیان ذکر کیا ہی
اور صریح بشارت ہی اسلیے کہ تمام اوصاف کا مذکور ہوچکا اور ان میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام نبیوں سے زیادہ
حسن و خوبی چہرہ مبارک کی جو دو مین لکہی تو [illegible] اور اکثر صحابہ نے اس کو تشبیہ دیا کیا چاند سراپا خوبی اثر اللہ تعالی
کی بیانمین مذکور ہو لیا اپکا قد مبارک کا وہ عالم تھا کہ کبھی کوئی اوس سی بلند نہین ہو سکا اور بلندی
نظر مبارک کی وہ تیز نظری تھی کہ در و دیوار اسکے لیے [illegible] نہ تھی اپکی سماعت کی وہ بلندی [illegible]
تھی کہ آسمانکی اطیط کی آواز زمین پر سنتی تھی — اور دانتونکا وہ عالم کہ [illegible]
لاکہون آدمیون مین سبکو برابر آواز پہنچتی تھی شیرین لبی کا وہ شعرہ کہ جسکے کنارے مین تھوک دیا وہ شیرین ہوگیا
شیرین کلامی کا وہ شہرہ کہ مخالف اور موافق اوسکے ساتھ شیرین بیان ہین دندان مبارک کی وہ چمک [illegible]
[illegible] عکس [illegible] پسینہ مبارک کی خوشبو کی کیفیت کہ [illegible] لوگون [illegible] وہ

اگر ایک ہوتی کوت کے اوس مین بہر بزی ہین رخسار چاند کے ٹکڑے لب قمر
دو سی گردن باقمہ ہاتھی دانت کی ہی خوبصورت شکم نرم بالائی کے مانند
سیمین ساق قد منتہیون کے رخسارون سے یا دہ شرم اور بلا مبالغہ کہ
آپکی ذات پاک مین تمام خوبیان مجمع ہین اور کسی نے آپکی شان مین خوب کہا ہے
شعر حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ۔ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
قولہ تیری سو تمہین لطافت کنایا گیا ہے انکی خوش خلقی اور شیرین زبانی
مسلم جمیع اقوام ہے ورس ۳ ای پہلوان اپنی تلوار کہ الخ پہلوان یعنی قوی سب
اور بعض قومون مین پہلوان کی جگہ لفظ قادر ہے اور قادر انکی القاب سے بعض
سے ہے اور آپنے فرمایا ہے انا رسول اللہ بالسیف یعنی اللہ کا رسول ہون
تلوار کے ساتھ اور [illegible] تلوار لٹکائی ہین اور اپنی بہی لٹکائی ہے اور یہ
کنایہ جہاد سے ہے اور آپنے جہاد بہی کیا ہے ورس ۴ ۔ اور اپنی بزرگواری سے
سوار ہو الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین سوار ہوا اور لڑے بہت سے
اور نیکی اور صداقت کے ساتھ مخالفین پر آپنے فتح پائی اور اس جملہ مین
[illegible] ورس ۵ تیرا داہنا ہاتھ تجہکو مہیب کام سکہلا دیگا شق القمر کا بیان ہے
اور اس سے زیادہ اور کون سا مہیب کام ہوا ہے اور اسی حقیقت کی وجہ سے علامت
قیامت ہے اور بعض [illegible] علوی ہے جو شاید کسیکو
دربارِ قیام قیامت واقع ہو اور کلام شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی
نور اللہ مرقدہ مین بہی لفظ [illegible] واقع ہوا ہے اور وہ یہ ہے بیت
[illegible] معجز سیان قمر زدہ و نیم ۔ اور اس معجزہ عظیم
کا بیان [illegible] اور انشاء اللہ معجزات کے بیان
مین وہ تفصیل [illegible] مذکور ہوگی ورس ۵ تیری تیر تیز ہین [illegible] جان

زبان فتح یابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سبب ہے اور بادشاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انکو سبب ہے فرمایا ہی کہ آپ شاہ دو عالم ہین اور اس دنیا مین بھی حکومت
ظاہری خلیفۃ اللہ فی الارض تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تیرانداز تھی اور اس
مہم کیواسطے جد امجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کیوقت سے تیراندازی کی مشق ہورہی تھی اور انحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم تیراندازی سیکھ کر بہلا دیگا وہ ہمین سے نکل جاویگا ورس آیتر انحت اخلد
بدالاباد الخ خدا تجھ ساہا۔ اور صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہی اور ابکی تخت
کی ابدالاباد ہونگی یہہ معنی ہین کہ برابر قیام قیامت تک انکی امتی بادشاہ ہوتی ہین
اور محمد اللہ آج تک برابر بادشاہ ہوتے ہین اور قیامت تک انت الامر الحیرنا سطح
ہوتی رہنگی اور ممالک عرب اور شام کے خلافت کا اس جگہہ اعتبار ہے قولہ تیرے
سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے اسکے معنی یہہ ہین کہ آپکی سلطنت راستی اور
صدق اور حقیت دین سے قائم رہیگی اور دو گویا کہ راستی پر تکیہ کیے ہوئی ہو نیز
اور انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین ایک عصا تہا اس پر تکیہ کرکے
آپ خطبہ پڑہا کرتے تھے اور بعد ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عصا خلفاء
کے پاس رہا اور بوقت زوال دولت عباسیہ کی وہ عصا گم ہو گیا ہے
درس ۷ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اسی سبب اے خدا
تیری خدا نے تجھکو خوشی کی تیل سے تیری مصاحبون سے زیادہ مسح کیا تہا
معنی اسی ورس سے ظاہر ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدی کے دشمن
تہے خواہ اپنے قریب سے ہی کیون نہو اور صداقت کو دوست رکھتے تھے
گو وہ کسی اجنبی آدمی سے کیون نہو اور شاید شرارت سے وہ شخص مراد ہے
جو سراپا شرارت تہا یعنے فرعون الامۃ ابوجہل اور صداقت سے وہ مراد ہو جو سراپا
صداقت کی وجہ سے نام صدیق مشہور ہوا اور ذکر فرعون اس امت اور ذکر

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا اور جگہہ بھی اہل بین صراحتاً آیا ہے چنانچہ مطالعہ
رسالہ ہذا سے ظاہر ہوگا مگر اس توجیہ پر ایک اعتراض سخت وارد ہوتا ہی اور
وہ یہہ ہے کہ اس جملہ میں فرمایا ہے تو صداقت کا دوست اور شرارت کا
دشمن ہے اور پھر فرماتے ہیں اسی سبب سے خدا تیرے خدا نے شکر خوشی کے
تیل سے تیرے مصاحبوں سے زیادہ مسح کیا اور کوئی عاقل نہیں سمجھ سکتا
کہ صدیق کی دوستی کی وجہ سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ
ہو یہہ تو شاید کلمہ کفر ہو تو نے کیا کہ دیا اور دشمنی ابوجہل سے ہم بحث نہیں
کرتے اسواسطے کہ اوسکی عداوت کی وجہ سے کہ وہ عدوی خداوند کریم تھا رتبہ
اگر زیادہ ہو تو ممکن ہے مگر دوستی صدیق سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کسی زیادہ ہو البتہ صدیق کا رتبہ بصدقہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
سے زیادہ ہو گیا نہ برعکس اور جواب اس کا یہہ ہے کہ صدیق کو خدمت نبوی
صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے خلعت رضا و لسوف یرضی ملا ہی اور سورہ والضحی
میں ولسوف یعطیک ربک فترضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت رضا عطا
ہوا اور ہم بھی قائل ہیں کہ جو صدیق کو ملا وہ بصدقہ خدمت نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم ملا پس جو صدیق کو ملا گویا کہ وہ انکو ہی ملا اس صورت میں انکی دو خلعت
رضا ہوئی اور رسل علیہم السلام کا جو باعتبار اصل رسالت حاصل ہے ایک ہی خلعت
رضا و ہو المطلوب شبہہ پادری اور لفظ خدا اسکے سیدنا مسیح علیہ السلام میں
اس بشارت کو حوالی میں شمار کرنا اول تا آخر خلاف کیوں نہوا اسکے عقیدہ
غیر حنفیہ کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام خدا سے ثالث ثلثہ کرتے کہ
ہیں اور جواب اس شبہہ کا یہہ ہے کہ اولاً یہہ لفظ بے اصل ہیں انجیل میں سے الحاقی
تنبیہ اظہار الحق میں جواب میں اسی شبہہ کا فرمایا ہے کہ یہہ لفظ محرف ہے اور لیوہ

ترجمہ مطبوعہ ۱۸۲۱ء اور ۱۸۳۱ء اور ۱۸۴۴ء اور ۱۸۴۸ء میں یہ فقرہ اصطلاح نقل کیا ہے
احببت البر والبغض الاثم لذلک مسحک اللہ الہک بدہن الفرح افضل من اصحابک
تو نے دوست رکھا نیکی کو اور بغض رکھا گناہ سے اسی واسطے مسح کیا اللہ معبود تیرے نے تیل خوشی کے ساتھ
افضل تیرے اصحاب سے اور اسکا ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۱۶ء اور ۱۸۲۸ء اور ۱۸۴۱ء اور ایسے ہی ترجمہ اردو مطبوعہ ۱۸۱۴ء
اور ۱۸۴۰ء اور ۱۸۴۱ء مطابق ہیں اور آپکے مقدس پولوس رسول
کا قول اسکے لئے کافی اور وافی ہے اور بالفرض تسلیم مان لیا جاوے تو خدا
بمعنی صاحب ہوگا اسلئے کہ خدائے حقیقی کا خدا نہیں ہو سکتا ہے اور پھر اسکے
بہت سے مصاحب بھی نہیں ہو سکتے اور صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا لقب بھی قرآن شریف میں اسکی نسبت فرمایا ہے وما صاحبکم
بمجنون ۸ ورس تیرے سارے لباس سے مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے جس
ہاتھی دانت کے محلوں کے درمیان انہوں نے تجھکو خوش کیا ہے ش
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی اور یہ اوسکا
بیان ہے اور لباس بدن کے اوپر ہوتا ہے اور بائبل میں اسکی گردن مبارک کو اور
شکم مبارک اور ساق شریف کو ہاتھی دانت کے ساتھ تشبیہ دی ہے پس اس زبان
میں ہاتھی دانت کا محل جسم مبارک کو قرار دیا ہے اور باعتبار اعضا کے صیغہ
جمع لائے ہیں اور معنی یہ ہیں کہ یہ خوشبو آپکے جسم مبارک سے آتی تھی اور آپکے
جسم مبارک میں جمع کی ہوئی ہے ورس ۹ بادشاہوں کی بیٹیاں تیری عزت
والیوں میں ہیں ملکہ اوفیر کے سونے سے آراستہ ہو کر تیرے دہنے ہاتھ کھڑی ہے
یہ حضرت شہربانو کا بیان ہے اور اوفیر ایک شہر عراق میں ہے اور عراق
میں سلطنت نوشیروان کی تھی اور یزدگرد اور یہ حضرت شہربانو
ہی تھیں ورس ۱۰ اے بیٹی سن اور دھیان کر اور اپنا کان ادھر دھر اور اپنی

باپ کا نام کو بھول جا ۱۰ یہ حضرت شہربانو کی نسبت ہے ہیں انا کہ بود شاہ
تیری دہان کا ثابت مشتاق ہو یعنی [illegible] کویند و نسبت ہو اور بادشاہ ہو
اس جگہ [illegible] سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مراد ہیں کہ یہ وہ کا جواز اگر [illegible] ہوتا تو میرا
ذکر ہوتا اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ برحق عند اللہ اور مستحق خلافت سیدنا امام حسین
رضی اللہ عنہ تھے درس ۱۲ صور کی بیٹی ہدیہ لاویگی قیصر کے دولتمند [illegible] شاہ
[illegible] پہلی درسوں میں سلطنت کسروی کا بیان تھا اور اس کے [illegible] کا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیوں کے گھر میں داخل ہونیکا ذکر ہے اور اس درس میں
سلطنت قیاصرہ روم کا ذکر ہے اور اس سلطنت کی [illegible] ہے اور [illegible]
نسبت جو باتیں مذکور ہیں اور انہوں نے ہدیہ بھیجے ارشاد اسکندریہ نے ماریہ
قبطیہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہدیہ بھیجیں اور انہیں سے حضرت ابراہیم
علیہ السلام پیدا ہوئے اور انکا انتقال زمانہ شیرخواری میں ہو گیا اور وہ لڑکی
ہی امیر اسکندریہ نے ہی بھیجا تھا درس ۱۴ شاہزادی [illegible] کے اندر [illegible]
ہے اسکا لباس [illegible] پاس [illegible] حضرت شہربانو کی کثرت [illegible]
ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انتقال کی خبر ہے ۱۴ وہ [illegible]
[illegible] بادشاہ پاس لائی جاتی ہو کنواری عورتیں جو اسکی [illegible]
میں اسکے پیچھے تیرے پاس لائی جاتی ہیں ۱۵ خوشی اور
[illegible] وہی [illegible] جاتے ہیں [illegible] بادشاہ کے محل [illegible] داخل
ہوتی ہیں [illegible] ان عورتوں کا بیان ہے جو [illegible] ہیں اور صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم اجمعین کے تصرف میں آئیں درس ۱۶ تیرے بیٹے تیرے باپ دادوں
کے قائم مقام ہوں گے تو انہیں تمام زمین کے سردار مقرر کریگا [illegible]
اس سے کہ حضرت امام حسین اور حضرت امام مہدی علیہما السلام ہیں درس ۱۷

مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاونگا پس ساری لوگ ابد الاباد تیری
ستایش کرینگے مین نے تحفہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا
کہ اس زبور کے شروع مین یا احمد نہا احمد کی یہہ دلیل ہے اسلئے کہ جبتک نام
بہی نہین لیا پہر کیونکر کہین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاونگا ٹہیک نہین معلوم
ہوتا اور جملہ تیری ستایش کرینگے بہی ترجمہ محمد نام مبارک ہمارا صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہے اور اگر ذکر نام مبارک کا لحاظ نکیا جاوے تاہم یہہ اوصاف
سوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر صادق نہین آتی اور
سیدنا مسیح علیہ السلام مین تو شروع بشارت سے اخیر تک ان محامد کے
اضداد موجود ہین پس اس بشارت کو آپ پر کوئی کسطرح جما سکتا ہے
اور یاد رہی عبارت مذکورہ صحیفہ یسعیاہ کے باب ۵۳ کو بشارت
مسیح علیہ السلام بتلاتے ہین اور وہ تمامہ مضاد محامد بشارت مذکور ہین پہر کیسی
دونون ایک ذات واحد کی بشارت ہونگے اور وہ عبارت یہہ ہی
باب ۵۳ ہماری پیغام پر کون اعتقاد لایا اور خداوند کا ہاتہہ کس پر ظاہر ہوا
۲ وہ اوسکے آگے کونپل کیطرح پہوٹ نکلا ہے اور اوس جڑ کے مانند جو
خشک زمین سے نکلتی اوسکی ڈول ڈول کی کچہہ خوبی نہ تہی اور نہ کچہ رونق
کہ ہم اوسپر نگاہ کرین اور کوئی نمایش بہی نہین کہ ہم اوسکے مشتاق ہون
۳ وہ آدمیون مین نہایت ذلیل اور حقیر تہا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا
ہم لوگ اوس سے گویا روپوش تہے اوسکی تحقیر کی گئی اور ہم نے اوسکی کچہ قدر
نہ جانی ۴ یقیناً اوس نے ہماری مشقتین اوٹہا لین اور ہماری غمون کا بوجہ
اپنی اوپر چڑہایا پر ہم نے اوسکا یہہ حال سمجہا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا
ہوا ہے ۵ پر وہ ہماری گناہون کے سبب گہایل کیا گیا اور ہماری بدکاریون

وباعث کیا گیا مارنا اوسکا سواسطے کے اوس پر ریاست ہوئی تھا اور جنگ
مارکاٹ سے ختم ہوئی ہون آپ ناظرنا انصاف غور سے دیکھیے کہ یہہ امور
حسن اور لطف اور برکت اور قدرت اور رحمت اور عدل اور خشیت اور بزرگی
اور تیر اندازی اور نیزہ بازی وغیرہ سے جو بلی بشارت مین مذکور ہین مخالف مین
اور درخت تسلیم امر کے تقشیر باب ۵۳ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام مین مسیح علیہ السلام اور ہیہ سب
اوصاف سیدنا مسیح علیہ السلام کے مین پھر اس بشارت کو نظر کر کے پہلی بشارت ملاکہ
اور در صورت عدم قبول بھی یہہ تمام بشارت اس انداز سے بیان کی گئی ہے کہ اگر
کوئی نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نکال ڈالے تب بھی سوای آپکے اور کسی پر
صادق نہ اوے اب مثلا جہاد اور نیزہ اور شق القمر اور صدیق اور حبیب اور شہر بانو
اور ازواج اور ماں اور باپ اور دادا حضرت مسیح علیہ السلام کیواسطے کہاں ثابت ہین اور حقیقت
ہی ہو ئی ہین کہ مسیح علیہ السلام کیواسطے ثابت نہین ہو سکتی مگر فقیر نے پایا دیکھا تو ایسا واقع ہوا کہ کسیطرح
وہ مسیح علیہ السلام پر صادق نہین ہوسکتا ہے یہ حقیقت ہے اور یا پانچوین

## بشارت صادقہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۱ ورس ۲ کس نے

اوس راستباز کو پورب کی طرف سے برپا کیا اور اوسنے پانون کی کرسی کی پاس
بلایا اور امتون کو اوسکے آگے دہر دیا اور اوسنے بادشاہون پر مسلط کیا کس
او نہین خاک کی مانند اوسکی تلوار کا اور اڑتے ہوئے بھوسے کی مانند اوسکے کمان کے
حوالے کیا ۳ اوس نے ان کا پیچھا کیا اور جس راہ پر کبھی قدم نہ مارا تھا سلامت
گذر گیا ۴ کس نے یہہ کام کیا ہے اور اوسے انجام دیا وہ جو ساری پشتونکو
ابتدا سے طلب کرتا ہے مین خداوند پہلا ہون اور پچھلون کے ساتھ ہون مین ہی
مشرق راستباز ترجمہ صادق ہے اور صادق لقب توصیفی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شاہ عرب پورب کی طرف واقع ہے اور بادشاہ

کرسی کی بابت ابو شب معراج میں پایا اور ہاتھوں کی کرسی عرش عظیم سے عبارت ہے اور جملہ استعمالا ایسا گردہم
فتوحات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی ہے اور تیسرے وعدوں میں غزوہ
تبوک کی خبر ہے چھٹی بشارت صحیفہ سموئیل کی دوسری کتاب باب
۲۳ ورس ۳ - اسرائیل کے خدا نے کہا اسرائیل کے چٹان نے مجھ کو کہا انسان پر
حکومت کرتا ہوا ایک صادق ہے خدا ترسی کے ساتھ حکومت کرتا ہوا ہم سا اور
وہ صبح کی روشنی کے مانند ہوگا جب سورج نکلتا ہے ایسی صبح جسکے ساتھ بادل
نہیں ہوتے اور گھاس کی مانند جو بارش کے بعد کرمی دھوپ کے سبب زمین سے
نکلتی ہے اگرچہ میرا گھر خدا کے نسبت اس دل کا نہیں لیکن اوس نے ایک
ابدی عہد جو سب چیزوں میں آراستہ اور پایدار ہے میرے ساتھ کیا ہے کہ میری
ساری سلامتی اور میرا سارا اشتیاق یہی ہے تو بھی وہ کہ وہ اسے نہ اوگاوے
پر بلیعال کے سب کے سب کانٹوں کے مانند اکھاڑ پھینکے جاوینگے کیونکہ وے
ہاتھوں سے پکڑی نہیں جاتی ہے اور جو شخص کہ انہیں پکڑا چاہے اسے ضرور
کہ لوہا یا نیزہ کے پھل کو اس کام میں لاوے [illegible] ان
سے نوع انسان مراد ہے اور تمام لعنت کا خیر الناس اکی طرف اشارہ ہے اور
صادق آپکا لقب ہے اور آپکی حکومت خدا ترسی کے ساتھ ہے اور روشنی
چہرہ مبارک کی ایسی ہی جیسی حضرت داؤد علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور قرآن مجید میں چہرہ مبارک
کو صبح کے ساتھ تعبیر کیا ہے اور اوسکی قسم کھائی ہے اور [illegible]
یہ بیان ہے کہ تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اسرائیل [illegible]
ہونگے یہ حق ہے کہ بیٹے ابراہیم علیہ السلام کا بیٹے اور وہ حضرت اسمعیل [illegible]
و علیہ السلام میں اور ابدی [illegible] ہے اسرائیل میں سے [illegible]
مراجان لاوینگے اور وہ [illegible] کیونکہ اور [illegible] علیہ السلام

استثناء میں جس نام سے حضرت یعقوب علیہ السلام کا خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پر ہوا کتاب پیدایش باب ۴۹ اور
یعقوب نے اپنے بیٹوں کو بلایا اور کہا اکٹھے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں بتاؤں جو کچھ پچھلے دنوں میں تم پر پڑیگا نہیں خبردار فرزند یہودا ہو امت کا عصا
پیدا ہوگا اور حاکم اسکے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہیگا جب تک سیلا نہ آوے یہ بشارت محمدی ہے اور سیلا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
لقب ہے فرمایا ہے اور بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہود کے امت کا عصا جدا ہو گیا اور وہ عصا صاحب عصا محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ملگیا اور سیدنا عیسی علیہ السلام کی نسبت کہ بعض یہود قتل عمد کہتے ہیں اور سیدنا عیسی علیہ السلام کو وہ
عصا بھی نہیں ملا جیسا کہ ظاہر ہے اسلئے یہ سیدنا مسیح علیہ السلام کی بشارت نہیں ہو سکتی اور یہ بشارت مع اسکی شرح کے پہلے منقول ہو چکی ہے اور
ایسی ہی سیدنا موسی علیہ السلام کا کلام خبر بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو کتاب استثنا باب ۳۳ اور یہ وہ برکت ہے جو موسی
مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو دی ۲ اور اسنے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا انتہی
پہلے جملہ میں سیدنا موسی کی رسالت کا ذکر اور فرمایا خداوند سینا سے آیا کہ انکو سینا پر رسالت ملی اور دوسرے جملہ میں سیدنا مسیح علیہ السلام کی رسالت
کا ذکر کیا اور فرمایا اور وہ شعیر سے ان پر طلوع ہوا کہ سیدنا مسیح علیہ السلام کو شعیر میں رسالت عطا ہوئی اور تیسرے جملہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر اور فرمایا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور انکو فاران کے پہاڑ یعنی مکہ معظمہ کے پہاڑ جبل نور پر رسالت عطا ہوئی اور
چونکہ مقصود یہ تھا کہ نام خاتم النبیین کا تمام ختم ہوا اور سیدنا خاتم النبیین ہیں اسلئے انکا ذکر فرمایا اور ایسی ہی سیدنا مسیح علیہ السلام نے اخیر وقت
میں بشارت دی اور فرمایا ہے کہ میرا جانا ہی بہتر ہے واسطے کیونکہ میں نہ جاؤں تو فارقلیط نہ آویگا اور فارقلیط ترجمہ ہے احمد کا جیسا پہلے مذکور ہو چکا
مقدم اور ایسی ہی داود علیہ السلام کا کلام خبر بشارت خاتم النبیین کتاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا بشارت صادقہ کا شروع یہ
داود کا بھلا کلام ہے

## تیرھویں فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بیان میں بیان غزوہ بدر

صحیفہ شعیاہ ۲۱ باب ۱۳ ورس اور ترجمہ شریعہ النبوت فی العرب بنی قیدار ترجمہ مطبوعہ مرزا پور ۱۳ پانی لیکر پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکر بھاگنے والے کے ملنے کو
نکلو ۱۵ کیونکہ وے تلواروں کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہیں ۱۶ کیونکہ خداوند نے مجھکو یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کے سے ایک برس میں قیدار کی ساری
حشمت جاتی رہیگی ۱۷ اور تیر اندازوں کے جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے پہلے باب دوسری فصل میں ان ورسوں
کا بیان ہو چکا ہے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ان ورسوں کے بطن کا جو کہ ذکر ہے الشارة پہلے ورسوں میں ہے ان ورسوں میں بیان ہے کہ نبی عرب میں پیدا
ہونگے اور نبوت بھی انکو عرب میں ہی ہوگی اور آپ قیدار ہونگے یعنی سیدنا ذبیح اللہ اسمعیل علیہ السلام کے بیٹے قیدار اسکی اولاد میں آپ پیدا ہونگے تیرھویں
ورس کا بیان ہے اور چودھویں ورس میں کہ ہجرت رسول الثقلین ہے اور تیما اصل میں مدینہ منورہ کا نام ہو کہ تیما ہوا اور مدینہ منورہ والے ہجرت کے وقت
مکہ معظمہ سے آکر استقبال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا کرتے تھے

یعنے جس زمانہ مین کہ آپکی آمد آمد تھی اور راستہ مین آپ کو پیاس کی تکلیف ہوئی
ہے اور سیدنا صدیق علیہ السلام نے لیسے آپکو پلائی ہے اور بدر ہوین درس
مین وجہ ہجرت بیان فرمائی ہے کہ کسبب ارادہ شہادت اور اتفاق کفر حکم ہجرت
کا حکم الحاکمین سے آپکو آیا ہی اور سولہوین درس مین اس ارادہ بد کی سزا کا بیان
ہے یعنے ہجرت سے برس روز کی بعد قریش اس ارادہ بد کی سزا پاینگی اور ہلاک ہونگے
اور ماری جاینگی چنانچہ پوری ایک برس روز کے بعد ہجرت سی اذن قتال ہوا اور سولہوین
مہینے ہجرت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر ہوا اور اسمین مکہ والے
قریشی مارے گئے اور ہلاک ہوئے اور قید ہوی اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا ع
ومن اصدق من اللہ قیلا اور کیفیت اس غزوہ عظمی کی یہہ ہے کہ قبل
ہجرت جان نثاروں نے صدہا مرتبہ جان نثاری کی واسطے خدمت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم مین عرض کیا مگر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ابھی قتال کا حکم
نہین ہے یعنی ابھی تک وہ وقت نہین آیا ہے کہ جس مین قتال مقدر کیا گیا ہی
اور ابھی انکی شرارت بھی حد سے زیادہ نہین بڑھی اور بعد ہجرت ایک برس ون
تک اجازت قتال نہ تھی برس روز کے بعد اذن قتال ہوا اور آیہ کریمہ ۔ ۔ ۔
اذن للذین یقاتلون بانھم ظلموا الخ نے نزول اجلال فرمایا اور اس آیہ کے نزول کے چند مہینے
کے بعد اللہ جل جلالہ عم نوالہ اعظم شانہ کے وعدہ پورا ہونے کیواسطے یہہ ہوکہ
قافلہ قریش کہ ملک شام سے سوداگری کا مال و اسباب خرید کرنے ۔ ۔ ۔ ۔
کو گئی تھی واپس آتا تھا مسلمانون کو خبر ہوی اور جب یہہ قافلہ سوداگران
دشمن دین کا قریب بدر کے پونہچا آپ نے تعرض اس قافلہ کے مع جماعت
قلیلہ مومنین کے مدینہ منورہ سے نہضت فرمائی اور تجہیز و سامان لشکر کچھ
نہین کیا تمام لشکر مین کل آٹھ تلوارین تھین اور امیر قافلہ قریش سحال نہضت
سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور راستہ ہولیا اور راستہ سے بھی

المیمن قریش کو اطلاع دی کہ اہل اسلام ہمارا ارادہ رکہتے ہین تم قافلہ حمایت
کے لیے مکہ سے نکلو مگر قافلہ سیحکر مکہ پہونچ گیا اور مکہ والے بیٹہے تہا ہی اسے
نصرت سے نکلکر اسی مدعون کی طرف دوری اور بدر مین آ سوہنچے اور مسلمانون
سے مقابلہ ہوا اللہ عزوجل نے باوجود کاسات سامان مسلمین اور قوت شوکت
کفر بوجہہ کو مسلمانون کو فتح عنایت فرمائی اور کفار سے ستر سردار ماری گئے
اور ستر قید ہو گئے اور سب مال و اسباب لٹ گیا اور ذلیل و خوار ہوکر باقی بہاگ گئے
اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا بیان غزوہ احد بشارت قتل ابوجہل زبور ۳۳ ورس
۲۳ انسان کی قدم خداوند تامید کہتا ہے اور اسکی راہ کو دوست رکہتا
ہے اگر وہ گرجاوے پڑا نہ رہیگا کیونکہ خداوند اسکا ہاتہہ تہامتا ہے ۱۲
یہہ بشارت مع انچی حکی خاتمہ کتاب مین انشا اللہ مذکور ہوگی اور اس ورس
مین انسان سے باعث وجود عالم قرۃ العین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جوانسانون مین سب سے افضل ہین مراد ہین اور گرجانا اپکا غزوہ احد مین
ہوا کہ آپ ایک جگہہ گر پڑی اور بظاہر صورت شکست تہی واسطے تصدیق نبوت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوئی پس اس ورس مین اسی غزوہ کا ذکر ہے اور اسکو سبب
برابر بیہہ فتوحات حاصل ہوئین اور کفار سے بدلا لیا گیا اور صورت اس غزوہ
کی یہہ ہوئی کہ غزوہ بدر مین جب قریش بہت ہلاک ہوئی اور ستر قید ہوئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون کو اختیار دیا کہ یا تو تم ان کفار کو
مار ڈالو اور یا مال لیکر چہوڑ دو مگر بصورت چہوڑنے کی سال آیندہ مین اسی
تعداد کی موافق تم مین سے شہید ہونگی مسلمانون نے بظاہر صورت فدیہ
اختیار کو دیکہکر چہوڑنے کو اختیار کیا اور کہا کہ اگر سال آیندہ مین ہم شہید
ہونگے تو جنت دار رضا مین پہونچینگی پس موافق وعدہ الہی سال آیندہ مین
شہادت کا وقت سر پر آیا اور کفار چڑہ آئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور لکہی ہے تاریخ مین تجربہ کارون کی یہہ رای ہوئی کہ مدینہ منورہ سے باہر نہین جانا چاہیے جب
دو حملہ آور ہون تو انکو روکنا چاہیے مگر نو عمر اور نا تجربہ کارون کو اس مین شہادت جنون
پیدا ہوا اونہون نے خروج کو پسند کیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتیار لگا
اور زرہ پہنی اور ارادہ شہر سے باہر نکلنے کا فرمایا اسوقت اونہون نے ہی عرض کیا کہ اچہا
ہم شہر ہی مین رہینگے آپ نے فرمایا جب اللہ کا رسول ہتیار لے لیکر بغیر
حکم الٰہی نہین کہول سکتا ہے پس آپ میدان مین تشریف لائے اور مقابلہ ہوا
آپ نے پچاس صحابہ کو ایک گہاٹی پہاڑ پر متعین کیا اور حکم دیا کہ اگر بالفرض ہم مارے جاوین
تب بہی تم اس جگہ کو نہ چہوڑنا پس جب لڑائی شروع ہوئی اور کفار بہاگے اور انکے
آدمی مارے گئے تو ان گہاٹی والون مین سے اکثرون نے خلاف حکم رسول الثقلین
صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور فتح دیکہکر وہ جگہہ چہوڑ دی ہر چند انکے سردار نے
منع کیا مگر کہا نہ مانا اور اسجگہہ سے چلدیے اوس طرف سے کفار نے حملہ کیا جو وہان
چند آدمی باقی تہے وہ شہید ہوئے اور مسلمانون کے عقب مین آکر کافرون نے
تلوارین مارنی شروع کین اور وہ بہاگی ہوئی بہی لوٹ پڑے اور دو طرف
سے مسلمان گہر گئے اور وہی ستر آدمی جنکا وعدہ تہا شہید ہو گئے اور
باوجود فتح کی یہہ سبب وعدہ الٰہی اور خلاف اوامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے شکست ہو گئی اللہ کے رسول کی تہوڑی سی نا فرمانی کی ایسی ہی سزا ہوتی ہے
اور انکی نسبت بشارت شعیا مین صریح ہے کہ جو کوئی اوسکی بات نہ سنیگا کاٹا جاویگا وہ سولی دیا جائیگا

**بیان غزوہ احزاب** بشارت داؤد صاحب زبور ۴۸ خداوند بزرگ
ہے اور لائق ہے کہ ہماری خدا کے شہر مین اسکی مقدس پہاڑ پر اوسکی ستایش
بہت طرح سے کیجائے ۲ بلندی سے خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ
صیہون ہے اوسکی اتر اطراف مین بڑی بادشاہ کا شہر ہے ۳ اسکی
محلون مین مشہور ہے کہ خدا جاے پناہ ہے ۴ کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ ہم

اور ایک [illegible] دیکھنے [illegible] دیکھ لیجئے اور یہاں کے [illegible]
وہاں [illegible] اور [illegible] وقت [illegible] ہوتا ہے [illegible] ہوا سے [illegible]
پہاڑوں کو [illegible] خداوند کے شہر میں آتا
خدا کے شہر میں دیکھا [illegible] ایک [illegible] کیجئے گا [illegible]
[illegible] رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] اور [illegible] میں کہ خداوند کے
شہر میں [illegible] طرح سے [illegible] محمد [illegible] صلی اللہ علیہ
وسلم مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے اور انکی بعثت کے بعد حمد اللہ جل جلالہ کی [illegible] طرح سے حرم
محترم [illegible] اور مکہ معظمہ پہاڑوں کے بیچ آباد ہے اور جبل رحمت عرفات میں ہے
[illegible] بلندی سے خوبصورت تمام زمین کی خوشی [illegible] ہوں تمام زمین آسمان حرم محترم افضل ہے
اور بلندی سے آسمان [illegible] اور ہوں [illegible] مکہ معظمہ [illegible] اطراف میں بڑی بادشاہ کا شہر [illegible]
بادشاہ سرور رسل مصداق لولاک لما اظہرت الربوبیۃ محمد رسول اللہ فخر المرسلین [illegible]
شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا مکہ معظمہ [illegible] ہے اور مدینہ منورہ علی [illegible]
الف صلوات وتسلیمات مکہ معظمہ سے گوشہ شمال میں [illegible] ہے اور وہ ایک شہر ہے
یعنی مدینۃ الرسول ہے اور کچھ عجب نہیں کہ اصل میں مدینۃ الرسول ہو جو مگر ترجمہ ہوتی ہو
یہ لفظ باقی رہا [illegible] اسکے ملک میں مشہور ہے کہ خدا جائے پناہ ہے یعنی
[illegible] مدینہ میں مشہور ہے کہ صاحب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا یہ شہر جائے پناہ ہے اور مہاجر چنانچہ یہ بات مشہور ہے اور [illegible]
[illegible] مدینہ منورہ میں آکر اسی وجہ سے سکونت پذیر ہوئے تھیں اور [illegible] کی
[illegible] بہت [illegible] اور انکی اولاد سے انصار ہوا اور [illegible] نے ایک مکان بھی واسطے
نزول اجلال سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے چھوڑ دیا تھا اور ابو ایوب انصاری
اس میں رہتے تھے اور پہلی آپ نے وہیں نزول فرمایا اور ایک وصیت نامہ اطاعت نبی
آخر الزمان کی نسبت بنام انصار میں تا وقت بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بہلا آنا تہا اور یہود بہی بہو جب ملک شام سے جلاوطن ہوئے تو بعد مدینۃ الرسول اور
اُنکے قرب و جوار مین اسی خیال سے آکر رہے تہے مگر بعد بعثت آنحضرت کے بے نصیب آنحضرت
پر جلکر ایمان نلائے اور راہی نار اللہ الموقدۃ کو ہوئے خلاصہ یہہ کہ یہہ بات کہ مدینۃ الرسول
محمد عربی مکی قریشی قیداری اسماعیلی ابراہیمی علیہ السلام کا مہاجر و جائے پناہ ہے قدیم سے
مشہور اور معروف تہی ہزارون آدمی اسی غرض سے وہان آکر رہے تہے
ورس ۶ کیونکہ دیکہہ کہ بادشاہ جمع آئے اور ایک ساتہ گذرے وے دیکہکر حیران
دنگ ہوے وہ گہبرائے اور بہاگ گئے ۵ کپکپی نے انہین وہان پکڑا اور درد
زہ جیسا جننے وقت عورت کو ہوتا ہے ۷ پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازون کو
توڑ ڈالتی ہے۔ ان تینون درسونمین غزوہ احزاب کا بیان ہے اور اس غزوہ مین
تمام قبائل عرب جمع ہوکر مدینہ منورہ پر چڑہ آئے تہے اور اونکا ارادہ یہہ تہا کہ
کسی مسلمان کو سالم نہ چہوڑو لیکن جسکا اللہ مددگار ہو اونکو کون زیر کرسکے
اللہ عزوجل نے ایک رات پوربی ہوا چلائی کہ جس سے انکے خیمے اوکہڑگئے آگ
بہ گئی گہوڑے چہوٹ گئے آخر کار وہ خود ہی بہاگ گئے اور اللہ نے مسلمانون کو غیب
سے یہہ فتح عنایت فرمائی ومن اصدق من اللہ قیلا ورس ۸ جیسا ہم نے سنا تہا
ویسا ہی لشکرون کے خداوند کے شہر مین اپنے خدا کے شہر مین ہم نے دیکہا خدا اُسے
ابد تک برقرار رکہیگا۔ سیدنا داود علیہ السلام بوجہ نقش کے مستقبل کو ماضی
کی ساتہ تعبیر فرما رہے ہین اور مدینہ منورہ اللہ کے رسول کا شہر ہے تو گویا اللہ کا
ہی شہر ہے اور علمائے محققین کی نزدیک حرم مدینہ منورہ مثل حرم مکہ معظمہ کے ہے اور
احتیاطا یہہ بہتر ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیام قیامت تک برقرار رہیگا اور بیان
وقوع اس غزوہ کا یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کو بسبب
نقض عہد کے بحکم خالق لایزال جب جلا وطن فرمایا بعض اونمین سے خیبر جا رہے تہے اور
بعض مکہ معظمہ مین جاکر قریش سے بہی عہد مستحکم استیصال اہل اسلام پر کیا اور یہہ

غطفان سے بھی عہد لیا پس قریش تین سو راس اسپ و ایکہزار شتر بڑی شوکت سے ساتھ
جمعیت تین ہزار کی مکہ معظمہ سے چل کر مر ظہران میں جو وادی فاطمہ میں آکر ٹھیری اور بیابان
قبائل عرب بنی سلیم اور اشجع اور کنانہ اور فزارہ اور غطفان سب اونسے آملی اور ان سب کی
جمعیت دس ہزار کو پہونچ گئی اور اہل اسلام مقابل انکی کل تین ہزار تھی جب یہ خبر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہونچی آپ نے انکی مقابلے میں صحابہ سے مشورہ کیا سلمان فارسی
نے رای خندق کھودنے کی گرد لشکر کی دی اور یہی رای مقبول ہوئی اور یہہ خندق سلع
پہاڑ کی طرف جسکا ذکر بشارت مصطفائیہ میں ہے کہودی گئی اور آپ نے
بذات فیض آیات خود اس خندق کو کھودا جیسے کہ ہودی کوشش احمد یتیم
کی پیشینگوئی جو اجدادت صنم علیہ و آلہ و اصحابہ الطاہرین بعد تمام ہونے کھودائی خندق کی لشکر
قریش نمود ہوا اور ایک وادی میں اترا اور لشکر نبوت سلع کی جانب تھا اور درمیان
لشکر کفر اور لشکر اہل اسلام یہہ خندق تھی اور حیی ابن اخطب یہودی بنی النضیر جو سید قوم
اور اشقی الناس عداوت نبوی میں تھا بنی قریظہ کے پاس پہونچا اور بنی قریظہ اور درمیان
اہل اسلام کی اب تک صلح تھی انہوں نے اسے اندر نہ آنے دیا آخر بہزار حیلہ و تدبیر دروازہ کھلوا کر
اندر گیا اور ان سے بھی نقض عہد کرا دیا حلم الہی جو انکی حق میں تھا وہ قریب آگیا تھا اسنے
اذا جاء القضاء ضاق الفضاء یحجب الابصار اذا جاء القضاء اور قریش تین سو زیادہ تک مسلمانونکا محاصرہ
کیے ہوئے پڑے رہے اور ان ایام میں محاربات مسلمانوں اور اہل کفر میں بہت واقع ہوئے
اور سعد بن معاذ کی رگ اکحل پر اسی غزوہ میں تیر لگا مگر بسبب مقبولیت انکی دعا
کے فیصلہ بنی قریظہ تک زندہ رہے اور پہر جان بجان آفرین تسلیم کی القصہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کفر پر دعا کرنی شروع کی اور آپکی دعا قبول ہوئی اور خداوند
کریم نے باد صبا کو لشکر کفر پر مسلط کیا اوسنے انکے لشکر میں زلزلہ ڈالدیا اور دیگین انکی
اولٹ دین اور خیمے اوکہاڑ پہینکے اور فرشتے بہی خداوند کریم نے بھیجے انہوں نے ظنا کر

پیشینگوئی کا ثبوت دیا ہے کہ الیں لوگ کہیں آجا دیں خبر الا حزب کی دلونمین ایسے پیدا ہو نگا کہ سواے فرار کے نہ بنا اور بیا گسکو
اور اسکا بیان یون ہے کہ جب خولت کیہا دشا نی ہم اپنی کہا کہ تم بعد القرآن کا یہ نمونہ تمکو میرا ہی اور بیا ب کر اور سیا کی نے
اپنی ہی بات کہا اور ایسی درد جیسا جینی کیوقت عورت کو ہوتا ہے اوس پہلی ہوا کی جو تیسیس کی بہا نکو
تو ڈالتی ہے ان فقرون میں ایسی ہوا کا بیان ہے اور یہ غزدہ موسم سرما مین ہی تہا اور اسکو یا ایہا
الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا وکان اللہ
بما تعملون بصیرا یہ اسی غزوہ کی باد صبا کی بابت اور فرشتونکی اور تبدیلی کا بیان ہے اور اس غزوہ کے بعد آپ نے
فرمایا تہا اب وہ ہم پر نہ آوینگے ہم ادہر جاوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا حتی کہ تم مکہ معظمہ پر اور ما انہار
شہر کا زبور ۱۶ اور ۱۲ دنیا کی نہر وں کے مانند پامال ہو جاتی ہیں موت نہیں پر جاوینگی اور ۱۲۸ کا صحیفون پر
مسلمانونکی بیا کلام اسمین تذکرہ قوم لوط علیہ السلام میں سورہ ہود مین فرمایا ہے الیس الصبح بقریب
کیا نہیں ہے صبح نزدیک شاہ عبد القادر صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس آیت پر حاشیہ پر فرمایا ہے کہ یہ سنا تا ہے کہ یہ لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان صبح کو مکہ معظمہ پر غالب ہونگے ایسے ہی زبور میں نشانیان ہیں اور زبور ۱۲ اور
آیات الٰہی ہیں جنکا ذکر آتا ہے اس میں ایسی فتح کا ذکر ہے اور جنکا مسلمان ہیں اور وہ پہاڑ و ر ٹیلون پر مستعد ہو
اور زبور میں تمام حالات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی بیان ہے اور زبور ۳۷ ورس ۲۴ میں ایک خاص طور سے
فتح مکہ معظمہ کا بیان فرمایا گیا ہے ورس ۳۴ خداوند کا منتظر رہ اور اوسکی راہ کو یاد رکھ کہ وہ تجکو زمین کا وارث کر کے سرفراز
بخشیگا جب شریر کاٹے جاوینگے تو دیکہیگا ۔ اس خطاب سیدنا محمد بن عبد اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہے اور
پاک نے آپکو زمین کا وارث کر کے سرفراز بخشی اور اگلی ورس میں ہے جب شریر کاٹے جاوینگے الخ بیان سند فتح کا ہے کہ جسمین ام القری فتح
ہوا اور تمام عرب ملک تمام روی زمین پر آگئی خاتم احمدی صلی اللہ علیہ وسلم آگئی اور جو اوسکا قیام قیامت تک ہی ہے اور زبور ۱۲۵ اور ۱۲۶
کہ غزوہ احد مین جب مسلمانونکو کفار سے حد زیادہ تکلیف پہونچی اور جب رسول اللہ حضرت حمزہ سید الشہدا جو اونکی رضاعی بہائی اور چچا ہی
اور انکا کلیجا نکال کر چبالا گیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی زبان مبارک سے بی رحمان جاری ہوا کہ اگر قتل
قابو پاتا تو میں بھی ستر آدمی انکے شہدا کے عوض قتل کر ونگا خداوند کریم نے اسوقت یہ آیۃ نازل فرمائی لیس لک من الامر شیئ او یتوب علیہم
او یعذبہم فانہم ظالمون یعنی ایسا ارادہ مت کرنا چاہئے آخر وہی ہوا کہ سدہ بن زریع لاتی من امیہ تمام مخلصین تجارت پر
زمانہ آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا وند کریم نے فتح مکہ پر قابو عنایت فرمایا تو آپ رسول کریم کو ہر ایک قسم کی قدرت
جب مکہ معظمہ فتح ہوا تو حضرت خالد بن ولید کو قتل کیا اور حضرت رضی اللہ عنہ نے قتل کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے خالد کو منع کرا بہیجا کہ ہاتھ روکو اور کسی کو قتل نکرو جب قاصد پہونچا رستہ مین اونکو ایک
فرشتہ ملا اوسنے سکہایا کہ خالد سے جا کہیو کہ قتل کرو چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا اور خالد نے
قتل کرنا شروع کیا اور حضرت کو خبر ہوئی تا آنکہ ستر آدمی قتل کر چکے اور آپکو جب خبر ہوئی
تو آپنے خالد کو منع کیا اور کہا کہ تم نے میرے حکم کا کیون خلاف کیا اونہون نے عرض کیا کہ مجھے
قتل کا حکم پہونچا اور آپکے رسول نے مجھے یہی حکم پہونچایا ہے تب آپ نے قاصد سے بلا کر پوچھا اوس نے
کہا فرشتہ جو حکم الہی تہا عرض کیا تب آپ نے فرمایا صدق اللہ وصدق رسولہ اور مکہ کے دن مین نے کہا تہا
کہ اگر قریش پر مجہے غلبہ ہوگا تو ستر آدمی اونمین سے قتل کرونگا اور اللہ پاک نے مجہے اور فرشتہ
بہیج فرمایا لیکن آج میری بات کو پورا کر دیا اور حبقوق علیہ السلام کے صحیفہ مین حلت قتال کہ
جو حرم محترم مین خاصہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا قرار دیا ہو بشارت فتح
توریہ باب ۳ ورس ۱۳ تو اپنے قوم کو رہائی دینے کے لیے ہان اپنے مسیح کو رہائی دینے کے
لیے نکل چلا تو بنیاد کو گردن تک ننگا کرکے شریر کے گہر کے سر کو کچل ڈالا ہے بنیاد
کعبہ شریف ہی اسلیئے کہ استعارہ کعبہ شریف سے بنیہ ہوا اور ترجمہ مین کا بنیاد دیہی اور گردن تک
ننگا کرنا حلت قتال کی طرف اشارہ ہے کیونکہ با وجود فتح عنوۃ کی مبیح خاصہ بلد اللہ المحترم
کی ساکنین قتل سے بچے اور اونکی مال اور جان محفوظ رہے اسلیئے قید گردن تک فرمائی واللہ
وعلمہ اتم واحکم اور صورت اس فتح الہی کی یہ ہوئی کہ چہٹے سال ہجری مین صلح قریش سے
ہو گئی تہی اور شرائط صلح سے ایک یہ شرط بہی تہی کہ کوئی طرفین سے حلیفون اور ہم
عہدون کسی سے متعرض ہو اور لڑائی اور مخاصمت نکرے اور ہر ایک قبیلہ کو اختیار
ہے کہ چاہے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین آئے یا عہد قریش مین داخل ہو پس
بنی بکر اس شرط کے موافق عہد قریش مین آگئے اور قبیلہ خزاعہ عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین داخل ہوا اور ان دونون قبیلون مین نزاع زمانہ
جاہلیت سے چلا آتا تہا مگر بسبب ڈر اور خوف بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
سب بہول گئے تہے اب بعد صلح اطمینان جیسی حاصل کرکے بہ حالت اصلی

اور نزاع قدیم کے درپے ہوئے اسی اثنا میں ایک روز ایک شخص بنی بکر سے کلمات
بے ادبی شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا تھا ایک خزاعی وہاں کھڑا تھا اسنے منع کیا
باز نہ آیا آخر اس خزاعی نے غصہ ہو کر اوسکو مارا اور سر اور مونہہ اوسکا زخمی کر دیا پس اس شخص
نے استغاثہ بنی بکر سے کیا پس ایک قوم بنی بکر سے مشہور بہ نفاثہ لڑائی خزاعہ کے لئے مستعد ہوئی
اور بنی ملیح سے استمداد چاہی وہنوں نے انکار کیا پس قریش کی طرف رجوع لائے اور انسے
استعانت چاہی پس ایک جماعت نے قریش سے اپنی صورت بدل کر اور اپنے مونہوں پر نقاب
ڈال کے بنی بکر کے ساتھ ہو کر خزاعہ پر شبخون مارا اور بازار جنگ خوب گرم ہوا یہاں تک کہ جنگ
کرتے کرتے حرم میں آگئے بنو خزاعہ نے فریاد کی اور نوفل بن معاویہ سے کہ سردار بنو بکر تھا کہا خدا سے
ڈر اور حرمت حرم کو نگاہ رکھ نوفل بن معاویہ نے کہا یہ بات بہت بڑی ہے اور میں جانتا ہوں
لیکن فرصت عمل کرنیکی اسپر نہیں رکھتا ہوں اور کہتے ہیں کہ خزاعہ سے بیس آدمی اس لڑائی
میں مارے گئے اور گمان قریش یہ تھا کہ کسی آدمی نے ہمیں نہیں پہچانا اور یہ قصہ پوشیدہ
رہیگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی شب وحی سے اللہ تعالیٰ نے خبردار کیا اور حضرت عائشہ
ام المومنین سے اپنے ذکر کیا کہ قریش نے نقض عہد کیا اور یہ عمرو بن سالم خزاعی ساتھ چالیس
مرد کے اہل مکہ سے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور یہ قصہ بیان کیا
اور طلب مدد کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھینچتے اٹھے اور فرمایا اگر تمہارے
مدد نکروں اس شے میں کہ اپنی نفس کی مدد کرتا ہوں تو میری مدد نہ کیا جاؤں
اور فرمایا یہ ابر مجھے خبر دیتا ہے نصرت بنی کعب کی اور یہ ایک قوم خزاعہ سے ہے اور فرمایا
کہ تم اپنے وطن کو لوٹ جاؤ اور غم نکھاؤ کہ زمانہ نصرت اور فتح قریب آیا ہے رسید
مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند پس وہ لوگ چلے آئے پس آپ نے
اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مجھے نظر آتا ہے کہ ابوسفیان تجدید عہد اور زیادت مدت صلح اور
عہد کے لئے آیا ہے اور خائب و خاسر لوٹ گیا ہے اور روایت ہے کہ قریش نے اپنی عقل سے

پشیمان ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ابوسفیان کو بہیجا تا عہد کو
اور تازہ کرے کیونکہ میری مشورہ دہ نہین تہا اور پہر از سر نو عہد صلح قایم اور مضبوط کرے
اور کچہ مدت صلح مین بہی زیادہ کرے پس ابوسفیان مدینہ مین آیا اور پہلی اپنی لڑکی ام حبیبہ
ام المؤمنین کی گہر گیا اور فراش نبوی پر بیٹہنے لگا انہون نے [illegible] وہان سی بہی نا امید ہو کر
اوسکے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین آیا اور چند تجدید عہد مین گفتگو کی کچہ جواب
نہ پایا پس نا امید ہو کر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا وہان سی بہی کچہ جواب نہ پا
کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا یہان بہی سوائے نا امیدی کچہ نہ پایا پہر حضرت
فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت مین آیا اور کہا تمہاری بہن زینب ابوالعاص کو
امان دیا تہا اور حضرت نے جایز رکہا تہا آپ نے فرمایا مجہی اس امر مین کچہ مداخلت نہین
آخر کار دولت علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا وہان سے سوای
مشورہ پاس کچہ ہاتہ نہ آیا آخر الامر بیل مراد مکہ کو لوٹ آیا اور بعد لوٹنے ابوسفیان کی آپ نے
تیاری سفر کا حکم دیا اور حکم تیاری صحابہ کرام کو دیا اور تیاری سے صحابہ کو معلوم ہوا کہ
مکہ کا ارادہ ہے سوای چند خواص کی اور کو اسکی تبلادیا اور پہر صحابہ کرام کو ان قبایل کے
[illegible] جو مسلمان ہوئی تہی واسطے حکم تیاری سفر بہیجا اور حاطب ابن ابی بلتعہ نے
اہل مکہ کو خط لکہا وہ خط بہی روضہ خاخ سے بعد معلوم کرنے بوحی الہی علی رضی اللہ
اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم نے منگوالیا اور دوسری تاریخ رمضان شریف علی
[illegible] سنہ ہشتم ہجری کو مدینہ منورہ سے بقصد قریش نہضت فرمائی اور مدینہ سے
باہر آکر شمار لشکر کی سات سو جوان مہاجرین جمین تین سو اونٹ شمار مین آئی اور چار ہزار جوان
انصار سے معلوم ہوئی اور تین پانسو سوار تہے اور اور قبایل سے اسیطرح چار چار سو یا
پانسو ہزار ہزار تہی کل سوار و پیادہ دس بارہ ہزار جوان ہو گئی سوا انکی جو بیچ رستہ مین
لشکر [illegible] الہی اور جلیل جلیلی الظہران مین [illegible] فاطمہ [illegible]

مکہ معظمہ سے دس بارہ کوس ایک جگہ ہے اور اب بھی مدینہ منورہ جاتی ہوی پہلی منزل یہی ہوتی
ہوی الغرض یہان حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف اس تلاش مین اپنی خچر پر سوار
ہو کر دوڑے کہ کوئی قریش اگر ملجاوی تو خبر کر دین تا کہ ایسا نہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناگہان
اگر قریش پر پہونچے تو سب ہلاک ہون اتفاق سے ابو سفیان ملگئے ملاقات ہونے پر اس قصہ
سے خبردار کیا اور اپنے ساتھ لاکر مسلمان کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ابو سفیان
کو گھر مین داخل ہو یا ہتھیار ڈالدے یا گھر مین بیٹھ رہے اور دروازہ بند کرلے یا مسجد الحرام مین
داخل ہو وہ امان مین ہے اور ابو سفیان نے مکہ مین خبر کر دی مگر قریش نے نمانا اور انکار کیا اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کو روانہ کیا اور حکم کیا کسی قریش سے نلڑنا البتہ اگر کوئی مقابلہ
کرے تو ضرور جنگ کرنا اور خالد کو بھی یہی حکم دیا اور انکی ساتھ لشکر بہت تھا اور اسفل مکہ پر
قریب عمارات مکہ کے حکم دیا کہ تم اپنا نشان وہان نصب کرنا لیکن جب خالد رضی اللہ عنہ نے وہان
کا ارادہ کیا قریش مانع ہوئے آخر کار نوبت جنگ پہونچی اور سخت لڑائی ہوئی اور لڑتے لڑتے
کعبہ شریف کے قریب تک پہونچ گئے اور بہت سی قریش اسمین مارے گئے اور دو اہل اسلام شہید ہوگئے
انکو جب یہ خبر پہونچی فرمایا مینے لڑائی سے خالد کو منع کیا تھا عرض کیا گیا کہ قریش مانع ہوئے تھے
اس سبب سے لڑائی جنگ ہوا فرمایا قضاء اللہ خیر اسکے بعد ایک شخص نے خالد کے پاس بھیجا اور فرمایا صنع فیهم
السیف یعنی تلوار انسے علیحدہ رکھ اور انہیں قتل نکر وہ گیا اور اسنے کہا صنع فیهم السیف یعنی انمین تلوار رکھ
اور انہین قتل کر اور خالد نے ستر آدمی قتل کئے جب یہ خبر انکو پہونچی خالد سے پوچھا خالد نے عرض کیا میری کیا
[illegible] کر دان یہ شخص کو آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اسنے مجھسے آکر کہا صنع فیهم السیف انہون نے اس شخص کو بلا کر پوچھا کہ
مین نے تجھے کیا کہا تھا اور تو نے کیا کہا عرض کیا کہ مین جب آپکی حضرت سے علیحدہ ہوا ایک شخص مجھے ملا کہ
جسکا سر آسمان سے لگا تھا اور اسکی پاس ایک چہرہ تھا اسنے مجھسے کہا کہ تو ضع فیهم السیف خالد سے جا کر کہدے [illegible]
تجھی [illegible] ذوالنون اس مین سے جا کر کہا آپ نے فرمایا صدق الیہ وصدق [illegible] لا احد [illegible] تھا کر دین یہ عظیم
تو ستر آدمی انمین قتل کرنے لگا گو ہمیشہ زاہد عز وجل نے منع کیا مگر آج اپنے رسول کی بات پوری کردی

[illegible]

بیان غزوہ بنی قریظہ کی اثر بشارت عظمائیہ ہیں ۲۳ کون ہے تمہارے درمیان جو اپنی کانوں سے
کون ترجیح لگا وے اور تنبیہ میں سنا کرے کس بات نصیحت کو والد کہا کہ بہت ہووین اور اسرائیل کو کہ پیغمبروں کو اتنا
میں بہت بے قید اور نہیں جسکی مخالفت کی اونہوں سے فنا کیا کیونکہ اونہوں نے نہ چاہا کہ اونکی رائیوں جیسی وہ
وی اونکی شریعت کو منسوخ نہیں ہووے لیکن اونکی اثر قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اون پر ڈالا اوس پہ گرد اگرد
اونکی بہ دوری دریافت نہیں کرتا دادوں سے جل جاتا پردہ خاطرین نہ لاتا غزوہ بنی قریظہ کا
بیان یہہ ہے کہ حیی بن اخطب یہودی بنی نضیر منازل بنی نضیر سے جلا وطن ہو کر وہان سے غزوہ خندق میں
حمد یکا ابی بیان ہوا ہے قریظہ سے نقض عہد کروایا جبرئیل امین نے اسی روز حکم غزا بنی قریظہ لائے آپ غسل بجا کرتے
نہ پائے تھے اور بعد ظہر آپ نے اوسی دن یعنی اوس روز کہ غزوہ خندق سے فراغت پائی تھی لشکر کشی بنی قریظہ پر کی اور عصر
سے پہلے منازل بنی قریظہ میں آپ خیمہ زن ہوئے اور بیس روز اور یا پندرہ روز تک بنی قریظہ کا محاصرہ کیا
آخرکار خداوند قدیر نے اونکی قلوب میں رعب ڈالا اور وے یہودی نے عرض کیا کہ ہمکو اجازت ہو کہ مثل بنی نضیر جلا وطنی اختیار کرین اور ہم
مع اپنی عیال و اطفال کے اور اپنی مال کے جو ہمارے اونٹ اوٹھا سکین سوا ہی ہتیار وغیرہ لیکر نکلجاوین پہر کہا کہ ہم اپنی مال و اسباب
سی دست بردار ہوتی ہمکو اجازت ہو کہ اپنی عیال و اطفال کو لیکر نکلجائین آپ نے فرمایا یہ بہی منظور نہیں مگر یہ کہ میری
یا حکم پر اوترو اور جو ہم حکم دین وہ منظور کرو پس کعب نے جو اونکا رئیس تھا کہا کہ ای لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایمان
لاؤ وہ رسول خدا ہے اور وہ وہی ہے کہ تعریف اونکی توریت میں ہمنے پڑہی ہے اور تم نے جان لیا ہے کہ وہ پیغمبر برحق ہے اونکا انکار
فقط حسد و بغض کی وجہ سے ہے پس اون لوگوں نے اپنے رئیس کا بہی کہا نہ مانا اور یہہ کعب بہی اونکی ساتھ دوزخ میں گیا اور [illegible]
دیکھو مسلمان ہوگیا احتیا کیا اعاذنا اللہ من ہذہ الشقاوۃ والغباوۃ بعد ازان کعب نے کہا کہ میں تمہین تین بات کی نصیحت کرتا ہوں ایک کو ساتھ ایمان
عمل کرو اول یہ کہ ایمان لاؤ محمد پر جیسا کہ تمہین کہا اور اگر اس سی انکار کرتے ہو تو اوٹھو اپنی بچون اور عورتون کو مار ڈالین بعد ازان
محمد اور اونکی اصحاب سے لڑین جو کچھ خدا کرے سو ہو اگر ہم مارے گئے تو خیر ہی ہے تو نہ کوئی نہیں جو رسوا ہو اور اگر فتح پائی تو زن
و فرزند ہو سکتے ہیں اسی بچے نہ پایا اور کہا کہ بی گناہ ہونکو کسطرح مارین اور یہہ کیا زندگی ہے [illegible] زن
و فرزند ہیں اسکے بعد کعب نے کہا اگر یہہ بہی نہیں کرتے ہو تو آج شب شنبہ ہے اور محمد اور انکے یار
ہم سے بیخوف ہیں اور بی اندیشہ ہیں یکایک شبخون مارین اور دیکھین کیا ہوتا ہے اسکو بہی نہ مانا اور کہا
کہ ہم آج شب کو [illegible] ہیں اور اسکے کسطرح ہاتہہ سے دین اور پہلوں نے [illegible] اس آخر ظلم کیا آخرکار [illegible]

منع حیف نازل ہوئی القصہ بنی قریظہ حصار سے تنگ ہو کر اسپر راضی ہوئی اور حکم آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پر راضی ہوئے اور رای سعد بن معاذ نے انکے حق مین قبول کی پس آپکے حکم سے مشکین مردونکی باندہی
گئین اور عبد اللہ ابن سلام نے انکو حکم سے عورات اور اطفال اور اموال اور ہتیار انکی جمع کئے گئے کہتے ہین کہ پندرہ سو
شمشیرین تہین اور تین سو زرہ اور دو ہزار نیزہ اور پانسو سپرین قلعہ مین موجود تہین اور بال اور اونٹ بیشمار تہی اوسیون نے کہ ہم قسم بنی
ہتی عرض کیا کہ جیسی بنی قینقاع بن کے ہم قسم عبد اللہ ابن ابی کی تہے آپنے رحمت فرمائی انکی تقصیر معاف فرمائی ایسیہی انکی تقصیر
بہی جو نقص عہد ہے معاف فرمائی آپنے کچھ جواب نہ فرمایا اور تامل کیا اور سعد بن معاذ کی پاس ایک شخص بہیجا اور وہ
بسبب زخم جراحت کی ایک دراز گوش پر سوار کرکی اونہین لائے جس وقت سعد نواحی بنی قریظہ مین پہنچے
اوسی اونکی پاس گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کی حق مین حکم تمہاری رای پر
موقوف رکہا ہے اور وہ تمہاری ہم قسم ہین اور وہ ہر طرف سے منہ پہیر کر تمہاری طرف
رجوع لائے ہین دیکہو عبد اللہ ابن ابی نے اپنی ہم قسم بنی قینقاع کی خلاصی مین کیسی سعی کی
اور انکو آخر بچا ہی لیا اب تم سے یہ امید ہے کہ تم بہی مراسم شفقت و رحمت انکی حال پر مبذول
رکہو تاکہ بلیہ قتل سے خلاصی پاوین اوسی ہر چند بہت کچھ کہتے رہے مگر سعد بن معاذ ساکت رہے
جب الحاح انکا حد سے گذرا کہا ملامت کرنیوالی کی راہ خدا مین اب تک نہین پہونچ سکتی ہین
پس اوسی ناامید ہوئی اور جانا کہ اونکی قتل کا حکم کرینگے القصہ سعد خدمت نبوی صلی اللہ
علیہ وسلم مین حاضر ہوئی اور اوسیون نے باوجود ناامیدی پہر وہی الفاظ و حکایات مکرر
انکی سعد نے کہا میثاق خداوند تعالی اس پر ہی کہ جو کچہ مین حکم کرون سب اوس پر راضی ہون
اوسیون نے کہا کہ ہان ہم راضی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی فرمایا کہ ہان حکم
وہ ہے جو تم کرو پس سعد نے کہا مین کیا حکم کرون حکم یہہ ہے کہ انکی مرد قتل کئے جاوین اور
عورات اور اطفال انکے بندے بنائی جاوین اور مال و اسباب انکا مسلمانون مین تقسیم
ہو آپنے فرمایا ای سعد تونے وہ حکم کیا کہ خداوند تعالی نے سات آسمانونکی اوپر سے
حکم کیا ہے اور ایک روایت مین حکم کیا تونے بحکم بادشاہ یا بحکم فرشتہ بعد ازان بحکم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی مشکین باندھ کر مدینہ منورہ مین لائے اور قید کیا انمین بعضی کو قید
اور پھر انکو مدینہ منورہ مین حکم نبوی سے خندقین کہدی گئین اور علی اور زبیر رضی اللہ عنہما کو حکم نبوی سے
انکی گردنین اڑا دی گئین اور خندق مین خون کی رو بہنے لگی اس وقت شام تک علی اور زبیر رضی اللہ
عنہما نے بنی قریظہ کو قتل کیا اور جو باقی رہے انکو روشنی مشعل مین قتل کیا اعوذ باللہ من غضب
اللہ و من غضب رسولہ اب بعد بیان کیفیت غزوہ ہذا شرح فقرہای مذکورہ مشروحاً
معروض ہو پس یہہ امر مسلم ہے کہ یہہ باب بشارت احمدی ہے اور ثبوت نبوت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اس دعوی کا بیان گذر گیا اور بعد تسلیم اس دعوی کے لابد یہہ حال زمانہ احمدی کے
اور کسی غزوہ احمدی کا بیان ہے اور بعد دیکھنے غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوا
کہ یہہ بیان اسی غزوہ کا ہے اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ بیسوین درس مین ہے کون ہے تمہارے درمیان
جو اس پر کان دہرے کون جی لگا دے اور آیندہ مین سنا کرے یہہ الفاظ تمہید اس امر
بیان کرتے ہین کہ آگے کسی امر عظیم الشان کا بیان ہے کہ جو بہود اس زمانہ مین واقع ہوگا اور
فقرہ کس نے یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہو وین اور اسرائیل کو کہ لٹیرون کے ہاتھ مین پڑین یعقوب
سے بنی یعقوب اور اسرائیل سے بنی اسرائیل مراد ہین اور لٹیرے وہ لوگ جنکی لوٹ یعنی غنیمت حلال
ہے اور وہ امت محمدیہ صلی اللہ علی نبینا وسلم ہے نکلتا اس نکتہ سے یعنی بیان اس امر سے کہ لوٹ
مسلمانونکو حلال ہے اتنی بات تو یقیناً معلوم ہو گئی کہ یہہ غزوہ بعد غزوہ بدر ہوگا واللہ اعلم اتم و احکم اور
یہہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہہ حکم یعنی قتل مردان و سبی نساء و اطفال خواص زمانہ محمدی صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہے اور سے اسے اگر یہہ حکم نکرتا تو کیا کرتا اور یہہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہ تونے وہ حکم کیا کہ اللہ نے حکم کیا ہے باعتبار صحف و کتابت و انزال بالتقدم بھی صحیح اور
سچا ہے اور اسوجہ سے کوئی غرض انکی جلاوطنی کی دونون بطرز بیان غزوہ مقبول
ہوئی اسلیے کہ یہہ فقرہ اس امر کو بیان کرتی ہے کہ خود بنی اسرائیل مع تمام مردون اور
اور عورتون اور بچون کی غنیمت والون کے ہاتھ مین پڑے اب چاہیے وہ قتل کرین اور

چاہین غلام بنادین اور چاہین کسیکو چہوڑ دین اور آزاد کردین اور اونہین صورت مین بستے
اسرائیل کنعان ہاتہہ مین پرتی بلکہ اونکا مال ہاتہہ مین پڑا اور کچہہ نہ آیا اور ایسا غزوہ بنی اسرائیل زمانہ
نبوی مین نہوا ہی اور غزوہ بنی النضیر مین یہود کا مال ہاتہہ مین آخر پڑا تہا قولہ کیا خداوند نی یہین
جسکی مخالف ہوگی اونہون نے گناہ کیا اور اونہون نے چاہا کہ اوسکی راہون پر چلین یعنی
یہہ سزا کفر اور نقض عہد کی وجہہ سے ہوگی اگر کاش حالت حصار مین بہی کعب کا کہا مان لیتے
اور ایمان لاتی بچ جاتی اور قولہ خداوند اس امر کو بیان کرتی ہی کہ یہہ حکم جبرئیل امین لیکر
آئی ہین اور حضرت نبوی کو اسمین دخل نہین اور غضب خداوند کریم نے اونکی داد دین ڈالا ہی اور
نسر شتہ بہی اس غزوہ مین موجود اور حاضر ہین قولہ اور وہی اوسکی شریعت کے شنوا نہین
ہوئی شریعت شریعت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہی قولہ اسلئے اوسنی آگ بہر کا شعلہ اور غضب کا
غضب اوس پر ڈالا یعنی مردونکو قتل کرایا اور خندقون مین اونکا خون بہادیا اور اونکے جو بچ
رہے وے شتم مثل مین قتل کرایا اور تلوار اسد اللہ ملقب ہارون کی اونکی گردنون پر چلوائی
اور اونکی بچون اور عورتون کو لونڈی و غلام بنادیا اور مال کو مسلمانون مین تقسیم کرایا قولہ
سو اوس پر گرداگرد آگ لگی وہ اوس سے جل جاتا پر خاطر مین نہ لاتا یہہ بیان غزوہ بنی النضیر
کا ہی اور ماضی کو بصیغہ حال تعبیر کیا ہی اور معنی یہہ ہین کہ یہود بنی النضیر نے نقض عہد کیا
تہا اور اونکو سزا یہہ دیگئی تہی کہ گرداگرد اونکی آگ لگوادی تہی اور اونکی کہجورین تمہارے بہائی
عبد اللہ ابن سلام سے کٹوائی تہی اور وہ جلا وطن کئے گئے تہے مگر تمنے خیال نکیا اور تمنے بہی
نقض عہد کیا اور حیی بن اخطب یہودی بنی نضیری کو جو سخت دشمن ہماری حبیب کا بلکہ
ہمارا بہی دشمن تہا تمنے ٹہرایا اور کچہہ خیال نکیا اسلئے تمہین اوس سے زیادہ دیگئی پس اب ان ورقون
مین دونون غزوون کا بیان ہوگیا اور نقض عہد بنی قریظہ کا تو بیان ہوگیا نقض عہد
بنی نضیر اور اس غزوہ کا ذکر بہی مناسب معلوم ہوتا ہی پس واضح ہو کہ بنی نضیر بہی ایک
قبیلہ عظیم یہودی تہا اور قریب مدینہ منورہ کے ایک مدت دراز سے باسید ہجرت خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین آرہے تہی لیکن جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ منورہ مین جلوہ فرما ہوئی پہچان گئی مگر حسد و بغض سے ایمان نہ لائی اور در پے عداوت ہوئی مگر بظاہر صلح کی ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ مین سے چند مہاجرین و انصار کو ہمراہ لیکر اونکی بستی مین تشریف فرما ہوئی اور بنی نضیر نے تقریب ضیافت آپکو اور آپکی ہمراہیونکو ٹہیرالیا آپ اور آپکی ہمراہی ایک دیوار کی تلے بیٹھ گئی یحیی ابن اخطب یہودی جو اعداے رسول سے تہا اور آخر الامر اسی عداوت کی وجہ سے دام قضائی جلاء وطن میں ہوئی دیا اور بنی قریظہ کے ساتھ اسکا نشانہ کیا اوسنے کہا کہ ای بنی النضیر تمہین پہر کبہی ایسی تنہائی ابو القاسم محمد کی نہ ملیگی تم مین کوئی ایسا نہین جو چہت پر چڑہ کر ایک بڑا سا پتہر لیکر اوپر سے سر مبارک پر گرا دے لعنت اللہ علیہ حجاش نے کہا مین اس کام کو پورا کرونگا ابن مشکم نے ہر چند منع کیا اور کہا تمہارا کام پورا نہوگا اور خبر آسمان سے پہنچیگی اور باعث نقض عہد ہوگا اکثر نے یہ شعر پڑہا + اذا جاء القضا ضاق الفضاء یحجب الابصار اذا جاء القضا اور یہ مردود عمرو بن حجاش چہت پر چڑہ کر چاہتا تہا کہ اپنا کام کرے جبرئیل امین نے آکر خبر دی آپ ایسی طور سے اوٹہ کہڑے ہوئے کہ کوئی قضاے حاجت کو جاتا ہی اور آپکے صحابہ سے بعد تہوڑی دیر جب آپکے آنے مین دیر لگی اوٹہ کر آپکے پیچہے آئی آپ نے یہ ماجرا بیان کیا اور بعض مفسرین نے کہا ہی کہ یہ آیہ یا ایہا الذین آمنوا اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم عنکم واتقوا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون اسی مقدمہ مین نازل ہوئی ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ سے محمد بن مسلمہ کو بنی نضیر مین بہیجا کہ تم ہماری دیار سے نکل جاؤ کہ تمنے عہد شکنی کی دس روز کی تمہین مہلت ہی اور جو کوئی دس روز کے بعد یہان رہیگا وہ گردن مارا جاویگا پس یہود کا ارادہ جلاء وطنی ہوا جنگل سے اپنی اونٹ انہون نے منگوا لیے اور اونٹ کرایہ کر لیے تا کہ جلاء وطن ہو جائین ناگاہ عبد اللہ ابن ابی نے ایک شخص اونکے پاس بہیجا کہ تم اپنے وطن کو نہ چہوڑو اور سرفہ الحال

اپنی قلعون مین رہوین دو ہزار آدمیون سے تمہاری مدد کو آتا ہون اور یہود بنی قریظہ
اور بنی غطفان تمہاری ہم قسم بھی تمہاری مددگار ہونگی پس یہود قول اس منافق سی مغرور
ہو گئی اور جواب مین خدمت نبوی مین کہلا بھیجا کہ ہم وطن نہین چھوڑ سکتی جو چاہو سو
تم کرو پس جب یہ خبر آپکی خدمت مین پہونچی آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور آپکی صحابہ
نے بھی آپکی موافقت سے تکبیر کہی اور باشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ تیاری اسباب
غزا مشغول ہوی پس ابن ام مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور علی بن ابیطالب رضی
اللہ عنہ کو نشان بردار کیا اور مدینہ منورہ سے نہضت فرما کر قریب منازل بنی نضیر
کی نماز عصر ادا کی اور یہود بنی نضیر مدینہ منورہ کی پاس ہی رہتی تھی پس یہود فوج سپاہ اسلام
دیکھکر دروازی قلعون کی بند کر لیے اور تیر اور پتھر سے لڑنا شروع کیا اور نماز عشا تک مقابلہ
کرتی رہی اور بعد نماز عشا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع چند صحابہ کے مدینہ منورہ مین
تشریف لای اور تمام صحابہ کرام حصار مین نماز صبح تک مشغول رہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پندرہ روز تک انکا محاصرہ کیے رہے اور عبد اللہ بن ابی اور قبیلی کچھ فریادرسی
انکی نکر سکی پس آپ نے ابو لیلا مازنی اور عبد اللہ ابن اسلام کو حکم دیا کہ کھجورین بنی نضیر
کی کاٹ ڈالیں اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جلا دین پس ابو لیلا عمدہ انواع کھجور
کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی نضیر پر انکا کاٹنا زیادہ گران ہی اور عبد اللہ ابن اسلام
اردی انواع کھجور کاٹتی تھی اور کہتے تھے کہ مجھے معلوم ہی کہ عنقریب متملکات یہود ملک
مسلمین ہونگی پس عمدہ انواع کو اہل اسلام کے لیے چھوڑتا ہون اور بخاری اور مسلم
مین ابن عمر سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل بنی نضیر کو آگ
لگوادی تھے اور اسی مین سے ہے شعر مشہور حسان بن ثابت کا وہان علی سراۃ بنی لوی
حریق بالبویرۃ مستطیر + اور بویرہ وسیع جگہ کا نام ہے جہان نخل بنی نضیر تھی القصہ حق تعالی
نے انکی قلوب مین رعب ڈالا اور انہون نے عرض کیا کہ ہم تمہاری شہر سے نکلجاتی ہین

آپ نے فرمایا کہ تمہاری عرض قبول نہیں مگر یہاں سے نکلو اور تمام ہتھیار یہاں چھوڑ دو اور
جو مال تمہارے اونٹ اوٹھا سکیں وہ لیجاؤ اور باقی یہیں چھوڑ دو پس بضرورت و باضطرار
راضی ہوے اور اپنے مکانوں کو خراب کر گئے اور آیہ کریمہ ہو الذی اخرج الذین
کفروا من اہل الکتاب من دیارہم لاول الحشر ما ظننتم ان یخرجوا وظنوا انہم مانعتہم حصونہم
من اللہ فاتاہم اللہ من حیث لم یحتسبوا وقذف فی قلوبہم الرعب یخربون
بیوتہم بایدیہم وایدی المومنین فاعتبروا یا اولی الابصار ولولا ان کتب اللہ
علیہم الجلاء لعذبہم فی الدنیا ولہم فی الاخرۃ عذاب النار اسی باب میں نازل ہے جب یہو
اونٹوں پہ اسباب لاد کر مدینہ منورہ سے نکل کر بعض شام کی طرف اور بعض خیبر اور
نواحی خیبر کی طرف نکل گئے اور باقی اموال و اسباب و باغ و منقولات اور غیر منقولات بغیر لڑے
اور قتال کے ملک مسلمانوں کے ہوے اور اکثر مہاجرین پر بہ نسبت انصار تقسیم ہوی
اور ترجمہ اس آیہ کریمہ پر شاہ عبد القادر صاحب نے لکھا ہے جب یہہ قوم
ملک شام پر نصاری کی غلبہ میں بسا گئی تھی تو انکی بڑوں نے کہا تھا تمہیں یہاں
سے ویران ہوکر پھر جانا ہوگا شام میں مدینہ سے اوجڑ کر خیبر میں رہے پھر وہاں سے
اوجڑ کر شام کو گئے یہہ بیان اس غزوہ کا ہے اور شاید مکتوب ہے صحف پیشین میں ہے یعنی
اس آیت میں مراد ہو اور عقیدہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ بھی اس اشارہ کا موید ہے

## بیان غزوہ خیبر

بشارت سیلانیہ کتاب پیدایش باب ۴۹ ورس ۱۰ یہوداہ سے ریاست
کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اسکے پانوں کی درمیان سے جاتا رہیگا جب تک
کہ سیلا نہ آوے اور قومیں اوسکے پاس اکٹھی ہونگی وہ اپنا گدہا انگور کے درخت
سے اور اپنی گدہی کا بچہ خاصہ انگور کی درخت سے باندہیگا اپنا لباس مے میں
اور اپنی پوشاک انگور میں دہو دیگا ۱۲ اوسکی آنکھیں مے سے لال ہونگی

اور اوسکے دانت دودھ سے سفید ہونگی ش‌ش نبوت زمانہ بعثت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم مین بیان اس بشارت کا گذر گیا اور وہ یہی ہے کہ سیل القب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی اسلی کہ ترجمہ اوسکا جو حق شہر امید الا انکی بعض مترجمون نے
کیا ہی آپکے اوصاف سی ہی اور عصای ریاست اور نیز ریاست یہود سی آپکی زمانہ مین
ہی خاص کر اوس روز کہ آپ نی خیبر مین فتح پائی اور آپ وہان تشریف لای جدہی
ہو گئی اسلیئے کہ آپکی زمانہ سے پہلی عرب مین آزاد رہتے تہی اور حصون اور قلعون مین
چہین کر مقیم تہی اور اپنی حکومت رکہتے تہی اور قبل فتح خیبر سے خیبر مین حکومت کہتے
تہی یہانتک کہ بعض بنی نضیر جلا وطن ہو کر خیبر مین ہی آ رہی تہی مگر بعد تشریف
آوری آپکی خیبر پر اور فتح خیبر کے یہ کمین حکومت یہود نہ رہی اور عصای ریاست یہود
سی چہین لیا گیا اور باعتبار شریع ہی یہود سے خلافت موقوف ہوئی یعنی خلیفہ
ہونا یہود سے اگرچہ مسلمان ہی کیون نہ ہو نا جائز ہوا اور قریش مین خلافت آگئی خلاصہ
یہہ کہ خلافت نبوت خلافت ملکی و سلطنت مستقلہ اپنی صورت سی یہود سی آپکی زمانہ
بعثت مین چہین گئی اور ریاست کا عصای اون سے لیلیا گیا اور وہ قریش کو دیدیا
گیا اور واسطے بیان زوال ہر دو حکومت و خلافت کی اس امر کو دو فقرون مین
بیان کیا اور پہلی فقرہ مین خلافت حقہ اور دوسری سی حکومت مراد رکہی نہ یہ اسلام
مین ہوما عیسائی اسلام مین قولہ اور قومین اوسکی پاس اکہٹی ہونگی ش‌ش یعنی آپکی بعثت تمام
اقوام کو ہوگی بنی اسماعیل اور بنی اسرائیل کے ساتہ کچہ خاص نہ ہوگی قولہ وہ اپنا گدہا
انگور کی درخت سی الخ ش‌ش مدارج النبوت مین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب خیبر کو فتح کیا ایک حمار سیاہ وہان دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ
اوسنے کلام کیا آپنے اوس سی فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا یزید ابن شہاب اللہ تعالی نے
میری دادی کی نسل سی ساٹہ حمار پیدا کئی ہین کہ اونپر سوای نبی کی سوار نہین

نہین ہوا ہے اور مجکو امید ہے کہ آپ پیر تو دیر سوار ہونگی اور میری دادی کی نسل سے
سوای میری باقی نہین رہا اور انبیاء سے سوای آپکی باقی نہین رہا اور آپ ہی اوسکا
نام یعفور رکہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسپر سوار ہوتی تہی اور جب آپ اس کو
اور کسی کو بلانا ہوتا اوسے بہیجتی پس یعفور اوسکے دروازے پر سر مارتا تہا
وہ شخص جب باہر آتا یعفور اشارہ کرتا اور وہ شخص سمجہ کر خدمت نبوی مین حاضر
ہوتا اور بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکی غم سے ایک کنوین
مین گر کر مر گیا اور وہ کنوان اوسکی قبر ہوا پس یہہ بیان اوسی حمار کا ہے اور شراب
اس فتح خیبر مین گرادی گئی ہے اور آپکے زمانہ مین شراب حرام ہوگئی
اور گوشت حمار اہلی بہی فتح خیبر مین ہی حرام ہوا پس گدہے کا
درخت انگور سے باندہنا شاید کنایہ حرمت شراب سے ہو قولہ وہ
اپنی پوشاک مے مین اور اپنا لباس آب انگور مین دہو لیگا یعنے آپ
غرق نشہ شراب محبت الہی ہونگے حاصل یہ ہے کہ اگرچہ یہ شراب آپکے
زمانہ مین حرام ہو جائیگی مگر شراب محبت الہی مین ہمیشہ غرق رہینگے اور اسکی
آپکی زمانہ مین ترقی ہوگی قولہ اسکی آنکہین مے سے لال اور اسکے دانت
دودہ سے سفید ہونگے آپکی آنکہین سرخ تہین اور دندان مبارک دودہ کی مانند
تہے چنانچہ حلیہ مین بیان ہو چکا ہے اور یہہ فتح خیبر حضرت علی شیر
خدا ملقب بہ ہارون رضی اللہ عنہ کے نام زد ہے کہ آخر قلعہ خیبر آپکی
ہاتہ فتح ہوا فصل دلائل بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین اور اس فصل مین
ذکر ارہاصات نبوت خاتم الانبیاء علیہ السلام اور معجزات آپکی قبل سے نقل کیے گئے ہین تنبیہ اول
ارہاصات سے بیان مین پہلا ارہاص اصحاب فیل کا قصہ ہے اور قصہ اوس زمانہ مین ہوا ہے کہ آپ اس
عالم مین تشریف لاکر برج حمل اپنی والدہ ماجدہ سے طلوع ہو کر تمام عالم کو منور فرمانے والی تہی

یعنے جس زمانہ مین کہ آپ سادر تیم صدف شکم بی بی آمنہ مین پرورش پایا تہا یہ
قصہ ہوا اون لوگون کا ارادہ یہی تہا کہ خانہ کعبہ کو منہدم کرین اور بی انتہا لشکر لیکر
وہ لوگ آئی تہی پس جب وہ حرم کی قریب پہونچی خداوند کریم نے غیب سے سبز سبز جانور
بہیجی اور اونکی چونچون اور منقارون مین کنکریان تہین پس وہ تمام لشکر پہیلے ہوئی
کنکریون کا برسانا شروع کیا اور ہر جانور کی پاس تین تین کنکرین
روبہو مثبت تہین جسکی یہ کنکری لگتی تہی پار ہو جاتی تہی اور وہ شخص ہلاک ہو جاتا تہا غرض کہ اسیطرح
وہ تمام لشکر ہلاک ہوگیا اور گو یہ تائید غیبی خانہ کعبہ کے لئے تہی مگر محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم محبوب کعبہ شریف کی نبوت کی بہی دلیل ہے اگر حنفیہ کعبہ شریف کو تسلیم
کرداور فقط اس خرق عادت کو تائید کعبۃ اللہ پر ہی منحصر رکہے تب بہی ہمارا مطلوب
فوت نہین ہوتا اور وہ حقیقت رسالہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حقیقہ خاتمہ
کعبہ و قرآن شریف ہی ہے بہر حال اس رباص عظیم الشان کا بیان مکاشفات یوحنا
کی سولہوین باب مین ہی اور آسمان سے آدمیون پر من من بہر کی اولی گرے
اور اولی کی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اوسکی اولی کی نہایت ہی
سخت آفت تہی شروع ہی اس باب مین ذکر قرب بیدائش محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا ہے اور ان اولون سے وہی کنکرین مراد ہین جو آسمان سے تہین
اور عالم غیب کی ہی چاہو نور اور کنکر متن تہین اور وہ لشکر ابرہہ پر گرے تہین
اور وہ اس آفت مین کلمات کفر بکتی ہونگی گو وہ حقیقت مین مصدق کعبۃ اللہ
شریف نہین لیکن مصیبت کے وقت مین خاص کر ایسی جاہل کلمات کفر بک
اوٹہتی ہین اور اسکی سختی کا کیا ٹہکانا کہ تمام لشکر اس مار سے تباہ ہوگیا۔ اور
بیان اوسکا پہلی ہو چکا ہی دوسرا رباص زلزلہ ایوان کسریٰ وغیرہ ہے اور
ثبوت اسکا بشارت نور ہے کہ اس حماہ اور زمین مدیان کی پردہ سی کانپ گئی

یعنی ارجح التابعین سے ہو گیا تھی اور خلاصہ اسکا یہہ ہے کہ شروع سے اس
کتاب مین پیدایش سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے اور اس مین
یہہ جملہ بھی ہے اور اس جملہ کی معنی یہہ ہین کہ وقت پیدایش نور خدا صلی اللہ علیہ
وسلم دار السلطنت فارس یعنے مداین مین زلزلہ ہوا اور کنگری ایوان کسری کی
گری اور محل شق ہو گیا بیت ع پیشش درافواہ دنیا فتادہ تزلزل در ایوان کسری
فتادہ تیسرا ارہاص ظہور نور وقت پیدایش نور الہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی تھی جس سے آپ کی والدہ ماجدہ نے بصری شام کی محل دیکھی اور بشارت ممدوح
کے اس جملہ کہ ہر بار مین اسکے تجلیون نے عالم کو روشن کیا اس ارہاص کا بیان سے
یعنے وقت ولادت سید الاولین والآخرین کی ایک نور ظاہر ہوگا جس سے عالم
روشن ہو جاویگا اور بیان اسکا ابھی گذرا کہ آپ کی والدہ مکرمہ نے شہر بصری
شام کی محل اس نور سے دیکھی تھی جو وقت ولادت سید الاولین والآخرین ظاہر
ہوا تھا چوتھا ارہاص بحیرہ ساوہ کا خشک ہو جانا ہے اور یہہ ارہاص بھی بشارت
مذکور کی اس جملہ سے کہ دریاون پر تیرا قہر تھا ثابت ہے **پانچوان ارہاص شب ولادت**
شریف مین سماوہ ندی کا جاری ہوتا ہے جو خشک پڑی تھی اور یہہ بھی بشارت
موصوف کی اس جملہ سے تو نے زمین کو چیر کے اسی ندیان کر دیا ثابت ہی
چھٹا ارہاص مہر نبوت کا پشت خاتم انبیا پر ہوتا ہے جو پیدایش کے وقت ہی
آپکی ختم نبوت کی دلیل ہے اور وہ یہودی اسی خاتم نبوت کو دیکھکر بیہوش ہوا
گر پڑا تھا اور یہہ ارہاص بہت جگہ مبین اور مذکور ہے بشارت مصطفائیہ مین ہے
واثر سلطنتہ علی ظہرہ اور بیان اسکا ہو چکا ہے مکاشفات یوحنا مین ہے
باب ۱۹ درس ۱۶ اس کی لباس اور اسکی ران پر یہہ نام لکھا ہے خداوندون کا
کا خداوند اور بادشاہون کا بادشاہ یعنے محمد مصطفی علیہ السلام کے بجا سے

لباس یعنی پشت پر علامت نبوت ہوگی اور انکی بار غار کی ران پر علامت ختم نبوت ہوگی غزل الغزلات مین ہے باب ۵ درس ۱۴ میری بوا میری زوجہ ایک قفل باغیچہ ہی اور بند کیا ہوا ایک سوتا ہے اور سر بمہر ایک چشمہ ہے بیان حلیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ درس ہے اور آپکے معجزہ جسم سے ظہور خوشبو آنیکا اور انگلیون مبارک سے پانی جاری ہونیکا اور پشت مبارک کے مہر نبوت کا اس انداز سے بیان کیا ہے آپ گویا ایک چشمہ تھے لیکن سر بمہر یعنی خاتم النبیین ساتوان ارہاص قد مبارک کا بلند رہنا ہی اور آپ کا قد مبارک سب سے بلند رہتا تھا اور کسی شخص کا قد مبارک پر بلندی نہین پاسکتا تھا اس معجزہ کی خبر غزل الغزلات مین ہے باب ۵ درس ۱۰ دس ہزار آدمیون کے درمیان وہ جھنڈے کے مانند کھڑا ہوتا ہے یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ قد مبارک مثل علم کے تمام آدمیون سے بطور معجزہ اونچا رہا کریگا اور یہی بات آپ کی قد مبارک کی تھی چنانچہ حضرت علی سے روایت ہے کہ آپ یون تو میانہ قد سے کچھ بلند تھے مگر بطور اعجاز آپکا قد مبارک تمام آدمیون کے قدون سے اونچا اور بلند رہتا تھا اور بیان اسکا حلیہ شریف مین ہوا ہے۔ اٹھوان ارہاص شیرینی ہے ظاہری و باطنی حبیب الہی کی ہے اور باب مذکور کے اس جملہ اسکا موہنہ شیرینی ہی سے دونون قسم کی شیرینی ثابت ہے نوان ارہاص خوشبوی جسم عنبرین ہے اور درس مذکور کی اسی کلام سے مقفل باغیچہ ہے یہہ ارہاص ثابت ہے یعنے ہر اہا طرح کی اسمین خوشبوئین نہین اور اقسام یہ مہر لگی ہوئی ہے جو سمجھا سے قفل ہی مراد پسینہ وغیرہ وہ خوشبو کچھ نکل آتی ہے اور اصل خوشبو جو اس عالم مین ظاہر نہین ہوسکتی ہے جہان ظاہر ہوگا

تمام کون و مکان کو معطر کردی گئی اللہ جل جلالہ مین کبھی اوس کی بہرہ ور کری
اور تمام مشام جان کو معطر فرماوے امین ثم امین اور زبور ۴۵ کے اٹھوین
درس مین بہی خوشبوی جسم مطہر کا بیان آیا ہے فرماتی مین تیرے ساری لباس
سے مر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہے جن سے ہاتھی دانت محلون کے
درمیان انہون سے تجھی خوش کیا ہے اس درس مین خطاب سیدنا محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور ثبوت اسکا پہلے مذکور ہوچکا ہے اور اپکے
جسم مبارک کو ہاتھی دانت کی محل کے ساتھ تعبیر فرمایا ہے اور وجہ اسکی
یہ ہے کہ اکثر اعضاء محل نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھی دانت کے ساتھ
کلام الہی مین تشبیہ دی ہے گردن مبارک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے غزل الغزلات
باب ۷ درس ۴ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کے مانند ہے خطاب
سید الاولین والاخرین کو ہے چنانچہ حلیہ شریف مین بیان ہوچکا ہے
اور اپکی گردن مبارک صفائی مین مثل ہاتھی دانت کے تصویر کی گردن
کی مثل تھے اور حدیث صحیح مین بہی یہ وارد ہوی ہے اور وہ حدیث حلیہ
شریف مین منقول ہوچکی ہے شکم مبارک کی نسبت فرماتی ہین غزل الغزلات
باب ۵ درس ۱۴ اسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے خطاب انحضرت
کو ہی اور چونکہ شکم مبارک صاف تہا اسلئے ہاتھی دانت کے ساتھ تشبیہ دی
ہے اور حدیث شریف مین ... کاغذ کے ساتھ تشبیہ وارد ہوی ہے ساق یعنی
پنڈلی کی نسبت ایماء ہے اوسکی پیر ایسی جیسے سنگ مرمر کی ستون ہے اس جملہ مین
اصل مین ... لفظ ہے کہ جسکا ترجمہ پنڈلی ہی لیکن مترجمین نے پیر کے ساتھ
ترجمہ کیا ہے اور یہ سر ساق کو بہی شامل ہے اور احادیث مین کہدر کے جڑ کی
پنڈلی کی ساتھ تشبیہ وارد ہوئی ہے اور مقصود بیان

تر و تازگی اور سپیدی ہی اور وہ دونوں تشبیہوں ہی حاصل ہے پس اس وجہ سی
کہ اکثر اعضای شریف کو از سر مبارک تا قدم پاک ہاتھی دانت سے
تشبیہ دی ہے کل جسم مبارک کو ہاتھی دانت کا محل قرار دیا اور بوجہ عظمت
کی واحد کو جمع بولا اور مطلب یہ ہی کہ یہ خوشبوی جسم مبارک سی آتی ہی جو قضا
و قدر نے جسم اطہر میں خیمہ کی ہی اور خوشبوی خارجی نہیں ہے فصل ہفدہم بیان
خوارق و معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین معجزہ اول مباہلہ
ہے جو یہود کے ساتھ ہوا اور وہ اس مین ہاری اور اسلام کا حق ہونا
ظاہر ہوا اور بیان اس مباہلہ کا قران شریف مین ہے سورہ بقر مین خطاب کر کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے قل ان کانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ خالصۃ
من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت
ایدیہم واللہ علیم بالظالمین ترجمہ اس ایہ کریمہ کا یہ ہی
تو کہہ ای محمد ہماری رسول یہود سے خطاب کر کی کہہ اگر ہو وی تمہارے
لئے پچھلا گھر اللہ کی یہان خالص سوای اور آدمیون کے پس تمنا ہی موت
کرو یعنی ایک دفعہ یہ کہو کہ ہم تمنا ہی موت کرتی ہین اور ہرگز تمنا ہی موت
نکرین گے بسبب اس چیز کی جو مقدم کی انکی ہاتون نے اور اللہ جانتا ہے ظالمون
کو یہود کہتے ہی نحن ابناء اللہ واحباءہ ہم ہین اللہ کے بیٹے اور اس کے
دوست اور جنت مین ہمین ہے جین ہوگی اور جہنم مین سے
چالیس روز سے زیادہ کوئی جہنم مین نہ رہیگا اور قران شریف مین صاف انکی
کفر اور خباثت اور جانبیت حضور کا ارشاد ہوا اس پر دھت یکہی اور ابناء
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی انکار کیا اور موسی علیہ السلام کی شریعت
کو غیر منسوخ نبانے لگی اور اس زمانہ شمس الرسل کیا بھی روشنی ہو سو کی

وق اپنا منہ زرد دیکھینگے اور جب دیکھینگے وقت ہو چکا تھا اور روشنی نور الہی مین داخل
ہونیکا انکار کیا پس اللہ جل جلالہ نے ایک آسان طریقہ سے اُن کی اس غرور
کو توڑا اور انکی دلکی بات کو ظاہر فرمایا اور ان سے ارشاد ہوا کہ تم دار آخرت کو
خاص اپنی دادا جی کی میراث بن اتحاد مذہب جو ہوا اور اسمین میراث جاری
سمجھتے ہو تو بس بھلا ایک دفعہ زبان سے یون تو کہو کہ ہم تو مرنا چاہتے ہین تاکہ
ہمین تمہاری اس عقیدہ کا کہ بھلا گہر ہماری ہی واسطے ہی حال معلوم ہو پس
یہ آیت کریمہ یہود کو سنائی گئی مگر کسی یہودی نے تمنای موت نکی چنانچہ اللہ تعالے
نے پہلی ہی یہ خبر دیتی تھی کہ وہ ہرگز تمنائے موت نکرینگے اس لئے انکو
اپنی بد اعمالیان خوب معلوم ہین اور دوزخ ہین گرفتار یقین ہے پس تمنائے موت
کیونکر کرین پس یہ مباہلہ بہت بڑا معجزہ ہی کہ ذرا سی بات مین عاجز کردیا
قید و جلا وطنی و قتل و خواری کو اختیار کیا مگر یہ لفظ زبان سے نہ نکالا کیونکہ
نکلتے خوب جانتے تھے کہ اس صورت مین اگر ایسا کیا تو زبان نکلکر باہر
جاتی کی تکذیب نبی اللہ کیا چہوٹی بات ہے اور اس معجزہ عظیمہ کا بیان
صحیفۂ یسعیاہ علیہ السلام کی باب ۲۸ سے فرماتی ہین تمہارا عہد جو موت سے
ہوا تو ٹوٹیگا اور تمہاری موافقت عالم غیب سے قائم نہوگی خطاب بنی اسرائیل سے ہی اور بشارت
نبوی ہے اور زمان بعثت کی یہ علامت ارشاد فرمائی ہے کہ تم جو کہا کرتی
ہے کہ ہمارے واسطے آرام آخرت کا ہے اور ہم لقا سے اسکے
ہر وقت مشتاق جام موت ہین یہ عہد تمہارا ٹوٹ جائیگا اور تم سے درخواست
کی جاتی گی کہ تم تمنائے موت کرو اور تم تمنائے موت نکر سکوگے چنانچہ
زمانہ سید الاولین والآخرین مین ایسا ہی ہوا اور بیان اسکا ابہی
ہوا۔ دوسرا معجزہ۔ وہ مباہلہ ہے جو نصاری کے ساتھہ ہوا اور

اور بیان اسکا یہ ہی کہ نصاری سے تمام قرآن شریف مین جا بجا امور قبیحہ نسبت
روح اللہ حضرت مسیح علیہ السلام اور انکی والدہ صاحبہ صدیقہ مریم علیہا السلام کی ارشاد
فرمائی اور انکی الوہیت کو طرح طرح سے باطل فرما دیا اور رسالت اور قرب اور عبدیت
کی ثابت فرمایا کہین ارشاد فرمایا ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب
ثم قال لہ کن فیکون — ترجمہ بیشک مثل عیسی کی اللہ کی نزدیک مثل آدم
کی ہی پیدا کیا اوسکو مٹی سی پھر کہا اوسکو کہ ہو جا پس ہو گیا کہین ارشاد ہوا کانا یاکلان الطعام
ترجمہ تھی وہ دونون کہاتی کہانا کہین انکی زبان مبارک سے اقرار عبدیت کی نقل فرمائی
و قال انی عبد اللہ اور اکثر مواضع مین قرآن مجید مین انکی الوہیت کی ابطال
مین دلائل عقلیہ و نقلیہ اللہ علیم جل جلالہ نے بیان فرمائین مگر نصاری نی
با وجود دلائل عقل اور نقل اور سمجھ کی توجہ تقلید آبائی کی انکی طرف توجہ نکی اور عبدیت
عیسوی سی بہت ناراض ہوئی اور ختم المرسلین سی عرض کیا کہ حضرت عیسی علیہ السلام
کو جو آپ عبد اللہ فرماتی ہین اور وہ ابن اللہ ہین تو آپ انکو شتم کرتی ہین آپ کرنی ہوئیں خدا وند
کریم نے بطور مباہلہ انکو ساکت کرنا قرار دیا اور یہ آیت کریمہ نازل فرمائی فمن حاجک
فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءکم و نساءنا و نساءکم
و انفسنا و انفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین — ترجمہ جو شخص حجت کری تجسے
بعد اوسکی کہ آیا آپکی پاس علم سی پس کہہ آو بلاوین ہم اپنی عورتونکو اور تمہاری
عورتونکو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانونکو پس گڑ گڑا دین ہم لعنت اللہ کی اوپر جہوٹونکی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین نصاری نجران سے مباہلہ کا ارشاد فرمایا انہونے
نے قبول کیا اور مباہلہ پر آمادہ ہوئے اور تاریخ معینہ پر طرفین سی ختم المرسلین مع
اپنے تمام لخت جگران یعنی حضرت فاطمہ اور حسنین ادہر سے نصاری نجران جگہہ
مقررہ پر پہونچی ختم المرسلین نے اپنی صاحبزادی اور حسنین سی ارشاد فرمایا کہ

ا میری دعا کی ساتھ تم آمین کہنا مگر وقت ہی نہ آیا تھا یعنی نصرانیون کو ایک بڑی عالم
نے قافلا الہی کو دیکھکر کہا تھا کہ ای لوگون سے مباہلہ نکرو جس قوم نے اپنی نبی سے مباہلہ
کیا ہی وہ ہلاک ہوئی ہی اور مین وہ صورتین دیکھ رہا ہون کہ اگر یہ لوگ پہاڑ کو جگہ سے
اوکھاڑنے کی دعا کرین تو پہاڑ اوکھڑ جائین اوٹ چلو اور جزیہ قبول کرو چنانچہ اس پادری
کی کہنے سے سب وہ جزیہ قبول کر کر لوٹ گئی اور مباہلہ نکیا قسمت اچھی تھی ورنہ تمام
نجران بلکہ خاک سیاہ ہو جاتا اور پرندے تک انکی چھتون مین جل جاتین پس اس مباہلہ
کا ذکر بھی صحف انبیاء علیہم السلام مین ہی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۳ درس ۹
انہی درمیان کون ہی جو اسے بیان کری یا ہم کو سابق پیشین گوئیان بتادیوے
وی اپنی گواہون کو لادین تاکہ وے سچے ثابت ہووین اور لوگ سنین اور کہین کہ
یہ سچ ہی انتہی تم میری گواہ ہو اور میرا بندہ بھی جسے مین نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جانو
اور مجھپر ایمان لاؤ یہ بیان انکی مباہلہ کا ہی اور بسبب اس کے وہ حقیقتہ واقع نہ ہوا
تھا انکی سزا کا ذکر نہین فرمایا اور تمین وہ زبان فیض ترجمان سید المرسلین
سے معلوم ہو گیا چنانچہ ایسا منقول ہوا کہ اگر وہ مباہلہ کرتی تو تمام نصاری نجران
کی بندر اور سور بنجاتی اور عذاب دوزخ مین وہ اسی راستے سی پہنچتی اور انکی شامت سے
اور جانور بھی جل جاتا یہانتک کہ چڑیان بھی مکانون کی چھتون مین جل جاتین
یسعیاہ انتہی شق القمر اور اس معجزہ سی وہم واہم جو نسبت بقای ورود تھا اس
عالم تغیر لذاتی عالم علوی مین ہوتا جاتا رہا اور اسی وجہ سے قیامت کا
بھی گواہ ہوا اور ارشاد ہوا اقتربت الساعۃ وانشق القمر ترجمہ قریب آگئی وہ گھڑی
اور شق ہو گیا چاند اور یہ معجزہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل ہجرت
مکہ معظمہ مین باستدعای ابوجہل وغیرہ دکھلایا اور یہ استدعا تھا واسطے
اسکات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تھا کہ پہلی انبیاء ...

علیہم السلام سے بھی اس قسم کا معجزہ ظہور میں نہیں آیا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی اشارہ انگشت شہادت سے چاند دو ٹکڑے ہوا کہ پہاڑ حرا اُن دونوں
کے درمیان نظر آنے لگا اور آپ نے فرمایا اشہدوا ۔ گواہ ہو تم اور اس معجزہ
عظیمہ کا ذکر جو علامت قرب قیامت بھی ہے ایسا ہے بیل میں دو جگہ ہے زبور
۸۵ ہم میں فرماتی ہیں تیرا دہنا ہاتھہ تجھکو ہیبت کام سے ہلاویگا خطاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اسلئے کہ انکا نام مبارک پہلی مذکور تھا اور آپکی ہی بشارت تھی
اور انکی دست مبارک سے ہیبت کام مثل شق القمر کے اور کوئی نہیں ہوا اور ہیبت کیون نہو گویا کہ ساعت قائم ہو گئی اور
شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نور اللہ مرقدہ کی زبان مبارک سے بھی یہی الفاظ ہمارے ظاہر ہوئے کیون
نہو ایسے لوگ موید بروح القدس ہوتے ہیں بوستان میں فرماتے ہیں ـ ع چو
بدرش براعت تمامش بہم بہ معجز میان قمر زد دو نیم ـ سبحان اللہ کیا لفظ ہیبت اور
کلمہ ہیبت مترادف المعنی ہے اور دوسرا صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے باب ۲۴ کی
ورس ۲۳ میں ہے ورس ۲۳ اور چاند مضطرب ہوگا اور سورج شرمندہ جسوقت کہ رب
الافواج کوہ صیہون اور یروشلم پر اپنے بزرگون کے روبرو حشمت کے ساتھ سلطنت کریگا علامت بادشاہت رب
الافواج کی جو یروشلم میں ہوگی اضطراب چاند اور شرمندگی سورج قرار دیگئی ہے اور
بادشاہت رب الافواج سے وہ سلطنت مراد ہے جسمیں تمام قوانین اور
احکام جانی اور مالی اور ملکی موافق حکم الہی کے ہوویں اور وہ سلطنت بجز
سلطان دو جہان فخر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے سلطنت کی اور کسکی
ہوگی اور آپکی ہی سلطنت الہی کے زمانہ میں چاند مضطرب ہوا یعنی اپنی چال
سے متغیر ہوا اور منشق ہوا چنانچہ بیان اسکا ابہی ہوا اور سورج شرمندہ ہوا کہ
ایکمرتبہ حرکت معکوس اسکو کرنی پڑی اور حرکت ارادی کی عقیدہ کے بطلان
ہوا مسخر اور قیدی اور بیگاری نکلے اور بیان اسکا یہ ہے کہ غزوہ خندق کی ہزل

ہوا ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زانو پر سر رکھی ہوئی تہی کہ ہیچ آثار ظاہر ہوئی اور عصر و آفتاب تک زمانہ نزول وحی ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر قضا ہو گئی پس بعد افاقہ کی آپ نی دریافت فرمایا کہ ای علی نماز پڑہی آپ نی عرض کیا نہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا کی کہ الٰہی علی رحمت تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تہا کہ نماز قضا ہوئی پس اپنی رحمت سی واسطے ادای نماز علی رضی کے سورج کو پہر طلوع فرما ہی پس دعای حبیب الٰہی صلی اللہ علیہ وسلم مقبول ہوئی اور حضرت شمس پہر مغرب سی طلوع ہوئی کہ دہوپ اسکی زمین پر پہیلی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نی نماز عصر ادا کی اور دوسری دفعہ چلتی چلتی ٹہر گئی اور وہی حرکت اراوی سے خلاف ہر گز پیدا ہوا اور بیان اسکا یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی شب معراج کی بعد مشرکین سی کہا کہ شب کو میں زمین شام سی عرش بریں اور لامکان تک کی سیر کرایا ہوں اور راستہ میں تمہارا قافلہ شام سے آتا ہوا ملا تہا اور اسوقت اسمیں سے ایک اونٹ بہاگ گیا تہا اور ایک شخص اسکے پیچھے دوڑتا پہرتا تہا کفار نے کہا یہ فرماتے کہ وہ قافلہ یہاں کب پہونچیگا آپ نی فرمایا چہارشنبہ کو یعنی بعد گردن کفار بہ گردن قافلہ کی انتظار میں تہا پہر رسول اللہ کی توجہ سے اور قافلہ کی آنی میں شام ہو رہی ہوئی اور شام قریب آئی پس آپ نی دعا کی اور دعا سے حضرت شمس الاولین سے اتنی دیر تک اپنی حرکت سی باز رہا کہ قافلہ آپہونچا یہہ دو سر اس بات کا دلیل ہے جو میں نی بیان کی خاص مرد رکھا ہے صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹہرانہ کی بشارت ہوئی ہے اور اگر بادشاہت رب الافواج سے امام برحق حضرت سیدنا امام مہدی موعود علیہ السلام کی خلافت مراد ہو تو کچھ تعجب نہیں ہی لیکن اسلئے کہ انکی خلافت سلطنت الٰہی ہوگی کہ تمام زمین پر شریعت

الٰہی کے احکام جاری ہونگی اور کل کرہ زمین جلجلہ اور طنطنہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کا بلند ہوگا جزیہ موقوف ہو جائیگا تمام زمین کو آپ عدل سے
بھر دینگے اور بہر و سلم کی ہی نواح مین آپکی فتح ہوگی اور بہر و سلم سے اور لوگ آپکی زمانہ مین
اخراج ہونگی غرضکہ ہر طرح رب الافواج کی سلطنت اس خلافت کو کہہ سکتی ہین نہ
اس صورت مین چاند کا اضطراب اور سورج کی شرمندگی چاند گہن اور سورج گہن ہے
عبارت ہے جو وقت غیر معہود مین ایک مہینے کی عرصہ مین جس سال مین حضرت امام سے
بیعت ہوگی۔۔۔ ہونگی اور اس صورت مین اضطراب چاند یہہ ہے کہ غیر وقت مین
گہن ہوا اور شرمندگی سورج بھی یہی ہے کہ غیر وقت مین مونہہ چھپانے لگے واللہ اعلم
وعلمہ اتم واحکم چوتھا معجزہ حضرت شمس ورد شمس ہے اور بیان اسکا ابہی ہوا پانچوان
معجزہ معجزات عظیمہ سے پانی کا انگلیوں مبارک سے جاری ہونا ہے جو مثل
چشموں کے چند دفعہ بطور اعجاز جاری ہوا اور ہزاروں مخلوق ذوالعز والجلال
نے اس سے دلکو تازہ کیا اور از سر نو زندگی پائی اور یہہ معجزہ احمدی چونکہ مکرات دفعات
مقامات مختلفہ اور ازمنہ متعددہ مین جماعات کثیرہ کے سامنے واقع ہوا اور ایک
جماعت سے روایت ہے اس سبب قریب متواتر کے ہے غزوہ تبوک مین جسکو بسبب
شدت تکالیف غزوۃ العسرۃ بھی بولتے ہین یہہ معجزہ اصابع ساقی حوض کوثر سے
ظاہر ہوا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب صحابہ کو اس غزوہ مین پیاس
کی تکلیف بہت ہوئی خدمت نبوی مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم
پیاسے مرتے ہین اور اونٹ بھی ہماری پیاس کے مارے جان بلب ہین سے
یا ہمہ تشنہ لبانیم تو ئی آب حیات ٭ رحم فرما کہ ز حد میگذرد تشنہ لبی ٭ آپ نے
فریادرسی کی اور فرمایا کہ اگر تم پاس کچھ پانی ہو تو میرے پاس آؤ تاکہ نظر بد بلکی اور کہین
گمان اور مسری سا ہونہ کوئی اجس نہ کرنے لگے پس ایک شخص ایک برانی مشکسا ہی

تھوڑا سا پانی پیالے میں سے آیا پس آپ نے ہتھیلی مبارک اپنی پانی پر رکھی انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے چشمہ خود دیکھا کہ انگلیوں مبارک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے چشمے جاری ہو گئے پس آپ نے بھی پیا اور لوگوں اور جانوروں
کو بھی پلایا اور باقی مشکوں میں بھر لیا اور نیز انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ با تحقیق میں نے دیکھا ہے کہ ایک روز نماز عصر کا وقت آیا اور لوگوں کو پانی
نہ ملا اور آپ کو وضو کے لیے پانی لائے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اس میں رکھا اور حکم
کیا کہ وضو کریں پس میں نے دیکھا کہ پانی آپکی انگلیوں مبارک کی طرح زمین سے مثل
چشموں کے نکلتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اطراف انگلیوں سے پانی
نکلتا تھا پس سب قوم نے وضو کر لیا اور کوئی باقی نہ رہا انس رضی اللہ عنہ سے
اس حدیث کی روایت کی تو کسی نے سوال کیا کہ تم کس قدر آدمی تھے کہا میں سو آد
می تھے اور انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آپ قبا میں تشریف
لائے اور ایک شخص ایک چھوٹا سا پیالہ لے آیا آپ نے اس میں پنجہ مبارک رکھنا چاہا
مگر پیالے کی چھوٹی ہونے کی وجہ سے پیالے میں نہ آسکا پس آپ نے چار انگلیاں پیالے
میں رکھیں پس آپکی انگلیوں مبارک سے پانی جاری ہوا اور صحیحین میں جابر
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہم پیاسے ہو کر گرد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے جمع ہوئے اور آپکے پاس کچھ تھوڑا سا پانی رہا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم
میرے پاس کس لیے جمع ہوئے ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی نہ وضو کو ہے اور نہ پینے
کو مگر یہ جو آپ کے پاس ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پنجہ مبارک اس میں
رکھا پس آپکی انگلیوں میں سے پانی مانند چشموں کے جوش مارنے لگا پس ہم نے
پیا اور وضو کیا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے کہا اگر لاکھ ہوتے
تب بھی کافی ہوتا ہم پندرہ سو آدمی تھے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ غزوہ بواط مین چند قطرے ایک مشک مین پانی ملا لیں آپ نے اوسکو ایک پیالہ
مین نچوڑ کر اپنی اونگلین مبارک پہیلا کر اوسمین رکھین پس آپکی اونگلیون مبارک کی
درمیان سی پانی جوش مارنی لگا لیں آپ نی حکم کیا کہ پانی پیویں پس لوگون نی پیا او
سیراب ہوی اور اس معجزہ عظیمہ کا ذکر غزل الغزلات مین ہی باب ۴ ورس ۱۲ میری
بوا میری زوجہ ایک مقفل باغیچہ ہے بند کیا ہوا ایک سوتا ہی اور سر بمہر ایک چشمہ
ہے باعتبار رسالت خطاب خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور آپ مقفل
باغیچہ ہہے کہ مہر نبوت آپ کی تہی اور خوشبو متن جسم مبارک سی آپکی آتی تہین اور آپ
بند کیتی ہوی سوتی اور یہ مہر چشمہ تہی کہ آپکی جسم مبارک سی پانی کی چشمی بطریق اونگلی
مبارک کی مقامات مختلفہ مین جاری ہوی اور بیان اسکا ہو چکا ہے چہٹا معجزہ
پہاڑون کا ہلنا ہے اور یہ معجزہ چند مرتبہ واقع ہوا ہی احد اور ثبیر اور غیرہ پر واقع
ہوا اور بشارت توریت کی ورس ۱۸ کی اس حملہ سی پہاڑون نی تجہی دیکہا اور کانپ گئی
یہ زلزلہ ثابت ہی ساتوان معجزہ فخیمہ معراج شریف ہی جو قبل آپکی اس حیثیت سے
تمام رسل وانبیاء علی نبینا وعلیہم السلام مین کوئی اس قدر و منزلت کی ساتھ
مشرف نہین ہوا اور نہ بعد آپکی اور معراج سید المرسلین اس جسم کی ساتھ ہوی اور آپ نے
تمام آسمانون اور عرش بریں اور دوزخ و جنت کی سیر کی اور قرب مالک ذوالجلال
کا آپکو اس قدر ہوا کہ کسیکو نہین ہوا تہا یہانتک کہ دیدار الہی مین ہی اگر بفرض
کسیکو کلام رہا تو رہا ورنہ کل مدارج قرب طی ہو چکی اور دیکہا یہی اکثر علماء کے
نزدیک ہوا اور یہ قصہ معراج احمدی صلی اللہ علیہ وسلم یقینی اور متواتر ہے
قرآن شریف مین بہی مذکور ہی اور احادیث کثیرہ مین مروی ہی اور اس معجزہ
عظیمہ کا ذکر ستیالیسوین زبور مین ہے اور اس زبور کا نام بشارت معراجیہ ہوا
زبور ۴۷ ورس ۴ وہ ہمارے لئے لیگا ہمارا یعقوب کا فخر جسکو وہ چاہتا ہی ۵ خدا

نرسنگے سے للکارتے ہوے اور چرہا ہان خداوند نرسنگے کی آواز کی ساتہہ گیت گاؤ کے خدا کی ستایش کرو ہمارے بادشاہ کی ستایش کے گیت گاؤ کہ خدا سارے جہان کا بادشاہ ہے سمجھ سمجھ کے اوسکی ستایش کے گیت گاؤ وہ خدا قومون پر بادشاہت کرتا ہے خدا اپنے مقدس تخت پر بیٹہا ہے قومون کے امرا ابراہام کی خدا کے لوگون کی ساتہہ ملکے جمع ہوتے ہین کیونکہ جہان کی سپرین خدا کے ہین وہ نہایت بلند ہین تش نصرانیون مین اور ہم مین اس بات کا اتفاق ہے کہ داود علیہ السلام اس باب مین کسی کی بشارت دیتے ہین اور اوسکی اطاعت کا حکم فرماتے ہین مابہ النزاع یہہ بات ہے کہ آیا یہ بشارت جناب صاحب قاب قوسین او ادنی کی ہے اور یا حضرت مسیح علیہ السلام کی ہے جن کے شان مین بل رفعہ اللہ فرقان حمید مین وارد ہوا اور جو ہم متو مین کو دور کیا ہے ہم اول کا اعتقاد رکھتے ہین اور نصرانی دوسری بات کا زبان سے اقرار کرتی ہین ہمارے پاس تو اپنے دعوی کے ثبوت مین اس مسک سے اتنی حجتین ہین حجت اول ورس سے خدا نرسنگے سے للکارتے ہوے اور چرہا اس ورس مین خدا کی طرف چرہنی کو نسبت کیا جو خوشی کے ساتہہ ہوا اور خدا ای جلشانہ چرہنی اور اوترنے سے بری ہی لیس خدا اپنے معنی حقیقی پر نہ ہا بلکہ اور معنی پر محمول ہوا اور محمل اسکا ہمارے نزدیک بمعنی صاحب سے اور کوئی عمدہ نظر نہین آتا ہے اسلئے کہ خدا بمعنی صاحب آتا ہے اور صاحب لقب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کلام پاک مین فرمایا وما صاحبکم بمجنون اور نہین تمہارا صاحب دیوانہ

اور صاحب اس آیہ کریمہ میں لقب صاحبنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ ہی
خوشی کے ساتھ للکارنے والے ہوئے اور یہ بھی یعنی جبکہ وقت آپ نے خطبہ پڑھا اور اس خطبہ میں
آپ نے اپنے فضائل مخصوصہ بیان فرمائے اور تمام رسل انبیا کرام علی نبینا و علیہم السلام پر آپکی بزرگی
ثابت کی اور آپ کے ساتھ تھا اور مسیح علیہ السلام کا لقب صاحب ہے اور آپ خوشی
کے ساتھ للکارنے والے ہوئے اور یہ جو کہ تمہارے نزدیک مصلوب مشہور ہیں پھر زندہ ہو کر اور تمہارے نزدیک
اور بالتحقیق اور نیز ہمارے نزدیک قبل صلیب کے مدد پانے کے آسمان پر اوٹھا لیا لیکن بعد اس کے حشر
میں بچانے کے واسطے نہ خوشی کے واسطے اور سیر کے واسطے تحبب وہ ہان خداوند تعالیٰ کی آواز
کے ساتھ اس جملہ میں لفظ خدا کی تفسیر فرما دی کہ وہ معنی متعارف نہیں ہے بلکہ معنی خداوند
ہے یعنی صاحب اور جملہ ترہی کی آواز کے ساتھ [illegible] صاحب صور اسرافیل علی نبینا و علیہ
السلام کی طرف اشارہ ہے اور آپ نے عاشورہ پر اسنا اس وقت [illegible] تھی اور سیدنا
مسیح علیہ السلام کے ساتھ حضرت اسرافیل علیہ السلام تھے تحبب ہو وہ ورس ۹ تو میں کی
امر اسرائیل کی خدا کے لوگوں کے ساتھ ملکی جمع [illegible] یہ قاعدہ ہے کہ [illegible] اولاد
یعقوب علیہ السلام کا جس جگہ بیٹا کر مشتمل ہوتا ہے اسرائیل علیہ السلام [illegible]
شمولیت آل مسیح اللہ علیہ السلام کا بیان منظور ہوتا ہے تو وہاں نام ابراہیم علیہ السلام لیتی ہے
اور یہ قاعدہ [illegible] ہے [illegible] کا ہے اور [illegible] بیان
ابراہیم علیہ السلام کا نام لیا تاکہ معلوم ہو کہ یہ بیان آل مسیح اللہ آل اسمعیل اور آل مسیح اللہ بن محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اسما کی تشریف لیگئی [illegible] یہ لکھا ہے ذکر ہوا اور تمام [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سولہوین فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئیون کے
بیان مین جو پیشین گوئیان بعد زمانہ آنحضرت کے حالات کی خبر دیتے تھے لوازمات
نبوت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھی اسواسطے بشارت فارقلیط
کی سولہوین باب کی تیرہوین ورس مین ہے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہین
ساری سچائی کی راہ بتا دیگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین
آئندہ کی خبرین دیگی پس اس صفت کے ظہور کا بیان یہان ضرور ہوا اور ہم اسکو دو مقصد
مین بیان کرتے ہین مقصد اول کلام اللہ شریف کی پیشین گوئیون اسکے بیان مین
اور اس بشارت مین ترتیب سور اور آیات کا لحاظ رکھا گیا ہے پہلی پیشین گوئی سورہ بقرہ
کے تیسرے رکوع مین فرمایا ہے وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى
عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا شُهَدَاءَكُمْ
مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا
النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ
لِلْكَافِرِينَ اور اگر تم شک مین ہو اس کلام سے جو اتارا ہمنے اپنے
بندے پر تو لاؤ ایک سورت مثل اسکی اور بلاؤ جنکو حاضر کرتے ہو اللہ کے سوا اگر تم
سچے ہو پھر اگر نہ کرو اور البتہ نہ کر سکوگے تو بچو آگ سے جسکی چھپٹیان ہین آدمی اور
پتھر تیاری منکرون کے واسطے اس آیت مین پہلی ہی خبر دیدی کہ تم قرآن شریف
کے مانند ایک چھوٹی سی چھوٹی سورت بھی نہ بنا سکوگے اور موافق اس خبر صادق کی عرب کے
فصیح بلیغ و معاند ہرگز قرآن شریف کی مانند ایک چھوٹی سی چھوٹی سورۃ نہ بنا سکے اور اگر بنا سکتے
تو اسی سے محمد کے دعوے کی تکذیب سیدنا محمد رسول اللہ کی ان لوگونکو کیسی ہاتھ آنیوالی تھی کیونکہ
اختیار کرتے اور سب کو چھوڑ کر لڑائی کا اختیار کرنا اور قتل و قتال کا اختیار کرنا تمام اسباب تباہ کرنا ہی کہ وہ سب عاجز تھے اور تحریر شعرا

اور وہ کیا بلکہ تمام جن انس کی قوت سے خارج تھا چنانچہ سورہ بنی اسرائیل میں
ارشاد ہوتا ہے قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰى أَنْ يَأْتُوا
بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ
بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا یعنی کہ اگر جمع ہووین آدمی اور جن اس پر کہ لاوین
قرآن سا نہ لاوینگے ایسا اور پڑی مدد کریں ایک کی ایک [illegible] امر کا تمام جن بشر
کی قوت سے خارج ہونا بلکہ تمام مخلوق کی قوت سے خارج ہونا اس کی دلالت کرتا ہے کہ وہ کام خالق
کا ہے [illegible] تیسرے پیشین گوئی اس عبارت کی کہ پارہ پہلے رکوع میں یہہ ارشاد اہل
کتاب خاصکر یہود کی نسبت وارد ہے قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْآخِرَةُ
عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ
إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا
بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ
ت تو کہہ اگر تم کو ملنا ہے گھر آخرت کا اللہ کے ہاں الگ سوا اور لوگوں کے
تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو اور یہہ آرزو کبھی نکرینگے جواسطے اسکے جو آگے بھیج چکے ہیں
ہاتھ اونکے اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگاروں کو اس آیت کریمہ میں یہود کو ایک صورت
طریقہ سہل تکذیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا کہ تمنا موت کرو اور پھر فرمایا کہ تم ہرگز نہ کروگے
چنانچہ کسی یہودی نے تمنائے موت نکی قطع نظر اشتیاق وحلاوت وطلب اختیار کیا
پر ڈر ہلاکت ہوئے لفظ تمنائے موت زبان سے نہ نکالا اور اس اعجاز
کا بشارت [illegible] ذکر ہے تیسری پیشین گوئی سورہ موصوفہ کی چھبیسویں رکوع میں
مسلمانوں کی نسبت یہہ ارشاد ہے أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا
الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
مَسَّتْهُمُ الْبَأْسَاءُ وَالضَّرَّاءُ وَزُلْزِلُوا حَتّٰى يَقُولَ الرَّسُولُ

والذین امنوا معه متی نصر الله الا ان نصر الله قریب

ت کیا تم کو خیال ہے کہ جنت مین چلے جاؤ گے اور ابھی تم پر ائی نہین احوال
ان لوگون کے جو ہو چکے تم سے پہلے پہونچی سختی اور تکلیف اور جہڑ جہڑا لی گئی یہانتک
کہ کہنے لگا رسول اور جو اوسکے ساتھ ایمان لائی کب اویگی مدد اللہ کی سن رکہو
اللہ کی مدد نزدیک ہے ۔۔۔ اس ایۂ کریمہ مین خبر ہے کہ مسلمانون پر پہلے نزول
فتح الہی کی ایک مرتبہ اور شدت بہوک پیاس اور محنت ۔۔ پہونچیگی اور پہر مدد الہی
نازل ہوگی چنانچہ غزوہ احزاب مین مسلمانون پر تکلیف موعود ہوئی اور پہر مدد الہی
نازل ہوئی اور پہر کفار قریش مدینہ منورہ علی صاحبہا الف صلوات وتسلیمات پر چڑہکر
نہین سکے بلکہ مسلمانون کی کفار قریش پر چڑہائی شروع ہوگئی آخر ام القری فتح ہوگیا
اور پہر اور تمام عالم مین فتوحات اہل اسلام کو خداوند کریم نے عنایت فرمائی اور سورہ
احزاب مین مسلمانون کی زبانی هذا ما وعدنا الله اللہ عزوجل نے فرمایا
یعنے مسلمانون نے سختی غزوہ احزاب مین کہا یہ وہ تکلیف ہے جسکا وعدہ ہمارے
ساتھ اللہ نے کیا تہا یعنے اس ایۂ سورۂ بقرہ مین واللہ اعلم چوتہی پیشین گوئی سورہ
آل عمران کی گیارہوین رکوع مین یہود کی خواری ابدی کی خبر دی اور فرمایا ضربت
علیهم الذلة این ما ثقفوا الا بحبل من الله وحبل من الناس و
باءو بغضب من الله وضربت علیهم المسکنة ذلک بانهم کانوا
یکفرون بآیات الله ویقتلون الانبیاء بغیر حق ذلک
بما عصوا وکانوا یعتدون ماری گئی ان پر ذلت جہان دیکہے سوای
دست اویز اللہ کے اور سوای دست اویز لوگون کے اور کما لائی غصہ اللہ کا اور ماری
گئی اون پر محتاجی یہ اسواسطے کہ وہ رہے ہین منکر اللہ کی آیتون سے اور مارتی رہی نبیونکو
ناحق در اصل اس خبر کے دنیا مین کہین ایک بالشت زمین حکومت یہود کی نہین ہے اور پہلے بخت نصر و فرعون حکومت

حکومت مستقل کرتے تھے بعد قرآن تفسیر وغیرہ کے پھر کہین روی زمین پر
حکومت نہین رہی اور نہ قیامت تک کہین اونکی حکومت ہو پانچوین پیشینگوئی سورہ
مائدہ کی ساتوین رکوع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتقال کی بعد خبر دی
کہ بعض الناس کالانعام مرتد ہو جاینگی اور مومنین ثابت قدم رہکر اونکو راہ راست پر لاینگے
اور فرمایا یا ایہا الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف
یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین
یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم ترجمہ ای ایمان
والو جو کوئی پھرے گا تم مین سے اپنے دین سے تو اللہ آگے لاویگا ایک لوگ کہ وہ او
چاہتا ہے اور وہ اوسکو چاہتے ہین نرم دل ہین مسلمانون پر اور زبردست ہین کافرون
پر لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور ڈرتے نہین کسی کی الزام سے یہہ فضل ہے اللہ کا دیگا جسکو
چاہے اور اللہ کشایش والا ہے خبردار ہے اور ہوا موافق خبر صادق اللہ عزوجل کے بعد
انتقال سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض لوگ پھر گئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ نبی ہوتے تو انتقال
نہ فرماتے نبوت کو خدائی سمجھگئی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے انکی ساتھ قتال کیا
اور انکو راہ پر لائی اور ان پر اللہ کا فضل ہوا چھٹی پیشینگوئی سورہ مسبوق الذکر کے
نوین رکوع مین خبر دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفار مین رہینگے لیکن اور
کوئی انکو شہید نکر سکے گا اور فرمایا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من
الناس ان اللہ لا یہدی القوم الکافرین ترجمہ ای رسول پہنچا جو نازل کیا گیا تجکو تیرے
رب سے اور اگر یہہ نکیا تو تو نے کچھ نہ پہنچایا اوسکا پیغام اور اللہ تجکو بچا لیگا لوگون سے
اللہ راہ نہین دیتا منکر قوم کو اور موافق اس خبر الہی کے آپ اونہین مین رہے اور

آسمان پر تشریف نہین لیجے گئے اور آپ کو کوئی شہید نکرسکا باوجودیکہ بعد
نزول اس آیۂ کریمہ کے پہرا دعیرہ کیے تہا ساتوین پیشین گوئی سورہ اعراف کی
تیسری رکوع مین پیشین گوئی تباہی کفار قریش کی کی اور فرمایا وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَجَلٌ
فَإِذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْخِرُونَ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقْدِمُونَ اور
ہر فرقے کا ایک عہد ہے پہر جب پہنچا اونکا وعدہ نہ دیر کرین گے ایک گہڑی نہ جلدی
اور یہہ اجل اونکی بدر کی دن آگئے اور وہ تباہ ہوگئے اور یہہ اجل انکی جیسی کہ لوح
محفوظ مین ثابت تہی ویسے ہی پہلے صحیفون مین بہی تہے اور یہان اسکا مولیا آٹہوین
پیشین گوئی سورہ انفال کے آٹہوین رکوع مین فرمایا يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّمَن فِي أَيْدِيكُم
مِّنَ الْأَسْرَىٰ إِن يَعْلَمِ اللَّهُ فِي قُلُوبِكُمْ خَيْرًا يُؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّا أُخِذَ مِنكُمْ
وَيَغْفِرْ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ترجمہ اے نبی کہدے اونکو جو تمہاری ہاتہ
مین ہین قیدی اگر جانیگا اللہ تمہاری دل مین کچہ نیکی تو دیگا تمکو بہتر اوس سے
جو تم سے چہن گیا اور تمکو بخشیگا اور اللہ ہی بخشنے والا مہربان نسبت اس آیۂ کریمہ کا شان
نزول یہہ ہی کہ فتح مبین بدر مین جو روساء قریش قید ہوکر آئی اور ان قیدیون مین سے
عم رسول اللہ عباس بن عبد المطلب بہی تہے اور آخر الامر قیدیون کا چہوٹنا
بسبب فدیہ کی ادا کرنے پر ٹہیرا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے
چار آدمیون کی فدیہ ادا کرنے کا حکم دیا اپنا اور عقیل ابن ابی طالب کا اور نوفل بن
حارث کا اور یہہ دونون حضرت عباس کے بہتیجے تہے اور قیدیون مین سے تہے اور حلیف تہے عتبہ ابن جحدم کا
حلیف حضرت عباس کا تہا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا محمد یہ چاہتے ہو کہ تمہارا چچا اپنے بیگانے سے سوال ہو اور ہاتہہ پہیلاوے
مین اسقدر مال کہان سے لاؤن اور کسطرح ادا کرون آپ نے فرمایا وہ سونا
جو ام الفضل کے پاس کہا ہے اور اوسوقت وہ وہ باتین کہین تہین جو کہان
گیا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا مین تو یہہ باتین پوشیدہ کہتا تہا

تمہین کیسی معلوم ہوئین اور آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے وحی سے معلوم کرا دیا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہ معجزہ دیکھکر مسلمان ہوئے اور اپنا اور ان تینون کا فدیہ ادا کیا مگر دل مین ملول ہوئے تب یہ آیۃ کریمہ واسطے تسلی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی انکی شان مین نازل ہوئی اور اس آیۃ کریمہ مین ان سے وعدہ کیا گیا کہ جتنا تم سے مال لیا گیا ہے اگر تم مومن کامل ہوگی تو اللہ تمہین اس سے زیادہ عنایت کریگا اور اللہ تمہین بخشدیگا تو تم نے بمقابلہ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور اس وعدہ کو اللہ عزوجل نے انکی ولین ایمان دیکھکر پورا کیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے میرے رب نے مجھسے دو وعدہ کئے تھے ایک تو ادمنین سے یہ تھا کہ جتنا مجھسے فدیہ مین مال لیا گیا تھا اوس سے زیادہ دنیا مین عنایت کرے یہ تو اللہ نے پورا کیا اب میرے بیس غلام ہین اور ہر ایک ادمنین سے میرے مال سے میرے لئے بیس ہزار دینار کی تجارت کرتا ہے اور بمقابلہ زمزم مجھے عنایت کیا اور وہ مجھے سب مالون سے عزیز ہے اور دوسرا وعدہ مغفرت سے سو اللہ سے مجھے امید ہے کہ اوسے وہ پورا کریگا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد مین بہت سے بادشاہ ہوئے اور یہ کتنے بڑی خبر ہی لون پیشین گوئی سورہ ہود کی پہلی رکوع مین قریش کی نسبت فرمایا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ اور اگر تم پھر جاؤ گے تو ڈرتا ہون تم پر ایک بڑی دن کی مار سے ... اور اس عذاب سے یا عذاب قیامت مراد ہے اور اس صورت مین بڑا دن وہی دن ہوگا یا عذاب روز بدر مراد ہے یا وہ عذاب بھوک مراد ہے جو قریش پر کئی برس تک رہا اور اوسمین مردار کھایا گئی لیکن دوسری تفسیر صحف انبیاء سابقین سے موافق ہے اسلئے کہ زبور مین ابو جہل کی نسبت فرمایا ہے

عذاب بدر پر ہے بات ہے کیونکہ دیکھتا ہے کہ اوسکا دن آتا ہے اور اوس دن
روز بدر مراد ہے کیونکہ وہ اسی دن آ گیا ہے پس یہاں بھی جو کہ عذاب قریش
کا بیان ہے اور لفظ یوم کے ساتھ اوسکے وقت کو بیان کیا ہے غالب ہے کہ یہی
مراد ہو اللہ علیہ وسلم نے بیان کی سورہ مذکورہ کے اسی رکوع میں قریش کی ہی نسبت
فرمایا وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ
لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ
وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ٭ اور اگر ہم دیر لگاوینگے اون سے عذاب
کو ایک مدت گنتی تک تو کہنے لگینگے کیا روک رہا ہے اوسکو سنتا ہے جسدن آویگا اونپر
نہ پھیرا جاویگا اون سے اور الٹ پڑیگا اون پر جسپر ٹھٹھے کرتے تھے ...... پانچ
شخص اشراف قریش سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہایت تکلیف دیتے تھے اور نہایت
اور ایذا دہی حد سے رکھی تھی ان آیۃ کریمہ میں اونکے ہلاک ہونیکا بیان ہے اور انکی
عذاب کی تعیین ہوئی تھی اور صورت وقوع اس عذاب کی اونپر یہہ ہوئی کہ ایکروز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کے ساتھ مسجد الحرام میں تشریف رکھتے
تھے اور وہ پانچون آئے اور اپنے قاعدہ قدیم کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے استہزا کے ساتھ پیش آئے اور طواف کعبہ شریف کا کرنے لگے جبریل علیہ
السلام نے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو میں اونکے شر کو کفایت کرون پس حضرت
جبریل علیہ السلام نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کی طرف اشارہ کیا اور عاص بن وائل
کے تلووں کی طرف اور حارث بن قیس کی ناک کیطرف اور اسود بن عبد یغوث کے
سر کی طرف اور اسود بن مطلب کی آنکھ کیطرف اشارہ کیا اور اس اشارہ سے
اون سب کا کام تمام کیا پس ولید ایک بزاز کی دکان کے پاس سے گذرا اور
سوفار تیر اوسکی ازار میں اٹکا تکبر کے سبب سے سر جھکایا اور اوسے نہ ہٹایا

پس اوس تیر قضا سے اسکی پنڈلی زخمی ہوئی اور ایک تیر یان اوس سے کٹ گئی اور وہ مرکر دار البوار میں پہونچا اور عاص بن وائل کی تلوے مین ایک کانٹا چبھا اور پیر سوج کر مر گیا اور حارث کی ناک سی خون اور پیپ جاری ہوا اور مر گیا اور اسود بن عبد یغوث مونہہ کو زمین پر مارتے مارتے مر گیا اور اسود بن مطلب کی ایک آنکھہ بی نور ہو گئی اور غضب سے سر زمین پر دیدی مارتا تہا یہانتک کہ مر گیا اور آیۃ کریمہ انا کفیناک المستہزئین یعنی بیشک ہم کافی ہین یانچون کی شر کی کفایت کا ہے

**گیارہوین پیشین گوئی** سورۂ حجر کی پہلی رکوع مین فرمایا ہی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہمنے آپ اوتاری ہی یہ نصیحت اور ہم اوسکے نگہبان ہین ...... اس آیۃ کریمہ مین یہ خبر ہے کہ قران شریف آخر دہر تک نہ معدوم ہوگا نہ محرف اور مشتبہ اور مشکوک ہوگا اور یہ پیشین گوئی آج تک پوری ہی اور انشاء اللہ قیامت تک پوری رہیگی

**بارہوین پیشین گوئی** سورہ بنی اسرائیل کے ساتوین رکوع مین فرمایا وان کادوا لیستفزونک من الارض لیخرجوک منہا واذا لا یلبثون خلافک الا قلیلا اور وہ تو لگتی تہی گہبرانی تجہکو اس زمین سے کہ نکال دین تجکو یہان سی اور تب نہ ٹہرینگے تیرے پیچھے مگر تہوڑا ۶۲ . اس آیۃ مین یہ پیشین گوئی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین مکہ سی ہجرت کر جاینگی پہر قریش امن و امان سی مکہ مین بہت تہوڑے دنون ٹہرینگے اور پہر وہ ہلاک ہونگی اور ایسا ہی ہوا کہ جب آپ نی ہجرت کی ہجرت سے اگلی ہی برس قریش ہلاک ہوئی یعنی جنگ بدر مین اکثر سردار قریش مارے گئی اور قید ہوگئی

**تیرہوین پیشین گوئی** سورۂ بنی اسرائیل کی ہی آٹہوین رکوع مین فرمایا وقل جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا اور کہہ آیا سچ اور نکل بہاگا جہوٹہہ بیشک جہوٹہہ ہی نکل بہاگنی والا ہی ...... اس آیۃ مین یہ پیشین گوئی ہی کہ عنقریب کفر معدوم ہوگا اور اسلام غالب ہوگا اور جہوٹ بہاگ جایگا

وہاں نہ بسینگے اور اسلام غالب ہوگا اور مسلمان وہاں بسینگے اور مطابق
واقع کے للہ الحمد اور یہ جو فتح مکہ معظمہ شرفہا اللہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو ہاتھ میں ایک لکڑی تھی اور خانہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بت تھے اور رانگ و شیشہ
وغیرہ سے زمین میں جمے ہوئے تھے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی سے
اون بتوں کی طرف اشارہ فرماتے اور یہ آیت کریمہ قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
تلاوت فرماتے تھے پس وہ بت اوندھے گر پڑتے اور اس آیہ کریمہ سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زمان میں معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشین گوئی فتح مکہ
معظمہ کی تھی اور حق اسلام میں مکہ معظمہ میں ظہور آیا اور باطل یعنی شرک کفر اوس دن
مکہ معظمہ سے نکل بھاگا ولله الحمد اکیسویں پیشین گوئی سورہ انبیا کے اخیر رکوع میں فرمایا
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ
الصَّالِحُونَ اور ہم نے لکھ دیا ہے زبور میں نصیحت کے پیچھے کہ آخر زمین
پر مالک ہوں گے میرے نیک بندے … میں نے خاتمہ اس کتاب میں اس
ملکوت کا نشان بتا دیا ہے اگر بالمعنی تو مطلب حاصل ہے اور اخبار بالغیب
اور اگر تقاید ابائی میں اگر یہ ہیں تو پیشین گوئی صادق ہے اسلئے کہ صحابہ کرام
زمین کے مالک ہوئے اور ہزاروں شہر انہوں نے فتح کئے اور اور امت محمدیہ
بھی شرق سے غرب تک مالک زمین ہوئے بائیسویں پیشین گوئی سورہ حج
کی چھٹی رکوع کے شروع میں فرمایا أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ
ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ حکم ہوا انکو جن سے لوگ لڑتے ہیں
کہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ انکی مدد کرنے پر قادر ہے یہ آیہ کریمہ ہجرت سے
برس روز کے بعد نازل ہوئی اور اس آیہ کریمہ میں پیشین گوئی ہے کہ اللہ کی مدد سے
مسلمان فتح پاوینگے اور قریش مغلوب ہونگے اور بحمد اللہ ایسا ہی ظہور میں آیا

سولہوین پیشین گوئی سورہ نور کی ساتوین رکوع مین فرمایا وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِى ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِىْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِىْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

ت وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین ایمان لائے ہین اور کیے ہین نیک کام البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا اگلون کو اور جما دیگا اونکو دین اونکا جو پسند کردیا اونکو اور دیگا انکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی کرینگے شریک نکرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس سے پیچھے وہی لوگ ہین بے حکم اس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب ہے اور موافق وعدہ الہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ خلیفہ ہوے اور دین الہی کی ترقی ہوئی اور انہون نے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی اور کسیکو اوسکا شریک نہین کیا اور اس وعدہ کا ظہور سے بھی نشان ملتا ہے اور خاتمہ اس رسالہ مین اسکا ملاحظہ کرنا چاہیے۔ سولہوین پیشین گوئی سورہ قصص کی آٹھوین رکوع مین فرمایا اِنَّ الَّذِىْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ت جس شخص نے حکم بھیجا تجھپر قران کا وہ پھر لانے والا ہے تجھکو پہلی جگہ اتنی جسوقت مین آپ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو ہجرت کی اوسوقت یہ آیت نازل ہوئی اور موافق وعدہ الہی آپ پھر مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور مکہ معظمہ مفتوح بھی ہوا انتہا بیس پیشین گوئی سورہ روم کا شروع ہے الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِىْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ وَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَيَغْلِبُوْنَ فِىْ بِضْعِ سِنِيْنَ لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ يَنْصُرُ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ وَعْدَ اللّٰهِ لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ

ست دب گئی ہوت روحہ لکھتی ملک مین اور وہ اس دبی پیچھے اب غالب ہونگی کتنا برس مین
الله کی ہاتھہ مین ہر کام اولی اور پچھلے اور او سدن خوش ہون گے مسلمان الله کی مدد
مدد کرے جسکی چاہے اور وہی ہے زبردست رحم والا الله کا وعدہ ہوا خلاف نکرےگا
الله اپنا وعدہ لیکن لوگ بہت نہین جانتے اس آیہ کریمہ کا شان نزول یہہ ہی کہ بعثت
آنحضرت صلی الله علیہ وسلم سے نوبرس مین خسرو پرویز شاہ فارس نے لشکر جرار
ولایت روم پر بہیجا اور او نہون نے کچہہ شہر ملک عراق سے رومیون کی چھین
لیئے اور لشکر اونکا بہاگ گیا پس جسوقت مکہ مین یہہ خبر پہونچی کفار قریش خوش ہوکر مومنون
سے کہنے لگے کہ تم اور نصرانی اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی امی ہین پس جیسی ہماری بہائی
تمہاری بہائیون پر غالب ہوئے ہین ہمین بہی امید ہے کہ ہم بہی تمپر غالب ہونگے اور
مومنون کو اونکی اس خوشی سے بہت رنج پہونچا پس حق سبحانہ نے یہہ آیۂ کریمہ نازل کی اور
فرمایا کہ اب واقعی رومی مغلوب ہوگئے ہین اور تم بہی تو اپنے مغلوب ہو مگر بضع سنین کی
بعد پہر غالب ہونگے اور تم بہی قریش پر غالب ہوگے ابوبکر الصدیق رضی الله عنہ نے
اس آیۂ کریمہ کی نزول کی بعد مشرکین سے کہا کہ تمہاری بات پوری نہوگی اور تمہاری آنکہین
ٹھنڈی نہونگی دیکہو اب چند برس مین رومی پہر غالب ہونگے ابی ابن خلف
مشرک نے کہا رومی غالب نہونگے اور اگر غالب ہون تو میری تمہاری شرط ہی دس
دس جوان اونٹون پر اگر رومی غالب ہوے تو مین دونگا نہین تو تم دیجو اور تین برس
کی مدت قرار پائی ابوبکر الصدیق رضی الله عنہ نے خدمت نبوی صلی الله علیہ وسلم
مین یہہ تمام قصہ بیان کیا آپنے فرمایا بضع تین سے نو تک ہوتی ہین جا مال اور مدت
مین زیادہ کر پس صدیق رضی الله عنہ نے لوٹ نو برس کی مدت سو سو اونٹ کی
شرط پر مقرر کی اور جانبین سے ضامن لیئے گئے اور اسی مدت مین پہر فارسیون
اور رومیون مین لڑائی ہوئی اور موافق خبر الہی رومی پر غالب ہوئے اور ملک عراق پر

اس خبر کی تحقیق فتح بدر کے دن یا غزوۂ حدیبیہ کے زمانہ میں ہوئی اور دونوں
دن مسلمانوں کی فتح کی ہوئی پہلے دن کی تو فتح ظاہر ہے اور دوسرے دن اگرچہ
صورت صلح پیش آئی کہ حسب سبب ہی بلکہ فی الحقیقت فتح ہوا اور صدیق رضی اللہ عنہ پہلی تقدیر
پر ابی ابن خلف سے سو اونٹ لیا اور دوسری تقدیر پر اوسکے وارثوں سے سو اونٹ لیے
اس واسطے کہ ابی ابن خلف غزوۂ احد میں مقتول ہو چکا تھا اٹھارویں پیشین گوئی سورۂ
احزاب کی پانچویں رکوع میں فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ت محمد نہیں باپ
کسی کا تمہارے مردوں میں لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ
سب چیز جانتا انتہی اس آیہ کریمہ میں پیشین گوئی ہے کہ کوئی صاحبزادہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا جوان نہیں ہوگا اور ایسا ہی ظہور میں آیا ۱۹ انیسویں پیشین گوئی
سورۂ صافات کی پانچویں رکوع میں فرمایا وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ فَتَوَلَّ
عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ
ت پہلی ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندوں کے حق میں جو رسول ہیں بیشک انہیں کو مدد
ملتی ہے اور ہمارا لشکر جو ہے بیشک وہی زبر ہے سو تو الٹی پھر ان سے ایک وقت
تک اور انکو دیکھتا رہ کہ آگے دیکھ لیں گے انتہی اس آیہ کریمہ میں پیشین گوئی ہے
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہونگے اور کفار مغلوب ہونگے چنانچہ اللہ
اعظم ایسا ہی ظہور میں آیا بیسویں پیشین گوئی سورۂ دخان کے پہلے رکوع میں فرمایا
فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ
أَلِيمٌ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ أَنَّىٰ لَهُمُ
الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ

وَقُلْ ... ت ہو نور اہ دیکہ جس دن کہ لاوے آسمان دہوان صریح جو
گہیر لیوے لوگون کو یہہ ہی دکھ کی مار اے رب کہول دے ہم سے یہ آفت ہم یقین لاتے
ہین ... انکو سمجھنا اور آچکا ان پاس رسول کہول کر سنانیوالا پہر اس سے پیٹھ
پہیر گئے اور کہنے لگے سکہلایا ہوا ہے باولا انتہی اس آیت کی تفسیر مین دو قول مشہور
ہین ایک یہہ کہ پیشین گوئی ہے اوس عذاب شدت قحط کی جو قریش پر مسلط
ہوا جسمین مردار وغیرہ کہائی اور کئی برس تک وہ اسمین مبتلا رہے اور دہوان
اسکو کہا اس سبب شدت بہوک زمین و آسمان کے درمیان نظر آیا کرتا ہے اور
ایسی ہی تو حدیث مین فرمایا ہے اور دوسرا قول یہہ کہ دہوان قیامت مین ہوگا اور
کافر اس سے بیہوش ہو کر گر پڑین گے اور مومنون کو اس سے زکام کی سی کیفیت
پیدا ہو جاویگی اور پہلی تقدیر پر ظہور اس پیشین گوئی کا ہو لیا اور دوسرے
قول پر قیامت کو ہوگا الغرض پیشین گوئی سورہ دخان اسی آیت کے بعد فرمایا
إِنَّا كَاشِفُو الْعَذَابِ قَلِيلًا إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ
الْكُبْرَىٰ إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ت ہم کہولتے ہین عذاب تہوڑے دنون تم
پہر وہی کرو گے جس دن پکڑین گے ہم بڑی پکڑ ہم بدلا لینے والے ہین جب
شدت قحط ہوئی ابوسفیان خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوا اور عرض
کیا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم کرتے ہو اور آپکی قوم ہلاک ہوئی جاتی ہے جناب باری
جلشانہ مین دعا کیجیے کہ یہہ عذاب ہماری قوم پر سے اٹھے آپنے دعا کی اور وہ عذاب
اوٹھہ گیا مگر اس آیہ کریمہ مین فرمایا کہ جب ہم عذاب تہوڑے سے دنون کو اوٹھا لینگے
تم پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکلیف کی درپے ہوگے اور پہر تم پر سختی نازل کرینگے
اور ایسا ہی ظہور مین آیا کہ بعد رفع عذاب پہر عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین سرگرم ہوئی اور اللہ عز وجل نے بہی موافق وعدہ کے بدر کی روز سخت

بدر مین انکو کوسے مارے گئے اور قید ہوئے اور پہلے صحیفون مین بہی غزوہ
بدر کے بیان مین لفظ دن ورا قع ہوا ہے ... ربیان غزوات مین وہ بشارت منقول
ہوچکی بائیسوین پیشین گوئی سورہ محمد کی چوتہی رکوع مین فرمایا۔ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا
یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ ترجمہ اور اگر تم پہرجاوسگے بدل لیگا
کوئی لوگ سوا تمہارے پہر وہ نہون سگے تمہاری طرح کی انتہی اس آیہ کریمہ مین
پیشین گوئی ہی کہ سوای دیار عرب سکے اور ملکون مین بہی اصحاب دین مان تیار
پیدا ہون سگے اور موافق مشہورترین اقوال سکے اس قوم سے فارس والے مراد
ہین اور ہزارہا علما اور فضلا وہان پیدا ہوئے ہے تہی اور امام اعظم کوفی رحمۃ اللہ
علیہ بہی فارس سے ہی اور حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ وہ کون ہین اور سلمان فارسی آپکی
پاس حاضر تہے آپ نے سلمان کی ران پر ہاتہ مار سکے فرمایا ہذا وقومہ یہہ اور قوم
اسکی تیئیسوین پیشین گوئی سورہ فتح کی شروع مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو خطاب کرکے فرمایا اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا ترجمہ ہمنے فیصلہ کردیا

تیرے واسطے صریح فیصلہ انتہی غزوہ حدیبیہ مین یہہ آیۃ نازل ہوئی اور اس مین
بشارت دی کہ یہی صلح باعث مکہ معظمہ کی فتح کی ہوگی اور ایسا ہی ہوا وَمَنْ
اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ قِیْلًا چوبیسوین پیشین گوئی ختم سورہ فتح کی دوسری رکوع
مین فرمایا سَیَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰی مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْھَا
ذَرُوْنَا نَتَّبِعْکُمْ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّبَدِّلُوْا کَلٰمَ اللّٰہِ قُلْ
لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا کَذٰلِکُمْ قَالَ اللّٰہُ مِنْ قَبْلُ فَسَیَقُوْلُوْنَ
بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا بَلْ کَانُوْا لَا یَفْقَہُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا
ترجمہ اب کہین گی پیچہے رہے گئے جب چلوسگے غنیمتیں لینے کو چہوڑو ہم چلین تمہارے ساتہہ

چاہتے ہیں کہ بدلیں اللہ کا کہا تو کہہ تم ہرگز ساتھ نہ چلو گے یون ہی کہہ دیا اللہ نے پہلے سے
پھر اب کہیں گے نہیں تم جلتے ہو ہمارے بہلے سے کوئی نہیں پر وہ سمجھتے نہیں تھے
مگر تھوڑا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت عمرہ کا ارادہ کیا تو
بہکے قبیلوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے مثل اسلم اور اشجع وغیرہ کو عمرہ کا بی کے لیے
اشارہ فرمایا مگر وہ عمرہ کا بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سفر میں جو منبدر
فتوحات تھا محروم رہے اور درمیان حدیبیہ میں صلح ہو گئی اور لڑائی ہوتے ہوتے
رہ گئی اور بیعۃ الرضوان بھی ہوئی اور اللہ عزوجل اون سب سے راضی اور خوشنود
ہوا اونکو جزا عاجل اس اطاعت و فرمان برداری خیبر نواح خیبر عطا فرمایا اور
ان کی اس آیہ کریمہ میں پیشین گوئی کی کہ اوسکو ایسا فرمایا کہ گویا غنیمت رکھی ہوئی
تھی اور تمالینے کو فقط جانا ہے چنانچہ موافق وعدہ الٰہی وہ فتح ہوا لیکن حکم دیدیا
کہ جو اس سفر میں ساتھ نہیں ہوا وہ اس غنیمت کے حاضر ہونے سے محروم ہے
چنانچہ کوئی اور اس میں حاضر نہیں ہوا اور وہ حصہ خاص اصحاب بیعۃ الرضوان کا رہا
پہلی پیشین گوئی سورہ فتح میں اس آیہ کریمہ کے بعد فرمایا قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِىْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ
تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا
وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ کہہ پیچھے رہ گئے گنواروں کو آگے تمکو بلا دیں گے ایک لوگوں پر بڑی
سخت لڑائی تم ان سے یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانو گے دیگا
اللہ تمکو نیک اجر اور اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مار دیگا تم کو دکھ کی
مار ۔ اور اس قوم بڑی سخت سے باہر اہل یمامہ کہ آپ کی مرادین اور صدیق
رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یہ لڑائی واقع ہوئی اور اللہ عزوجل نے فتح دیا اور

مسیلمہ کذاب مارا گیا اور یا قبیلہ ہوازن مراد ہے جو غزوہ حنین میں مقابل تھے اور یا فارس اور روم دالی مراد ہیں اور چاروں تقدیر پر یہ پیشین گوئی پوری ہو چکی

چھبیسویں پیشین گوئی سورہ فتح کے تیسرے رکوع کے شروع میں فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا

ترجمہ اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھ سے اس درخت کے نیچے پھر جانا جو ان کے جی میں تھا پھر اتارا ان پر چین اور انعام دی انکو ایک فتح نزدیک اور غنیمتیں جو انکو ملیں گی اور ہے اللہ زبردست حکمت والا انتہی اس آیہ کریمہ میں جس فتح قریب فرمایا چنانچہ اس صلح حدیبیہ کے بعد ہی فتح ہوا اور بہت سی غنیمتیں فارس و روم وغیرہ کی اللہ عز و جل نے مسلمانوں کو عنایات کی ستائیسویں پیشین گوئی سورہ قمر کی تیسری رکوع میں فرمایا اَمْ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِيْعٌ مُّنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ کیا کہتے ہیں ہم سب کا میل ہی بدلا لینے والے اب شکست کیا دیگا میل اور بھاگینگے پیٹھ دیکر انتہی یہ غزوہ بدر کی شکست کفار کی نقیض ہے تحت خبر ہے اور ایسی ہی واقع ہوا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر میں راہ پہر تے تھے اور فرماتے تھے سیہزم الجمع ویولون الدبر اور اس سے اشارہ تھا کہ وہ ہزیمت کفار کی اج واقع ہوگی اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے اٹھائیسویں پیشین گوئی سورہ نصر میں فرمایا اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ترجمہ جب پہونچ چکی مدد اللہ کی اور فیصلہ اور تو نے دیکھے

لوگ پیٹھتے اللہ کی دین میں فوج فوج تب پاکی بول اپنی رب کی خوبیان
اور گناہ بخشوا اس سے بی شک وہ معاف کرنیوالا ہے یہہ سورت
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نازل ہوئی اور اس میں فرمایا کہ کار فرستادت
فیصل کا آپ مکہ فتح ہو چکا اور ملک عرب میں مسلمانوں کی دل بڑھ
وعدہ سچا ہوا اب استغفار کی گناہ کی بخشش کی طلب کرو تا درجہ شفاعت کا ملے
اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا دنیا میں جو میرا کام تھا
ہوا اب فقط کار آخرت باقی رہا جو شفاعت امت ہی اور سفر آخرت قریب آیا اور
اس سورت کا نزول کے دو برس ذیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا
اور کوئی پوری سورۃ بتمامہ سورۃ الی نازل ہونیکے بعد نازل نہین ہوئی روایت ہی
کہ جب نازل ہوئی اس سورہ کے آیتی یہہ سورت تب حضرت عباس رضی اللہ عنہ
رو دیتی آپ نی فرمایا کیون روتی ہو عرض کیا کہ اس سورت مین آپکی انتقال کی خبر ہی
آپ نی فرمایا ہان اور کتابت مین روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اس سورت کی نازل ہونیکی بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا ای
میرے بیٹی میرے وفات کی خبر دی ہے شعر نامہ رسید ازان جہان سفر آخرت
برم ؛ عزم رجوع میکنم رخت بعرش می برم ؛ پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رو دین
پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اہل بیت سے میری پاس پہلی
تم پہونچو نگی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑین اور ایسی ہی ظہور مین آیا کہ تمام
اہل بیت نبوی سے پہلی بعد انکی انتقال کے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چھہ مہینے گذرنے
کے بعد اس جہان فانی سے انتقال فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
ملاقات کی دوسرا مقصد حدیث شریف کی پیشین گوئیون کے بیان مین کھلی
پیشین گوئی عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ اَرْضِ الْحِجَازِ تُضِیْٓءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت نہین قایم ہوگی تا وقتیکہ نہ نکلے ایک اگ حجاز سے جس سے روشن ہوجاوین گردنین اونٹونکے بصری مین اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے اور یہہ اگ جو علامت قیامت تہی سنہ ۶۵۴ ہجری مین حجاز مین نکلی اور نکلنا اسکا بتواتر ثابت ہے اور بیان اسکا یہہ ہے کہ سنہ مذکور کی ماہ جمادی الآخر کو مدینہ منورہ سے ایک منزل کے فاصلہ پر جمعہ کے دن یہہ اگ ظاہر ہوئی اور روشنی اوس اگ کی ایسی تہی کہ آن راتون سے دن شرماتا تہا اور رات کو اہل مدینہ دن کی مانند کام کرسکتے تہے اور چاند اور سورج کی روشنی ان دنون مین ماندہ ہوگئی تہی اور بعض اہل مکہ نے روشنی اوسکی یمامہ اور بصری مین دیکہی اور منگل تک ظہور اسکا کم رہا اور پہر ظہور اسکا زیادہ ہوا اور اسی وجہ سے بعضون نے کہا ہے کہ تیسری جمادی الآخر کو بدہ کے دن یہہ اگ ظاہر ہوئی مگر صحیح یہہ ہے کہ شروع اسکا غرہ جمادی الثانی کو ہوا اور زیادتی ماہ مذکورہ کی تیسری تاریخ کو ہوئی اور چہارشنبہ سے زلزلہ بہی اسکے ساتہ آیا اور سب زمین ہلنے لگی اور اوس جنگل کے پتہر دالنے طلوع ان مین ہونے لگی گویا کہ زمین ایک کشتی ہوگئی تہی جو بسبب دریا کی امواج مین ڈالوان ڈول ہوتی ہو اور تمام اہل مدینہ کو اس زلزلہ سے بڑا یقین ہوا اور جمعہ کو تو پہر کچہہ ٹہکانا ہی نرہا دوپہر کے وقت آسمان مین دہوان پہیل کر مثل اگ کے بہڑک اوٹہا اور قریظہ مین قاع التنعیم کے پاس یہہ دہوان ٹہیرا اور اس مین ایک بڑی شہر کی صورت نظر پڑتی تہی اور اس کے گرد قلعہ بنا ہوا نظر آتا تہا اور اس قلعہ پر کنگرے اور برج بہی موجود تہے اور اوسکی ہانکنے والی بہی آدمیون کی صورتون مین نظر آتے تہے اور جس پہاڑ پر

وہ گذرتی تھی اوسی لکڑی کو کہ دی تھی اور پگھلا دیتی تھی اور درختون کو جلاتی
نہیں تھی اور پتھرون کو پانی کر دیتی تھی اور اوس سے ایک سہر سرخ اور ایک نیلی نکلتی
ہوئی نظر پڑتی ہین اور گرج کی آواز اوس مین سے نکلتی تھی اور پہلوان اور
پتھرون کو اپنی آگ رکھتے تھے مگر برکت رحمۃ للعالمین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کے مدینہ منورہ مین ہوا سرد آتی تھی اور ایک پتھر اوہا حرم مدینہ مین داخل تھا
اور اوہا خارج تھا خارج کو پھونک دیا اور اوس کو بہ نزد حریم مدینہ منورہ مین تھہلانہ
جلانہ سکے اور وہان آکر سرد ہوگئی اور ستائیسوین رجب شب معراج مین وہ آگ
موقوف ہوگئی اور امام قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ
مسمی جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز اس آگ کے حال مین لکھا ہے اور اس آگ
کے ظہور سے صدق اکثر پیشین گوئیون کا جو بہ نسبت احوال آگ دوزخ کے قران حدیث
مین وارد ہین ہوگیا اور اسی وجہ سے یہ علامت قیامت کی دوسری پیشین گوئی

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ
بِغَائِطٍ یُسَمُّوْنَہُ الْبَصْرَةَ عِنْدَ نَہْرٍ یُقَالُ لَہُ دِجْلَةُ یَکُوْنُ عَلَیْہِ جِسْرٌ یَکْثُرُ اَہْلُہَا
وَیَکُوْنُ مِنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاِذَا کَانَ اٰخِرُ الزَّمَانِ جَاءَ بَنُوْ قَنْطُوْرَاءَ عِرَاضُ
الْوُجُوْہِ صِغَارُ الْاَعْیُنِ حَتّٰی یَنْزِلُوْا عَلٰی شَطِّ النَّہْرِ
فَیَتَفَرَّقُ اَہْلُہَا ثَلٰثَ فِرَقٍ فِرْقَةٌ یَاْخُذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَقَرِ
وَالْبَرِّیَّةِ وَہَلَکُوْا وَفِرْقَةٌ یَاْخُذُوْنَ لِاَنْفُسِہِمْ وَہَلَکُوْا
وَفِرْقَةٌ یَجْعَلُوْنَ ذَرَارِیَّہُمْ خَلْفَ ظُہُوْرِہِمْ وَیُقَاتِلُوْنَہُمْ وَہُمُ
الشُّہَدَاءُ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ

ابی بکرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میری امت کی کچھ آدمی ایک میدان مین اوترینگے جسکا نام بصرہ
رکھتے ہین ایک نہر کی پاس جسکو دجلہ کہتے ہین اور اوسکے رہنے والے بہت ہونگے

اور وہ مسلمانون کے بڑی شہرون مین سے ہوگا اور جب آخر زمانہ ہوگا تو آوینگے قنطورا کے بیٹے چوڑی مونہہ اونکی ہونگے اور آنکہین چہوٹی ہونگی یہانتک کہ وہ اتر ینگی نہر کے کنارے پر پس شہر والے تین فرقے ہوجاوینگے ایک فرقہ زمین اور بیلون کی دمون کے پیچھے ہوگا اور ہلاک ہوئے اور ایک گروہ امان چاہین گے اور یہہ بھی ہلاک ہوی اور ایک گروہ اپنی اولاد کو اپنی پشت پر ڈالینگے اور لڑینگے اور یہی شہید ہونگے ابو داؤد نے اس حدیث کو روایت کیا اس حدیث مین رسول اللہ نے بغداد کی آبادی اور ہوسے کی خبر دی اور بصرہ بغداد کی قریب ایک جگہہ ہے اور بغداد کی باب البصرہ اسی طرف کا دروازہ ہے اور یہہ شہر دجلہ پر ہی آباد ہوا اور جای تخت شاہان خلافت عباسیہ ہا اور ۶۵۶ ہجری مین جیسی اپنی خبر دی تہی ظہور مین آیا کہ ترک چڑہ آے اور اہالی بغداد تین گروہ ہوگئے ایک کسان وہی وہ بھی ہلاک ہوی ایک گروہ امان چاہتے ہوئے نکلے وہ بھی مارے گئے اور مستعصم باللہ اخیر خلیفہ عباسی سب ہے اسی گروہ مین تہا اور ایک گروہ لڑا اور لڑتی لڑتی سب ان مین شہید ہوی اور زندگی ابدی حاصل کی تیسری پیشین گوئی

وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَفْتَحَنَّ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ كَنْزَ اٰلِ كِسْرٰى الَّذِيْ فِي الْاَبْيَضِ رواہ مسلم روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کہولی گے ایک جماعت مسلمانون کے خزانہ آل کسری کا جو کوشک سفید مین ہے اس حدیث کو مسلم نے نقل کی ہے کسری فارس کے بادشاہ کا لقب تہا اور بعض مداین مین ایک قلعہ تہا اور فارس والی اسی سفید کوشک کہتے تہے اور اب اوسکی جگہہ مداین مین مسجد ہے اور یہہ خزانہ سعد نا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین مسلمانون نے نکالا

چوتھی پیشین گوئی عن نافع بن عتبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تغزون جزیرة العرب فیفتحها الله ثم تغزون فارس فیفتحها الله ثم تغزون الروم فیفتحها الله ثم تغزون الدجال فیفتحها الله رواه مسلم ت

روایت ہے نافع بن عتبہ سے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم جہاد کروگے جزیرۂ عرب پر پس اللہ فتح عنایت کریگا تمکو پھر جہاد کروگے فارس پر پس اللہ فتح دیگا اوس پر پھر جہاد کروگے روم پر پس اللہ فتح عنایت فرماویگا اور پھر جہاد کروگے دجال کے ساتھ پس اللہ فتح دیگا تمکو اور مسلم نے یہہ حدیث نقل کی ہے انتہی جزیرۂ عرب فتح ہوا اور ایسے ہی فارس و روم بھی مفتوح ہوا اور یہہ تینوں پیشین گوئیان پوری ہوئین چوتھی باقی ہے وہ دجال پر فتح پانی ہے اور انشاء اللہ اوس پر بھی اللہ تعالے فتح عنایت کریگا اور یہہ پیشین گوئی پوری ہوگی پانچوین پیشین گوئی عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تقوم الساعة حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینهما مقتلة عظیمة دعواهما واحدة ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت قایم نہو گی تا وقتیکہ قتال نہ کرلین دو جماعت ہووینگا اونمین بڑا قتال اور اون دونون کا ایک دعوے ہوگا۔ یہہ پیشین گوئی تھی اوس لڑائی کے جو درمیان سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے

یعنی اور دونوں کا ایک دعوی تہا کہ ہر ایک اپنی حقیت کا دعوی کرتا تہا مگر حق سبحانہ
سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کیطرف تہی پیشین گوئی عَنْ اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ اِلٰی جَنْبِہٖ وَھُوَ یُقْبِلُ عَلَی النَّاسِ
مَرَّۃً وَعَلَیْہِ اُخْرٰی وَیَقُوْلُ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ
وَلَعَلَّ اللّٰہَ یُصْلِحُ بِہٖ بَیْنَ الْفِئَتَیْنِ الْعَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
رواہ البخاری روایت ہے ابی بکرہ سے کہا دیکہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
منبر پر اور حسن بن علی انکے پہلو مین بیٹہے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ
لوگون کی طرف توجہ فرماتے تہے اور دوسری مرتبہ حسن بن علی کی طرف یعنے لوگون
کی طرف واسطے وعظ ونصیحت کے توجہ فرماتے تہے اور حسن بن علی کو ازراہ شفقت ومحبت
دیکہکر اپنی آنکہین مبارک ٹہنڈی فرماتے تہے اور اسیوقت آپ فرماتے تہے کہ یہہ بیٹا
میرا سید ہوا اور امید ہے کہ اللہ تعالی اسکی سبب سے ایکدو بڑی جماعتون مین
مسلمانون کی صلح کرادیگا۔ اور یہہ دو بڑی جماعت ہمراہیان حضرت امام حسن اور
ہمراہیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما ہین اور دونون مسلمان تہے اور یہہ لڑائی
برابر مسلمانون مین چلی جاتے تہی مگر بطفیل وجود مبارک حضرت امام حسن رضی اللہ
عنہ کہ مسلمانون مین صلح ہوگئی اور لاکہون بندگان خدا بچ گئے اور پیشین گوئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی پوری ہوگئی ساتوین پیشین گوئی عَنْ اُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ
اَنَّھَا دَخَلَتْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَأَیْتُ حُلْمًا مُنْکَرًا اللَّیْلَۃَ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَتْ
اِنَّہٗ شَدِیْدٌ قَالَ وَمَا ھُوَ قَالَ رَأَیْتُ کَاَنَّ قِطْعَۃً
مِنْ جَسَدِکَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِیْ حِجْرِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَأَیْتِ خَیْرًا تَلِدُ فَاطِمَۃُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ غُلَامًا

تكون فى حجرك فولدت فاطمة الحسين فكان فى حجرى كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فدخلت يوما على رسول الله صلى الله عليه وسلم فوضعته فى حجره فكانت منى التفاتة فاذا عينا رسول الله صلى الله عليه وسلم تهريقان الدموع قالت فقلت يا نبى الله بابى انت وامى مالك قال اتانى جبرئيل فاخبرنى ان امتى ستقتل ابنى هذا فقلت هذا قال نعم واتانى بتربته من تربة حمراء

ت روایت ہے ام الفضل حارث کی بیٹی سے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے آج کی رات ایک خواب خوفناک دیکھا ہے آپ نے فرمایا کیا ہے وہ میں نے عرض کیا وہ سخت ہے آپ نے فرمایا کیا ہے وہ میں عرض کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک ٹکڑا آپکے جسم مبارک سے کاٹا گیا اور میری گود میں رکھا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ تیری گود میں ہوگا یعنے پرورش کے واسطے پس حسین فاطمہ سے پیدا ہوئے اور وہ میری گود میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے موافق پس ایک روز میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور میں نے حسین کو انکی گود میں رکھدیا پھر تھوڑی سے ہے اور طرف توجہ ہوئی تھی کہ ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں مبارک سے آنسو بہتے ہیں کہا اسنے پس عرض کیا سنے کہ آپکے میرے ماں باپ قربان آپکے آنکھوں مبارک

السو کیون جاری ہوگئے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل آئے اور خبر دی
کہ میری امت میری اس بیٹے کو قتل کریگی یعنے از راہ ظلم شہید کرینگے میں نے
عرض کیا اسکو فرمایا ہان اور لائے میرے پاس جبرئیل تھوڑی سی سرخ مٹی
وہان کی مٹی سے یعنے جس جگہ آپ شہید ہونگے وہان سے سرخ مٹی لائے
اور وہ میدان کربلا تہا اور آپ وہین شہید ہوئے البیہقی فی دلائل النبوۃ

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ
اِبْنُ عِصْمَۃَ الْکَذَّابُ ھُوَ الْمُخْتَارُ وَالْمُبِیْرُ
ھُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ یُوْسُفَ وَقَالَ ھِشَامُ بْنُ حَسَّانَ
اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ فَبَلَغَ مِائَۃَ اَلْفٍ وَّعِشْرِیْنَ
اَلْفًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَرَوٰی مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیْحِ
حِیْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰہِ ابْنَ الزُّبَیْرِ
قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا
الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اِخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ

ف روایت ہے عبداللہ ابن عمر سے کہا اونے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے قبیلہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا ہوتا ہے اور ایک مفسد اور ہلاک کرنیوالا
عبداللہ بن عصمہ تابعی نے کہا بڑا جھوٹا تو وہ مختار ہوا جسنے دعوی نبوت کیا اور
آخرکار موافق وعدہ الٰہی مارا گیا اور ہلاکو اور مفسد وہ حجاج بن یوسف ہے
اور ہشام بن حسان نے کہا ہے لوگون نے ان مقتولون مظلومون حجاج بن
یوسف کو شمار کیا جو اوسنے قید سے مارے تھے تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے

اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے کہ جس وقت حجاج نے عبد اللہ ابن الزبیر کو شہید کیا کہا اسماء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے پیشین گوئی کی تھی کہ ثقیف میں ایک کذاب اور ایک ہلاکو ہوگا پس کذاب کو تو ہم دیکھ چکے یعنی وہ مختار تھا اور ہلاکو میری خیال میں تو حجاج بن یوسف وہی ہلاکو تھی جسکی ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی لوین پیشین گوئی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہوں میرے صحابہ کو پس کہو تم اللہ کی لعنت ہو تمہاری شر پر اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور مصداق اس پیشین گوئی کی خوارج وروافض ہیں هداهم الله وسوین پیشین گوئی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهِ ادْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلَ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰى وَيَاْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا اَوْلٰى بَدَلَ اَنَا وَلَا روایت ہے عائشہ سے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پاس اپنے باپ اور بہائی کو بلا دے تاکہ لکھہ دوں میں سند خلافت کی پس تحقیق مجھکو خوف ہوتا ہے کہ تمنا کرے کوئی تمنا کرنیوالا اور کہے کوئی کہنے والا کہ میں مستحق خلافت ہوں اور میرے سوا کوئی مستحق خلافت نہیں ہے انکار کرے گا اللہ اور مومن مگر ابو بکر کو

سے یعنے خلیفہ بلا فصل میری بعد ابو بکر ہی ہوگا اللہ بھی ابو بکر کو ہی خلافت کے
لیے پسند فرمائیگا اور مسلمان بھی ابو بکر کو ہی پسند کرینگے اور ایسا ہی ظہور میں آیا مسلم
نے یہہ حدیث نقل کی ہی اور حمیدی کی کتاب میں انا و لا کی جگہہ لفظ انا اولی ہے
یعنی کہی کہ میں بہتر ہوں خلافت کے لئے گیا ہی میں تشخیص کو سمجھی۔ وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی
الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حَائِطٍ
مِنْ حِیْطَانِ الْمَدِیْنَۃِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِیُّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَفَتَحْتُ لَہٗ
فَاِذَا اَبُوْ بَکْرٍ فَبَشَّرْتُہٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَاِذَا عُمَرُ
فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ
ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ لِیْ افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ
عَلٰی بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ فَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ ثُمَّ قَالَ اللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ
مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہا او رمین تہا
مین ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ مین مدینہ کی باغوں سے اور اوس باغ کا دروازہ
بند تہا پس آیا ایک شخص اور اوسنے دروازہ کہلوانا چاہا اور بہیجے اوسنے تو پہچانا پس
فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی لئے دروازہ کہولدی اور خوشخبری جنت کی اوسی
سنادی پس میں دروازہ جاکر کہولا پس ناگاہ ابو بکر تہی پس بشارت دی میں ساتہہ
اوسکی کہ فرمایا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس حمد بجالایا اللہ کی ابو بکر پہر ایک شخص
آیا اور اوسنے دروازہ کہلوایا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی لئے

دروازہ کھولدے اور جنت کی خوشخبری اوسی دی پس کھولا میں نے دروازہ اوس شخص کیلئے پس ناگاہ وہ شخص عمر تھی پس خبر دی میں نے ساتھہ اوس کے کہ فرمایا تہا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس تعریف بجالایا اللہ کی عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے آنہا ہشاہ پہر ایک شخص نے دروازہ کہلوایا پس فرمایا حضرت نے اسکی لئی دروازہ کہولدیو اور بہشت کی خوشخبری سنادی ساتہہ بلای عظیم کی کہ پہونچیگی اوسکو پس کھولا میں نے دروازہ پس ناگہان وہ شخص عثمان تہے پس خبر دی میں نے ساتہہ اوسکے کہ فرمایا تہا حضرت نے پس شکر کیا اللہ کا عثمان نے پہر کہا اللہ سے مدد چاہا گیا ہے یہہ حدیث بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی جیسے بلوی اور بلا کے ساتہہ شہادت ہوئی ظاہر و باہر ہے بارہویں پیشین گوئی عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيَأْتِي مَلِكٌ مِنْ مُلُوْكِ الْعَجَمِ يَظْهَرُ عَلَى الْمَدَائِنِ كُلِّهَا إِلَّا دِمَشْقَ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان سے کہا اونہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہوں سے پس غالب ہوگا تمام شہروں پر سوای دمشق کے نقل کیا اس حدیث کو ابو داود نے اور یہہ امیر تیمور کی خبر تہی اور یہہ بادشاہ سوای دمشق کے اور تمام شہروں پر اکثر ملک کے غالب تہا واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم۔

## دوسرا باب کلام مجید کے بیان مین

**پہلی فصل** اس بیان مین کہ محمد عربی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تنہا کلام الہی نازل ہوگا اور وہ قرآن شریف ہی دلیل اول بشارت مصطفائیہ زبور کی دسوین اور گیارہوین ورس مین ہی خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو سلع کی بسنے والی ایک گیت گاوے نئے گیت یعنی کلام الہی ہے اور زبور کا ترجمہ گیت کے ساتھ بیبل مین کرتی ہین اور نیا گیت قرآن شریف جو صاحب بشارت پر نازل ہوا دوسری دلیل بشارت بیت العتیق ہے کہ تیرہوین ورس مین ہے اور تیری سب فرزند ہی خداوند سے تعلیم پاوینگی خطاب کعبہ شریف کو ہے اور فرزندان کعبہ شریف آل اسماعیل ذبیح اللہ اور انکی تعلیم قرآن سے ہی ہوئی

**دوسری فصل** اس بیان مین کہ قرآن شریف مثل توریت کی الواح پر لکھا ہوا نازل نہوگا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر اولا نازل ہوگا اور بواسطہ زبان نبوی امت کو پہنچیگا بشارت استثنا ورس ۱۸ مین اونکے لئے اونکی بہائیون مین سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے موہنہ مین ڈالونگا اور اپنا کلام قرآن مجید کلام اللہ ہے اور موہنہ مین ڈالنے سے یہی مطلب ہی کہ اولا قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آپ کو اونہین کلمات اور نظم سے محفوظ رہے اور آپ اپنی زبان مبارک سے امت کو پہونچاتے

**تیسری فصل** اس بیان مین کہ قرآن شریف ایک مرتبہ ہی پورا نازل نہوجایگا بلکہ تہوڑا تہوڑا نازل ہوگا اور وہ بھی ایک جگہ نہین بلکہ ازمنہ متعددہ اور مقامات مختلف مین نازل ہوگا بشارت یسعیاہ ورس ۹ وہ کسکو دانش سکہاویگا اور کسکو وعظ کرکے سمجہاویگا اونکو جنکا دودھ چھڑایا گیا جو چھاتیون سے جدا کئے گئے کیونکہ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تہوڑا یہان تہوڑا وہان ۱۱ کیونکہ وہ وحشی کی ہکلائے ہوئے ہونٹھون اور

اپنی ہی زبان سے اس گروہ کی ساتھ باتین کریگا ۱۲ - اور اون سے اوسنی کہا یہہ
وہ آرام ہے جسکو تم اونکو جو تھکے ہوئے ہین آرام دیجو اور یہہ چین کی حالت ہے پر وی شنوا
نہوی ۱۳ - سو خدا اونکا کلام اوسنی یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون
پر قانون تہوڑا یہان تہوڑا وہان تاکہ وی چلے جاوین اور پیچہا رکہی گرین اور شکست
کہاوین اور دام مین پہنسین اور گرفتار ہووین یہہ بشارت قرآن شریف کی نقل کیجہ
اور خبر اس بات کی ہی کہ قرآن شریف سورہ سورہ اور آیت آیت ہوکر نازل ہوگا اور دفعہ
واحدہ مین نازل نہوگا اور آیہ کریمہ قُلْ اٰمِنُوْا بِہٖ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِہٖ
اِذَا یُتْلٰی عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّیَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ
وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا مین اسی بشارت کی طرف اشارہ ہی اور اہل علم اسی بشارت سے
جانتی تہی کہ قرآن شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دفعہ واحدہ مین نازل نہوگا
بلکہ ٹکری ٹکری ہوکر نازل ہوگا اور پیدایش کی سولہوین باب مین بہ نسبت اسماعیل
علیہ السلام کی مذکور ہے وہ وحشی آدمی ہوگا اور زبان اسماعیل ذبیح اللہ عربی
تہی پس قرآن شریف کی عربی زبان مین نازل ہونیکی اس بشارت مین خبر ہی چہٹی فصل اس بیان مین کہ قرآن شریف
کا شروع بسم اللہ کی ساتھہ ہوگا بشارت بیت العتیق کہ اس پہاڑ تو جاتی رہین اور کوہ ٹلجاوین پر میری مہربانی جو
تجہہ پر ہے کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کریگا خداوند جو تیرا رحم
کرنیوالا ہے یون فرماتا ہے درس ۱۳ - اور تیری سب فرزند ہی خداوند سے
تعلیم پاوین گے یہہ خطاب کعبہ معظمہ کو ہی اور صریح ہے کہ اللہ تعالیٰ پر رحم کریگا
اور کلام مجید تیری فرزندون کی تعلیم کے واسطے نازل ہوگا پس شروع مین اوسکی
بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو تو مناسب ہے پانچوین فصل اس بیان مین کہ
قرآن شریف مین نسخ احکام بھی ہوگا بشارت شعیا درس ۱۳ - پر خداوند
کا کلام اون سے یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون

تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں تاکہ وے چلی جاویں اور پچھاڑی گریں اور شکست کھاویں اور دام میں پھنسیں اور گرفتار ہو ویں اس ورس سے صاف ظاہر ہے کہ کلام مجید کو کئی مرتبہ نازل فرما کر پورا کریں گے اوسکا فایدہ یہہ ہوگا کہ کفار گرفتار ہو ویں اور اوسکی صورت یہہ ہوئی کہ ضعف اسلام میں آیہ کریمہ لکم دینکم ولی دین نازل ہوا اور بعد قوت اسلام میں واقتلوا المشرکین کافۃ کما یقاتلونکم کافۃ نازل ہوا اور اسیکا نام نسخ ہے چھٹی فصل اس بیان میں کہ قرآن مجید میں آیہ کریمہ قل ان کانت لکم الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین ہوگی اور اسکی دلیل یہہ ہے کہ بشارت تنزیلیہ کو ورسوں مذکورہ کے بعد یہہ ورس ہیں ورس ۲۱ ایسا کرتے ہے بازار میں جو اس گروہ برگزیدہ وسلم میں ہی حکمرا کرتی ہو خداوند کا کلام سفر الساسہ تم کہا کرتے ہو کہ ہمنے موت سے عہد باندھا اور عالم غیب سے پیمان کیا جب وہ مہلک تازیانہ بیچ سے ہو کے چلیگا وہ ہم پر نہ پڑیگا کہ ہم نے جھوٹ کو اپنی پناہ کیا ہے اور دروغگوئی کی آڑ میں اپنی تئیں چھپایا ہے باوجود ان کے خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہے دیکھو میں صیہون میں بنیاد کیلیے ایک پتھر رکھونگا ایک مہنگا کونا ایک مضبوط نیو والا پتھر کہ او پر جو ایمان لاوے اُتاولی نکریگا ورس ۱۸ اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا ٹوٹیگا ان ورسوں میں ذکر اس کا ہے کہ ای ہو وہ جو تم دعوی اس امر کا کرتے ہو کہ دار آخرۃ تمہارے واسطے ہے اور عالم غیب سے ہم نے عہد باندھا ہے یہہ عہد اور دعوی تمہارا زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ٹوٹیگا اور تم سے کہا جاویگا کہ تم اگر سچے ہو تو تمنائے موت کرو اور تم نکرو گے مگر تنزیل کلام مجید کے ساتھ ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے

کہ بواسطہ قرآن شریف کے اس عشق یہود کا نقض ہوگا اور اسمین یہہ کریمہ قُلْ اِنْ کَانَتْ لَکُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ الایۃ نازل ہوگے چنانچہ یہہ آیۃ نازل ہوئی اور کسی یہودی نے تمنائے موت نکی اور اگر کرتے تو ہلاک ہوتی اسلیئے فرمایا وَلَنْ یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا الایۃ

## تیسرا باب کعبہ شریف کے بیان مین

اور اس باب مین کئی فصل ہین پہلی فصل اس بیان مین کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام القبلتین ہوئے اور کعبہ شریف کیطرف کو تو آپ نماز قائم کیا ہی کرینگے اور وہ آپکا اور آپکی امت کا ہمیشہ کے لئے قبلہ ہوگا مگر کچھ زمانہ تک آپ مسجد اقصی قبلہ بنی اسرائیل کی طرف کو نماز قائم فرماینگے اور اتنی مدت تک وہ آپکا قبلہ رہیگا اور دلیل اس دعوی کی یہہ ہے کہ غزل الغزلات کے پانچوین باب مین ہے ای یروسلم کی بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائے تم اسے کہیو کہ مین عشق کی بیمار ہون مسجد الحرام کی زبان سے یہہ عبارت حضرت سلیمان علی نبینا علیہ السلام نے ارشاد فرمائی ہے اور مخاطب مسجد اقصی ہے اور محبوب کعبہ شریف محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور بنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یروسلم کی بیٹیون سے یعنی ان عبادتخانون سے جو اوسکی طرف کو بنی ہوئی تہی اوسکی طرف کو نماز پڑھتے ہی اور سولہ مہینے تک مدینہ منورہ مین ہوئکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصی کی طرف نماز پڑھی تہی اور اس مدت تک وہی قبلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا اور بعد اوسکے یہہ حکم منسوخ ہوا اور آپ اپنی عاشق کی طرف متوجہ ہوگئے اور عشق کعبہ معظمہ نے قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اثر کیا اور آپکو ایسا عاشق بنایا کہ آیہ کریمہ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ اس امر کو بیان فرماتی ہے

دوسری فصل اس بیان مین کہ کعبہ شریف ہی قبلہ دائمی انحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم اور انکی امت کا ہوگا صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام بشارت دینے
باب ۵۴ ای بانجہ تو جو نہین جنتی تہی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہین ہوتی
تہی بلند آواز سے گا اور خوشی سے چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چہوڑی
ہوئی کی اولاد خصم والی کی اولاد سی زیادہ ہین ۲ اپنی خیمی کی مقام کو بڑہا دے اور
ہان اپنی مسکنون کی پردی پہیلا دے مت کر اپنی ڈوریان لمبی اور اپنی میخین
مضبوط کر ۳ اسلئے کہ تو داہنی اور بائین طرف بڑہیگی اور تیری نسل قومون
کی وارث ہوگی اور اوجاڑ شہرون کو بسادیگی ۴ مت ڈر کہ تو پشیمان نہوگی تو اپنی جوانی کا ننگ بہول
جائیگی اور اپنی بیوہ گی کا عار پہر یاد نکریگی ۵ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اسکا نام
رب الافواج ہے اور تیرا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس ہے وہ تو ساری
زمین کا خدا کہلائیگا ۶ کیونکہ تیرا خدا کہتا ہے کہ خداوند نے تجہے طلاق کی
ہوئی عورت اور دل آزردہ عورت سے ہو اور جوانی مین ایک جورو کی مانند
جو رد کی گئی ہو پہر بلایا ہے ۷ مین نے ایکدم کے لئے تجہے چہوڑ دیا لیکن اب مین
بہت سی مہربانیون کے ساتہ تجہے سمیٹ لونگا ۸ قہر کی شدت کی حال مین مین نے
اپنا موہنہ تجہسے ایک لحظہ چہپایا پر اب مین ابدی عنایت سے تجہ پر رحم کرونگا
خداوند تیرا بچانیوالا یون فرماتا ہے ۹ کہ میرے اگی نوح کی پانی کا سا معاملہ
ہی کہ جسطرح مین نے قسم کہائی تہی کہ پہر زمین پر نوح کا سا طوفان
کبہی نہ آویگا اسیطرح اب مین نے قسم کہائی کہ مین تجہہ سے پہر کبہی آزردہ نہونگا
اور تجہکو نہ جہڑکونگا ۱۰ پہاڑ تو جاتی رہین اور کوہ ٹل جائین پہ میری مہربانی
جو تجہہ پر ہے وہ کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نکریگا خداوند
جو تیرا رحم کرنیوالا ہے یون فرماتا ہے ۱۱ ای تو جو آزردہ خاطر ہے اور آندہی

کی ماری اچھالی ہوئی ہی اور تسلی سے محروم ہی دیکھ میں تیرے پتھرونکو سرمے
میں بٹھاؤنگا اور تیری بنیاد نیلموں سے ڈالونگا ١٢ میں تیری کھڑکیوں کو
لعلوں سے اور تیرے پھاٹکوں کو چمکتے ہوئے جواہر سے اور تیرے سارے احاطے
بیش قیمت پتھروں سے بناؤنگا ١٣ اور تیرے سب فرزند خداوند سے تعلیم
پاوینگے اور تیرے فرزندوں کی سلامتی کامل ہوگی ١٤ اور تو راستبازی سے پایدار
ہو جائیگی اور تو ظلم سے دور رہیگی اور گھبراہٹ سے کہ وہ تیرے قریب نہ آویگی ١٥
ممکن ہے کہ وے کبھی آویں پر میری جانب سے نہیں جو تیرے خلاف جمع ہوں وے
انہونکو چھوڑکے تیری طرف آوینگے ١٦ دیکھ میں نے لوہار کو پیدا کیا ہی جو کوئلے
آگ میں ڈالکے دھونکتا ہی اور اپنے کام کے لیے ہتھیار نکالتا ہی اور غارتگر کو خراب
کرنیکے لیے پیدا کرتا کوئی ہتھیار جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آویگا اور جو زبان عدالت
میں تجھپر چلیگی تو اسے مجرم کریگی انتہے ۔ ورمن اقوله ارے بانجھ بعد بنا ری
کعبہ شریف کے کوئی رسول اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی آل ابراہیم
علیہ السلام سی مکہ معظمہ میں مبعوث نہیں ہوا اس سبب سی کعبہ شریف کو بانجھ فرمایا اور
مسجد اقصی کی بانی کی آل سی موسی و عیسی علی نبینا و علیہما السلام بہتیرے رسول ہوئی
ہیں اور ہزاروں پیامبر ہوئی قوله خوشی سی چلا اور وجد کر کیگا الخ جس وقت پیدا ہوئی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی کعبہ شریف خوشی سی چلا اٹھا اور چاروں گوشوں
کعبہ شریف سی آواز آئی قد جاءکم رسول من انفسکم یعنی آیا
تمہاری طرف ایک رسول تم میں سے اور قریش اس آواز سی بہت گھبرا گئی تھی قوله کیونکہ
خداوند فرماتا ہی کہ بیکس چھوڑی ہوئی اولاد خصم والی اولاد سے زیادہ ہی سو
کعبہ شریف کی اولاد امت محمدیہ ہی اور امت محمدیہ کی زیادتی امت موسوی اور
عیسوی سی ظاہر ہی اسلئے کہ حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کی امت

بنی اسرائیل تھی اور رسالت موسوی اور عیسوی خاص بنی اسرائیل کی لئی تھی اور رسالت
محمدی ثقلین کی واسطے ہی اور پھر دونوں شریعتیں منسوخ ہو گئیں یہاں اور شریعت
احمدی باقی ہی اور منسوخ ہونی سے پہلی کبھی امتہ محمدیہ سے انہیں شریعتیں اور
لی کس کعبہ شریف کو فرمایا اور جسم والی مسجد آئی تھی کہ اسوقت قبلہ انبیاء علیہم السلام
نہی تھا ورس ۳۱- اپنی خیمی کی مقام کو بڑھا دی الحج تا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مسجد الحرام فقط اتنی ہی تھی جس جگہ آپ طواف کرتی ہیں اور اسی مطاف بولتی ہیں
اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قریش کے مکانات خرید ہو مسجد میں شامل ہوے اور
مسجد نبی اپنی خیمی کی مقام کو بڑھایا اور مسجد الحرام اتنی ہو گئی کہ اب موجود ہی اصل مسجد سے
بیسیوں حصے زیادہ ہو گئی ہی اور اس ورس میں پاس ہو زیادہ ہونی مسجد الحرام کا بیان ہی اور اشارہ
اس طرف ہی کہ جسقدر مسجد الحرام زیادہ ہو جاوی مگر وہ اصل مسجد کی حکم میں ہی اور نیز
پہلی جو حج خانہ کعبہ کرتی ہی وہ فقط عرب تھی لیکن تمام عالم حاجی ہو گیا ہے اور کعبہ
قبلہ عالم ہو گیا ہی ورس ۳ تو دا ہنے اور بائیں طرف بڑھیگی اور تیری نسل قوموں کی
وارث ہو گئی مسجد الحرام بھی داہنی اور بائیں طرف بڑھی امتہ محمدیہ بھی داہنی اور بائیں
زیادہ پہلی انتہائے مشرق اور انتہائے مغرب تک پہونچگئی اور نسل کعبہ شریف امتہ احمدی
آل اسماعیل ذبیح اللہ قوموں کی وارث ہوئی نوشیروانیوں سی ایران اور نصرانیوں
سی شام وراثت میں لی اور اور بہت سی ملکوں کی وارث ہوئی قولہ اور اوجاڑ شہروں
کو بسا دیگی ہزاروں شہر مشرق سے مغرب تک امتہ محمدیہ سی آباد ہیں والحمد للہ علی
ذالک ورس ۴ مت ڈر کہ تو پھر پشیمان نہ ہو گی ست گھبرا کہ تو پھر رسوا نہ ہو گی کہ تو اپنی
جوانی کی ننگ بھول جائیگی اور اپنی بیوگی کا عار پھر یاد نکریگی ۵ کیونکہ تیرا خالق تیرا
شوہر ہے اسکا نام رب الافواج ہی تیرا نجات دینی والا اسرائیل کا قدوس ہے جو
وہ ساری زمین کا خدا کہلا ئیگا کہ خداوند نی تجھی طلاق کی ہوئی عورت اور دل آزردہ

عورت سے تو اوّل زمانی میں ایک جوڑے کی مانند ہو گئی سو پھر بیٹا باپ سے جیسا کہ حضرت
ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے کعبہ شریف کو تعمیر کیا ہے اور حضرت ابراہیم اور
حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق کی اولاد علیہم السلام کی شریعت کو بھی اپنا قبلہ
ٹھہرایا تھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو بیت المقدس کی طرف نماز کا حکم ہوا اور سلیمان
علیہ السلام نے اس کو تیار کیا اسلئے بنی اسرائیل علیہ السلام کا یہ قبلہ قرار پایا اور زمانہ
بنی اسرائیل کی رعایت سے کچھ عرصہ تک مسجد اقصیٰ قبلہ امت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا قرار پایا مگر وہ حکم پھر منسوخ ہوا اور حکم ہو گیا کہ قیام قیامت تک قبلہ جمیع
عالم کا کعبہ شریف ہی رہیگا اور اولیاء و رسولوں کی بھی یہی ہیں اور خالق اللہ عز وجل کو بمنزلہ
شوہر قرار دیا ہے اور محاورات بھی اسی قسم کے ہیں اور کعبہ شریف کو جورو قرار دیا ہے اور
دور جوڑی کی مانند بھی ہے کہ اپنا اور بھی قبلہ پیدا کیا ہے اپنے رسول اپنی ہر ایک کی طرف
بھیجنے شروع کر دئے اور اپنی مخلوق کو اسکی دامن پکڑنے کا حکم دیا اور اسکی طرف نہ
کوئی رسول بھیجا نہ کثرت سے پیامبر اور اب بلائی ہوئی ہو گئی کہ اپنے رسول محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی طرف بھیجا اور تمام دنیا کو اسکی دامن پکڑنے کا حکم دیا اور
پھر شیطان نے بھی اس بات کی خبر دی ہے کہ کسی وقت میں اور کوئی ایسا قبلہ ہوگا بلکہ قیامت تک
ہمیشہ کو قبلہ اور مقصود عالم رہیگا اور جو سوال بنی اسرائیل سے تھے اسی طرف کو نماز میں
پڑھیں گے اور جلد وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا تسلی کعبہ شریف کی بھی ایسی ہی [illegible]
سے جو اوپر جو پانی شہادت سے پہنچی ہے اور بس ؂ میں نے الگ کعبہ کیا ہے مجھے ہمیشہ العزت
اس میں بہت سے ہیں ہمسایوں کے ساتھ مجھے ہمیشہ لگاہ قہر کی شدت کی حالت میں حضرت
گویا میں مجھے ہی ایسا محفوظ جیسا ہے اب میں ابدی عنایت سے تجھ پر رحم کروں گا خداوند
تیرا بچانیوالا یوں فرماتا ہے کہ میری آگے یہ نوح کے پانی کا سا معاملہ ہے جس طرح میں نے
قسم کھائی ہے کہ پھر زمین پر نوح کا سا طوفان کبھی نہ لاؤنگا اسی طرح اب میں نے

قسم کہائی کہ مین تجہسی پہر کبہی آزردہ نہونگا اور تجہکو نہ گہرکونگا پہاڑ تو جاوین زمین اور
کوہل جاوین پر میری مہربانی جو تجہپر ہی کبہی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش
نکریگا خداوند جو تجہپر رحم کرنیوالا ہی یون فرماتا ہی تیسیہی ذکر غزوات مین بیان ہو لیا
ہی کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خواص مینسے صحف النبیین سی
ایک یہہ امر بہی تہا کہ حرم محترم مین ایک مرتبہ اپکی لیئے قتال حلال ہوا اور حرم مین
قتال واقع ہوا اور بعد اوسکی ہمیشہ کی پہلی حرمت تہی ویسی ہی حرمت پہر ثابت ہو گئی
اسی امر کا ان درسون مین بیان ہی اور یہہ بیان وغیرہ کا کعبہ شریف کا جو بنانیکے
وقت شاید کہنی کہ یہہ عجب بنا دیا اور تیار ہوا کہ پہلی ہی بی عزتی اور بی حرمتی کی اور
دفعیہ اسکا اس طور پر فرمایا ہی جیسکہ زمانہ نوح علیہ السلام مین بسبب شامت کفار سے
ظہور صعوبت قہاریت ہوا اور تمام عالم کو ڈبو دیا تہا اور تیری جگہہ بہی پانی بہر گیا تہا ایسی
ہی اس وقت مین بسبب سزای تکلیف تیری رسول کی اور شامت کفار فجار کی
بی حرمتی ایکدم کی لیئے ہوئی اور یہہ اس بی حرمتی کی ساتہہ تجہی انجاس اصنام سے
پاک کردیا گیا جیسکہ قسم کہائی گئی ہی کہ نوح کا سا طوفان پہر کبہی زمین پر نہ اویگا ایسی
ہی قسم کہائی گئی کہ تیری حرمت پہر کبہی زایل نہوگی اور تجہہ مین پہر کسیکو قتال حلال
نہین ہوگا اور تیری رسول نی یہہ حکم حجۃ الوداع مین سنا دیا ورس ۱۱ - ای توجو آزردہ
خاطر ہی اور تسلی سی محروم ہی دیکہہ کہ مین تیری پتہرون کو سرمے سی لگاؤنگا اور
تیری بنیاد نیلمون سی ڈالونگا ۱۲ اور مین تیری فصیلون کو لعلون سی اور تیری پہاٹکونکو
چمکتی ہوئی جواہر سی اور تیری ساری احاطی بیش قیمت پتہرون سی بناؤنگا سو زمانہ ابراہیم
سی تا زمانہ سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کی گرد مکانات
حرم محترم اور چار دیواری مسجد الحرام بہی نہ تہی بلکہ کعبہ شریف کی قریب ادہر اودہر
تشبیہ کی بعض مکانات تہی مگر بعد زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اوسکی اوپر بنا ہوئی

ریتی تهی اور پهر یہ تعمیر مسجد شریف ایسی هوئی کہ خوبی اوسکی بیان مین نہین اسکتی چونکہ
تواریخ کا مختصر مین بهی جب کثرت هوئی مسلمانون کی زمانہ خلافت عمر ابن الخطاب
رضی الله عنه مین اور مسلمان سی المسجد الحرام مین نہ سماسکی اور مسجد کی گهر تنگ هوگئی تهی شہر ها
کی مکانون سی اور ایسکی گرد کیا احاطہ وغیرہ نہ تها پس عمر رضی الله عنه نی تجویز کی کہ
مسجد بڑی چاهیی اور قریش کی مکانات خرید کر اور ڈہا کر مسجد مین داخل کی اور
بعضی قریشیون نی مکانون کی بیچنی سی انکار کیا تو اون سی زبردستی لیکر مسجد مین
داخل کی اور اونکی قیمت بیچ چار آدمیون کی مقرر کی وہی کعبہ شریف مین رکہی اور
گهر والون نی جاکر یہ قیمت لی پس ایسی دیوارونکی بنانی کا حکم دیا جو قد آدم سی
کم هون اور چارون طرف یہ دیوار تیار هوئین اور اون پر چراغ روشن هوتی تهی
اور اس دیوار مین دروازی پہلی دروازونکی سامنی بنائی گئی تهی اور یہ تعمیر سترہ
سن هجری مین هوئی پهر جب از حد زیادتی هوئی مسلمانون کی زمانہ مین حضرت
عثمان رضی الله عنه کی خلافت کی پهر زیادہ کیا مسجد کو حضرت عثمان نی اور قریش
کی گهر خرید کر مسجد مین کی اور جسنی انکار کیا اوسی قید کا حکم دیا اور یہ زیادتی سنہ
چهبیس هجری نبوی صلی الله علیه وسلم مین هوئی اور دالان مسجد مین پہلی مرتبہ حضرت
عثمان رضی الله عنه نی اس دفعہ کی زیادتی مین بنائی پهر زیادہ کیا مسجد الحرام کو عبد الله
بن الزبیر رضی الله عنهما نی اور قریش کی گهر خرید کر اوسمین داخل کی یہ تعمیر صحابہ
نبوی صلی الله علیه وسلم کا بیان هی اور ثانی اول انهین سی وہ هین جنکی شان مین
زبان وحی ترجمان سی وارد هوئی لو کان نبیا بعدی لکان عمر اور یہ تجویز
زیادتی مسجد بهی انهین امور حسنہ سی تهی جو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی الله عنه
کی قلب مبارک ملہم غیب سی ریزان تهی اور اب اور سلاطین اهل اسلام کی تعمیر کا ذکر
هی پهر تعمیر کیا اوسکو عبد الملک بن مروان نی اور بلند کیا اوسکی دیوارونکو اور

اور چھت اسکی سال کی ڈالی اور سر ستون کی سر پر پچاس مثقال سونا لگایا اور عمدہ تعمیر کی
اور پھر ولید بن عبد الملک نے تمام عمارت گرا کر پھر از سر نو تعمیر کی اور یہہ تعمیر محکم اور مضبوط
تھی عبد الملک کی تعمیر سے یہانتک تعمیر سلاطین مروانیہ کا بیان ہوا اب سلاطین
عباسی کی تعمیر کا بیان ہی اور سنہ ایکسو اکسٹھ ہجری میں حکم کیا ابو جعفر منصور
عباسی نی واسطے زیادہ کرنی مسجد کی قریش کے مکانات خرید کر کر بیس زیادہ
کی گئی مسجد رکن شامی کی طرف جو قریب ہی دار الندوہ یعنی مصلی حنفی کی اور زیادہ
کیا اسکی اسفل میں ایک مینارہ تک کہ باب بنی سہم میں ہی اور جنوبی طرف میں رو کی
درستی کچھ نہ ہو سکا اسکو ولید نی جو رائگ زیاد حارثی متولی عمارت نی زیادتی کی
اپنی مسجد میں اور امیر المومنین عبد اللہ نی بھی زیادتی کی مسجد الحرام میں اور تجدید
کی مسجد الحرام کی اور قریش کی مکانات خرید کر کر مسعی کی طرف سی اور منہدم
کر کی مسجد میں داخل کیا اور یہہ مکانات بحساب فی دیگر گز یکبیس دینار کی خرید
تھی اور ازرق کی ایک مکان تی اٹھارہ ہزار کو خریدی تھی اور خراعیہ کے
مکان کی اڑتالیس ہزار دینار میں دیکر مسجد میں داخل کیا اور اسی عبد اللہ مہدی
نی سنگ مرمر کی ستون مصر سی منگوائی اور مسجد میں لگوائی اور زمانہ عباسیہ میں مسجد
الحرام کی بہت [illegible] اور رباطین اور مدرسی کعبہ شریف کی گرد
بہت بنائی گئی یہہ بیان تعمیر حرم محترم کا تھا اور یہہ قصہ جیسی بیان آئی تھا [illegible]
[illegible] اصدق من اللہ [illegible] اور تیری فرزند یعنی خداوند تعالیٰ [illegible]
یہہ قرآن محترم کی نزول کا ابتدا ہوا اور تیری فرزندون کی سلامتی کا
عہد کیا کوئی شخص کیسا ہی صاحب سلطنت و حکومت کیوں نہو تمام اسکی
کو جو فرزندان تیری [illegible] ہلاک نکر سکیگا اور تیری بخت و منبع جیسا کہ فرزندان
مسجد اقصی میں ہوا بیان نہوگا کیونکہ رحمۃ العالمین ہے اور دجال بھی حرم

مین داخل نہوگا درس ۴ اور استواری اسکی پایداری جو عبادت کی تو خلقت و در رسیگا
کہ نہ در مکی اور کہیں بہت سی کہ وہ تیری قریب نہ آوینگے ممکن ہے کہ وہی کبھی الٹی ہون
پہر تو کہیں نہین جو کوئی تیری برخلاف جمع ہوئی وہی اپنے کو تیری لیئے تیری طرف
اندیشے استواری کعبہ شریف کی ہیں کہ فرزندان کعبہ شریف راست گو ہین اور
الحمد للہ کہ سب فرزندان کعبہ شریف راست گو ہین اور وہ اور در وغگو فرزندان کعبہ شریف
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہین اسکی سچے ہین اور اور اسکی خلافت کہتے ہین اور خطا
پر ہین اور کعبہ شریف پہ کبھی ایسا کبھی نہ ہوگی یعنی بعد قصہ اصحاب فیل اور وہ بھی تو
ہلاک ہی ہوئی اور سترھوین درس مین حضرت عبد اللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہما
کی شہادت کا بیان ہی اور آگے ختم باب تک اسی امر کا بیان ہی کہ قبل قیامت کوئی
کعبہ شریف کو منہدم نکر سکیگا اور حمایت خداوند کی بندون کی سیرا شے اور اونکا
راستبازی جیسی ہی اس امر کی پیشین گوئی ہی کہ مکہ معظمہ مین قیامت تک مسلمانون
کی ہی حکومت رہیگی اور اس بشارت کی جملہ تو پہر پشیمان نہوگی ہی استقلال دائمی کعبہ
شریف کا ثابت ہی دوسری دلیل بشارت طلوع جلال الہی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام
باب ۶۰ اوٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور خداوند کی جلال نے تجھ پر طلوع
کیا ہی ۲ کہ دیکھ تاریکی زمین پر چھائیگی اور تیرگی قومون پر لیکن خداوند تجھ پر طالع ہوگا
اور اوسکا جلال تجھ پر نمود ہوگا ۳ اور قومین تیری روشنی مین اور بادشاہان تیری
طلوع کی تجلی مین چلینگی ۴ اپنی آنکھیں اوٹھا کر چارون طرف دیکھ وی سب کی
سب اکٹھی ہوتی ہین وی تیرے پاس آتی ہین تیرے بیٹے دور سے آوینگے اور تیری
بیٹیان گود مین اوٹھائی جاوینگی ۵ تب تو دیکھیگی اور تیرا دل اوچھلیگا اور کشادہ
ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پہریگی اور قومون کی دولت تیری
پاس فراہم ہوگی ۶ اونٹون کی کثرت تجھے آکے چھپا لیگی مدیان اور عیفہ کی

جوان اونٹنیان وی سب جو سبا سی ہین آوینگی وی سونا اور لبان لاوینگی اور خداوند کی تعریفات
کی بشارتین سناوینگی ۷ قیدار کی ساری بھیڑین تیری پاس جمع ہونگی نبایوت کی مینڈھی تیری
خدمت مین حاضر ہونگی وی میری منظوری کی واسطی میری مذبح پر چڑھائی جاوینگی اور
مین اپنی شوکت کی گھر کو بزرگی دونگا ۸ یی کون ہین جو بدلی کیطرح اور جیسی آتی ہین اور
کبوترون کی مانند اپنی کابک کیطرف ۹ یقیناً بحری ممالک میری راہ تکینگی اور ترسیس
کی جہاز پہلی آوینگی تا کہ تیری بیٹونکو اونکی روپی اور سونی سمیت دور سی خداوند تیری خدا
اسرائیل کی قدوس کی نام کی لیی لاوین کیونکہ اوسنی تجھی بزرگی دی ہی ۱۰ اور اجنبیونکی
بیتی بھی تیری دیوارین اوٹھاوینگی اور آن کی بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگی اگرچہ
مین نی اپنی قہر سی تجھی مارا پر اپنی مہربانیون سی تجھپر رحم کرونگا ۱۱ اور تیری پھاٹکین نت
کھلی رہینگی وی دن رات کبھی بند نہونگی تا کہ قومون کی دولت تیری پاس لاوین
اور اون کی بادشاہونکو دھوم دھام کی ساتھ ۱۲ کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمتگذاری
نکریگی ہان وی قومین ایک لخت ہلاک کی جاوینگی ۱۳ لبنان کا جلال تجھپاس آویگا
سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتھ تاکہ مین اپنی مقدس مکان کو آراستہ کرون اور
اپنی پانوکی کرسیکو رونق بخشون ۱۴ اور تیری غارتگرون کی بیٹی بھی تیری آگی جھکی ہوی
آوینگی ہان وی سب جنہون نی تیری تحقیر کی تیری پانون پر گرینگی اور وی خداوند کا
شہر اسرائیل کی قدوس کا صیہون تیرا نام رکھینگی ۱۵ اوسکی بدلی کہ تو ترک کی گئی
اور تجھسی نفرت ہوی ایسا کہ کسی آدمی نی تیری طرف گذر نکیا تجھی شرافت ابدی
اور پشت در پشت کی لوگون کا سرور بناونگا ۱۶ تو قومون کا دودھ بھی چوسیگی
ہان بادشاہونکی چھاتی چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا اور مین یعقوب
کا قادر تیرا چھڑانیوالا ہون ۱۷ مین پیتل کی بدلی سونا لاونگا اور لوہی کی بدلے
روپا اور لکڑی کی بدلی پیتل اور پتھرون کی بدلی لوہا اور مین تیری حاکمون کو سلامتی اور

اور تیری عاملوں کو صداقت بنا دونگا ۱۸۔ آگی کو تیری سرزمین مین ظلم کی داد کبھی
نرسنی جائیگی لوٹ نہ تیری سرحدون مین خرابی یا بربادی کی تو اپنی دیوارون کا نام
نجات اور اپنی دروازون کا نام ستودگی رکھیگی ۱۹۔ آگی کو تیری روشنی دن کو
سورج سی اور راتکو تیری چاندنی چاند سی نہوگی ملکہ خداوند تیرا ابدی نور اور تیرا خدا
تیرا جلال ہوگا تیرا سورج پہر کبھی نہ ڈہلیگا اور تیری چاند کا زوال نہوگا کیونکہ خداوند
تیرا ابدی نور ہوگا اور تیری ماتم کی دن آخر ہوجاینگے ۲۱۔ اور تیری سب لوگ
راستباز ہونگی وی ہمیشہ ابد تک سرزمین کی وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور
میری ہاتہ کی کاریگری ٹہرینگی تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو ۲۲۔ ایک چہوٹی سی ایک ہزار
ہوجائیگی اور ایک حقیر سی ایک قوی گروہ ہوگی مین خداوند اوسکی ہمین وقت مین یہہ سب
کچہہ جلد کرونگا مثل ورس اٹہہ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی کعبہ معظمہ کو خطاب ہی اور
سید الناس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت ایک نور ظاہر ہوا جس سے بصری شام
کی محل آپکی والدہ ماجدہ نی دیکہی تہی اور جیسی روشنی باطنی کعبہ شریف کو مثل قبلہ ہونی
تمام عالم کے اور مثل پاک ہونی دامن کعبہ شریف کی بتون کی نجاست سی ای غیر ذالک
بوجود باجود سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی ایسی ہی روشنی
ظاہری بہی حاصل ہوئی اب کئی ہزار قندیل حرم محترم مین ہر شب کو روشن ہوتی ہین
اور ایسی روشنی کی رونق ہوتی ہے کہ بیان مین نہین آسکتی ورس ۲ دیکہہ تاریکی زمین
پر چہا گئی اور تیرگی قومون پر لیکن خداوند تجہہ پر طالع ہوگا اس ورس مین زمانہ بعثت
نور الہی کو کعبہ شریف سی فرمایا ہی یعنی جسوقت نبی تمام عالم بمرض شرک و کفر مین گرفتار
تہا اور یہ بیان حق پر بعض اہل کتاب سی ہی تہی اور یہہ مضمون حدیث شریف مین وارد
ہوا ہی ورس ۳۔ اور قومین تیری روشنی مین اور شاہان تیری طلوع کی تجلی
جلینگی اس ورس کی پہلی جملی مین اس امر کا بیان ہے کہ جسوقت نور الہی جسوقت

اسوقت اور شریعتین منسوخ ہوجاوینگی اور قومین تیری روشنی مین چلینگی یعنی
تیری نور سے نور حاصل کرینگی اور دوسرا جملہ اسکو بیان فرماتی ہی کہ امت محمدیہ مین
فقط غیر ما ہم نہ ہونگی بلکہ اس روشنی الہی سے شاہان زمین بھی بہرہ ور ہونگی اور شاہ
بادشاہ تیری خادم ہونگی اور اپنا لقب خادم الحرمین الشریفین رکہینگی حققطلق کتب مراۃ
الی یوم الفوادورس ۴۔ اپنی انکہین اوٹھا کر چارون طرف نگاہ کر وہ سب کی سب اکٹھی
ہوتی ہین وی تجہہ پاس آتی ہین تیری بیٹی دور سی آوینگی اور تیری بیٹیان گود مین
اوٹھائی جاوینگی یہہ بیان صحیح ہی اور چارون طرف سی حجاج مثل جانوران پرندکے
شریف اوڑتی چلی جاتی ہین اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اتنی کثرت
کہان ہوتی تہی ورس ۵ تب تو دیکہیگی اور روشن ہوگی ہان تیرا دل اوچہلیگا اور
کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پہریگی اور قومون کی دولت تیری
پاس فراہم ہوگی الخ اس ورس مین بیان ہی کہ جسوقت حجاج تیری
کی لئی چارون طرف سی آوینگی اوسوقت مین خلافت تیری آل کی ہوگی اور اولاد
تیری اولاد کی پاس اوسوقت مین اکٹھی ہوگی اور ایسی ہی ہوا اللہ ظہور مین آیا کثرت
حجاج کی خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سی شروع ہوئی اور روز
بروز ترقی پہ ہوتی رہی ورس ۶۔ اونٹون کی کثرت سی تجہہ کو چھپا لینگی مدیان
اور عیفہ کی جوان اونٹ وی سب جو سبا کی ہین آوینگی اور خداوند کی تعریفون
کی بشارتین سناوینگی یعنی کثرت اونٹون کی موسم حج مین حرم محترم مین ہوتی ہی دیکہنی
سی تعلق رکہتی ہی اور ہر طرف سی اونٹون پر حجاج آتی ہین اور بشارت تعریف اللہ
پاک شانہ تلبیہ کو فرمایا ہی واللہ اعلم ورس ۷ قیدار کی ساری بہیڑین تیری پاس
جمع ہونگی نبط کی مینڈہی تیری خدمتگاری مین حاضر ہونگی وی میری منظوری
کی واسطی میری مذبح پر چڑہائی جاوینگی اور مین اپنی شوکت کی گہر کو بزرگی

حق و بیت قربانی وغیرہ کی ذبح کا بیان ہی اور قبلہ اور منبطہ جو حضرت ابراہیم
اسمٰعیل علیہ السلام کی تھی اور قبلہ اسی نا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی
یہاں پر قبلہ میری منظور تھی اسواسطے میری ذبح پر جہان جاوینگے اس ذکر کو یہان
لائی ہی کہ یہان ذبح ہوئی وغیرہ ہوا کہی کہ ذبح الذی وہی سبب اسلئی کہ ابراہیم
اور اسمٰعیل انبیاء علیہما السلام سے دین امتحان ہوا اور انکی بدلی منیٰ یا دین ذبح
ہوتا اور میں انکی شوکت کی لہر کو بڑھی دو دن کا شرب البیت فی جسم قسم کی کتبہ
کو ساتھ نزول آیہ کریمہ قول وجہک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوہکم

**شطرہ** نہ کی عطا فرمائی ہی اطہر من الشمس وابین من الامس ہے کہ کروڑون
جن و بشر اسکی طرف موںہہ کرکے سجدہ وجادہ لاشریک بجالاتی ہین اور ہزارون اوسکے
قربان ہوتی ہین سیکڑون اوسکا دامن پکڑکے رب البیت سی عرض و معروض و مناجات
کرتی ہین ہزارون جانور نام خدا پر ہر سال وہان ذبح ہوتی ہین لاکھون خلق خدا امیر و
غریب وشاہ وفقیر ایک وردی سی حاضر ہین سر کہلی ہین بال بکہری ہوئی ہین چہرہ پر
غبار عاشقانہ پڑا ہوا ہی قربان ہوتی پہرتی ہین مویدالاسلام کی گیارہوین صفحہ کے
حاشیہ پر منشہ کرنے لکہا ہی کعبہ کی عمارت مین جسکو اہل اسلام سب سی زیادہ مقدس
سمجہتی ہین ایلو لکڑی کے ستون لگی ہوئی ہین اور اون ستونون کے بیچ مین چاندیکی
چلمغ ادیزان ہین اور سونی کا پرنالا ہی جس سے تمام چہت کا پانی گرتا ہی تمام دیوارین
باہر کیطرف سیاہ حریر سی ڈہکی ہوئی ہین اور اوسکے پردی مین طلائی دوڑ یان
آراستہ ہین یہ پردہ ہر سال شاہ روم کی طرف سی بدلا جایا کرتا ہی برخست صاحب
جنون نی حال ہین کعبہ معظمہ کی بیان مین ایک کتاب لکہی ہے یہ فقرہ لکہتی ہین ذرہ گاہ
کا نقشہ اوسکی عجیب طرح کی پردی چاندی اور سونی کی افراط چراغون کی روشنی
اور لاکہون آدمیون کا سجدہ ذہن نا گمان اور خیال کی طاقت سے باہر ہی

درس ۸ لی کون ہین جو بدلی کیطرح اڑتی آتی ہین اور نیز کبوتروں کی مانند اپنی
کاپک کیطرف لاکھوں عاشقان الٰہی ہر سال مثل کبوتروں کی اوڑکر حرم محترم
جو اونکی لیئے مثل کاپک کی امن اور حرز مین ہی پہونچتی ہین اور وہان جاکر قمریون کے
مانند اپنی اوقات یاد خدا مین گذارتی ہین اور حرم محترم مین کبوتروں کی بہی کثرت
ہی مدارج النبوت مین ہی بعض سیر کی کتابون مین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
سی روایت ہی کہ خانہ کعبہ کی گرد تین سو ساٹھ بت رکہی تہی اور قبائل عرب اونہین
کی لیئے قربانی وغیرہ کرتی تہی اور تلبیہ مین بہی اونہین شریک کرتی تہی پس خانہ کعبہ
نی جناب باری مین عرض کیا کہ الٰہی میری گرد ان بتونکی کب تک پوجا ہوا کریگی اور
کب تک تیری عبادت میری گرد ہوگی پس اللہ عزوجل نے خانہ کعبہ کی طرف وحی
بہیجی کہ قریب ہی کہ پیدا کرون مین تیری لیئے ایک صاحب نور کو اور بہیجون مین
تیری طرف ایک قوم کہ آوینگی وہ تیری طرف کرگسون کی مانند اور میل کرینگی تیری
طرف جیسا کہ میل کرتا ہی پرندہ اپنی بچون کی طرف اور آواز کرینگے تیری گرد
تلبیہ کی ساتھ درس ۹ یقیناً بحری ممالک میری راہ تکینگی اور ترشیش کے جہاز
پہلی آوینگی کہ تیری بیٹون کو اونکی روپے اور سونے سمیت دور سی خداوند تیرے
خدا اور اسرائیل کے قدوس کی نام کی لیئے لاوین کیونکہ اوسنی تجہے بزرگی دی ہی
ش بحری ممالک راہ تکتی ہین اور ترشیش کسی شہر فارس کا نام ہی اور وہان سی
بہی بوسیلہ دریا بہی حج کو آتی ہین اور حاجی سونا اونکا جہازون مین ہی لدا ہوا آئے
رہتا ہی درس ۱۰ اور اجنبیون کی بیٹے تیری دیوارین اوٹھاوینگی اور اونکی
بادشاہ تیری خدمت گذاری کرینگی سلطنت عثمانیہ کے زمانہ مین
ش دیوارین کعبہ شریف کی صد ہا سی سست ہوگئین تہین پس سلاطین
عثمانیہ کی وقت مین تعمیر ہوئی اور سلاطین عثمانیہ ادام اللہ اقبالہم اجنبی محض

کعبہ شریف ہی ہین نہ اسماعیل اُنکے غلام کی اولاد مین نہ ابراہیم علیہ السلام کی آل ست
مین اور انہین کا لقب خادم الحرمین الشریفین ہے ورس ۸ اگرچہ لوگون نے اپنی قہر سے
تجہی مارا پر اپنی مہربانیون سے تجہپر رحم کرونگا یہہ بیان ہے طلب قتال حرم محترم کا ہے
جو آپ کے لئے ہوئی اور پہر حرمت ابدی ثابت ہوئی ورس ۱۱ اور
تیری پہاٹکین نت کہلی رہینگی وے دن رات کبہی بند نہونگی آسمانی بشارت کلام
الہی کی موافق دن رات حرم شریف کی پہاٹکین کہلی رہتی ہین وے دن رات کبہی
بند نہین ہوتی ہین ومن اصدق من اللہ قیلا اور مسجد نبوی کے دروازے
رات کو بند ہوجاتی ہین ورس ۱۲ کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمتگذاری نکریگی
برباد ہوجاویگی ہان وے قومین ایک لخت ہلاک کی جاوینگی پس یہود خدمتگذار
کعبہ معظمہ نہ تہی ہلاک ہوئی ایسی ہی کو غیروانی بہی خدمتگذار کعبہ معظمہ نہ تہی وہ بہی
ہلاک ہوئی اصحاب فیل عداد کعبہ معظمہ تہی وہ بہی ہلاک ہوئی قرامطی جو خدمتگذار
کعبہ معظمہ نہ تہے وہ بہی ہلاک ہوئی ایسی ہی وہ کہ لوگ خدمتگذار کعبہ معظمہ نہ تہی بلکہ بے ادب
تہی اور سلطان محمود خان مرحوم و مغفور کیوقت مین حرمین پر مسلط ہوگئی تہی ہلاک
ہوئی ورس ۱۳ لبنان کا جلال تجہہ پاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیودار ایکساتہہ
تاکہ مین اپنی مقدس مکان کو آراستہ کرون اور اپنی پانون کی جگہ کو رونق بخشون
پس لبنان ایک پہاڑ شام کا نام ہے اور وہان کی لکڑی شاید اچہی ہوتی ہو اور پہلی حرم
شریف کی تعمیر مین لکڑی بہت صرف ہوئی تہی پہر جب آگ لگ گئی اور بہت سے
ستون بہی اسمین خاک ہوگئی تہی جیسا لداوی کی ہوگئی ہے اور قبلہ عالم ہونا کعبہ
معظمہ کا پانون کی جگہ ہونی پر صاف دال ہے اور در حقیقت یہہ لفظ از قبیل
متشابہات ہی ورس ۱۴ اور تیری غارتگرون کی بیٹی [illegible] جہکی ہوئی
آوینگی ہان وے سب جنہون نے تیری تحقیر کی تیری پانون [illegible] اور [illegible]

اسمٰعیل کی قدوس کا صیہون تیرا نام رکہینگی جس کو تو ہی ہیکل کی غارتگر اصحاب فیل تہی
ارد لشکر یمن سے آیا تہا اور تمام اہل یمن مسلمان ہوئی اور کعبہ شریف کی پانون پر
آپڑی اور الایمان یمان والحکمۃ یمان زبان وحی ترجمان سے اونکو بشارت ملی
ور شاہ حبش نجاشی مسلمان ہوا اور اوسکی انتقال کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی صدہا کوس کے فاصلہ سے اوسکی نماز جنازہ پڑہی اور مدارج النبوت مین لکہا
ہی کہ مکہ معظمہ کی نامون سے صیہون بہی ہی اور اگر یہ تہا تو اب ہوگیا ۱۵ اوسکی
بابلی کی تو ترک کی گئی اور تجہہ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نی تیری طرف گذر
بہی نکیا مین تجہی شرافت دائمی اور زینت درلیشت کی لوگون کا سرور بناؤنگا
مکہ معظمہ مین قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اکمل افراد انسان سے یعنے انبیاء
علیہ السلام کے پیدا نہین ہوا اسلئے فرمایا کہ کسی آدمی نی تیری طرف گذر بہی نکیا
اور شرافت دائمی یہی ہی کہ قبلۂ دائمی ٹہیرا ۱۶ ورس تو قومون کا دودہ بہی
چوسیگی ہان بادشاہونکی چہاتی چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا
بچانیوالا اور مین یعقوب کا قادر تیرا چہڑانیوالا ہون یعنی قومون کی دودہ چوسنے
کی یہہ معنی ہین کہ اور سب شرائع اس وقت مین منسوخ ہوجاتین اور بادشاہون
کا چہاتی چوسنے کی معنی ہین کہ ایسی خدمت کرین جو حق ہوا اور وہانکی رہنیوالون
کو مثل اپنی شیرخوار بچونکی پرورش کرین اور خادم الحرمین الشریفین ادام اللہ اقبالہم
ایسا ہی کرتی ہین ورس ۱۷ مین پیتل کی بدلی سونا لاؤنگا اور لوہی کی بدلی روپا
اور لکڑی کی بدلی پیتل اور پتہرون کی بدلی لوہا اور مین تیری حاکمون کو سلامتی
اور تیری عاملون کو صداقت بناؤنگا اس ورس کی پہلی جملہ مین بیان ہے
کہ حرم محترم مین بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سونیکی بہت کثرت
ہوگئی اور پیتل کے بدلی سونا صرف ہوگا اور ایسا ہی ظہور مین آیا خلاصہ تواریخ
معظمہ مین ہی اور اول جسنے سونا لگایا خانۂ کعبہ پر وہ عبد الملک بن مروان ہی اور

اور اوسنے میزاب رحمت پر سونا لگایا تہا الولید بن عبد الملک نے
چھتیس ہزار دینار پتری خانہ کعبہ کے دروازے اور میزاب رحمت اور کعبہ شریف کے
اندر کے ستونوں پر لگائی اور امین ابن ہارون رشید نے مسلم کے پاس اٹھارہ ہزار
دینار بھیجے اور یہہ مسلم اوسکی طرف سے مکہ معظمہ کا عامل تہا اور حکم دیا کہ انکی سونے کی
پتری بنوا کے خانہ کعبہ کے دروازے پر لگوا دے پس مسلم نے پہلی پتری اوکھڑوا کر اونکے
ساتھ ملا کر اور پتری بنوائی اور دروازے خانہ کعبہ پر لگائی اور میخیں اور دونوں حلقے
اور چوکھٹیں بھی سونے ہی کی لگائی اور خلیفہ متوکل عباسی نے اسحاق سنار کو حکم
دیا کہ تمام گوشہائے خانہ کعبہ کو سونے سے بنادے اور اوسکو سونا بہت سا اس کام کے
واسطے دیا اور مقدار اوسکی اٹھارہ ہزار مثقال تہی پس اوس نے کام کو پورا کیا
اور چوکھٹ کعبہ شریف کی پرانی سال کے ہوگئی تہی اوسکو بھی بدل دیا اور اوسکی
چاندی کی پتری لگوائی اور سترہ ہزار درہم سے مقام ابراہیم کو مجلی کیا اور
المقتدر نے حکم دیا تہا کہ خانہ کعبہ کے اندر کے ستونوں پر سونا لپیٹ دیں پس
ایسا ہی کیا گیا سنہ تین سو دس ہجری نبوی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور پانچ ہزار
دینار درہم جمال بن علی الجواد نے ۵۴۹ سنہ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجے
واسطے لگانے سونے کے پترون کے خانہ کعبہ کے اندر کے ستونوں پر اور منجملہ اونکے
جنہوں نے مجلی کیا خانہ کعبہ کو غسانی ملک مظفر صاحب یمن ہے اور
اوسکا پوتا بھی اونہیں میں سے ہے اور نام اسکا ملک مجاہد ہے اور مجلی کیا ملک
ناصر صاحب مصر نے خانہ کعبہ کو ساتہہ چھتیس ہزار درہم کے اور اوسکی چوکھٹ بھی
مجلی کیا خانہ کعبہ کو اور سنہ ۹۶۱ ہجری نبوی میں سلیمان خان کے حکم سے
چاندی کی پتری چڑہائی گئے اور نیز خلاصہ تواریخ مکہ معظمہ میں ہے روایت کی
گئی ہے کہ جب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے وقت میں مدائن کسریٰ

فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہلال کعبہ شریف کو بھیجی اور وہ خانہ کعبہ کے اندر لٹکائی گئی اور سفاح عباسی نے ایک رکابی سبز بھیجی تھی وہ بھی خانہ کعبہ شریف مین لٹکائی گئی اور مامون رشید نے ایک یاقوت سبز زنجیر طلائی کے ساتھ بھیجا اور موسم حج مین خانہ کعبہ کی دروازی پر اوسی لٹکاتی تھے اور سعد کل عباسی نے ایک کاس طلائی مرصع بھیجا پس لٹکایا گیا وہ بھی کعبہ شریف پر اور اوسمین موتی عمدہ اور یاقوت اور زمرد بیش بہا لگی ہوئی تھی اور معتصم باللہ نے ایک قفل خانہ کعبہ کے واسطے بھیجا تھا اوسمین ہزار مثقال سونا تھا اور جب شاہ سلطان ہوا ۹۵۹ ہجری مین تو اسنے خانہ کے واسطے ایک طوق سونیکا مرصع بھیجا اور اوسمین جواہر بیش بہا لگی ہوئی تھے اور ایک یاقوت بھی اوسنے خانہ کعبہ شریف کے واسطے بھیجا تھا پس لٹکایا گیا وہ کعبہ شریف پر معتضد خلیفہ کی حکم سے اور سوا اسکے نفائس بے شمار تھین اور بادشاہ بھیجتی تھے قندیلین سونیکی واسطے لٹکانی کی کعبہ شریف مین اور جب واقع ہوئی فتنی مکہ مین اور محتاج ہوئی خادم حرم شریف کے لیگئے بعض اون نفائس سے اور کہا گیا اور بھی عادت اونکی کہ جب اون پاس مال ہوتا تو صرف کرتی اوسکو حوائج خانہ کعبہ مین اور محتاج ہوتی تو صرف کرتی اونکو اپنی حاجات اور اخراجات اہل جہاد اور دفع فساد مین ملک شرح کرتی تمام اوقاف اپنی مدرسون اور رباطون مین اور مدرسون کی کتابون مین بھی اونکا معمول تھا یہانتک کہ کہا ایک شیخ نے جب کہ پکڑا گیا وہ اور اوسکی آستین مین سونی کا ٹکڑا تھا خانہ کعبہ کی قندیل کا کہ نہین نفع دیتا زمانہ کعبہ کو لٹکانا اسکا اور نہین ضرر دیتا ہی اوسکو نہ لٹکانا اسکا یہہ تو پہلی مضمون اس درس کی شرح ہوئی رہا دوسرا مضمون اور وہ یہہ ہی کہ تیری جاگہ سلامتی خلق کی باعث ہونگی اور پچہا ہونگی پس اسکا بیان یہہ ہی کہ جاگہ خانہ کعبہ کی اہل ایمان مین جو باعث امن خلق ہین اور پہلی شاہد ہونے نور خدا مصطفٰی اللہ علیہ وسلم تصدیق اکبر مین

ورس ۱۸ آگے کو تیری سرزمین مین ظلم کی آواز سنی نہ جائیگی اور نہ کہ تیری سرحدون
مین خرابی یا بربادی تو اپنی دیوارون کا نام نجات اور اپنی دروازون کا نام ستود کی
رکھینگے تنگ ظلم عظیم ہے اور وہ وہان سے معدوم ہوا اور دیوارین مسجد الحرام
کی نجات مثل دیوارین ہین اونمین اگر قاتل بھی پناہ لے لی تو ہمارے نزدیک اوسکا
وہان سے پکڑنا جائز نہین ہے ورس ۱۹ آگے کو تیری روشنی دن کو سورج سے
اور رات کو تیری چاندنی چاند سے نہ ہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور
تیری ماتم کے دن آخر ہو جائینگے تصدیق کامل اس ورس کی اوسکو نصیب
ہوئی جو مشرف بزیارت خانہ کعبہ ہوا ہو اور قول برخت صاحب کا پہلی منقول ہو چکا
ہے اور بت پرستی کو شریف کی گرد کی موقوف ہونا ماتم خانہ کعبہ کا ختم ہونا ہے
ورس ۲۱ تیری سب لوگ راستباز ہونگی وہی ابد تک سرزمین کی وارث اور میری
لگائی ہوئی ٹہنی اور میری ہاتھ کی کاریگری ٹہرینگی تا کہ میری بزرگی ظاہر ہو یہہ امۃ
محمدیہ کی تعریف ہے اور یہہ امۃ محمدیہ کی راستباز ہونیکی سند کی لئی مولا السلام سے
قول اف خون کا نقل کرتا ہون وہ صدق مقال و دیانت مسلمانونکی بیان مین بہت سا
حال سلطنت اروم کی مسلمانون صدق و امانت داری کا لکھکر لکھتا ہے واقعی یہہ بات
تمام قوم کی دیانت کی سبب سے ہے اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل
ہے اور امۃ محمدیہ بھی لگائی ہوئی ٹہنی دست قدرت کی ہے اور تمثیلون مین مسیح
علیہ السلام نی بھی اس قسم کے مضمون امۃ محمدیہ کی نسبت بیان فرمائے ہین اور
اس بشارت کی بنا پر بیسوین ورس کے جملہ مین بخوبی شرافت دائمی اور پشت در
پشت کی لوگونکا سرور بنا ہوا لگا ہے ثابت ہے کہ کعبہ شریف ہمیشہ ویسا ہی قبلہ
رہیگا اور یہہ شرافت اوسکی کبھی موقوف نہ ہوگی اور یہہ بھی کعبہ شریف کی بشارات
ہے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ ای جزیری سرزمینو میری سنو ای

تم لوگو جو دور ہو کان دہرو خداوند نی مجہی رحم سے بلایا مین جب سے ابہر
ان کے پیٹ سے نکلا تب ہی سے اوسنی میرا نام مذکور کیا ۲ اور اوسنے میری
منہہ کو تیز تلوار کے مانند کیا اور مجہکو اپنی ہاتہہ کے سایہ تلے چہپا رکہا اوسنے مجہی
تیر آبدار کیا اور اپنے ترکش مین مجہے چہپا رکہا ۳ - اور اوس نے مجہہ سے کہا
تو میرا بندہ ہی تجہہ مین اے اسرائیل مین اپنا جلال ظاہر کیا لگا ور مین ۶ وہ فرماتا ہے
کہ یہہ تو کم ہے کہ تو یعقوب کی فرقون کی برپا کرنے اور اسرائیل کے بچی ہوونگی
پہر لانیکی لئے میرا بندہ ہو بلکہ مین نے تجہکو غیر قومون کے لئے نور بخشا کہ تجہہ
میری نجات زمین کی کنارون تک پہونچی ۷ خداوند اسرائیل کا قدوس
اور اوسے بچانے والا اوسے جسی انسان حقیر جانتا ہے اور اوسی
امت کو نفرت ہی اور اوسی جو حاکمون کا چاکر ہی خداوند یون فرماتا ہی کہ شاہان
نظر کرینگے اور اوٹہہ کہڑی ہونگی شاہزادی بہی اور سجدہ کرینگے خداوند کے لئے
جو صادق القول ہی اور اسرائیل کا قدوس ہے جس نے تجہی برگزیدہ کیا ہے
۸ مین نے قبولیت کے وقت مین تیری سنی اور نجات کے دن مین نے تیری
مدد کی اور مین نے تیری حفاظت کی اور امت کی لے تجہے ایک عہد بخشا تاکہ
تو برقرار رکہی اور ویران میراث وارثون کو دیوی ۹ تاکہ تو قیدیون کو کہے کہ نکل
چلو اور اونکو جو اندہیری مین بیٹہے ہین کہ آپ کو دکہلاؤ وی راہون مین چرینگے
اور ساری اونچی جگہہ اونکی چراگاہین ہونگی ۱۰ نہ وی بہوکی ہونگی نہ پیاسی اور نہ گرمی کا جوش
اور دہوپ اونکو مار یگا کیونکہ وہ جس کی رحمت اون پر ہے اونہیں لیے چلیگا
اور پانی کے سوتون کی طرف اونکی رہبری کریگا ۱۱ اور مین اپنی ساری
کوہستان کو ایک راہ گذر کر ڈالون گا اور میری شاہراہین اونچی کی جائینگی
۱۲ دیکہہ یہہ لوگ دور سے آوینگے اور دیکہہ یہ اوتر سے اور پچہم سے اور یہ سینم

کے ملک سے ۱۳ اے آسمانو گاؤ خوش ہو اے زمین آواز بلند اوٹھاؤ اے پہاڑو
کہ خداوند اپنے لوگوں کو تسلی بخشتا ہے اور اپنے مظلوموں پر رحم فرماتا ہے ۱۴ لیکن
صیہون کہتی ہے یہوواہ نے مجھے ترک کیا ہے اور خداوند مجھے بھول گیا ہے
۱۵ کیا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جاوے اور اپنے
رحم کے فرزند پر ترس نہ کہاوے ہاں وے شاید بھول جاویں پر میں تجھے
نہ بھولونگا ۱۶ دیکھ میں نے تیری تصویر اپنی ہتھیلیوں پر کھودی ہے اور تیری
شہرپناہ ہمیشہ تک میرے سامنے ہے ۱۷ تیرے بیٹے آتے ہیں جلدی کرتے اور
وے جو تجھے برباد اور اوجاڑ کرتے تھے تیرے بیچ سے نکل جاتے ۱۸ اپنی آنکھیں پھیر
کر اور چاروں طرف نگاہ کر یہ سب کے سب تیرے پاس اکٹھے ہوتے ہیں اور تیرے پاس
آتے ہیں خداوند کہتا ہے اپنے حیات کی قسم تو ان سبھوں کو زیور کی مانند پہن لیگی
اور انہیں اپنے پر دلہن کے مانند باندھیگی ۱۹ کہ تیری خرابیاں اور اوجاڑ مکانوں
اور برباد کیے ہوئے ملک میں اب بسنے والوں کی کثرت سے گنجایش نہ رہیگی
اور وے جو تجھ کو غارت کرتے تھے دور دفع ہونگے ۲۰ بلکہ تیرے وے لڑکے جو
تجھ سے لیے گئے تھے تیرے کانوں میں پھر کہینگے کہ جگہ بسنے کے لیے تنگ ہے
ہمیں جگہ دے کہ ہم بسیں ۲۱ تب تو اپنے دل میں کہیگی کون میرے لیے انکا باپ
ہوا کہ میں تو لاولد ہو گئی اور اکیلی تھی میں تو خارج کی ہوئی اور پردیس میں پھرتی تھی
سو کس نے انکو پالا دیکھ میں تو اکیلی چھوڑی گئی یہہ کہاں تھے ۲۲ خداوند
یہوواہ یوں فرماتا ہے دیکھ میں غیر قوموں پر اپنا ہاتھ اوٹھاونگا اور امتوں پر
اپنا جھنڈا کھڑا کرونگا اور وے تیرے بیٹوں کو اپنی گود میں لیے آوینگی اور
تیری بیٹیوں کو اپنے کاندھوں پر چڑھا کے لیے چلے آوینگے ۲۳ اور بادشاہ تیرے پالنیوالے
باپ ہونگے اور انکی بیگمات تیری پالنیوالی مائیں وے تیرے آگے اوندھے

ہو بہہ بین رچھکلین کی اور تیری پانون کی خاک چاٹینگے اور تو جانیگا کہ مین ہی خداوند ہون کیونکہ وی جو میری راہ تکتے ہین پشیمان نہ ہونگے ہمارے نزدیک یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور کعبہ شریف کی شوکت وعظمت کا جو بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو حاصل ہوئی اسمین بیان ہو اسلئے کہ برگزیدہ ترجمہ مصطفے ہی اور مصطفے لقب خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور نیز اسلئے کہ ترکش مین چھپا رکھا اسطرف مشیر ہی کہ وہ رسول الہی جنکی یہہ بشارت ہی خاتم النبین ہوا اور تمام انبیاء ورسل کے پیچہے ہوا اور وہ بشارات انبیاء کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہین اور نیز اسلئے کہ تیسری ورس مین مشیر یہ بشارت ہذا عبد اللہ فرما کر پکارا ہے اور عبد اللہ بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی القاب سی ہی اور آپ کی والد ماجد کا بہی نام ہے اور نیز اسلئے کہ اٹھوین ورس مین یہی ہین تیری حفاظت کرونگا اور ہماری نزدیک گو سیدنا مسیح علیہ السلام مصلوب نہین ہوے بلکہ آنکی اعدا کو یہہ بات نصیب ہوئی مگر یہہ لفظ اس طرف مشیر ہی کہ امت مین رکہکر حفاظت کیجائی اور اس قسم کی حفاظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی کہ آپ اعدا مین رہکر حصن حصین واللہ یعصمک من الناس مین محفوظ رہے اور نیز اسلئے کہ نوین ورس مین بادشاہون کی نظر کرنیکا ذکر ہے اور یہہ خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ بادشاہون نے نظرین اور ہدیئے اور تحفے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بہیجے اور نیز اسلئے کہ اسی اٹھوین ورس مین ہے اور امت کی لئے تجہے ایک عہد بخشا اور یہہ مقام محمود کا جو مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہی بیان ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام بہی آپکی امتی ہونگے اور کتاب اعمال کی تیسری باب سے یہہ دعوی ثابت ہے

اور نیز رسالے کا اونمین اور دسوین ورس مین ہی تاکید لوگون کو کہی کہ نکل چلو اور یہہ
صحابہ کرام کی ہجرت کا بیان ہے اور پانی کے سوت مدینہ منورہ مین تب بہی
جاری تہی اور اب بہی جاری ہین اور نیز رسالے کہ بائیسوین ورس مین باین الفاظ
دیکہہ خداوند یہوواہ لوگون فرماتا ہے کہ مین غیر قومون پر اپنا ہاتہہ اوٹہاونگا شاہ
حبش اور اور مسلمانون حبش کا بیان ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
بابرکت مین مشرف باسلام ہوئی اور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین مدینہ
منورہ مین حاضر ہوئی اور آیۃ کریمہ کہ اذا سمعوا ما انزل الی الرسول الآیۃ انہین کے
شان مین نازل ہوئی ہی اور شاہ حبش نے مسلمانون کو بہت ہی راحت سے
رکہا اور خود مسلمان ہوا اور پہر صحابہ کرام کو مدینہ منورہ مین خدمت نبوی صلی
اللہ علیہ وسلم مین باآرام تمام پہونچایا والحمد للہ علی ذلک تیسری وفصل کعبہ
شریف کی لباس کے بیان مین غزل الغزلات کی پہلی باب مین ہی مین سیاہ
فام پر جمیلہ ہون اے یروشلم کے بیٹیو قیدار کی خیمون کے مانند سلیمان کے
پردون کے مانند یہہ کلام کعبہ شریف کا ہے جسکو سلیمان علیہ السلام نی
گویا کہ نقل فرمایا ہے اور کعبہ شریف کی تعمیر ہی گو سیاہ پتہر سے ہو مگر قیدار کی
خیمون اور سلیمان کی پردون کی تشبیہ سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انکی
لباس کی سیاہی کا بیان فرماتی ہی امر آخر کار اس پیشین گوئی کے موافق خانہ
کعبہ کا لباس سیاہ سے قرار پایا اور بیان اسکا یہہ ہی کہ خلاصۃ التواریخ
مکہ معظمہ مین ہے اسعد تبع حمیری نے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
سے ہزار برس پہلی خانہ کعبہ کو غلاف پہرایا اور اوسمین دروازہ بہی رکہا اور
یہہ غلاف اوسنے خواب دیکہہ کر کہ وہ خانہ کعبہ کو غلاف پہراتا ہی تیار
کیا تہا اور یہہ بہی روایت آتی ہی یعنی اس غلاف پہرانے کے وجہ مین کہ اسعد

تبع حمیری قریب مکہ کی وارد ہوا اور کوئی اہل مکہ سے اوسکے ملنے کو نہ آیا اس پر غضب ہوا اور کہا کہ کعبہ شریف کو میں ضرور منہدم کرونگا اسلئے کہ یہی ان کی تکبیر کا باعث ہے پس وہ بیمار ہو گیا اور ایسا بیمار ہوا کہ سب طبیب اوسکے علاج سے عاجز ہوگئے اور کوئی صورت اوسکی نفع نہ بخشتی تہی پس کہا ایک بزرگ نے میری رای میں یہ بیماری اوس ارادہ بد کی وجہ سے ہے پس توبہ کی اوسنے اپنی اوس ارادہ بد سے اور تندرست ہوا اور حاضر ہوا مکہ معظمہ میں زیارت خانہ کعبہ کو اور تعظیم کی مکہ کی رہنیوالوں کی اور کعبہ شریف کو بڑا قیمتی غلاف پہرایا اور مورخون نے لکہا ہے کہ اول کعبہ شریف کے واسطے عمدہ عمدہ غلاف ہدیہ بہیجتی تہی وہ غلاف یمن کی چادرون کی اور نمط کے تہے جو بنی ہوئی تہی اور نمط ایک عمدہ کپڑا ہوتا ہے اور سید نا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی کعبہ شریف کو یمن کی چادرون کا ہی غلاف پہرایا ہی اور پہر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما قباطی غلاف پہرایا اور پہر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما دیبا اور قباطی غلاف پہرایا اور پہر یمن کی چادرون کا اور زیادہ کیا اور پہر ہر سال کعبہ شریف کو دیبا کا غلاف پہرایا جاتا تہا اور ہارون رشید کی خلافت میں ایک برس میں تین مرتبہ غلاف پہرایا جاتا تہا آٹہوین ذیحجہ کو دیبا ہی سرخ اور پہلی رجب کو قباطی اور عید کو دیبا ہی ابیض اور پہر بعد ضعف خلافت عباسیہ کے ہوتا تہا لباس کعبہ شریف کا کبہی مصر سے اور کسی یمن سے اور پہر خرید اسلطان ملک مصر نے ایک گانون کو اور وقف کیا اوسکو اوپر لباس کعبہ شریف کے اور پہر جب ممالک عرب کی سلاطین آل عثمان مالک ہوئی پس اونہون نے کعبہ شریف کا غلاف ویسا ہی رکہا جیسا پہلی ہوتا تہا لیکن سلیمان خان عثمانی نے حکم کیا کہ کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ سیاہ رہے چنانچہ آج تک برابر کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ سیاہ ہی

اور ذات پیشین گوئی صادق ہوئی اور باعتبار ذات اگرچہ بیشتر کی عبادت
تہی اور قبیلے عون کی بہی اکثر تھی سیاہ تھی ہنود میں اور سلیمان علیہ السلام
فے بہی مدینے سیاہی بنوائی ہونگے چوتھی فصل کعبہ معظمہ کے خوارق کے بیان
میں ہوا کعبہ معظمہ کے خرق عادات سے ہی ہلاک ہونا اصحاب فیل کا جانوران
سنز سے کہ وہ جانور اوپر سے اونکی کنکری مارتی تہی جسکی گنتی نہ تہی گولی زیادہ کام ری تہی
غرض یہہ کہ ان جانوروں نے انہیں کنکریوں سے ان سب کو ہلاک کر دیا اور
ذکر اسکا مکاشفات یوحنا کی سولہوین باب کی اکیسوین ورس میں ہے اور آسمان
سے آدمیوں پر من من بہر اولی گری اور اولوں کے آفت سے آدمیوں نے
خدا کا کفر کیا اور یہہ کنکری وہ کام دیتی تہین کہ من من بہر کا گولا اتنا ہی کام دی
اور تمام بیان اونکی ہلاکی کا پہلی باب میں مذکور ہو چکا (۲) اور کعبہ معظمہ کی ہی خرق عادات
سے تہا وہ کہ غزوہ حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ مبارک
جسکا نام قصوا تہا بیٹہ گئی اور نہ اوٹہی اور لوگوں نے کہا اونٹنی کی عادت بیٹہنے کی ہوگئی یا بیٹہ گئی یا
نہیں ہلا بیٹہا دیا اسکو اوس نے جس نے روک دیا اصحاب فیل کو یعنی اللہ
عز و جل نے پس آپ نے قسم رب البیت یاد کی اور فرمایا کہ جو کفار قریش
ایسی بات کہیں گے جس میں حرم محترم کا احترام ہوگا میں وہ سب قبول
کر لیگا پس ناقہ مبارک اوٹہ کہڑی ہوئی (۳) اور کعبہ معظمہ کی ہی خوارق
سے تہا وہ کہ قرامطیوں کے فساد کی زمانہ میں ایک قرامطی میزاب رحمت
توڑا کعبہ معظمہ کے میزاب سے اوکہاڑتی چڑہا وہ گر کے مرا پہر دوسرا چڑہا وہ بہی
گر کے مرا اور پہل مقصود دونوں و نوشت میں یوں ہی (۴) انہیں خوارق
کعبہ شریف سے ہی نکلنا برق کا بنیاد قدیم کعبہ شریف سے اور بنیاد قدیم کعبہ
شریف کے سنگ سبز سے ہے پس جب قریش نے قبل بعثت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے آپکی حالت شباب مین پہر اوسپر تو خانہ کعبہ کی تعمیر کی وہ بنیاد تہا پہر قصی نے اوسپر کسیقدر بنایا تہا اور اوسکے عیرہ بار ایسین اس قسم کی سبیلی نکلی کہ قریب تہا کہ اوسکو گرا جاتی اور اونہون نے پہر اوس سے یہ پتہر اور اوسپر خانہ کعبہ کی دیوار قائم کی (۵) اونہین خوارق سے ہے بیمار ہونا تبع کہ سو تبع حمیری تہا اوس ارادہ بد کی وجہ سے اور اسنے ارادہ کیا تہا کہ کعبہ شریف کو منہدم کردے اور نہ صحت پائی کسی دوا سے اور صحت پائی بعد توبہ کرنے کی اس ارادہ بد سے (۶) اور انہین خوارق سے ہی یہہ ایک حاکم مکہ نے اس زمانہ مین خانہ کعبہ کی داخلی چاہی خدام کعبہ شریف نے اسوقت کسی وجہ سے انکار کیا اسنے خانہ کعبہ کی بزور خدمت کنجی منگوائی کہ ہم خود کہول لینگے پس دروازہ کعبہ شریف کا قفل ہرگز نہ کہلا عاجز ہوکر انہین کے خدمت مین آدمی بہیجا کہ جنکو کنجی خانہ کعبہ کی ابتدا دینے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے پس اونہون نے اپنے بچے شیرخوار کو بہیجا کہ اسکا ہاتہہ کنجی پر رکہدیجو قفل کہل جائیگا پس اونہون نے ایسا ہی کیا اور قفل دروازہ شریف کا کہل گیا (۷) انہین خوارق سے ہی وہ کہ زمانہ سابق مین خانہ کے اندر ایک مرد و عورت نے برا کام کیا تہا وہ دونون پتہر بنگئے تہے ایک کا نام اساف تہا دوسرے کا نائلہ نام تہا اور اونکو عبرت کیواسطے رکہہ چہوڑا تہا اور پہر رفتہ رفتہ اونکی پوجا ہونے لگی تہی (۸) اور اونہین خوارق سے ہی یہہ کہ مطاف مین کعبہ شریف کے پاس مقام ابراہیم پر ایک مقدمہ خون مین اٹہا پس اونہون نے جہوٹی قسمین کہائین جو پہلے سب برس روز تمام ہونے سے مرگئے اور انہین خوارق سے ہے یہہ کہ مطاف طواف کرنیوالے سے خالی نہین رہتا کوئی نہ کوئی ہر وقت طواف کرتا رہتا ہی کیسی ہی گرمی کیون نہو اور کیسی ہی اندہیری اور بارش کیون نہو مگر کوئی نہ کوئی قربان ہوتا رہتا (۱۰) اور اونہین خوارق سے ہی یہہ کہ آب زمزم ہر مرض کیواسطے شفا ہی (۱۱) اور انہین خوارق سے ہی کہول خانہ کعبہ ...

بسم اللہ الرحمن الرحیم — خاتمۃ الکتاب خلفائے خاتم النبیین صلی اللہ علیہ
وسلم کی بیان مین مکاشفات یوحنا باب (۱۹) ورس (۱۴) اوسکی لباس اور
اوسکی ران پر یہ نام لکہا ہی خداوند و نکا خداوند اور بادشاہونکا بادشاہ —
پہلی باب مین شرح اس بشارت کی مذکور ہو چکی اور وہان معلوم ہو گیا ہی کہ اس
حصہ مین عمر نبوت کا بیان ہی اور یہ جزو اخیر اس ورس مین خلیفہ اول تمام [illegible]
خاتم خلافت [illegible] حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی عمر خلافت کا ذکر ہی اور وہ
اول تہا جو ران یار غار پر تہا اور جسکو ایک راہب نے ملک یمن مین دیکہکر بشارت
خلافت خاتم النبیین دی تہی اور روضۃ الاحباب سے ذیل مین شرح بشارت ہذا کی یہ کل
قصہ منقول ہو چکا ہی صحیفہ دانیال باب (۷) ورس (۲۵) اور وہ حقتعالی کی مخالفت
مین باتین کریگا اور حقتعالی کی مقدسونکو تصدیع دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتونکو بدل ڈالے
اور وے اوسکے قبضہ مین دیجاینگی تہا اکرایک زمان اور زمانین اور آدہے زمان تک [illegible] — ۲۶ پر عدالت بیٹہیگی
اور وے اوسکی سلطنت اوس سے لے لینگے کہ اوسے ہمیشہ کو نیست و نابود کرین — اس بشارت کی
شرح مین معلوم ہو چکا کہ ان ورسون مین خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثانی حضرت
عادل عمر رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثالث حضرت ذی النورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان ہی
اور مدت خلافت بہی کامل اس بشارت سے نشان معلوم ہوتا اسلیے کہ نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
ہر ایک دیگر بادشاہ اس سلطنت کا مالک ہوا اور مدت اول قرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]
اور زمانین زمانہ خلافت شیخین ہی اور آدہی زمانہ نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ [illegible]
پس اس اندازہ سے بیان کر زمانہ عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مدت خلافت خلفائے ثلثہ
معلوم ہوگئی شیخین کی تمام مدت خلافت تو صاف صاف معلوم ہوگئی اور کل مدت خلافت حضرت عثمان کی بہی
نصف کے معلوم ہونے سے واضح ہوگئی اور ایسی تواریخ کتب احادیث زمانہ [illegible] حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تہی واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم — زبور [illegible] (۳۷) بدکارون کی سبب

تو مت کڑہ بری کام کرنیوالونسی تو حسد نہ کر (۲) کہ وہی جلدی گہاس کی مانند کاٹ ڈالی
جاوینگی اور ہری سبزی کیطرح مرجہاوینگی (۳) خداوند پر توکل رکہ اور نیکی کر تو سرزمین مین ج
زندگانی بسر کر اور دیانتداری پر چرا کر (۴) خداوند کی یاد مین مسرور رہ کہ وہ تیری دل
کی مطالب پوری کریگا (۵) اپنی راہ خداوند پر چھوڑ دے اوسپر توکل کر وہ خود بنا لیگا (۶)
وہ تیری نیت خلا کو نور کیطرح ظاہر کریگا اور تیری عدالت کو دوپہر کیسی روشنی بخشیگا (۷) خداوند
پہ چپکے رجوع ہو اور اوسکے انتظار مین ٹہرا رہ اوس شخص کے سبب جو اپنی راہ مین کامیاب ہوتا ہے مت کڑہ
(۸) غصہ کرنیسے باز آ اور غضب کو ترک کر اپنی تئین مت ستا اوسکا ایسا نہو کہ تو شرارت مین گری
(۹) کہ بدکار کاٹ ڈالی جاوینگے لیکن وے جو خداوند کے منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگے (۱۰) کہ اب
تہوڑی سی مدت ہو کہ شریر نہوگا تو غور کر اوسکا مکان ڈہونڈہیگا اور وہ نہوگا (۱۱) لیکن وے
جو حلیم ہین زمین کے وارث ہونگے اور بہت سی راحت پاکر خوشحال ہونگے (۱۲) شریر صادق کی برخلاف
بندشین باندہتا ہے اور اوسپر دانت کچکچاتا ہی (۱۳) خداوند اوسپر ہنستا ہی کیونکہ دیکہتا ہی کہ اوسکا
دن آتا ہے (۱۴) شریر اپنی تلوار نکالتی اور اپنی کمان کہینچتی تا کہ مسکین اور محتاج کو گرا دین اور اونکو
جنکی راہین سیدہی ہین جانسے مارین (۱۵) اونکی تلوار اونہین کے دلونمین پیٹہی گی اور اونکی
کمانین ٹوٹ جاوینگی (۱۶) تہوڑا اسباب جو صادق کا ہی بہت سی شریرونکے مال و اسباب سے بہتر
(۱۷) کہ شریرونکی بازو توڑے جاوینگے پر خداوند صادقونکا سنبہالنیوالا ہی (۱۸) خداوند کاملون کے
دنونکو پہچانتا ہی اور اونکی میراث ابدی ہوگی (۱۹) وے بری وقت مین شرمندہ نہونگے
بلکہ کال کے دنونمین سیر ہونگے (۲۰) لیکن شریر ہلاک ہونگے اور خداوند کے دشمن
برون کی چربی کی مانند فنا ہونگے وے دہوئین کی مانند جاتے رہینگے (۲۱) شریر اودہار لیتا ہی
اور ادا نہین کرتا ہی پر صادق رحم کرتا ہے اور انعام دیتا ہی (۲۲) کہ جنپر اوسکی برکت ہی زمین
وارث ہونگے اور جنپر اوسکی لعنت ہی کاٹے جاوینگے (۲۳) انسان کے قدم خداوند ثابت رکہتا ہی
اور اوسکی راہ کو دوست رکہتا ہی اگرچہ وہ گر جاوے پر پڑا نرہیگا کیونکہ خداوند اوسکا ہاتہ تہامنیوالا ہی

(٢٥) مین جوان تہا اب بوڑہا ہوا پر مینی صادق کو ترک کئی ہوئی اور اوسکی نسل مین سی
کسیکو ٹکڑی مانگتی نہ دیکہا (٢٦) وہ سدا رحم کرتا ہی اور قرض دیا کرتا ہی اوسکی نسل مبارک ہی
(٢٧) بدی سی باگ اور نیکی کر اور ابد تک آباد رہ (٢٨) کہ خداوند عدالت کا دوستدار ہی اور اپنے
مقدسون کو ترک نہین کرتا ہی وے ابد تک محفوظ رہینگی پر شریرون کی نسل کاٹی جائیگی (٢٩)
صادق زمین کی وارث ہونگی اور ابد تک اوسپر بسینگی (٣٠) صادق کا مونہہ دانائی کی بات
کہتا ہی اور اوسکی زبان سی عدالت کا کلمہ نکلتا ہی (٣١) اوسکی خدا کی شریعت اوسکی دل مین ہی اوسکا پانو
کبہی نہ پہسلیگا (٣٢) شریر صادق کی گہات مین لگا ہی اور اوسکی قتل کر دینی رہتا ہی (٣٣) خداوند
اوسکو اوسکی ہاتہون مین نہ چہوڑیگا اور عدالت کی وقت اوسی مجرم نہ ٹہرائیگا (٣٤) خداوند کا منتظر
رہ اور اوسکی راہ کو یاد رکہہ کہ وہ تجہکو زمین کا وارث کرکی سرفراز بخشیگا اور جب شریر کاٹے
جائینگی تو تو دیکہیگا (٣٥) مینی شریر کو زبردست دیکہا ہی اپنی آپکو اوس ہری درخت کی مانند جو خود
رو ہو پہیلاتا تہا پر وہ گذر گیا گویا تہا ہی نہین مینی اوسی ڈہونڈہا وہ کہین نہ ملا (٣٧) کامل
کو تاک اور سیدہی کو دیکہہ کہ ایسی آدمی کا انجام سلامتی ہی (٣٨) پر خطاکار سب کی سب ہلاک
ہو جائینگی شریر کا انجام نیستی ہی (٣٩) صادقون کی نجات خداوند سی ہی دکہہ کی وقت وہ اونکا
محکم قلعہ ہی (٤٠) خداوند اونکی مدد کریگا اور اونہین رہائی دیگا اور اونکو شریرون سی چہڑاویگا
اور بچاویگا اسلئی کہ اونکا بہروسا اوسپر ہی ۴ اس بشارت کی شرح کا پہلی تہی وعدہ کیا تہا
چنانچہ اپنا وعدہ ایفا کرتی ہین اور اس بشارت کی شرح کرتی ہین پس معلوم ہو کہ پہلی درس مین
پانچوین درس تک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحتین ہی اور وعدہ نصرت و فتح ہی اور یہ
تسلیم کران دہو نہین وہ فتح مذکور ہی اوسی قسم کہ کلام اللہ شریف مین بہی آیات الہی مین فتح اور نصر
کی وعدی بصراحت مذکور ہین اور غالب یا لکہہ تحقیق ہو کہ شروع بشارت ہذا مین بہی شخص
بشارت دہندہ یا محمد ہوگا مگر مثل تحریف بشارت زبور (٤٥) کی اس زبور مین بہی تحریف کی
اور نام سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارت سی جدا کرکی اپنا نام صرف صالحین سی علیحدہ اور

حاصل کرایا اور دلیل میری اس دعوی کی یہ ہی کہ درس (۱۰) کی پہلی جملہ مین فرماتی ہین وہ
تیری مشیت کو نور کیطرح ظاہر کریگا۔ اور اس جملہ مین بظاہر گو نصیحت در جلوہ نور ہی مگر در
حقیقت اسمین خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کی خبر ہی اور شب معراج مین نور کیطرح [illegible]
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت صدیق ظاہر کی گئی اور پھر دوسری جملہ مین فرماتی
ہین اور تیری عدالت کو دوپہر کیسی روشنی بخشیگا اور اسمین موافق جملہ اول کی بظاہر وعدہ
ہی مگر درحقیقت خلیفہ عادل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی فتوحات کا ذکر ہی اور آپکی خلافت کی وقت
مین ترقی اسلام ایسی ہوئی کہ آفتاب اسلام عین دوپہر کی مانند عروج پر تہا اور بعد انتقال خلیفہ ثانی حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی دوپہر ہو چکا اور اسوقت زوال آیا اور تیسرا پہر شروع ہو گیا اور حدیث مین
وارد ہوا ہی کہ عمر کی زندگی ہی دروازہ فتنہ بند ہی جبکہ دروازہ کہولا گیا اسپر دروازہ فتنہ
کہل جائیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ زمانہ خلیفہ ثانی کی مسلمانون مین اسمین کسی قسم کا فتنہ نہین ہوا
اور بعد انتقال کی دروازہ فتنہ کہل گئی اور نیز صحابہ کرام نی بیان کیا ہی کہ سبب عمر رضی اللہ عنہ
ہوکی برابر ترقی اسلام ہوتی رہی اور ظاہر ہی کہ آپکی انتقال کی بعد فتنہ شروع ہو گیا۔
اور درس (۹) مین کہ بدکار کاٹ ڈالی جائینگی لیکن وی جو خداوند کی منتظر ہین زمین کو میراث
مین لینگے مسلمانون کی فتح اور کفار کی تباہی اور ہلاکی اور حیرانی کا بیان ہی اور ایسی ہی درس
(۱۱) لیکن وی جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگے امت محمدیہ کی خلافت کا بیان ہی اور صحابہ
کی خلافت کا اصالتاً اسمین ذکر ہی اور قرآن شریف مین ارشاد فرمایا۔ ولقد کتبنا فی الزبور
من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون۔ اور بالتحقیق لکہا ہی ہمنی زبور مین
ذکر کی بعد تحقیق زمین کی وارث ہونگے میری بندی صالح۔ صالح اور حلیم قریب قریب
ہین اور ذکر سی مراد یا توریت ہی اور یا ہی نصیحت۔ [illegible] ورسون اشارتین ہی
درس (۱۲) شریر صادق کی برخلاف بندشین باندہتا ہی اور اوسپر دانت کچکچاتا ہی
(۱۳) خداوند اوسپر ہنستا ہی کیونکہ دیکہتا ہی کہ اوسکا دن آتا ہی۔ ان درسون مین

شریر ابوجہل فرعون اس امتہ کا ہی اور صادق بالقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی اور یا صادق صدیق ہین اور روز بدر ابوجہل کا دن تہا اور اوسیدن وہ ہلاک ہوا اور کلام مجید مین یوم نبطش البطشۃ الکبری انا منتقمون فرمایا اور بیان غزوہ بدر مین لفظ یوم لاہا تاکہ مطابق صحف پیشین ہو جاوی ورس (۱۴) سی (۲۰) تک مسلمانونکی فتح اور کفار کی خواری کا بہہ بیان ہی اور اونکی کمانین غزوہ بدر مین ٹوٹ گئین اور وہ ہلاک ہوئی اور ابوجہل جبا کرتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی شر سی محفوظ رکہا اور ورس (۲۱) مین غزوہ احد کا ذکر ہی ورس (۲۹) مین خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر ہی اور ورس (۳۰) مین فتح مکہ معظمہ اوسی واقعہ قبل کا بیان ہی جسمین شتر کا فرمایا گئی ورس (۳۴) مین حج کا ذکر ہی اس زبور سی خلافت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہم کا پتا ملگیا اور یہہ بہی معلوم ہو گیا کہ خلیفہ اول صدیق ہونگی اور خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہم ہونگی اور یہہ بہی معلوم ہو گیا کہ زمانہ ترقی اسلام ہی ہو گا جسمین خلافت حضرت عمر العادل کی ہو گی اور اگرچہ اور مضامین عمدہ بہی اس بشارت مین ہین مگر وہ باب خلافت سی تعلق نہین رکہتی زبور (۲۲) ورس (۱۹) پر تو ای خداوند دور مت رہ ای میری توانائی جلد میری مدد کی لئی آ (۲۰) میری جان کو تلوار سی میری وحیدہ کو کتی کی ہاتہہ سی بچا۔ ورس (۲۵) بڑی جماعت مین مجہہ سی تیری ستایش ہو گی مین اونکی آگی جو اوس سی ڈرتی ہین اپنی نذرین ادا کرونگا (۲۶) وی جو حلیم ہین کہاوینگی اور سیر ہوونگی وی جو خدا اونکی طالب ہین اوسکی ستایش کرینگی تمہارا دل ابد تک جیتا ہی (۲۷) سارے جہان کو سراسر یاد آویگا اور وی خداوند کیطرف رجوع لاوینگی سب قومونکی گہرانی تیری آگی سجدہ کرینگی (۲۸) کہ سلطنت خداوند کی ہی وہ قومون کی درمیان فرمانروا ہی (۲۹) دنیا کی سارے دولتمند کہاوینگی اور سجدہ کرینگی وی سب بہی جو خاک مین ملتی ہین اوسکی حضور جہکینگی اور وی جو اپنی جان کو نہین بچا سکتی (۳۰) ایک نسل اوسکی بندگی کریگی وہ خداوند کی ایک پشت گنی جائیگی -- ناموس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی بیان مین پہلی باب مین معلوم ہوچکا ہی کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور جو
نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اب شرح ورسون بالعرض کی ضرور ہی ایس معلوم ہو کہ قرآن
شریف مین سورہ حج مین فرمایا ہے وعد اللہ الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنہم فی الارض
کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا یعبدوننی
لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون ترجمہ وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ
تم مین ایمان لائی ہین اور کئی ہین نیک کام البتہ پیچھے حاکم کریگا انکو ملک مین جیسا حاکم کیا تھا
اونسی اگلون کو اور جمادیگا انکو دین انکا جو پسند کردیا انکو اور دیگا انکو انکی ڈر کی بدلی
امن میری بندگی کرینگی شریک نکرینگی میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس پیچھے سو وہ لوگ ہین نافرمان حکم اور اس تفسیر کو تو دیکھ یہہ وعدہ ہی
جو اس زبور مین منقول ہی اور یہہ بعینہ گویا کہ ترجمہ زبور مذکور ہی لیکن بسبب تغیرات کثیرہ
کی استقدر فرق ہوگیا ہی ورس (۲۶) ہی شروع ہی اور فرمایا وی جو حلیم ہین کھاوینگے
اور سیر ہو تے ہونگے وی جو خداوند کی طالب ہین اوسکی ستائش کرینگی اس ورس مین خلافت
کا ذکر کیا اور مقصود اس سے یہ ہے کہ خلافت مہاجر مہاجرین مین ہی ہوگی اور قرآن مجید مین بھی
ارشاد فرمایا ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ اور طالب خداوند
مہاجرین للہ اور مہاجرین ہی فتوحات پانی اور نعمائی الہی پر حمد وثنا الہی بجا لاتے ورس
(۲۷) ساری جہان کو سراسر یاد آویگا الخ یہ رسالہ عامہ خیر الرسل کا بیان ہی اور یہ وعدہ دینا آن
خلافت عام ہی ورس (۲۸) کہ سلطنت خداوند کی ہی قومون درمیان وہی حاکم
ہی گویا کہ ترجمہ لیستخلفنہم فی الارض کا ہی اور خلافت نبوت سلطنت خداوندی ہی اسکی
پوری پوری شریعت کی موافق جب عمل ہوا گویا کہ وہی حاکم ہی ورس (۲۹) دنیا کی سارے دولتمند
کھاوینگے اور سجدہ کرینگے گویا کہ ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم کا ترجمہ ہی اور سب ہی جو خاک مین پڑی ہین
حضور جھکین گے اور وے جنکی مجال نہین کہ اپنی جان بچاوین گویا کہ ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا
کا ترجمہ ہی اور پہلے جزو مین تعمیم کا بیان ہی ورس (۳۰) ایک نسل ہوگی جو اوسکی بندگی کریگی

تو صاف ثابت ہے بعد نبی اللہ کو ان ہی خلیفوں کا قرار دینا اور دوسری آیت ہے [illegible] علی الخ [illegible] ومن کفر بعد
ذالک فاولئک ہم الفاسقون کی طرف اشارہ ہے اور اس زمانہ سے ہی خلفاء اربعہ رضوان اللہ علیہم
اجمعین کا پتا لگیا اور خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بشارت بابلیہ کی اس جملہ سے وہاں ہرگز
مغرب نزل جبرئیل استادہ [illegible] ثابت ہے اسلئے کہ قصبہ صفین میں آپ خیمہ گڑا [illegible] بابل میں منع کیا
اور خلافت حضرت امام حسن و امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت حبشیہ کی اس جملہ سے تو انہیں تمام
زمین کے مسند اقتدار پر [illegible] ثابت ہے اور بشارت ابجدیہ کی اس جملہ سے کہ اوس بارہ سردار پیدا ہونگے
خلافت ان خلفا کی پنجعہ اور چہار خلیفوں کا خلافت نبوت کا ذکر ہے جو قیام قیامت
تک پورے ہو جائینگے ۔ وللہ عاقبۃ الامور ۔ وصلی اللہ تعالی علی خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ
واصحابہ اجمعین

## دعای مقبول

یا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ تیرا ہزار ہزار شکر ہے کہ تونے
اپنی رحمت سے مجھے معدوم سے موجود کیا اور پھر اشرف المخلوقات میں پیدا کیا اور پھر اشرف الرسل
کی غلاموں کیا اور شرف نسب مصطفے علیہ السلام سے عنایت فرمایا شکر ہے کہ تونے اپنی رحمت سے
مجھے ہر طرف سے بچا کر اپنی دین کی [illegible] کیطرف متوجہ کیا اور علوم اولین وآخرین یعنی قران و حدیث سے
بہرہ ور کیا اور پھر خاص تونے اپنی رحمت سے فخر ومن عنده علم الکتاب اور اہل ذکر سے مشرف کیا
اور علم کتب سابقین عنایت فرمایا اور پھر تالیف رسالہ ہذا کی توفیق عنایت فرمائی فلک الشکر کافیا
والحمد وافیا ۔ خداوندا میں [illegible] تیری [illegible] عجز [illegible] کی دعا کرتا ہوں کہ تو اس کتاب
کو قبول فرما اور زاد آخرت [illegible] اس کی توفیق عطا فرما اور [illegible] والدین [illegible] تمام سلسلہ نسبی اپنی
[illegible] دعا کرتا ہوں کہ ان کو درجات جنات عدن میں [illegible] اور [illegible] بہشتی انہیں [illegible] اور
[illegible] الذین لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون سے انہیں کردے خداوندا تو اپنی رحمت سے میرے سب دوستوں
اور [illegible] اور سادات کو تمام [illegible] عطا فرما خداوندا تو اپنی رحمت سے [illegible] بزرگوار اپنی [illegible] خیر خواہ
[illegible] اور [illegible] کو [illegible] قائم رکھ اور [illegible] علی [illegible] علمی
[illegible] خداوندا [illegible] علوم دین [illegible] خداوندا تمام [illegible] اور [illegible]

## تقریظ رسالہ بشارات محمدی از مصداق ہمہ دانی شیخ انوار حسین صاحب تسلیم سہسوانی عم فیضہ

حمد رب العالمین کہ جمال خویش عظمت خود ما بالمطابق نواختن تاج الکلام ہست و نعت خاتم النبیین کہ خدای تعالی از بہر منشور کونین
لوای عز خویش برافراخت معراج الاسلام ہست۔ محمد مصطفی اصحاب کبار کہ خالق عالم در توریت بیاد شان [illegible]
القالت و منقبت آل اطہار کہ بتعمیر اوشان درۃ التاج رقم ساخت حرز بازوی ایمانست۔ در صورت معنی ہویدا
و از عیان و نہان پیدا۔ کہ شرح فضیلت این مربع از حد مرتبہ قیاس متجاوز ہست کہ طاقت تقریر و طاقت تحریر در کم
یکی از ہزار عاجز۔ اگر غور مددگاری کند و فکر غمخواری۔ انجا گرم خروشی بیہودہ [illegible] و خاموشی عین صفت ذات گویائی
امابعد نرم اہل کج زبانی محمد انوار حسین تسلیم سہسوانی۔ دست را آشنای خامہ میسازد و خامہ را میل خشم آمیز
از قلم حسن الفاظ دیدنی دارد + بوی معنی شنیدنی دارد + حاصل مدعا ما انیست + این رسالہ خریدنی دارد + درین ایام
میمنت انجام و زمانہ فیض التیام۔ سباح دریای بلاغت سیاح صحرای فصاحت مفتاح خزانہ سلام مصباح کاشانہ متانت فخر المتقدمین
فخر المتاخرین۔ قبلہ اصحاب یقین کعبہ ارباب الیقین۔ نور ناصیہ علم قرہ باصرہ حلم قدوہ متشرعین اسوہ متورعین۔ سراپا خمیرہ
تسلیم و رضا۔ روح روان جسم حیا و وفا۔ عالم باعمل فاضل بی بدل بلبل بوستان فروع و اصول پروانہ شمع معقول و منقول
محقق بی عدیل۔ مدقق بی مثیل۔ حاوی علوم حامی فہوم۔ کاشف مشکلات عقلیہ فاتح معلقات نقلیہ۔ محور چرخ خیر داری
مرکز دایرہ ہوشیاری عین فرزند فطنت ابو الاباء فطرت محی مراسم سنت خیر الانام میل [illegible] ناپیداکنار اسلام۔ مولانا
رموز سیدی و سندی مولانا اولانا رحمۃ الہی کہ سینا سینہ اش از پرتو جمال الہی جلوہ طور ہست و مدینہ دل او از متاع عشق محمدی
معمور نقش پایش عینک چشم آئینہ ہوشان و حرف حق نمایش تازیانہ باطل کوشان رسالہ رحمت العالمین مقالہ بر انتساب و نبوت
رسالت ختم المرسلین ملقب و مخاطب رحمۃ للعالمین از بیبل یعنی از انجیل بی تکلف تصنع و بی تکلیف تاویل پیشوایی بیان محمدی [illegible]
معانی نوشتند و بسا تعصب و تغضب کہ انجا ناکسانست بلکہ ہست در نوشتند۔ [illegible] مناظرہ [illegible] امکان [illegible] نگذاشتند [illegible]
نصیب [illegible] تحسین [illegible] در زبان اردو این کتاب ہست عبارت سلیس سیدی لاجواب۔ تالیف این کتاب
نہ کار انسانی ہست بلکہ محض ظہور فضل یزدانی۔ اگر (انوار محمد صادق) خوانش بجا ہست و اگر (دعاء خاتم النبی) نامش روا ہست اگر (ذکر
جلال رسول) نامش [illegible] ہست و اگر نامش (مناظرہ و حبیب) گوییم [illegible] سواد زلف حور و بیاض چہرہ [illegible] علما [illegible]
۱۲۹۵ ہجری
[illegible] تسوید و تبییض [illegible] عمر [illegible] قصہ مختصر [illegible] تالیف تصنیف [illegible] تدوین [illegible]
[illegible] مجلس [illegible] الفت [illegible] اوفاق [illegible] الوان [illegible] عاشق [illegible]
مسودہ [illegible] منشی [illegible] بہادر [illegible] مطبع انوار الاخبار۔ کہ [illegible]
[illegible] کمال [illegible] کریمہ [illegible] تمام [illegible]
چنانچہ [illegible] سلطان المعظم [illegible] کمال [illegible] شرح [illegible]
[illegible]
المختصر [illegible] خیر انجام [illegible] کلام [illegible] تاریخ [illegible] صفحہ [illegible] تاریخ [illegible] تسلیم الفت
تم

| مضامین کتاب | صفحہ | مضامین کتاب | صفحہ | مضامین کتاب | صفحہ |
|---|---|---|---|---|---|
| دیباچہ | | سوال و جواب لطیف | ۳۹ | حدیث شریف [illegible] | ۶۰ |
| مقدمۃ الکتاب | | سوال و جواب لطیف درباره | ۴۰ | تیسری حدیث [illegible] | ۶۱ |
| فصل اول لازم و ضرورت نبوت | | ہاجرہ علیہا السلام | | [illegible] | ۔۔ |
| کے ثبوت نبوت کے بیان میں | | تیسری دلیل بشارت [illegible] | ۴۱ | تیسری فصل [illegible] کے بیان میں | ۶۴ |
| دوسری فصل ختم نبوت کے بیان میں | | بشارت پطرسیہ | ۴۲ | دلیل اول بشارت [illegible] | ۔۔ |
| تیسری فصل تحریف کے بیان میں | | سوال و جواب لطیف | ۴۳ | دوسری دلیل بشارت [illegible] | ۶۵ |
| سوال و جواب لطیف درباب تحریف | | بیان [illegible] محمدی | ۴۶ | تیسری دلیل بشارت [illegible] | ۶۹ |
| باب اول اثبات رسالت کے ثبوت میں | | سوال و جواب لطیف | ۴۸ | جواب [illegible] | ۷۰ |
| فصل اول اس بیان میں کہ اسماعیل | | سوال و جواب لطیف درباره | ۴۹ | پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible] | |
| علیہ السلام کی اولاد سے پیدا ہونا | | حفظ رسل الہی علیہم السلام | | چوتھی بشارت [illegible] | ۸۰ |
| آنحضرت کا ثابت ہے | | بیان لطیف ثبوت حفاظت | ۔۔ | پانچویں بشارت [illegible] | ۸۲ |
| دلیل اول بشارت [illegible] | | رسائل الہیہ کے بیان میں | | نقل فرمان [illegible] | ۸۳ |
| دوسری دلیل بشارت [illegible] | ۔۔ | چوتھی دلیل بشارت [illegible] | | چھٹی بشارت [illegible] | ۸۵ |
| بیان لطیف مدار اسمائے مبارک | ۴۹ | دوسری فصل [illegible] | | بیان کرامت فاروقی رضی اللہ عنہ | ۸۹ |
| محمد و احمد صلی اللہ علیہ وسلم | | [illegible] بیان میں | | دلیل آٹھویں بشارت [illegible] | ۹۰ |
| سوال [illegible] بشارت اسماعیلی | | دلیل اول بشارت [illegible] | | فصل چوتھی سند میلاد [illegible] کے بیان میں | ۹۱ |
| [illegible] میں | | دوسری دلیل بشارت [illegible] | ۵۱ | بشارت میلادیہ | ۔۔ |
| بشارت [illegible] | | ذکر [illegible] لطیف | ۵۶ | پانچویں فصل شب میلاد کے بیان میں | ۹۳ |
| بشارت اسماعیلیہ | | ذکر [illegible] | ۵۸ | بشارت میلاد محمدیہ | ۔۔ |

| صفحہ | مضامین کتاب | صفحہ | مضامین کتاب | صفحہ | مضامین کتاب |
|---|---|---|---|---|---|
| ۱۱۹ | بیان حسن جسدی۔ | ۱۳۳ | بیان ہاتھون مبارک کا۔ | ۱۵۱ | بشارت باب ۵۳ و ۴۹ صحیفہ یسعیاہ |
| ؍؍ | بیان قامت مبارک۔ | ۱۳۴ | بیان شکم مبارک کا۔ | ۱۵۲ | باب ۵۵ صحیفہ مذکور۔ |
| ۱۲۰ | بیان عظم جسم مبارک | ۱۳۵ | بیان نرمی شکم مبارک کا۔ | ۱۵۳ | بیان نام مبارک احمد |
| ۱۲۱ | بیان راستی قامت مبارک | ؍؍ | بیان سفیدی شکم مبارک کا۔ | ؍؍ | بشارت فارقلیطہ |
| ؍؍ | بیان سر مبارک۔ | ؍؍ | بیان ناف مبارک کا۔ | ۱۶۳ | ذکر لقب شریف مصطفے۔ |
| ۱۲۴ | بیان موی سر مبارک۔ | ؍؍ | بیان لطیفہ سرور کائنات کا | ۱۶۴ | باب ۴۳ صحیفہ یسعیاہ۔ |
| ؍؍ | بیان کمیت موی شریف | ؍؍ | بیان سیلی شکم مبارک کا۔ | ۱۶۸ | باب ۴۲ صحیفہ یسعیاہ۔ |
| ؍؍ | بیان کیفیت راستی و ترولیدگی موی شریف۔ | ۱۳۶ | بیان شق صدر کا۔ | ۱۷۲ | ذکر اسم شریف مجتبیٰ۔ |
| | | ؍؍ | بیان موی مبارک اعالی صدر | ؍؍ | بشارت وحید زبور ۵۳۔ |
| ۱۲۵ | بیان زلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم | ؍؍ | بیان ساق مبارک کا۔ | ۱۷۳ | دسوین فصل اس بیان مین کہ آپکی رسالت عام ہوگی۔ |
| ؍؍ | بیان رنگت موی شریف عالم [illegible] | ۱۳۷ | بیان خلق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم | | |
| ۱۲۶ | بیان سفیدیت سر کے بال کتنی تھی | ۱۳۸ | بیان نام مبارک محمد کا۔ | ۱۷۴ | بشارت طالوتی۔ |
| ؍؍ | بیان موی شریف عالم پیری۔ | ؍؍ | مقام ولادت و زمان ولادت پیغمبر | ۱۷۵ | گیارہوین فصل اس بیان مین کہ آپ خاتم النبیین ہون گے۔ |
| ۱۲۷ | بیان انکھون مبارک کا۔ | ؍؍ | تنبیہ | | |
| ۱۲۹ | بیان بینی مبارک کا۔ | ۱۴۱ | بیان مہر نبوت | ؍؍ | بشارت حجر زاویہ قصر نبوت۔ |
| ۱۳۰ | بیان رخسارون محبوب الٰہی کا۔ | ۱۴۲ | بیان خوشبوی جسم مبارک | ۱۷۷ | بارہوین فصل اس بیان مین کہ آپکو تا قیامت عالم کا حکم ہوگا۔ |
| ؍؍ | بیان لبون مبارک آنحضرت کا | ۱۴۸ | نوین فصل ناموں مبارک کے بیان مین | | |
| ۱۳۱ | دندان مبارک محبوب الٰہی کا بیان | ؍؍ | بیان نام پاک محمد۔ | ۱۷۹ | بشارت حسینیہ زبور ۴۵۔ |
| ۱۳۲ | بیان گردن شریف | ؍؍ | بشارت برنابہ | ۱۸۰ | بشارت صحیفہ۔ |